(۱)۔ مبارک۔ خریداران مارتنڈ کو سال کو مبارکباد +

(۲)۔ شکریہ۔ جو احباب خریداران مارتنڈ کے بڑھانے میں دل و جان سے کوشش فرما رہے ہیں۔ ہم انکے تہ دل سے مشکور و ممنون ہیں +

(۳) فرض شناسی۔ مارتنڈ دن بدن دلچسپ روحانی خوراک کے بہم پہونچانے میں حتے المقدور کوشش کر رہا ہے۔ خریداران مارتنڈ کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی مارتنڈ کو اپنا سمجھ کر مارتنڈ سے سچا پریم کریں۔ اور اس کی اشاعت بڑھانے کی فکر کریں۔ دنیا میں مل ملا کر سب کام بخیر بی بدھ ہوتے ہیں +

(۴)۔ پرہلاد کا جنم۔ پرہلاد نگری میں ہفتہ وار دہلی سے زیر اڈیٹری شریمان مہاشے گوردھن جی بی۔اے سابق پروفیسر گورو کل کانگری نکلنے والا ہے اس کے اندر دھرم۔ سماج۔ نیتی اور وگیان کے متعلق اعلےٰ اور دلچسپ مضامین ہونگے۔ چندہ عوام سے ستے راور طلبا رسے عہ ہوگا۔ ابھی خریداری کے واسطے منیجر ست دھرم پرچارک پریس دہلی کے نام ایک خط ڈالدو سنہری موقع ہے

(۵)۔ مارتنڈ کے خریداروں کیواسطے خاص رعایت۔ مارتنڈ کے خریداروں کو ہم ویدانت کا خزانہ نامی بیش بہا مجموعہ جو ضخامت میں تقریباً ۱۶۳۲ صفحات ہے صرف محصولڈاک پیکنگ اور ہرزاید لیکر دینے کو تیار ہیں۔ صرف تھوڑی سی جلدیں رہ گئیں جو پسند فرماویں۔ خواہ منگالیں۔ وی پی صرف ۱۲ ارکا ہوگا۔ یہ مجموعہ نہایت ہی لاثانی ہے۔ ہر قسم کے مضامین نظم و نثر سے آراستہ و پیراستہ ہے۔ منیجر سرسوتی بھنڈار لاہور سے طلب کرو +

(۶)۔ دو نہایت مفید کتابیں۔ برہمانڈ ناٹک یعنی نظام شمسی کی دلچسپ کہانی قیمت ۱۲؍
(۲) بچہ جسمیں ڈاکٹری اصولوں سے بچہ کی پرورش و تعلیم و تربیت وغیرہ کے متعلق لکھا ہوا ہے قیمت عہ محصولڈاک علاوہ ہوگا۔ دفتر مارتنڈ سے بھی مل سکتی ہیں +

مارتنڈ کا سنتیہ اُدّم آدرش

(۱) ستیہ سے پریم اور جھوٹ سے نفرت کرنے کی ترغیب دینا۔
(۲) سداچار نندر استی اور دھن پراپتی کے سادھن بتلانا۔
(۳) متفرق۔ دلچسپ مفید معلومات کا بہم پہنچانا۔

مارتنڈ کے قوانین

(۱) ہر ایک خریدار کو اپنا پتہ صاف و خوشخط لکھنا چاہیئے۔
(۲) خریداری مارتنڈ کی شروع کرتے ہی اپنا چٹ نمبر ضرور نوٹ کر لیویں۔ اور تبدیلی پتہ و خط و کتابت کے وقت اس چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۴۲۷ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ اس کا کوئی صاحب حوالہ نہ دے۔
(۳) مارتنڈ ہر ماہ کی ۶ تاریخ کو یہاں سے روانہ کیا جاتا ہے۔ اگر ۲۰ تاریخ تک نہ ملے تو ڈاکخانہ میں رپورٹ کریں۔ اور ہمیں بھی مطلع کریں۔
(۴) اگر کسی امر کا جواب ضروری اور جلدی درکار ہے تو جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور بھیجنا چاہیئے۔ بیرنگ خط وصول نہیں کیا جاویگا۔
(۵) میعاد خریداری ختم ہونے پر ہر ایک خریدار کے پاس دوبارہ وی پی بھیجا جاتا ہے۔ اگر کسی صاحب کو دوسرے سال کی خریداری کسی سبب نامنظور ہو تو مہربانی فرما کر میعاد ختم ہونے سے ایک ماہ پیشتر اطلاع دے دیا کریں تاکہ ہمارا بھی نقصان نہ ہو اور آپ کا بھی بچاؤ ہو۔

شیو چند
منیجر مارتنڈ لاہور

نیا خون پیدا کرنے اور زندہ دلی حاصل کرنیکا اُتم ذریعہ بزرگوں کے جیون کا مطالعہ ہے

کوئی ہندو گھران متبرک کتب سے خالی نہ رہے

اگر آپ کو اپنے پرانے بزرگوں کی اعلےٰ عظمت شان و شوکت پرانے بہادروں
کی بہادری کے کارنامے اور پراچین رشی منیوں کے گن کرم سوبھاؤ غرضیکہ پرانے
داناؤں کے حتو کو سمجھنے اور اُن کے نقش قدم پر چلنے اور آنند بھوگنے کا
شوق ہے اور اپنے بزرگوں کی بڑی بڑی دلیریوں اور بہادریوں کو شش کر خود دلیر
اور شیر مرد بننا اور اُن کی اُتم سنتان کہلانا چاہتے ہو تو مفصلہ ذیل کتب کو ضرور
ملاحظہ فرمایئے۔ ان کے مطالعہ سے آپ کے اندرون بدن نیا خون پیدا ہوگا
اور زندہ دلی حاصل ہوگی +

ٹاڈ راجستھان مجلد دو جلدوں میں ۲۰۶۸ صفحوں پر قیمت ۶ روپے
مہابھارت اُردو مکمل ۱۲۴۸ صفحوں پر 〃 ۵ روپے
رامائن بالمیکی اُردو مکمل ۱۰۳۲ 〃 〃 عہ
ان ہر سہ کتب کے یکجا خرید کرنے والوں کو ۱۲ میں سب کتب دی جاویں گی
محصولڈاک علاوہ ہوگا +

مہابھارت ہندی دو جلدوں میں مجلد قیمت ... ... لعہ
ہندو دھرم اور سائنس قیمت ۱۰ر قانون کرم قیمت ۸ر
گنگا بھگوت گیتا مع تصویر و مہاتم مجلد قیمت ۱۲ر
اپنا وطن آسمان پر جمع کرو قیمت ۶ر روحانی دولت قیمت ۱۲ر

المشتہر منیجر امرت جیون پستکالیہ لاہور

اوم

جلد ۱۴ نمبر ۱

دنیا کی بھلائی اُتم تر گرو دکشا ہے ۔ علم حاصل کرکے [illegible]

مارتنڈ

بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۵ء

اگنی دیوتا کا مہاتم

उप त्वाऽग्ने दिवेदिवे दोषावस्तर्धिया वयम् ॥ नमो भरन्त एमसि ॥

الفظ - ہے اگنی سروپ پرماتمن! ہم لوگ ہر روز صبح و شام تشکرات میں نمر بھاؤ دھارن کرکے تمہاری ہی اُپاسنا کرتے ہیں ۔

تشریح

اس پوتر وید منتر میں کہا ہے کہ (۱) اگنی سروپ پرمیشور کی ہر روز

ستتی -پرارتھنا -اُپاسنا کرنی چاہیئے -(۲) صبح وشام سندھیا کے وقت بلاناغہ
برہم یگیہ کرنا چاہیئے -(۳) دل میں نمربھاو دھارن کرکے اُپاسنا کرنی چاہیئے
تب ہی اگنی سروپ پرماتما کے اُتّم گن کرم ہمارے اندر آوینگے +

اگنی سروپ پرماتما کے اندر وشیش کرکے تین اُتّم گن ہیں +

(۱)- وہ پران سروپ ہے -جیساکہ یہ تمام جگت سورج -چاند وغیرہ
پران سے جے دکھائی دے رہا ہے - (۲) وگیان سروپ ہے - جیساکہ ہر ایک
چیز کے اندر شُدھی وباقاعدگی ہے -کوئی چیز نیم کے بغیر نہیں ہے - ہر ایک
چیز سے پرماتما کا وگیان ظاہر ہوتا ہے - (۳) پریم سروپ ہے -یہ تمام جگت
ہم لوگوں کے سُکھ کے لیئے بنایا ہے -یہ اس کا مُفت دان ہے -یہ اس کی
نشکام بھگتی ہے -اس سے اس کے پریم وِدیا کا اظہار ہورہا ہے -یہ تین
اُتّم گن ہیں -جن سے ہر ایک چیز کا کلیان ہوسکتا ہے - ان تینوں گُنوں
کے دھارن کرنے سے ہم سوچھ سُوکشم اور مہان بن سکتے ہیں -جس طرح
میلا کچیلا بھاری زمین کا جل سورج کی گرمی سے بھاپ بن کر صاف شفاف
ہوجاتا ہے - اور بارش کی صورت میں سنسار بھر کے کلیان کے واسطے پھر نیچے برستا
ہے - اسی طرح ہم بھی اس پرتھوی لوک کے لوگ اس وگیان سروپ پرماتما
کے وگیان کے یوگ سے سوچھ سُوکشم اور مہان بن کر پراُپکار کے یوگیہ بن
سکتے ہیں -اس مطلب کے واسطے ہم کو ہر روز بلاناغہ صبح وشام برہم یگیہ
نمربھاو سے کرنا چاہیئے +

(۱) اگنی سروپ پرماتما کی ہر روز ستتی پرارتھنا اُپاسنا کرنی
چاہیئے - پران -وگیان اور پریم ہی ہمارا جیون ہے -اِن کی ہم کو ہر روز
ہر وقت ضرورت ہے -اِن کے بغیر ہماری موت ہے -اسی واسطے ہم کو

ہر روز پنچ مہایگیہ کرنے چاہئیں۔ جس سے ہمارے شُدھ پران نہیں۔ برہم ودّیا حاصل ہو۔ اور ساتھ ہی اس کے ہمارے اندر پریم بھاو پیدا ہو۔ ہمدردی کے جذبہ سے ہم محروم نہ رہیں۔ یہی انسانیت کا خاصّہ ہے +

(۲)۔ اگنی سروپ پرماتما کی صبح وشام ضرور اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ یونتو ہر وقت ہم پرماتما کا نام جپ سکتے ہیں۔ پرماتما کے برہما نند میں مگن ہو سکتے ہیں۔ لیکن صبح وشام وشیش سندھیا کے سمے ہیں۔ خاصکر گرہستیوں کے لیئے یہ وقت بہت موزوں ہیں۔ اِن دونوں وقتوں میں سے خاصکر صبح کا وقت تو بہت ہی اتم ہے۔ اسی کو برہم مہورت بھی کہتے ہیں اس وقت من کی برتیاں ایکاگر ہوتی ہیں۔ چت شانت ہوتا ہے۔ جسم و دماغ چست و چالاک و روشن ہوتے ہیں۔ ہمارے اندر بھی شانتی ہوتی ہے اور باہر بھی شانتی ہوتی ہے۔ یہ ایسا پوتر سمے ہے۔ کہ اس وقت بیمار آدمی کی بیماری کے دوش بھی کچھ دیر کے لئے کم ہو جاتے ہیں۔ ایسے موقع پر جو سستی کرتا ہے۔ آلسی بنا ہوا پڑا رہتا ہے۔ جلدی جاگ کر بل موتر آدی سے فارغ ہو کر شانت چت سے سندھیا نہیں کرتا۔ وہ اوّل درجے کا منحوس ہے۔ وہ دنیا کا کوئی اچھا کام نہ کر سکیگا۔ اس کے چہرہ سے ہمیشہ نحوست ٹپکے گی۔ ایسے سنہری موقع کو کبھی بھی ہاتھ سے نہ کھونا چاہیئے۔ اس وقت ہری کا بھجن کرنے سے دل میں اتساہ۔ ہمت۔ پریم۔ وشواس اور آنند پراپت ہوتا ہے۔ پراتہ کال کا جاگنا اور پھر پرماتما کے دھیان میں مگن ہو جانا۔ اِس سے بڑھکر اور کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ وہ لوگ مبارک ہیں۔ جو آلس چھوڑ کر علی الصباح جاگ کر پرماتما کے آنند میں لین ہو جاتے ہیں +

سندھیا ملونی کا نام ہے۔ سندھیا اس وقت کی جاتی ہے۔ جب دو وقت

تے ہیں۔ اگر ایسے وقت میں کہیں وچار پھر گیا۔ اور وچار کا موقع ہاتھ آ گیا تو پھر کیا کہنا ہے؟ اگر غفلت کی گئی تو پھر کچھ ہاتھ نہیں آتا اس وقت اپنا اثر دکھا جاتا ہے۔ اور اس کے اثر میں آیا ہوا آدمی اس وقت پھر سوچنے کے قابل نہیں رہتا۔ سوچنا ہمیشہ قبل از وقت۔ دو وقتوں کے ملاپ ہی پر ہوتا ہے یعنی جس وقت کہ ایک وقت جانے کو اور دوسرا آنے کو ہو۔ اس لحاظ سے دو قسم کی سندھیا ہوئی۔ ایک دن اور رات کے ملاپ کی۔ دوسری رات اور دن کے ملاپ کی۔ ایک کا عمل صبح کو اور دوسرے کا شغل شام کو ہونا چاہئے یہ دو سندھیا ہیں۔ صبح کی سندھیا ساتوک اور پرکاش والی ہے۔ کیونکہ اندھکار کی دوری اور پرکاش کی قربت ہونے کو ہے۔ شام کی سندھیا تامسی یا تامس ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں پرکاش سے دوری اور اندھکار سے قربت ہونے کو ہے۔ اس لئے صبح کی سندھیا دیوتاؤں اور شام کی اسروں کی کہلاتی ہے۔ دن ست ہے۔ کیونکہ پرکاش روپ ہے۔ رات تم ہے۔ کیونکہ اندھکار روپ ہے سندھیا کرنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ پرکاش ہمارے اندر نواس کرے صبح کے وقت یہ پرارتھنا ہو کہ ہم پرکاشوان رہیں۔ شام کے وقت یہ دعا ہے کہ رات کی تامسک اوستھا میں بھی ہمارے پرکاش کا سنسکار دور نہ ہو۔

(۳)۔ دل میں نمرتا دھارن کرکے سندھیا کرنی چاہئے

یہ قدرتی اصول ہے۔ کہ ہمیشہ چھوٹوں کو بڑوں کے آگے نمرتا ونیتا چاہئے۔ نمرتا بہت اعلےٰ گن ہے۔ یہ اعلیٰ اخلاق ہے۔ برخلاف اس کے ابھمان تمام پاپوں کی جڑ ہے۔ جو جھکتا ہے وہی پھلتا اور پھولتا ہے۔ جو مغروری کرتا ہے وہ سر کے بل گرتا ہے۔ منوسمرتی میں لکھا ہے کہ

جو انسان ہمیشہ بزرگوں کی صحبت میں رہتا ہے۔ اُنکی

پریم سے سیوا کرتا ہے۔ اور نمر بھاو بنا رہتا ہے۔ اُس کی آیو۔ ودیا۔ یش اور بل یہ چاروں بڑھ جاتے ہیں ♦

نمستے۔ نمسکار۔ بندگی یا نمو ناراین بہت اعلےٰ گُن ہے۔ یہ اعلےٰ اخلاق کی جڑ ہے۔ روزانہ میل ملاپ میں بھی اس کا دستور مہاتماؤں نے جاری کر رکھا ہے۔ اِس سے آدمیت ظاہر ہوتی ہے۔ بڑوں کے آگے نمر بھاو بننے سے ہی بڑوں کے تمام اعلےٰ گن پراپت ہوتے ہیں۔ جو شخص بڑوں کے آگے شیخی مارتا ہے۔ وہ کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ اسی طرح سے اس پوتر وید منتر میں کہا گیا ہے۔ کہ سندھیا کرتے وقت اپنے دل کو پرماتما کے آگے نمر بنانا چاہیئے اپنی الپگیتا کا اظہار کرنا چاہیئے۔ سروگیہ سے ایک ہو کر سروگیتا کی خواہش کرنی چاہیئے۔ پانی ہمیشہ نیچے کی طرف جاتا ہے۔ سورج کی روشنی اوپر سے نیچے کو آتی ہے۔ اس پرکار اگنی سروپ پرماتما کا وگیان ہمارے نمر بھاو والے دل میں آنے سے ہمارا آتما شانت ہو جاتا ہے۔ جو لوگ من کو ایکاگر کر کے نمر بھاو بن کر پرماتما کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہی سندھیا سے اصلی فائدہ اٹھاتے ہیں ♦

سارگیان ۔ ہر روز صبح و شام اگنی سروپ پرماتما کی نمر بھاو سے ستتی پرارتھنا اُپاسنا کرنے سے ہمارے من میں اودیا اور اگیان کے اندھکار کے کارن جھوٹ سما گیا ہے۔ اور ہمارے اندر پریم بھاو نہیں رہا جس سے ہم زندہ درگور بن رہے ہیں اور ہم ادھوگتی کو پہنچ گئے ہیں۔ اگر آپ کو پران۔ وگیان۔ اور پریم کی سچی خواہش ہے۔ تو اگنی سروپ پرماتما کی نتیہ صبح و شام نمر بھاو سے سندھیا کیا کرو ♦

اوم شانتی ! شانتی !! شانتی !!!

کلام کیول

ملنے کی تیرے ناتھ ہمیں جستجو رہے
مسکن گزیں خیال میں ہر وقت تُو رہے

دشمن کوئی پاس کسی کے کبھی نہ آئے
رکھشا کا ناتھ اُس کا مگر چار سُو رہے

ست سنگ ست پُرشوں کا ہو راتدن ہمیں
چرچا تمہارا اور یہی گفتگو رہے

بدخصلت اور دُشٹ رہیں ہم سے دُور دُور
ہووے ملاپ نیکوں سے نیکی کی خو رہے

بھگتی میں آپکی رہے ہر دم لگن لگی
پرکاش ہووے ہردے میں من ایکسو رہے

نخوت کبر اور غرور کا اڑ جائے رنگ صاف
خود بینی کی نہ نام کو بھی ہم میں بو رہے

ہرگز خلاف دھرم نہ من ہو چلایمان
دھرماتما جنوں میں سدا آبرو رہے

آنند وہ پراپت ہو کر پاسے آپ کی
ان فانی چیزوں کی نہ ذرا آرزو رہے

ہر گھر میں اُستتی ہو کریں مرد وزن تمام
پھیلی ہوئی سگندھی یہاں کو بکو رہے

رکھتے ہیں بھگت آپ کے اپنا سبھاؤ جو
برتاؤ اپنا سب سے وہی ہو بہو رہے

دھیان آپ کا سدا رہے باغ خیال میں
سندھیا کا شغل ہم کو لب آب جو رہے

بھگتوں کی کیول آپ کے ہووے سبھا لگی
گنانواد کی تمہارے وہاں گفتگو رہے

آریہ مسافر

سال نو اور شانتی

سال ۱۹۱۴ء جھگڑے فساد اور اشانتی کا سال تھا اب اس سال نو میں شانتی

کی اشد ضرورت ہے۔ پرماتما کرے کہ اب جنگ یورپ جلدی ختم ہو۔ جس سے چاروں طرف شانتی ہی شانتی پھیل جاوے۔ تاکہ ہر ایک انسان اپنے اصلی کرتبیہ میں لگ جاوے۔ اور اپنے اصلی کرتبیہ میں لگ کر سچی شانتی حاصل کرے اس جنگ یورپ نے جہاں لوگوں کے من کی برتیوں کو بگاڑ کر بہت نقصان کیا ہے۔ وہاں غافل اور بے پرواہ انسانوں کو کمبھ کرن کی نیند سے جگا کر ہوشیاری کا ثبوت دیا ہے۔ اس جنگ یورپ نے اب لوگوں کو بخوبی ذہن نشین کرا دیا ہے۔ کہ پرادھینے سپنے سکھ ناہیں۔ دوسروں کے بھروسے پر دوسروں کی آس پر رہنے والے اور دوسرے ملکوں کی چیزوں کے غلام بننے والے خراب وخوار ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے سودیشی وستوؤں کو پسند کرنے والے اور اپنے آپ پر بھروسہ کرنے والے ہی ہمیشہ سکھی رہ سکتے ہیں۔ در اصل سچی شانتی اپنے آپ پر بھروسہ کرنے اپنے دیش کی نشکام بھگتی کرنے اور دین دکھی بھائیوں کی مدد کرنے میں ہے +

شانتی شانتی۔ شانتی۔ آہا! شانتی کیسا پیارا لفظ ہے۔ اس کا نام لینے سے ہی دل میں شانتی آجاتی ہے۔ ہر ایک انسان شانتی کا خواہشمند ہے شانتی کے واسطے مارا مارا پھرتا ہے۔ لیکن افسوس کہ شانتی کے راز کو نہ سمجھنے کے کارن انسان اپنے آپ ہی دکھی ہو رہا ہے۔ شانتی ہمارے اپنے اندر موجود ہے۔ ہم شانتی سروپ کے امرت پتر ہیں۔ لیکن اپنے آپکو نہ سمجھنے کے کارن اشانت بن رہے ہیں۔ شانتی ہمارے من اور بدھی میں ہے۔ شانتی سچ وجھوٹ یا شریہ ور پریہ مارگ کے گیان دھیان میں ہے۔ ہم نے شریہ و پریہ مارگ کا گیان دھیان نہیں کیا۔ اسی واسطے ہم اشانت بن رہے ہیں۔ جس شخص نے وید آدی ستیہ شاستروں کو پڑھ کر جھوٹ و سچ کی تمیز حاصل کر لی ہے

اور ساتھ ہی پرانشا نمس بوگ سے اپنے من کو اپنے بس میں کر لیا ہے ۔ وہ شانت ہے ۔ شانتی کے متعلق ایک دلچسپ قصہ گیان کلپدرم میں لکھا ہوا ہے ۔ جو بار بار پڑھنے وچارنے اور عمل کرنے کے یوگیہ ہے ۔ وہ اس طرح ہے ۔ کہ

ہر سخن نکتہ و ہر موقع مکانے دارد

(ایک فلاسفر کا مقولہ ہے)

کہتے ہیں کسی ملک کے باشندے انتنے بے چین اور غمگین رہتے تھے ۔ کہ اُن کو کسی طرح یہ زندگی قابل برداشت نہیں معلوم ہوتی تھی ۔ زندگی کا تاریک پہلو ہر وقت اُن کے سامنے رہتا تھا ۔ اور وہ نہ تو ایشور کے کائنات کی خوبصورتی کو دیکھ کر مسرور ہوتے ۔ نہ دنیا کے کسی فرحت بخش نظارہ سے خوشی حاصل کرتے اگر پانی برسنے لگتا تو وہ سیلاب کے خوف سے گھبرا اُٹھتے ۔ اگر گرمی کا موسم آتا ۔ تو اُس کی شکایت ۔ غرضیکہ صبح سے شام تک ہر شخص کی زبان کسی نہ کسی تردد کی شکایت کرتی رہتی تھی ۔ کسی کو اچھے نوکر نہیں ملتے تھے ۔ کسی کا نوکروں کی بددیانتی سے ناک میں دم تھا ؀

ایک دن اتفاق سے ایک سادھو پہاڑ کی چوٹی پر نمودار ہوا ۔ اور وہاں سے اس بدنصیب ملک کے آدمیوں کی حالت پر غور کرتا ہوا اپنے دل میں سوچنے لگا ۔ چلو ۔ ان کو اس رنج و غم کے ہاتھوں سے نجات دیں ۔ اور شانتی کے منتر سے واقف کر کے اس بیقراری اور اضطراب کی حالت کو مٹا دیں ؀

جب وہ نیچے اترا ۔ سڑک پر ایک آدمی ملا ۔ جو شخص بدحواس تھا ۔ سادھو نے ہنس کر پوچھا " دوست ! کیوں پریشان ہو ؟ کیا بات ہے " ؟ اُس نے جواب میں اپنا سر اونچا کیا " کیا کہوں ۔ نہ دن کو چین ۔ نہ رات کو آرام مصیبت کے ہاتھوں

سخت تنگ ہوں - میں بادشاہ کا حجام ہوں - میں نے حکم دیا تھا - کہ شاہزادی کی
حجامت کے لئے موتی کے دستہ کا اُسترا تیار کر دیا جاوے وہ اب تک نہیں بنا -
اس دنیا میں مجھ سے زیادہ بدنصیب کون آدمی ہوگا"!

سادھو خاموشی اور حیرت سے دو لحہ تک اس آدمی کو دیکھا کیا - اور پھر بولا
"دوست! سنو - میں شانتی کا منتر جانتا ہوں - اگر تم کو اُس کی واقفیت ہو تمہارا
سارا غم بات کی بات میں غلط ہو جائے"۔

حجام کو سادھو کی بات کا یقین نہیں تھا - کہنے لگا "ممکن ہے دوسروں کو
اس سے کچھ نفع پہنچے - میرے رنج وافکار خیالی و فرضی نہیں ہیں - جب تک نیا
اُسترا نہ ملے - کیسے ممکن ہے - میرے دل کو چین آوے" سادھو نے حجام کے
پاس جاکر اور اُس کے کانوں سے لگ کر کہا "میں اس منتر کے لئے آسا روپیہ
لیتا ہوں" حجام سُن کر چونک پڑا "اس قدر بڑی رقم"! مگر پھر ضبط کر کے بولا "اچھا
مجھ کو یہ راز بتا دو - میں شہر میں چل کر تم کو روپیہ گن دونگا"۔

سادھو بولا "رام رام"! تم سمجھتے ہو - اس قدر قیمتی راز تم کو سڑک پر بتایا جائے
اس وقت تم گھر جاؤ - تین دن رات تک متواتر روزہ رکھو - اور شانتی کے
مضمون پر غور کرتے رہو - اور جب تعظیم اور اعتقاد کے ساتھ تم میرے پاس
آؤ گے تب میں تم کو شانتی کے منتر کا اُپدیش سناؤں گا"۔

حجام شرمندہ ہو گیا - سچ مچ اُس نادان نے سمجھا تھا - کہ شانتی کا منتر کوئی
معمولی سی چیز ہوگی - دونوں خموشی و سکوت کے ساتھ وہاں سے روانہ ہوئے۔

حجام نے سادھو کی ہدایت پر عمل کیا - اور تین دن برت رکھے - اور شانتی
پر دھیان کرنے کے بعد وہ ادب کے ساتھ سادھو کے جھونپڑے کی طرف آیا - سادھو نے
کہا "اگر تم سختی سے سخت قسم کھاؤ کہ یہ منتر دوسرے کسی کو نہ بتاؤ گے - تو میں تم کو

اپنا چیلا کر دل گو شہ حجام نے قسم کھائی۔ تب سادھو پہاڑ کے خوش نما دامن اور فرحت بخش وادی سے گذرتے ہوئے سورج دیو کے جلال کو دکھلاتے ہوئے شانتی بھون میں لے گیا۔ جہاں وہ مرید بنا تا تھا۔ دو دن تک کسی نے حجام کو نہیں دیکھا۔ تیسرے دن دروازہ کھلا۔ اور وہ ہنستا ہوا نکلا۔ چہرہ پر بشاشت کے آثار نمودار تھے۔ آنکھوں سے مسرت کا اظہار ہوتا تھا۔ جس نے دیکھا۔ تعجب کیا۔

اسی دن وہ شاہی محل میں حجامت بنانے گیا۔ بادشاہ کا چچا نہایت فکر و تردد کی حالت میں تھا۔ رنج کی وجہ سے اس کے چہرہ پر اتنے شکن ہو گئے تھے۔ کہ حجام کو چھرا لگانا مشکل معلوم ہوا۔ وہ کہتا جاتا تھا۔ اس دکھائی دنیا میں کسی کو کیسے چین مل سکتا ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ آج نہیں تو کل کچھ آرام ملیگا۔ مگر

مشکل این است کہ ہر روز بتر مے بینیم

میں بڈھا ہوں۔ میرے ضرورت کے سامان مہیا ہو جانے چاہئیں۔ مگر نہیں۔ کون سنتا ہے۔ میری گاڑی ٹوٹ گئی۔ گھوڑا لنگڑا ہو گیا۔ مجھ کو جاڑا ہے۔ میں یقین کرتا ہوں۔ بارش ضرور ہوگی۔ یا مصیبت! کہیں تیرا حد بھی ہے۔ کوئی میرے سفید بالوں کا لحاظ بھی نہیں کرتا۔

حجام کے دل میں ترس آیا۔ اور اس نے چپکے سے اس سادھو کا ذکر کیا۔ جو شانتی کا منتر بتاتا تھا۔

بادشاہ کا چچا بھی اس کا مرید بن گیا۔ اس کی شانتی اور سنجیدگی لوگوں کی حیرت کی باعث ہوئی۔ پھر سادھو کے حجرہ کے قریب وہ بھیڑ اکٹھا ہونے لگی۔ کہ تل رکھنے کی بھی جگہ نہیں ملتی تھی۔ اور باری باری سے سب نے اس کی شاگردی

قبول کی۔ اور تمام ملک میں شادی اور امن وامان کی روح پھونک دی گئی۔ پہلی بداطمینانی و بے چینی کافور ہو گئی۔ اور جب شاہی خاندان کا کوئی وارث نہیں رہا۔ باشندوں نے اتفاق رائے سے سادھو ہی کو بادشاہ بنانا چاہا۔ پہلے تو اُس کو بہت کچھ اعتراض تھا۔ مگر سب کا رُخ دیکھ کر اُس نے ان کی درخواست قبول کر لی۔ اور اس کے عہد میں کبھی کسی نے بھی کسی طرح کی شکایت نہیں کی +

اس سادھو کے ایک لڑکا تھا۔ اور جیسا کہ مشہور ہے "عقلمند کے گھر نادان اور ولی کے گھر شیطان" پیدا ہوتے ہیں۔ یہ لڑکا بھی نہایت بدتمیز اور نادان نکلا۔ تاہم بادشاہ کو کچھ فکر نہیں تھی "بڑا ہونے پر اسے شانتی منتر کے اُپدیش سے سب کچھ درست ہو جائے گا" +

وزیروں نے بادشاہ سے کہا "شاہزادہ عجیب قسم کا مخلوق ہے۔ وہ کہتا پھرتا ہے۔ کیسا منتر۔ کیسا جنتر! کیسی شانتی۔ کیسی بھرانتی! کسی سے کچھ نہ چھپاؤ۔ سانچ کو کیا آنچ! باطل عقاید کی بیخ کنی کرو۔ صرف سچائی کی اشاعت ہو۔ اور چاہے بُرا ہو یا بھلا۔ سچ کے سوا منہ سے کوئی بات نہ نکلے +

بادشاہ ہنسا۔ ابھی لڑکا ہے۔ ناتجربہ کار ہے۔ وقت پر سب کچھ ہو جائیگا۔ اور اس کی سمجھ میں آنے لگیگی۔ کہ

ہر سخن موقع و ہر نکتہ مکانے دارد

شانتی منتر کے اپدیش کے لئے اکیس برس کی عمر مقرر کی گئی تھی۔ بادشاہ کو خیال تھا۔ جب وہ اس عمر کو پہنچے گا منتر بتا دیا جائے گا۔ اور وہ باتمیز اور تجربہ کار ہو جائے گا +

مگر دنیا میں کون کس بات کا اختیار کرے۔

ما ورچہ خیالیم و نمک درچہ خیال

ابھی اکیس برس پورے ہونے پر نہیں آئے تھے۔ کہ بادشاہ سلامت نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور بغیر شانتی منتر کا اپدیش پائے ہوئے نوجوان۔ ضدی اور پرجوش لڑکے کو تخت پر بیٹھا دیا گیا +

ممکن تھا۔ دیرینہ سال باپ کی تعلیم اثر پیدا کرتی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کس طرح منتر کا اپدیش کیا جاتا ہے۔ دنیا میں زیادہ خرابیاں اس وجہ سے واقع ہوتی ہیں۔ کہ لوگ مزاج شناس کم ہوتے ہیں۔ بہت سے ضعیف سفید ریش والے بڈھے اکٹھے ہوئے۔ اور نئے نوجوان بادشاہ کو شانتی بھون کی طرف لے چلے۔ جہاں منتر کان میں پھونکے جانے کو تھا۔ نوجوان کی آنکھوں سے صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ اس رسم کو حقارت سے دیکھتا ہے۔ وہ غلط فہمی سے اپنے باپ کو بھی فاترالعقل۔ بداعتقاد اور کٹر سمجھنے لگا تھا۔ اور جب اُس کو منتر سنایا گیا۔ اُس نے اپنے نوجوان اور گرم خون والے دل میں سوچا "یہ محض دھوکا ہے۔ فریب ہے۔ ڈھکوسلا ہے۔ میرا پہلا کام یہ ہوگا۔ کہ میں اپنی رعایا کو اس باطل پرستی کے ہاتھ سے نجات دوں۔ اور اُن کو بتلاؤں۔ کہ سچ سے بہتر کوئی مذہب نہیں ہے" +

چیلا بنانے کا طریقہ یہ تھا:۔

برت رکھنے کے بعد انسان کا دل خود کسی قدر شانت ہو جاتا ہے۔ اور اسی میں رسم ادا کرنے کے بعد گورو شاگرد کو یہ کہتا تھا۔ دیکھو یہ دنیا نامکمل ہے نہ کوئی اس کو مکمل کر سکتا ہے۔ اس میں ہمیشہ کسی نہ کسی بات کی کمی رہیگی پھر کیوں ہم ہر وقت شکایت کرتے رہیں +

لوگ شفاخانے بنواتے ہیں۔ شہر بساتے ہیں۔ مدرسے تعمیر کراتے ہیں

سب کو ایک خیال قبول کرنے کے لئے مجبور کرنے سے کشت و خون ہوگا پھر ہم کیوں ہر وقت شکایت کرتے رہیں +

نوکر چاکر۔ ماتحتین ہمارے اور اپنے کرموں کے موافق ہم کو ملے ہیں ان کے ساتھ صرف مناسب و موزوں برتاؤ ہو۔ اگر کبھی بھول چوک ہو جاوے معاف کر دو۔ ہر وقت کے کوسنے سے تم دکھی ہوگے۔ سوچو۔ نوکر کے اخلاق کے درست کرنے اور رات دن اس کو سخت و سست کہنے میں تمہارے بداخلاق بن جانے کا قدشہ ہے۔ ایسی حالت میں پھر کیوں ہم ہر وقت شکایت کرتے رہیں +

دنیا کا کام ہوتا ہے۔ ہو رہا ہے۔ ہوا کریگا۔ کام دل لگا کر کرو۔ نتیجہ ایشور کے سپرد کرو۔ اگر کبھی کچھ بگڑ جائے۔ خواہ کوئی چیز ہاتھ نہ آوے۔ تو دکھی کیوں ہوتے ہو۔ تمہارا فرض صرف کام کرنے کا ہے۔ تم اوزار ہو۔ تم کسی اور طاقت کے ماتحت ہو۔ جیسے کل کے پرزے اپنا اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ تم بھی کام کرو۔ اس سے زیادہ اپنی حیثیت نہ سمجھو۔ ایسی حالت میں پھر کیوں ہم ہر وقت شکایت کرتے رہیں ؟

جب یہ اپدیش ہو جاتا تھا۔ تب منتر بتایا جاتا تھا۔ اور شاگرد کو کہا جاتا تھا۔ غصہ۔ رنج و مصیبت کے وقت اس کا جاپ ہوتا ہے۔ منتر یہ ہے :-

اگما پانی ہے سنسار ناپائدار
بھرا ہے اس میں بہت بکار
گیانی سمجھیں سار اسار
جڑ چیتن کا کریں بچار

جن میں سمجھ بوجھ نہیں یار
ان کو جانو نپٹ گنوار
کام کرودھ لوبھ ہنکار
موہ میں بھرے ہمت ہار
ان پر ہردم کال کی مار
کبھی نہ سمجھیں گے وہ سار
ہے جو تجھ میں گورو کا پیار
جڑتا سے تو ہو جا نیار
یہ سب جڑ تو چیتن سار
اپنا شانت روپ لکھ یار

"آسمان و زمین شانت ہو جا۔ سورج چاند۔ تم میں شانتی آوے۔ بنسپتی تم شانت ہو جاؤ۔ سیابی۔ وایو۔ اگنی شانت ہو۔ دیو انترکش شانت بنو۔ اور میں بھی شانت بن جاؤں"۔

یہ راز تھا۔ یہ شانتی کا منتر تھا۔ یہ نکتہ تھا۔ مگر یہ منتر شہزادہ نے کہا "دادا! اسی منتر کو بتا کہ تم ہماری پرجا کا دل بشرت کر جاتے تھے۔ تم ہم کو دکھ کا نہیں دے سکتے۔ ہم ابھی آلم تمام کے پھندے میں نہیں پھنس سکتے"۔

بیٹے کو پیڈل نے کہا "آپ نوجوان ہیں۔ کم سے کم اتنا تو مان لیجئے۔ ہم میں بھی کچھ سمجھ بوجھ ہے۔ اس منتر سے یہی مراد نہیں۔ کہ وہ خود جادو کا اثر رکھتا ہے۔ وہ صرف انسان کے سوچنے کی قوت کو متحرک کرتا رہتا ہے۔ چند دن کے بعد آپ بہ تجربہ دیکھیں گے۔ کہ یہ فضول اور ناکارہ نہیں ہے۔ اس کے عمل سے منبیتیں دوست بن کر انسان کو چند کرم بتاتی ہیں۔ در حقیقت

پریشان ہو کرتا ہوں کے منہ میں پلایا جاتا ہے۔ صرف منتر ہی نہیں۔ بلکہ اپریشن بھی کیسا مفید دیا جاتا ہے۔ جہاں آدمی نے ایک مرتبہ اس راز کو سمجھ لیا۔ پھر وہ کبھی نہیں گھبراتا۔ نہ ذرہ ذرہ سی کسی کی خفیف الحرکاتی پر غصہ کرتا ہے۔ آپ اس کی بے قدری محض اس وجہ سے کر رہے ہیں۔ کہ یہ آپ کو منتر میں ملتا ہے۔ ایسا نہ ہونا چاہیے"۔

نوجوان بادشاہ کو سخت نفرت ہوئی۔ وہ کہنے لگا "تم لوگ بوڑھے ہو گئے۔ تمہاری عقل بھی بوڑھی ہے۔ تم کو اپنے آنا پر بالکل بھروسہ نہیں۔ منتر کا ڈھکوسلہ بتاتے ہو۔ اور دو چار اچھی باتیں لیکر اس میں باطل اعتقادی شامل کرتے ہو۔ میری سلطنت میں کبھی اگیان کی ترقی نہ ہوگی۔ میں منتر جنتر کی جڑ اکھیڑ کر پھینک دوں گا۔ اور کل ہی میں "سچ" کا اعلان کر دوں گا"۔

دوسرے دن تمام شہر میں آواز پہنچ گیا۔ کہ بادشاہ اپنے محل کے کوٹھے سے عام آدمیوں کو سچائی کی تلقین کرے گا۔ اور بلا امید واری تکلیف دیئے ہوئے شاستر کے منتر کو بتا دے گا۔ اور یہی نہیں۔ بلکہ اس کا پول بھی کھولیگا۔

وقت مقررہ پر محل کے نیچے وہ ہجوم ہوا۔ کہ جس کا حد نہیں۔ دار السلطنت کے باشندوں کے علاوہ قرب و جوار کے دیہات کے باشندے بھی آئے۔ اور بڑی توجہ کے ساتھ شاہی تقریر کے انتظار میں کھڑے ہوئے۔

بادشاہ سلامت بالاخانہ پر تشریف لائے۔ ان کو دیکھتے ہی عوام نے خوشی کے نعرے (چیرز) بلند کیئے۔ اس طرح تالیاں پیٹیں۔ کہ آدمیوں کے کان بہرے ہو گئے۔ جب بادشاہ کے ہاتھ کے اشارہ کو دیکھ کر سب خاموش ہو گئے۔ تب آپ بولے "ابدولت آج تم کو شانتی کا راز بتانا چاہتے

بوڑھوں کو کون کہے۔ نوجوانوں کے چہرہ پر رنج کے شکن نمودار ہوئے۔ اور ملک کی جیسی پہلے حالت تھی پھر وہی ہو گئی۔ اور اُس کا نام "دکھی دیش" پڑ گیا۔ پھر بادشاہ نے کتنی کوششیں کیں۔ کہ وہی اگلی سی حالت پیدا ہو۔ مگر لاحاصل۔ کسی کو اس پر یقین نہیں آیا +

اُس نے بہت دن تک سلطنت کی۔ لیکن زندگی کے کسی دن اس کو خوشی نصیب نہیں ہوئی۔ اور نہ اُس کے راج میں کوئی خوش نظر آیا +

ایک دن وہ اتفاق سے شکار کے لئے نکلا۔ دیکھتا کیا ہے۔ ایک سو سو برس کا بوڑھا آدمی اچھلتا کودتا جا رہا ہے۔ اور خوشی کے گیت بھی گا رہا ہے۔ بادشاہ کو اپنے لڑکپن کی حالت یاد آئی۔ جب وہ خود خوش تھا۔ اور جب اُس کے باپ کی رعیت بھی خوش تھی +

بڈھے کے سر پر بھاری بوجھ تھا۔ مگر وہ خوش تھا۔ اُس کا نوجوان لڑکا ساتھ تھا۔ اُس کے مُنہ پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ بادشاہ نے نوجوان کی طرف مخاطب ہو کر کہا "اس عمر میں بھی یہ بوڑھا خوش ہے۔ اس کا کیا سبب ہے؟"
مگر وہ نوجوان لڑکے نے کہا "یہ احمق اور اگیانی ہے۔ اس کو اب بھی شانتی کے منتر میں وشواس ہے۔ کیونکہ جب شانتی کے منتر کا پول کھولا گیا تھا۔ یہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور اس نے بادشاہ کی تقریر نہیں سُنی۔ نہ اُس سے کسی نے کچھ کہا۔ نہ اس کو کچھ لکھنے پڑھنے کا شوق ہے" +

بادشاہ نے گہری سانس کھینچی۔ بڈھے کی نگاہ اُس پر پڑی۔ جھک کر خوشی سے سلام کیا۔ اور یہ گیت گاتا ہوا وہاں سے اپنی راہ چلا گیا +

سیرِ دنیا کی دم بدم کیجے ۔ کس کا شکوہ و کس کا غم کیجے
چند روزہ یہ زندگانی ہے ۔ کس لئے اپنی آنکھیں نم کیجے

اُس کے گیت کی صدا سے میدان گونج اُٹھا۔ درختوں کے پرند اپنے پر و بال پھڑپھڑاتے ہوئے چہکنے لگے۔ مگر افسوس! بادشاہ سلامت کی جو کیفیت تھی وہ ناگفتہ بہ ہے!

یہ قصہ دلچسپ پیرایہ میں شانتی کا بہت موثر سبق سکھاتا ہے یہ سنسار سچ مچ ایسا ہی ہے۔ اور ایسا ہی رہیگا۔ شانتی صرف انسان کے دل میں ہے۔ جبتک من کی تربیت معقول طور پر نہیں ہوتی۔ شانتی حاصل نہیں ہوتی۔ دل کی گرفت پہلا زینہ ہے۔ پھر بدھی کو لطیف بناتا ہے۔ جب بدھی نرمل ہو جاتی ہے تب شانتی ملتی ہے۔ اور شانتی سے سکھ کی پراپتی ہوتی ہے۔ سب سے پہلے دل پر قبضہ کرو۔ اِس کو میرے تیرے پنے اور جھوٹے تعلقات سے آزاد کردو۔ تاکہ جو خیالات کی لہریں دل میں اٹھا کرتی ہیں۔ وہ ٹھہر جائیں۔ جبتک جھیل کے پانی میں تموج کی حالت رہیگی۔ اس میں نہ عکس ٹھیک ٹھیک صورت میں دکھائی دیسکے۔ نہ اندر کی اصلیت کا پتہ ملیگا۔ جب من ٹھہر جائیگا۔ چت کی ورتی کے نرمل ہوتے ہی بدھی نرمل ہوگی۔ بدھی کے نرمل ہو جانے سے شانتی ملے گی۔ اور یہ شانتی ہی سکھ ہے۔ اور آتما کا روپ ہے۔

غزل

عشق کے راستہ میں قدم جو اُٹھا سکے — حرص و ہوا نہ جسکے کبھی پاس آسکے
خادم سب بھائیوں کو وہ اپنا بنا سکے — جو من کو اپنے روک کے قابو میں لا سکے
تاریکی و دہریت کی ہٹتی نہ دل سے تب تک — جب معرفت کی روشنی ہردے میں آسکے

یہ لوید موذ آدمی ہیں شترو مہابلی — آنند کو وہ کیوں گے جو ان کو دبا سکے
ثانی سرپ ہے وہ ہر دل بستہ جو نہ ہو — تینوں طرح کے دکھوں سے خود کو بچا سکے
حسن سلوک جس کا ہو دشمن کیسا تھ بھی — خلق خدا کو دوست وہ اپنا بنا سکے
ممکن ہے چشم خلق سے لوشیدگی اسے — الیشور سے پر نہ پاپ کو کوئی چھپا سکے
بدیوں سے بچکے نیکی کو رکھے رفیق جو — کیا شک ہے دونوں لوک میں خوشیاں منا سکے
بوئے جو تخم نیکی کا دنیا میں جا بجا — کیوں جا بجا نہ اُس کا ثمر خود وہ کھا سکے
جو شردھی نال جھنڈے کے سایہ میں چلے — تکلیف کے بغیر وہ منزل پہ جا سکے
چشمے سے شدھ گنگ کے پیئے جو نہ آب سرد — آتش حسد کی دل سے وہ کیونکر بجھا سکے
جو دردو شوکا کرے بینک جہاں میں — ہمدردو شوناتھ کو اپنا بنا سکے
سچی خوشی کا جادو ہو باطن میں بیگیا — جنت میں شوناتھ کے گھر میں لگا سکے

کیوں درخت بھگتی کا پھولے پھلے اگر
سایہ میں اُس کے موکش کا آنند پا سکے

آریہ مسافر

بہت ضروری قابل غور مفید عام مضمون

شدھی باقاعدگی کا مکمل قانون نمبر ا

علم کی عظمت

(گذشتہ سے پیوستہ)

کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:۔

بنا کر اُس پالی

جب لگ نہیں ہو بویک من ۔ تب
بھو ساگر نامی ترے ۔ ستگور
گور پشو ۔ نرپشو ۔ تریا پشو ۔ وید
مانش سونئی جانیئے ۔ جاہی ہو

جب تک من میں گیان نہیں ہے ۔ تب تک
مشکل ہے ۔ ستگور کہتے ہیں ۔ کہ اے کبیر! بھوساگر سے پار وہ جاتے ہیں
جو پرماتما کے نج نام کی سمجھ رکھنے والے اور اس کے مطابق عمل کرنیوالے
ہیں +

جو انسان بن کر اندھا دھند کام کرتا ہے ۔ من سے نہیں وچارتا ہے ۔
سچ و جھوٹ کی تمیز نہیں رکھتا ہے ۔ وہ پشو سمان ہے ۔ جو اندھا دھند بے سوچے
سمجھے کسی کو گورو بنا لیتا ہے ۔ وہ گور پشو ہے ۔ جو بے وچارے کسی انسان کو
اپنا بزرگ مان کر اس کے پیچھے چل پڑتا ہے ۔ وہ نرپشو ہے ۔ اسی طرح ۔ جو
اندھا دھند زنان مرید بن جاتا ہے وہ تریا پشو ہے ۔ اور اسی پرکار جو وید
کی تعظیم کرتا ہے ۔ وید کی عظمت کے گیت گاتا ہے ۔ لیکن ویدانوکول اپنا جیون
نہیں بناتا وہ وید پشو ہے +

علم چندانکہ بیشتر خوانی ۔ چوں عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند ۔ چارپائے برو کتابے چند
آں تہی مغز را چہ علم و خبر
کہ برو ہیزم است یا دفتر

اصلی انسان وہی ہے ۔ جس کے اندر بویک یعنی بدھی اور من ہے ۔
جو ستیہ و جھوٹ کی تمیز رکھتا ہے ۔ اور ساتھ ہی جھوٹ سے نکلنے اور ستیہ

جب لگ نہیں بویک من تب
بہوساگر نامی ترے۔ ستگور
گورپشو۔ نرپشو۔ تریا پشو۔ وید
مانش سوئی جانئے۔ جاہی ہو

جب تک من میں گیان نہیں ہے۔ تب تک
مشکل ہے۔ ستگور کہتے ہیں۔ کہ اے کبیر! بھوساگر سے پار وہ جاتے ہیں
جو پرماتما کے سچ نام کی سمجھ رکھنے والے اور اس کے مطابق عمل کرنیوالے
ہیں +

جو انسان بن کر اندھا دھند کام کرتا ہے۔ من سے نہیں وچارتا ہے۔
سچ و جھوٹ کی تمیز نہیں رکھتا ہے۔ وہ پشومان ہے۔ جو اندھا دھند بے سوچے
سمجھے کسی کو گورو بنا لیتا ہے۔ وہ گورپشو ہے۔ جو بے وچارے کسی انسان کو
اپنا بزرگ مان کر اس کے پیچھے چل پڑتا ہے۔ وہ نرپشو ہے۔ اسی طرح۔ جو
اندھا دھند زن مرید بن جاتا ہے وہ تریا پشو ہے۔ اور اسی پرکار جو وید
کی تعظیم کرتا ہے۔ وید کی عظمت کے گیت گاتا ہے۔ لیکن وید انوکول اپنا جیون
نہیں بناتا وہ وید پشو ہے +

علم چندانکہ بیشتر خوانی   چوں عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند   چارپائے بروکتابے چند
آں تہی مغز را چہ علم و خبر
کہ برو ہیزم است یا دفتر

اصلی انسان وہی ہے۔ جس کے اندر بویک یعنی بدھی اور من ہے
جو ستیہ و جھوٹ کی تمیز رکھتا ہے۔ اور ساتھ ہی جھوٹ سے نکلنے اور ستیہ

ہے۔ لکڑی وغیرہ کے خواص جاننے والا انسان کشتی وغیرہ بنا کر اس پانی پر سیر کرسکتا ہے۔ لیکن ناواقف انسان کب ایسا کرسکتا ہے۔ ناواقف انسان اس پانی میں پیرنے یا اندر جانے کے قابل تمام عمر نہیں ہو سکتا پانی کی تعریف سے عدم واقفیت کے باعث وہ پانی کو خوفناک اور ضرر رساں ہی سمجھا کرتا ہے۔ اگر کسی ملک میں بارش نہ ہو۔ تو ہم ارخواص الاجسام کے علم سے مینہ برسا سکتے اور حسب خواہش آرام پاسکتے ہیں۔ فعل کے ذریعہ سے کسی کمال کو حاصل کرنے کے لئے علم سے پیشتر ہی تعلق پیدا کرنا از بس ضروری ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی جی نے وید بھاشیہ بھومکا میں کیا ہی سچ لکھا ہے۔ کہ "گیان (علم) کے بعد ہی فعل کے کرنے میں فاعل کی توجہ ہوتی ہے" ہر ایک اچھے و برے کرم کی بنیاد علم ہے علم کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ علم کے بعد ہی عمل ہوتا ہے۔ وید میں لکھا ہے۔ کہ

ودیا (اچھائی) اودیا (برائی) کو جو ایک ساتھ جانتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ اودیا کے گیان سے مرتیو سے پار ہو جاتا ہے۔ اور ودیا کے گیان سے امرت کو پا لیتا ہے۔ ودیا ہی تمام دکھوں کی دشمن یا موت سے بچانے والی اور موکش امرت کے دلانے والی ہے۔ مہاتما بدھ سے ایک دیوتا نے سوال کیا۔ کہ "دنیا کی بربادی کس سے ہوتی ہے؟ کون سی چیز قاطع دوستی ہے؟ سب سے زیادہ زور دار تپ کون ہے؟ اعلٰے حکیم کون ہے؟" اس پر مہاتما بدھ نے جواب دیا:۔ "اگیان دنیا کی بربادی کا باعث ہوتا ہے۔ حسد اور خود غرضی قاطع دوستی ہے۔ نفرت سب سے زیادہ زور دار تپ

کی حقیقت جاننے کے لئے وچار کرتا رہتا ہے۔ اس لئے یہ یا گیان سے ہی انسان کی بزرگی ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ

"بزرگی بعقل است نہ بسال۔ توانگری بدل است نہ بمال"

علم۔ گیان یا سمجھ بوجھ ہی انسان کا اصلی بھوشن ہے:-

ودیا بھوشن بھوشن ہی دوش بھوشن اور
اے بھوشن نشچل سبے چھین نہ راجن چور

علم ہی اصلی سکھ و آنند کا باعث ہے۔ بے علم اندھا و دکھی ہے۔ مثل جل کے کنوئیں یا امرت کے سرودر کے پاس رہتا ہوا بھی پیاسا مر رہا ہے۔ اصلی سکھدائک چیزوں کے پاس ہوتے ہوئے بھی ہم بے علمی سے دکھ اٹھاتے ہیں۔ مثلاً کوہستان کے جاہل گڈریئے جڑی بوٹیوں کے خواص سے ناواقف ہونے کے باعث ان کو ہاتھ سے چھونے تک کی کوشش نہیں کرتے۔ اگرچہ رات دن وہ مقوی بوٹیاں ان کے قدموں کے نیچے پامال ہوا کرتی ہیں۔ لیکن اطبا کے حاذق ان بوٹیوں کے خواص سے کما حقہ آگاہ ہو کر ان کے حاصل کرنے کو سفر دور و دراز طے کر کے بھی وہاں پہنچتے ہیں۔ بھاپ (بخارات) کے خواص کا جس کو علم ہوا۔ اس نے اس سے جر ثقیل کا کام لیا۔ بجلی کی تعریف جس کو معلوم ہوئی وہی اس سے تاصدانہ کام لینے لگا۔

اگر کوئی شخص جنگل میں کوئی تالاب پانی کا بھرا دیکھے۔ تو کیا اس کے اندر داخل ہونے کی جرأت کر سکتا ہے؟ جب پانی کی گہرائی کسی کو تحقیق نہ ہو۔ اس کے اندر کون جانا چاہتا ہے۔ لیکن اس پانی کے عمق وغیرہ کی پوری پوری تعریف ظاہر ہونے پر انسان اس میں جانے کا قصد کر سکتا

ایک دُنیادار نے فقیر سے کہا "مجھے کچھ اُپدیش کریں" تو فقیر نے جواب دیا "آنکھ اور کان کھُلے رکھو۔ قدم قدم پر اُپدیش ملیگا" یہ کہکر دنیا دار اور فقیر گھر سے نکلے۔ دنیادار گلی میں سے گذر رہا تھا۔ رات ہو چکی تھی۔ ایک اصطبل میں آگ لگی۔ بعض گھوڑے جو ہوشیار اور نیک مزاج تھے بھاگ گئے۔ کیونکہ ان کو حلیم اور سیدھا دیکھکر مالکوں نے اگاڑی پچھاڑی نہیں لگائی تھی۔ دو چار گھوڑے جو بندھے نہیں تھے اور بالکل آزاد تھے۔ اصطبل کو جلتا دیکھکر اس سے باہر نہیں نکلے۔ اور آخر دم تک کھڑے رہے۔ اور جلکر خاک ہو گئے۔ دو تین گھوڑے جو سرکشی کے باعث بندھے تھے۔ انہوں نے زور و طاقت سے کام لیکر رسّوں کو توڑ لیا۔ اور گو وہ جھلس تو گئے۔ لیکن آخر بھاگ کر جان بچالی مگر اس اصطبل میں ایسے بھی کئی گھوڑے تھے جو ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہے۔ بھاگنا ضرور چاہتے تھے۔ مگر اوّل تو رسیاں مضبوط تھیں۔ دوسرے آپس میں ایک کو دوسرے سے بغض و عناد تھا۔ ان میں سے کوئی بھی نہ بھاگ سکا۔ لڑلڑ کے اپنی مٹی پلید کی شور و غل سے آسمان و زمین سر پر اُٹھالیا مگر لاحاصل۔ آخر کو وہ جل کر خاک سیاہ ہو گئے +

سادھو نے دنیادار سے کہا۔ دیکھو یہ اصطبل دنیا سے مشابہ ہے۔ اس میں کئی قسم کے گھوڑے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں۔ جو عقلمند ہیں اور نیک ہیں۔ اور ان کو کسی قسم کا بندھن نہیں۔ دوسرے فقیر دہاتما ہیں۔ جو سُکھ دُکھ کی پرواہ نہیں کرتے۔ نہ آرام سے خوش نہ تکلیف سے ناخوش۔ یاد الٰہی میں اپنی زندگی بے پروائی سے کاٹ دیتے ہیں۔ تیسرے وہ ہیں۔ جو نیکی اور بدی کے پھندے سے بندھے ہیں۔ ان پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ اور

(ذنجار) ہے - اور بدھ دہ لئے اُحکیم ہے" +

سچ سچ ودیا یا گیان ہی اصلی آنکھ ہے - جس سے سچ و جھوٹ کی تمیز کی جاتی ہے - اور آیندہ کی بہتری کا راستہ کھلتا ہے - جس طرح اندھا انسان تمام دنیوی نظاروں کے دیکھنے اور دل بہلانے سے محروم ہو جاتا ہے - اسی طرح سے اگیانی کم عقل انسان اندھا ہوا دین و دنیا کے سکھوں سے محروم ہو جاتا ہے - اس دنیا میں سب کچھ موجود ہے - لیکن ہم اندھے ہوئے ہیں - قدرت کے رازوں یا اشاروں کو نہیں سمجھ سکتے - اسی واسطے ہم دُکھی بن کر سنسار میں اشدھی و بے قاعدگی پھیلا رہے ہیں اگر ہمارے اندرونی گیان نیتر کھل جاویں - ہم جیوت جاگرت ہو جاویں - تو پھر آنند ہی آنند ہے - مثال کے طور پر ہم ریلوے سٹیشن پر جاتے ہیں اور ہم وچار سیل ریلوے آفیسروں کی دانائی کو دیکھتے ہیں - کہ اشارہ کے طور پر سب کچھ جگہ لکھا ہے - سٹیشن کے باہر تختے لگے ہیں - جس سے ہم کو پتہ لگتا ہے - کہ کون سی گاڑی کس وقت کہاں سے آتی ہے - اور کہاں جاتی ہے - اور کس پلیٹ فارم پر ٹھیرتی ہے - اور ہر ایک گاڑی پر بھی لکھا ہوتا ہے - کہ فلانی بمبے میل یا کلکتہ میل ہے - غرضیکہ آنکھیں رکھنے والے سمجھ دار انسان کے واسطے سب کچھ انتظام کیا ہوا ہے - مگر جو بے علم اندھا ہے - وہ دوسروں سے ہر ایک بات پوچھتا ہے - اور خراب و خوار ہوتا ہے - اسی طرح پرماتما کی سرشٹی میں اس منتظم حقیقی نے سب با قاعدہ انتظام کر رکھا ہے - لیکن ہم اس انتظام کو سمجھنے کی عقل نہیں رکھتے - ہماری دھیان شکتی ماری گئی ہے - اسی واسطے ہم خراب و خوار ہو رہے ہیں - آیئے آپ کو اس بارہ میں ایک دلچسپ قصہ بھی سُناتے جاویں +

تھا وہ سرگرمِ تفحص جا بجا — کرتا تھا ہر آدمی سے التجا

اس شجر کا مجھ کو بتلا دو نشاں — ہے ثمر جس کا حیاتِ جاوداں

لوگ ہنس دیتے تھے سُن کر گفتگو — کچھ نہ کام آتی تھی اُس کی جُستجو

چھان مارا اگرچہ کُل ہندوستاں — دیکھ ڈالے باغ و راغ و بوستاں

روز و شب کرتا رہا سیرِ بلاد — پر نہ دیکھی کچھ کہیں شکلِ مُراد

آخرش طے کر چکا سب کو و دشت — کی بہ مایوسی وطن کو بازگشت

جب چلا واپس براہِ مستقیم — مل گیا رستہ میں اک پیرِ علیم

حسبِ استفسار پیرِ راز داں — کی مفصّل وجہِ غربت کی بیاں

سُن کے سب احوال اور قطعِ اُمید — اس طرح گویا ہوا پیرِ رشید

وہ شجر ہاں علم ہے اے نامور — زندگانی بخش ہے جس کا ثمر

اے رسولِ بادشاہِ خوش لقا

علم سے ملتی ہے انساں کو بقا

انتخاب لاجواب

حکیم افلاطون

حکمائے متقدمین میں یہ بڑا مشہور حکیم گذرا ہے۔ اس کا باپ شہر ایتھنز کا رہنے والا تھا۔ افلاطون کا تولد حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے چار سو تیس برس پہلے کسی جزیرے میں ہوا۔ کہتے ہیں افلاطون ایتھنز کے اخیر بادشاہ کوڈرس کی اولاد سے تھا۔ شروع میں اس نے امیرزادوں کے طور پر پرورش پائی تھی

اس لئے ان کو کسی قسم کے بند میں رکھنا ضروری ہے۔ چوتھے نالائق بدمزاج اور بدباطن لوگ ہیں۔ جو خوشی یا ناخوشی ہر حالت میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ یہ موت کے تھمے ہوتے ہیں۔ اور جس قوم میں ایسے لوگ ہیں۔ سمجھ لو۔ اصطبل کی طرح بھسم ہو کر خاک ہو جائے گی۔ اور اس کے موذی اور خودسر گھوڑے بھی جل جائیں گے۔

جب فقیر نے کہا۔ تو دنیا دار کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے کہا۔ سچ مچ ہر ایک بات میں ایک قیمتی سبق پوشیدہ ہے۔ اے کاش۔ میری آنکھیں پہلے کھلتیں۔ خیر اب بھی کچھ نہیں گیا۔ میں اب آنکھیں کھلی رکھوں گا۔ اور ہر ایک واقعہ سے اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے اپدیش حاصل کروں گا۔

علم زندگی ہے

دی کسی نے شاہ کسریٰ کو خبر
ہند میں ہے طرفہ بار آور شجر

ہے ثمر میں اسکے تاثیر حیات
جس نے کھایا مرگ سے پائی نجات

موت آتی ہے ولے مرتا نہیں
انقلاب دہر سے ڈرتا نہیں

وہ ثمر ہے مستمر عمر ابد
کی بیاں تعریف یوں با شد و مد

سنکے طبع شاہ کی شیدا ہوئی
اس ثمر کی آرزو پیدا ہوئی

اور کیا اک معتمد اپنا روانہ
بہر سیر کشور ہندوستان

کی سیاحت اس نے تا اقصائے ہند
سمت کشمیر و دکن بنگال و سند

بڑے بڑے فاضل ہوئے ہیں۔ لیکن ارسطو ان میں ایسا ہوا ہے کہ اپنے
اُستاد پر بھی شرف لے گیا۔ افسوس آدمی کیسا ہی نیک اور کتنا ہی اچھا کیوں
نہ ہو حاسد بے بغض کئے نہیں رہتے۔ چنانچہ افلاطون سے بھی اکثر حکیم حسد
کرتے تھے۔ لیکن وہ کچھ خیال نہ کرتا تھا۔ اور اگر وہ لوگ اس سے کوئی بات
پوچھتے تھے۔ تو اُن کو معقول جواب دیتا تھا۔ بعض مورخوں کا قول ہے۔ کہ
افلاطون کی حکمت کا بڑا مسئلہ یہ تھا۔ کہ سارے عالم میں دو چیزیں ایسی ہیں
کہ ایک دوسرے پر موقوف نہیں۔ اور عالم انہوں سے بنا ہے۔ ایک اُن میں سے
وہ ہے جس سے ہر شے بنی ہے۔ اُس کا نام مادہ ہے۔ دوسری وہ جس نے
ہر شے بنائی ہے۔ اور وہ خدا ہے۔ وہ کہتا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے آدم کو اس
مادہ سے بنایا ہے۔ جو پہلے ہی بے قاعدہ اور بے ترتیب موجود تھا۔ مادے
کی اس نے یہ تعریف کی ہے۔ کہ یہ وہ شے ہے جس میں کوئی صفت یا شکل
بالکل موجود نہیں۔ لیکن کسی شکل یا صفت کے قبول کرنے کی قابلیت اس میں
پائی جاتی ہے۔ گویا اس حکیم کی رائے کے موافق عالم ایک عمارت عظیم الشان
ہے۔ اور مادہ اُس عمارت کا مصالحہ ہے اور خدا معمار۔ افلاطون خدا تعالےٰ
کی ذات کی یوں تعریف کرتا ہے۔ کہ وہ عقل عظیم غیر مادی ہے۔ نہ اس کا آغاز
ہے نہ انجام۔ تغیر و تبدل کو اس میں راہ نہیں۔ اس کا تصور صرف عقل ہی
کر سکتی ہے ✦

اس حکیم کے ایسے بہت اقوال ہیں۔ اور وہ اس درجہ شہرت رکھتا
ہے کہ جس طرح ہندوستان کے گلی کوچوں میں بچہ بچہ اس کا نام جانتا ہے۔
اسی طرح لندن اور پیرس وغیرہ میں بھی ہر ادنےٰ و اعلیٰ اس سے واقف ہے
اس حکیم نے حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے ۳۴۵ برس پہلے اس جہان فانی

ورزش کا بھی اسے شوق تھا۔ اول اس نے شاعری اور مصوری کی طرف توجہ
کی۔ اور ان فنون کو چند روز میں سیکھا۔ اور جب اس کی عمر بیس برس کی ہوئی
تو سب استادوں کو چھوڑ کر صرف سقراط سے علم حکمت کی تحصیل کرنے لگا۔
اس کی نصیحتوں کو غور سے سنتا۔ اور ان پر عمل کرتا۔ سقراط کو افلاطون سے
بڑی محبت تھی۔ اور یہ بھی ہر وقت اس کے ساتھ رہتا تھا۔ جس وقت سقراط
کے دشمنوں نے اس پر زبردستی الزام لگا کر اس کے مارنے کی تجویز کی تھی۔
اس وقت افلاطون نے حاکمان عدالت کے سامنے جو سقراط کے اظہار لے
رہے تھے کچھ گفتگو کرنی چاہی۔ لیکن حکام نے اسے بولنے نہ دیا۔ افلاطون
علم فلسفہ کے سیکھنے کے لئے دور دور پھرا۔ اور مختلف ملکوں میں جا کر وہاں
کے حکما سے طرح طرح کے علم سیکھے۔ چنانچہ مصر اور اطالیہ وغیرہ ملکوں میں جا کر
فیثاغورث کے شاگردوں سے ملا۔ اور ان سے اس پرانے حکیم کے مسئلے معلوم
کئے۔ اور خاص ملک مصر میں علم ہندسہ اور علم ہیئت میں بہت کچھ حاصل کیا
پھر ملک فارس میں آگیا۔ اور وہاں آفتاب پرستوں اور آتش پرستوں کے
مذہب کی تحقیقات کی۔ یہ بھی اس کا ارادہ تھا کہ ہندوستان میں آکر برہمنوں
کے دین کا حال معلوم کرے۔ مگر چونکہ ان دنوں میں لڑائی بھڑائی بہت پھیل
رہی تھی۔ اس لئے اس ارادے کو پورا نہ کر سکا۔ آخر کو وطن کی طرف پھرا۔
اور شہر ایتھنز میں ایک مدرسہ بنایا۔ اور وہاں اپنے مسائل اور علم فلسفہ کا
سکھانا شروع کیا۔ اس حکیم کو علم ہندسہ کا یہاں تک شوق تھا کہ اپنے مدرسہ
میں اکثر امیروں اور بڑے بڑے آدمیوں کے لڑکے تعلیم پاتے تھے۔ اور اور
ملکوں میں اس قدر اس کا شہرہ ہو گیا تھا کہ دور دور سے لوگ اس کا نام سن کر
تحصیل علوم کے لئے چلے آتے تھے۔ اس حکیم کے بہت سے شاگرد

ذیل کے فقرات کا جرمنی زبان میں ترجمہ ایک کاغذ پر چھپا ہوا ہر وقت قیصر جرمنی کی میز پر پڑا رہتا ہے - اور وہ تمام کام کرتے وقت اُن پر عمل پیرا رہتے ہیں :-

(۱) تکلیف کے وقت مضبوط بنے رہو +

(۲) وہ چیز جو حاصل نہیں ہو سکتی اُس کی خواہش کرنا فضول ہے +

(۳) دن جیسا کہ گذر رہا ہے اُس پر قانع رہو - ہر بات کے روشن پہلو دیکھو +

(۴) قدرت اور خلقت دیکھ کر خوش ہو اور وہ جس حالت میں ہوں اُسی میں انہیں پسند کرو +

(۵) - اگر تمہارے ہزار گھنٹے تلخی سے گذریں تو اُن کی تلافی اُس ایک گھنٹے کے ذریعہ سمجھ لو - جو آرام سے گذرا +

(۶) - اپنے دل اور ذہن سے وہی بات نکالو - جو بہترین ہو - خواہ اُس کے بدلے میں کوئی تمہارا شکریہ نہ بھی ادا کرے - جو شخص اُسے سیکھ کر اُس پر عمل کر سکتا ہے - وہ حقیقت میں آزاد - خوش اور قابل فخر ہے - اُس کی زندگی ہمیشہ خوش نما رہے گی - جو شخص اعتبار نہیں کرتا - وہ دوسروں کو بے عزت کرتا اور اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے +

(۷) - ہمارا فرض ہے - کہ ہر شخص کو اُس وقت تک نیک جانیں جبتک کہ ہمارے پاس اُس کے خلاف ثبوت نہ ہو - دنیا اتنی بڑی اور ہمارا تجربہ اس قدر محدود ہے - کہ ہر ایک بات ہمارے ہی نقطۂ خیال کے مطابق نہیں ہو سکتی +

(۸) اگر کوئی شے ہمیں نقصان پہنچاتی یا تکلیف دیتی ہے تو کون کہہ سکتا ہے - کہ وہ خلقت کے فائدے کے لئے نہیں ہے +

سے رحلت کی۔ چونکہ اس کو ورزش کا بہت شوق تھا اس لئے بڑھاپے تک اس کے اعضا بہت قوی رہے ❖

قدیم حکیموں کی جدتیں

کہتے ہیں شہنائی کا بوعلی سینا ارغوان کا افلاطون گاؤ بوق کا ارسطاطالیس بربط کا حکیم فیثاغورث موجد ہوئے۔ بوعلی سینا مرض کے پیدا ہونے سے ۶ ماہ پہلے تشخیص کرتا تھا۔ حکیم جالینوس نے اپنے مطب میں زنجیر آہنی لگا رکھی تھی جس کو مریض ہلا دیتے تھے۔ اور اس کی آواز اور حرکت سے حکیم صاحب مرض کو تشخیص کرتے تھے۔ حکمار یونان نے اپنا زمین و آسمان علیحدہ بنا لیا تھا۔ ترکستان کے حکیم مقنع نے جس کا اصلی نام ابن عطا ہے۔ ایک چاند بنایا تھا جس کو نخشب کہتے ہیں۔ وہ ایک کنوئیں سے نکلتا تھا۔ قریب قریب چار فرسنگ تک اس کی روشنی جاتی تھی۔ اور پھر اسی چاہ میں چھپ جاتا تھا۔ حکما ہند اکثر مریضوں کا راگ سے علاج کرتے تھے ❖

قیصر جرمنی کے قائم کردہ قواعد زندگی

کچھ عرصہ ہوا۔ انتخاب لاجواب میں قیصر جرمنی کے قائم کردہ قواعد زندگی چھپے تھے جو حسب ذیل ہیں:-

مثل ایک خزانہ کے پائی جاتی ہیں۔ اشیاء دنیوی تمام و کمال رُوح کی طبعی خواہشات کے پُورا کرنے والی اور سب طرح پر مدد و معاون ہی نظر آتی ہیں۔ بلکہ جس قدر علوم رائج الوقت ہیں۔ وہ بھی سراسر انسانی خواہشات کے پورا کرنے کے اسباب ہیں +

پرماتما نے انسان کو سب طاقتیں عطا کی ہیں۔ وہ جیسا چاہے ویسا بن سکتا ہے۔ نیکی کی شاہراہ پر چلکر وہ منش سے دیوتا بن سکتا ہے۔ اور بدی کے راستہ پر چل کر وہ انسان سے حیوان بن جاتا ہے۔ انسان سوتنتر و آزاد ہے۔ اپنی مرضی و خواہشات سے سب کچھ پراپت کر سکتا ہے۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی سوتنترتا یا آزادی کو قائم رکھے۔ یعنی اپنے نیتا یا نیتا پد کو قائم رکھے اس اُوچیہ پدوی سے گر کر پرادھین نہ بن جاوے۔ اس اودیش کو پُورا کرنے کے لئے انسان کا اصلی دھرم یہ ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو سمجھے۔ اپنے اصلی فرائض کو بجا لاوے۔ اور سچی خوشی حاصل کرے +

منن شیل کو منش کہتے ہیں۔ جس کے اندر بدھی اور من ہے اسی کو منش کہتے ہیں۔ پشو اور انسان میں یہ فرق ہے۔ کہ پشو تو سچ و جھوٹ کی تمیز نہیں رکھتے۔ اور نہ ہی ان کے اندر مضبوط قوت ارادی ہوتی ہے۔ جس سے وہ سچائی کو حاصل کر سکیں۔ برخلاف اس کے اصلی اور اوتم انسان وہ ہے جس کے اندر شُدھ بدھی یعنی اچھے و بُرے کی تمیز ہو۔ دوم مضبوط ارادے والا من یعنی مضبوط قوت ارادی ہو جس کے طفیل وہ سچ کو اپنے قابو میں کر سکتا ہے۔ اسی بُدھی اور من کو گیان دھیان یا آتما دبل بھی کہتے ہیں۔ یہی اوتم انسان کے دو اَشلے گُن ہیں۔ جن کے سبب سے وہ اوتم انسان بنا رہتا ہے اگر یہ دو اشلے گُن انسان کے اندر نہ رہیں تو وہ انسانیت سے گر جاتا ہے +

(۹)۔ اس دنیا کی ہر شے میں خواہ وہ مردہ ہو یا زندہ اس زبردست اور جہدان قادر مطلق کی مرضی ضرور موجود ہوتی ہے۔ گو ہم ادنے طبقہ کے انسان اس قدر فہم و فراست نہیں رکھتے کہ اسے سمجھ سکیں ÷

(۱۰)۔ اس دنیا میں جو شے جس طریقے پر موجود ہے۔ اسے اسی طریقے پر رہنا ضروری ہے۔ اور خواہ وہ کسی بھی حالت میں ہو۔ مخلوق کے دل کو اس کا بھلا لگنا ہمیشہ لازم و ملزوم ہے ÷

اونم انسان کے دو اعلےٰ گن

آدمی زادہ طرفہ معجونیست - کز فرشتہ سرشتہ وز حیواں
گر کند میل ایں شود بہ ازیں - ور کند میل آں شود بد ازاں

دنیا کے عجیب عجائب خانہ میں انسان ہی صرف ایک عجیب و غریب اور قابل غور ہستی معلوم ہوتی ہے۔ جسم انسانی میں تمام کائنات کی مادی تصویر اور دنیا کے مادی منتخبات لیے بھرے ہوئے ہیں گویا درحقیقت دریا کوزے میں بند ہے حواس خمسہ اور دل وغیرہ لطیف ذرائع جو کثیف ذریعوں سے محسوس نہیں ہوتے لیے اعلےٰ درجہ کے صنائع ہیں۔ کہ جن کو تجربہ کرتے ہوئے یوگی لوگ بھی دریائے حیرت میں غرق ہو جاتے ہیں۔ دل وغیرہ کے علاوہ روح انسانی ایک ایسی نرالے ڈھنگ کی قائم بالذات اور محدود علم والی ہستی ہے۔ کہ جس کی امداد کے لئے دل اور حواس وغیرہ شل ذرائع امدادی ہو کر نہیں رہتے۔ بلکہ تمامی مخلوقات اور اشیاء رنگا رنگ یک قلم اس انوکھی روح کی خواہشات فطری کے پورا کرنے کے لئے

شدھ بدھی یعنی ستیہ و جھوٹ کی تمیز وید ودیا (ایشوری گیان) سے
حاصل ہو سکتی ہے۔ اور من کی ایکاگرتا یا مضبوط قوت ارادی یوگ ابھیاس
سے حاصل ہوتی ہے۔ اس واسطے انسان کا یہ نتیہ دھرم ہونا چاہیئے۔
کہ وہ ویدوں کے نتیہ سوادھیائے سے اپنی بدھی کی اور یوگ ابھیاس سے
اپنے من کی رکھشا کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا سمجھ لو کہ وہ انسانیت سے
دن بدن گر رہا ہے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے سمجھ لو۔ کہ وہ دن بدن دیوتا پدوی
پانے کی کوشش کر رہا ہے۔ پنڈت گورودت جی جو آریہ سماج کے مشہور
ومعروف رتن تھے۔ اپنی سوانح عمری میں لکھتے ہیں۔ کہ "مجھے یوگ ودیا
سیکھنے کی کوشش کرنا اور زندگی میں واعظ بننا چاہیئے۔ میں آج سے عہد
کرتا ہوں۔ کہ آدھ گھنٹہ یوگ ابھیاس کیا کروں گا۔ یوگ مجھے ضرور کرنا چاہیئے
میرے دل کے فکر دور نہیں ہوتے۔ موسم گرما کا آغاز ہو گیا ہے مجھے فوراً
ہی یوگ ابھیاس شروع کرنا چاہیئے۔ دو برس سے میں نے مشق چھوڑ دی
یہ کیسی غور کرنے بات ہے۔ افسوس۔ افسوس۔ افسوس!!! مجھے یوگ
ابھیاس شروع ضرور کرنا چاہیئے۔ ورنہ زبانی جمع خرچ سے کوئی فائدہ نہیں
میں نے یوگ ابھیاس مریادا (باقاعدہ طور پر) کیا"

"مجھے کل علی الصباح اٹھ کر ممکن ہو تو یوگ ابھیاس اور گایتری منتر
کا جپ کرنا چاہیئے"!

دیکھئے۔ ذرا غور فرمائیے۔ مہان پرش گایتری منتر کے جاپ اور یوگ
ابھیاس سے اوتم پرش بنے رہنے کے کس طرح سے ستیہ ابھلاشی ہیں؟
ہم سب لوگوں کا بھی یہ نتیہ دھرم ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے آتما کی اُنتی کے لئے
ضرور وید پاٹھ کیا کریں۔ گایتری منتر کو شبد ارتھ سمبندھ کے ساتھ غور و چار

دو اعلیٰ گنوں کو حاصل کرنیکا پرم پرشارتھ کریں۔ اور ان دو کالموں کے مضامین کو بغور پڑھا کریں۔ اسی اعلیٰ کرتبیہ سے ہی دین و دنیا دونوں سُدھرینگے۔ اور لوک و پرلوک کی موکھش حاصل ہوگی۔ یہی منش جیون کی دھرم نیتی ہے +

منش بنانے کا مکمل قانون - ١١

(١٠) من کا مہتو

چند قابل غور سوالات۔ کیا کبھی آپ نے سوچا ہے۔ کہ آپ کے اندر بُری عادتیں کس طرح سے آگئیں۔ کیا کبھی آپ نے وچارا ہے۔ کہ آپ کیوں اپنی بُری عادتوں کو دُور نہیں کر سکتے؟ کیا کبھی آپ کی سمجھ شریف میں آیا ہے کہ کیوں آپ جان بُوجھ کر بُری عادتوں کے غلام بن کر پشوؤں کی طرح سلوک کیئے جا رہے ہیں؟ کیا کبھی ایکانت میں بیٹھ کر آپ نے سُوتنترتا کے سُکھوں اور پرادھینتا کے دُکھوں کو وچارا ہے؟ منش بن کر کیا کبھی آپ نے منش پشو و دیوتا کے دھرم کو وچارا ہے؟ کیا کبھی اپنی ترقی و تنزلی کا خیال آپ کے دل میں پیدا ہُوا ہے؟ کیا کبھی آپ نے یہ بھی سوچا ہے۔ کہ منش جیسا ہیرا جنم بُری خواہشات و بُری عادات کی غلامی میں بے فائدہ ضائع جا رہا ہے؟ کیا کبھی دیوتا بننے کی خواہش بھی آپ کے اندر پیدا ہوئی ہے؟ کیا کبھی آپ کے دل میں لوک و پرلوک کی بہتری کا خیال بھی آیا ہے؟ کیا کبھی آپ نے یہ بھی

کرلیوے +

ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ کہ اِن دو اعلٰے گنوں سے ہی اعلٰے یا اُتم انسان پیدا کیے جا سکتے ہیں۔ اِن دو اعلٰے گنوں کو بخوبی ذہن نشین کرانے کے لیے شدت سے سمجھنے مارتنڈ میں دو کالم کھولے ہوئے ہیں +

ایک شُدھی دیا قاعدگی کا مکمل قانون - اس میں یہ دکھلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ آتما کی اصلی شدھی سے ہی آتما میں بل آویگا۔ بغیر شدھی کے کسی چیز کے اندر بل نہیں آسکتا۔ اشدھی یا فارن میٹر سے ہی ہر ایک چیز کا بل گھٹ جاتا ہے۔ شدھی سے ہی ہر ایک چیز کے اندر بل دھارن کرنے کی شکتی پیدا ہو جاتی ہے۔ آتما کی شدھی ویدوں کی برہم ودیا پڑھنے اور برہم چریہ برت کا پالن کرنے نیز برہم ودیا کے پرچار سے ہو سکتی ہے یہی آتم سنشودھن کا قدرتی طریقہ ہے +

دوسرا منش بنانے کا مکمل قانون - اس میں منش کی عظمت جتلاتے ہوئے من کے متو کو سمجھاتے ہوئے یوگ ابھیاس سے من کو وش کرنے کا پریتن کیا جا رہا ہے +

شدھ بدھی کا حاصل ہو جانا اور من کا بس میں کر لینا یہی دو اصلی و سچی خواہشیں ہیں۔ جن کے سامنے دنیا بھر کی تمام خواہشیں ہیچ بن جاتی ہیں۔ اِن دو قدرتی خواہشوں کے سمجھنے اور حاصل کرنے سے ہی انسان اشرف المخلوقات بن سکتا ہے۔ اس کے سوائے برہم پد کی پراپتی کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ پیارے ناظرین سے التماس ہے۔ کہ اگر وہ سچ مچ سچے انسان بننا چاہتے ہیں۔ سچ مچ وہ اپنی سنتانوں کو اُتم پرش بنانا چاہتے ہیں۔ ان کے اندر سے شنکا پشاچ کو دور کرنے کے سچے خواہشمند ہیں۔ تو وہ ضرور اِن

آپ نے شیو سنکلپ من اُپنشد کو بھی پڑھا ہے؟ کیا کبھی آپ نے شیو سنکلپ من کی عظمت کو بھی سمجھا ہے؟ کیا آپ کے دل میں کبھی اپنے ستیہ گورو سے ملنے کی بھی خواہش ہوئی ہے؟ کیا کبھی آپ نے یہ بھی محسوس کیا ہے۔ کہ آتما ویل کے داتا ستیہ گورو شیو کا یوگ امرت اور اس کا ویوگ (جدائیگی) موت ہے؟

من جیتے جگ جیت ۔ مذکورہ بالا سوالات کا ایک ہی جواب ہے۔ کہ من جیتے جگ جیت ۔ یعنی ایک من کے جیت لینے یا بس میں کر لینے سے انسان تمام جگت کو اپنے بس میں کر لیتا ہے۔ اس کی تمام خواہشات مٹ جاتی ہیں۔ اور وہ سنسار بھر کا سچا پراپکاری و ہتکاری بن کر سنسار بھر کو سورگ دھام بنا دیتا ہے۔ جس نے اپنے من کو بس میں نہیں کیا۔ اس کے دین دنیا دونوں بگڑ جاتے ہیں۔ وہ بے عزت و بے آبرو ہو کر کُتوں کی موت مرتا ہے۔ جس کا من قابو میں نہیں ہے۔ وہ سچ و جھوٹ کی تمیز رکھتا ہوا بھی بے وقوفی کے کام کرتا ہے۔ شرابی اچھی طرح سے جانتا ہے۔ کہ شراب کا مزہ خراب ہوتا ہے۔ شراب خانہ خراب نے اس کے خانہ کو برباد کر دیا ہے لیکن وہ عادت کا غلام بنا ہوا بار بار اس کو پیتا روتا اور اپنے دُکھ و درد کی بار بار شکایت کرتا ہے۔ لیکن کوئی پیش نہیں چلتی۔ اسی طرح سے ایک حُقہ پینے والا اچھی طرح سے جانتا ہے۔ کہ

حقہ سے حُرمت گئی نیم گیا سب چھوٹ
پگڑی بیچ لیا نیا لوگئی جیا کی پھوٹ

لیکن وہ جان بوجھ کر عادت کا غلام ہوا بار بار حقہ پیتا ہے۔ اور اپنے سینے کو سیاہ کر کے (پینے والوں) سے آپ ہی دم کشی کا مرض خریدتا ہے۔ اسی طرح

سوچا ہے۔ کہ مرنے کے بعد آیندہ آپ کی کیا حالت ہوگی ؟ کیا کبھی آپ کو یہ چتیا خود بخود چھری ہے ۔ کہ براہچریہ کے سنہری زمانہ کو بے فائدہ کھونے سے گرہست۔ بان پرست اور سنیاس دھرم بگڑ جاتے ہیں ۔ اور ساتھ ہی پرلوک میں بھی دُکھ ہوتا ہے ؟ کیا کبھی آپ نے یہ بھی سوچا ہے ۔ کہ دِن بدن آپ کی سمرتی یا قوت حافظہ گھٹ رہی ہے ۔ آپ کی قوت ارادی میں فرق آرہا ہے ۔ اور تنزلی کی طرف رُخ کیا ہوا ہے ؟ کیا کبھی آپ نے یہ بھی محسوس کیا ہے ۔ کہ براہچریہ ودیا اور برہم دان سے روحانی بل بڑھتا ہے ؟ کیا کبھی آپ نے مادی وروحانی بل کا مقابلہ کرکے روحانی بل کی وشیشٹا کو ذہن نشین کیا ہے ؟ کیا آپکے اندر قدرتی روحانی بل اور روحانی برہمانند کی خواہش نہیں ہے ؟ کیا آپ کو کبھی یہ بھی پتہ لگا ہے ۔ کہ مادی سنسکاروں یعنی شنکا لبھا ئیے سے آپ کا روحانی بل دن بدن گھٹ رہا ہے ؟ کیا کبھی آپ نے اپنی دیبہ درشٹی سے اس روحانی نظارہ کو بھی دیکھا ہے ۔ کہ روحانی بل رکھنے والا بالکل نڈر و بے خوف بن جاتا ہے ۔ وہ کسی کے آگے سر نہیں جھکاتا ۔ کسی سے لجا۔ شرم و خوف نہیں کھاتا ۔ بلکہ اپنے روحانی بل کی زبردست مقناطیسی کشش سے سب کو اپنی طرف کھینچ کر اپنا مطیع بنا کر اپنے میں یکجان کرکے اپنے الپ روحانی بل کو مہان روحانی بل بنا لیتا ہے ؟ کیا کبھی ایسے روحانی بل کے واسطے بھی آپ کا دل للچایا ہے ؟

دوسروں کے پرائے دھن ۔ استری ۔ زمین یا مال واسباب کو دیکھ کر ضرور آپکے مُنہ میں اکثر اوقات پانی بھر آتا ہوگا ۔ لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ روحانی بل رکھنے والے مہان پُرش کی بزرگی کو دیکھ کر مہان پُرش بننے کے شیو سنکلپ سے بھی کیا کبھی آپ کے مُنہ میں پانی بھر آیا ہے ؟ کیا کبھی

ہیں۔ تو آپ اپنے من کو بس کرنے کا یوگ ابھیاس کریں۔ یہی سچا اور شریہ مارگ ہے۔ یہی کامیابی کی شاہراہ ہے۔ جو آپ کو اس سچے راستہ سے گمراہ کرتا ہے۔ وہ آپ کا جانی دشمن ہے۔ ایسے پاپی کے نزدیک بیٹھنا بھی مہاں پاپ وگناہ وچھوت سمجھو +

چت کی برتیوں کے نرودھ کو لوگ کہتے ہیں۔ جب ہمارا انتشکرن چتشٹے (یعنی من چت بدھی اہنکار ہمارے قابو میں رہتا ہے۔ جب ہمارے چت کی برتیاں ہمارے بس میں رہتی ہیں)۔ تب ہم کو سچی شانتی نصیب ہوتی ہے۔ اور ہمارا روحانی بل بڑھ جاتا ہے۔ برخلاف اس کے جب کوئی پاپی شخص یا جب کوئی پاپ کرم ہمارے چت کی برتیوں کو بکھیر دیتا ہے تو پھر (Divide & Conquer) کی مثال صادق آجاتی ہے۔ یعنی جب کوئی پاپی شخص یا پاپ ہمارے من کی برتیوں کو تقسیم کر دیتا ہے۔ تب ہم اس سے مغلوب ہو جاتے ہیں وہ دشمن پھر ہم کو اپنے قابو میں کرکے خوب ہماری دُرگتی کرتا ہے۔ لوہے کے چنے چباتا ہے۔ ہمارے ناک میں نکیل ڈالکر خوب ناچ نچاتا ہے۔ جگت کو ہمارا تماشا دکھاتا ہے ہماری بے وقوفی سے پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔ جھوٹ سے ہمارے من کی برتیاں بکھرتی اور سچ سے جڑتی ہیں۔ چت کی برتیوں کا جڑنا ہی اصلی یوگ یا ایکتا کرتا ہے۔ چت کی برتیوں کے باہمی جڑ جانے سے ہمارے آتما میں بل پیدا ہوتا ہے۔ آتما میں بل پیدا ہونے سے ہی تمام دُکھ دُور ہوتے ہیں۔ آتمک یا روحانی بل کی کمی سے ہی ہم تمام دُکھ بھوگ رہے ہیں۔ غرضیکہ جو شخص اپنے من کو سچائی سے جیت لیتا ہے۔ اپنے چت کی برتیوں کو ایکاگر کر لیتا ہے۔ وہی سچا شہنشاہ اور

سے اپنی یا پرائی استری کا وشئی یا بھوگی اچھی طرح سے جانتا ہے - کہ ویریہ ایک امولیہ رتن ہے جس سے دل - جگر و دماغ روشن ہوتے ہیں - بدھی شدھ ہو کر تیز ہوتی ہے اور دھیان بنتی ہے - ویریہ ہین منش پھوٹی کوڑی کا نہیں رہتا ویریہ کی بربادی سے قوت حافظہ و قوت ارادی برباد ہو جاتے ہیں - نیز وشئی اچھی طرح سے جانتا ہے - کہ بھوگی روگی سوگی ہمیشہ دکھی رہتا ہے - بھوگ میں ہی روگ اور سوگ ہے - بھوگ نہیں بھگتے جاتے بلکہ ہم بھگتے جاتے ہیں - بھوگی اس سمجھ بوجھ کو رکھتا ہوا ان دکھوں کو محسوس کرتا ہوا بھی وہ بار بار عادت کا غلام بنا ہوا وشئے بھوگ میں مست رہ کر اپنے ہاتھوں سے اپنے لئے آپ ہی جنازہ تیار کرتا ہے - آپ کو سوچنا چاہئے - کہ یہ کیا بات ہے - کیوں ہم جان بوجھ کر اپنے آپ کو برباد کرتے ہیں - کیوں ہم اس طرح سے اپنے آپ کو آباد و شاد نہیں کر سکتے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ جبتک آپ یوگ ابھیاس نہ سیکھیں گے - اپنے من کو قابو کرنیکا طریقہ اختیار نہ کرینگے اپنے من کو اپنے بس میں نہ رکھیں گے - منش کے دھرم کو پالن نہ کرینگے - آپ کبھی بھی کامیاب نہ ہونگے - آپ ہزار بار کسی کے آگے ماتھا رگڑیں - ہزار بار اپنی بری حالت پر افسوس کریں - آپ ہزار بار پرمیشور سے پرارتھنا کریں - کہ کسی طرح سے آپ کی یہ بری عادتیں خود بخود چھوٹ جاویں خود بخود آپ کے دکھ دور ہو کر سب سکھ مل جاویں - یہ سب بیہودہ بیفائدہ اور مورکھتا کی باتیں ہیں - ان لغو باتوں سے کچھ نہیں بنے گا - اور تل بھر ترقی نہ ہوگی - ان جھوٹی پرارتھناؤں یا پشچاتاپ سے کبھی بھی محنت سپھل نہ ہوگی - درحقیقت آپ اپنی و دوسروں کی محنت کو سپھل کرنا - سنسار بھر کو سورگ دھام بنانا اور سنسار بھر کا نور نظر بننا اگر آپ چاہتے

جب ہو خوردوں پر ترے الطاف خاص | وہ کہ ہوں بہبود کا اُن کی سبب
الغرض جب تو ہو اوروں پر فدا | فتح یہ ہے فتح یہ ہے اے عزیز

(کلام مہر)

رُوحانی طاقت کے ذریعہ علاج

کچھ عرصہ ہوا۔ ایک اخبار میں ایک واقعہ یوں درج ہوا تھا۔ کہ میں ایک ڈاکٹر ہوں۔ جوانی میں مجھے چیچک کا مرض ہو جانے سے میرا خون خراب ہو گیا میں نے امریکہ اور یورپ کے مشہور ڈاکٹروں اور ماہرین خاص سے علاج کرایا۔ بہت عرصہ تک دوا کھاتا رہا۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ میری خاص تکلیف یہ تھی۔ کہ مجھے رات کو نیند نہیں آتی تھی۔ اور جب تک کہ میں خواب آور دوا استعمال نہیں کرتا تھا۔ تب تک نیند کوسوں دُور رہتی تھی۔ دسمبر ۱۸۷۵ء میں مقام ٹیکساس میں مقیم تھا۔ اور تکلیف کے ہاتھوں زندگی سے عاری۔ ایک دن میں نے خودکشی کا ارادہ کر لیا۔ اس وقت مجھے ایک ڈاکٹر نیوٹن صاحب کا خیال آ گیا۔ جو روحانی قوت کی تاثیر سے امراض کا علاج کرتے تھے۔ پس میں نے اپنی حالت کے متعلق انہیں ایک خط لکھا مگر سال بھر تک کوئی جواب نہ آیا۔ یکم جنوری ۱۸۷۶ء کو میں ایک مریض کا علاج کرنے ایک دیہاتی فرزند پر گیا۔ وہاں میں رات کو بھی ٹھہر رہا۔ شام کا کھانا کھانے کے بعد میں اس فکر میں تھا۔ کہ دیکھئے رات کس مصیبت سے بسر ہوتی ہے۔ یکایک مجھے ایک جھرجھری سی معلوم دی۔ جس کے بعد ہی مجھ پر نیند کا غلبہ شروع ہوا۔ اور میں رات بھر گہری نیند سوتا رہا۔ صبح کو اُٹھا تو طبیعت بحال

تمام جگت کا مالک ہے۔ سارا سنسار اُس کے قدموں کو چھوتا ہے۔ وہ سنسار ایسا پیارا و ہر دلعزیز بن کر پرم آنند بھوگتا ہے۔ یہ سمندر میں سے قطرہ برابر بن جاتا ہے +

اے میرے پیارے معزز بھائیو! اگر آپ سچ مچ سچے سکھ کے ابھلاشی ہیں تو آپ اپنے من کی عظمت کو سمجھو۔ اور اس کے قابو کرنے کے لئے یوگ ابھیاس کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرو۔ یہی سچی و اصلی تعلیم ہے۔ باقی جتنی تعلیم آپ کو ملتی ہے وہ آپ کو گمراہ کرنے والی ہے۔ وہ زہریلی تعلیم ہے۔ وہ آپ کے حق میں زہر قاتل ہے۔ میری اس سچائی کو بغور وچارو۔ اندھا دھند میرے کہنے پر مت عمل کرو۔ آپ کا دل اگر باور کرے تو مانو۔ ورنہ مت مانو۔ آپ اپنی مرضی کے آپ مالک ہیں +

سچی فتح

نام و شہرت اور عز و جاہ نیز — علم و عقل و دانش و فہم و تمیز
کیا ہوا جب سب میسر ہیں تجھے — یہ نہیں میری نظر میں کچھ بھی چیز
نفس سرکش کو اگر مارا نہیں — مرد میداں تو نہیں ہے بلکہ حیز
مرد میداں بن کے اپنا نفس مار — فتح یہ ہے فتح یہ ہے اے عزیز

جب بزرگوں کا ترے دل سے ادب — جاگزیں ہو دل میں تیرے روز و شب
جب محبوں سے محبت تجھ کو ہو — صدق دل سے اور بے رنج و تعب

فوائد۔ لقوہ۔ فالج۔ درد کمر۔ درد گردہ۔ اور استخوان کو مضبوط کرتا ہے اگر کسی سبب سے جسمانی طاقت کم ہو گئی ہے۔ تو ۴۰ یوم میں پوری ہو جاتی ہے۔ ضعف معدہ۔ اور قبض کا ناش ہوتا ہے۔ ویریہ کو پشٹ کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ جنہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا ناش کر لیا ہے۔ اُنکے واسطے بھی مُفید ہے۔ آج کل اس کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ جو صاحب اپنے مرض کا حال تحریر کریں گے۔ ان کو مجرب نسخہ ارسال ہوگا۔ جواب کیواسطے ۱/ کا ٹکٹ ارسال کریں +

ڈاکٹر بلدیو سہاے بھٹناگر۔ ویدراج پروپرائٹر گوپال آیورویدا وشدھالہ دھام پور ضلع بجنور +

جاپانی ماں کی بارہ نصیحتیں

جاپانی ماں اپنی لڑکیوں کو شادی کے روز کی صبح کو یہ بارہ نصیحتیں کرتی ہے:۔

(۱)۔ شادی ہوتے ہی لڑکی کا رشتہ (ناتا) ختم ہو جاتا ہے۔ اور بہو کا ناتا پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے والدین کے حکم کے مطابق خوشدامن اور خسر کے حکم کی تعمیل کرو۔ (۲)۔ شادی ہونے پر تیرا خاوند تیرا مالک ہے۔ تو اُس کے حکم کی تعمیل کریو۔ (۳)۔ خوش دامن سے محبت سے پیش آ؛ (۴)۔ خسر کے لوگوں کا رشک مت کر؛ (۵) خاوند کی غلطی پر ناراض مت ہو۔ اُس کو غصہ آنے پر خاموش بیٹھ جا۔ اور اُس کا غصہ اُترنے پر آہستہ سے بولنا شروع کر۔ (۶) بہت بولے مت ۔

اور ساری شکایت دُور ہوگئی تھی۔ پھر پری رات کو ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر معلوم دی تھی۔ چند دن بعد ڈاکٹر نیدش کا خط آیا۔ جس میں ۸ بجکر ۱۰ منٹ کا وقت درج تھا اور لکھا تھا۔ کہ میں صرف روحانی بجلی (قوت) کی ایک لہر تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ اس ہی سے تمہیں صحت ہو جائے گی +

اس واقعہ سے عیاں ہوگیا۔ کہ روحی لہر یا قوت کی تاثیر سے ایک شخص کسی مریض کا جو سینکڑوں میل کے فاصلہ پر ہو علاج کر سکتا ہے +

موسمی پاک

کالی مرچ۔ سفید مرچ۔ دارچینی۔ چوب چینی۔ سنبل چینی۔ جائفل۔ رومی مصطگی۔ اگر۔ زعفران اصلی۔ لونگ۔ تگر۔ سعد ہندی۔ آملہ مقشر۔ بال چھڑ۔ دانہ الائچی خورد۔ سونف۔ اجوائن۔ صندل سفید۔ بہیل۔ گاؤزبان۔ ثعلب مصری تودریاں تینوں۔ موصلی سفید۔ طباشیر۔ کشتہ قلعی۔ کشتہ مونگا۔ کشتہ سلاجیت کشتہ فولاد۔ ہر ایک ایک تولہ۔ کچلہ مدبر۔ ان سب ادویہ کے برابر شہد تین گنا۔ ورق نقرہ ۶ ماشہ۔ ورق طلا ۳ ماشہ +

اوّل جو چیزیں کوٹنے والی ہیں کپڑ چھن کر لیں۔ بعدہٗ شہد کی چاشنی بناویں۔ اور نیچے اُتار کر معمولی ٹھنڈا کر کے سب ادویہ معہ ورق شامل کر کے رکھیں +

خوراک ۱ ماشہ سے ۳ ماشہ تک ہمراہ گھی ۳ تولہ میں ملا کر کھالیں۔ اوپر تازہ دودھ یا نیم گرم پی لیں +

فتح اُس کی ہے جو کام سے جی نہیں چُراتا +
فتح اُس کی ہے جو مصیبت میں کبھی ہمت نہیں ہارتا +
فتح اُس کی ہے جو درد و غم کی حقیقت کو جانتا ہے +
فتح اُس کی ہے جو ناکاموں سے سبق سیکھتا ہے +
فتح اُس کی ہے جو کسی کی ناکامی سے کوئی نتیجہ اپنے لئے نکالتا ہے +
فتح اُس کی ہے جو ثابت قدم رہتا ہے +
فتح اُس کی ہے جو اونچے نیچے راستوں پر چلتا اور مشکلات پر غالب آتا ہے +

تندرستی

جسمانی ڈاکٹر و دائم المرض کی دلچسپ بات چیت

(گذشتہ سے پیوستہ)

ڈاکٹر۔ ہم نے پہلے بتلایا ہے۔ کہ قبض ہی ام الامراض ہے۔ قبض سے ہی تمام خرابیاں جسم کے اندر آتی ہیں۔ قبض سے ہی جسم دُبلا۔ پتلا۔ کمزور اور ناکارہ بن جاتا ہے۔ دانا آدمیوں کا کام ہے۔ کہ وہ ہمیشہ قبض کے دُور رکھنے کا از حد خیال رکھیں۔ قدرتی طریقوں سے تندرستی حاصل کرنے کا تدارک کریں۔ قبض کے نہ رہنے سے قدرتی بھوک پیاس محسوس ہوتی ہے۔ اور کھانے پینے میں اصلی مزہ آتا ہے۔ قبض کی موجودگی میں ہر قسم کا آزار و بیمار

جھوٹ مت بول! (۷) جلدی اُٹھ اور دیر سے سو۔ دن کو نیند مت لے۔ کوئی طرح کا نشہ مت کر۔ اور ۱۰ برس کی عمر نہ ہونے تک مجلس میں شامل مت ہو۔ (۸) سادھو لوگوں کے مکان پر مت جاؤ۔ (۹)۔ گھر کی خبرداری اچھی طرح سے رکھو (۱۰)۔ تیری جوانی میں شادی کی ہے۔ تو جوان مردوں میں شریک مت ہو (۱۱)۔ چمکیلا پوشاک مت پہن۔ ہمیشہ سادہ پوشاک کر۔ (۱۲) باپ کی دولت کا اور درجہ کا غرور مت کر +

ہونہار طالب علم کی کامیابی کا راز

(۱)۔ وہ ہر وقت لگا رہتا ہے۔ (۲)۔ اُس کے خیالات بہت بلند ہوتے ہیں۔ (۳)۔ پرہیز کا سیون کرتا ہے۔ (۴) خوب دل بھر کر سوتا ہے۔ (۵)۔ ہمیشہ وقت کا پابند ہوتا ہے۔ (۶)۔ ہر روز اپنا کام پورا زور لگا کر کرتا ہے۔ (۷)۔ اپنے اُستادوں کا وفادار ہوتا ہے۔ (۸)۔ سچائی اور مردانہ جرأت رکھتا ہے۔ (۹)۔ سب کام سنجیدگی اور معقولیت سے کرتا ہے۔ (۱۰)۔ بہت زیادہ ہڑبڑی اور گھبراہٹ میں نہیں ہوتا (۱۱) اپنے کام کی تجویز ٹھیک کرتا ہے اور تجویز ٹھیک پر کاربند ہوتا ہے۔ (۱۲)۔ اور پوری مقدار جسمانی ورزش کی کر لیتا ہے +

فتح کس کی ہے

فتح اُس کی ہے جو کام کرتا ہے +

سلسلہ سوال و جواب

یہ ایک مفید عام سلسلہ ہے جس سے خریداران مارتنڈ خاصکر بہت فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اگر وہ خود غرضی کو چھوڑکر ایک دوسرے کی بہتری کا خیال کریں اور اپنے اپنے مفید تجربات و معلومات کا فراخ دلی سے اظہار کرنے میں پوری پوری توجہ دیں ◆

اس سلسلہ کو شروع کئے ہوئے سال بھر ہو گیا ہے۔ لیکن خریداران مارتنڈ کی کم توجہ کے سبب سے اسکے اندر بہت قاعدگی رہی ہے۔ جس سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا۔ آیندہ سے ہم اس کو زیادہ مفید اور باقاعدہ بنانا چاہتے ہیں۔ اور خریداران مارتنڈ سے التماس کرتے ہیں۔ کہ وہ آیندہ ایک یا دو سوالوں سے زیادہ ایک وقت میں نہ بھیجا کریں۔ اور ساتھ ہی اپنے مفید معلومات و تجربات سے فراخ دل بن کر پبلک کو مستفید کیا کریں۔ اس دفعہ صرف پچھلے چند سوالات کے جوابات درج کئے جاتے ہیں۔ آیندہ سوال و جواب کا سلسلہ حتی المقدور باقاعدہ رہیگا ◆ (ایڈیٹر)

جوابات استفسارات رسالہ مارتنڈ نومبر ۱۹۱۴ء :-

نمبر ۴۴ بد افشانی (جلق) کا علاج - ۱- واقعی علاج - کشتہ قلعی اور کشتہ جست ہموزن ملا کر ایک ۱/۲ رتی صبح روز دو تولہ مکھن کے ہمراہ کھا دیں - یا الیکٹر دیگ انک چیز دکا رفانہ سورج پرکاش امرتسر کی تیار کردہ طاقت کی گولیاں ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو ہمراہ ایک پاؤ دودھ استعمال کریں طاقت جسمانی و دماغی بڑھنے کی یا سلاجیت خالص ۲ رتی صبح اور ۲ رتی شام کو ہمراہ پاؤ دودھ

یے تحفہ بن جاتا ہے۔ تندرستی کے خواہشمند وں کو نامراد قبض کے بُرے نتائج سے ضرور خبردار ہونا چاہیئے +

قبض کے دفع کرنے کا پہلا قدرتی اصول یہ ہے کہ فارن میٹر کا علم حاصل کیا جاوے۔ جن لوگوں کو فارن میٹر کے پیدا ہونے۔ بڑھنے اور دور ناش ہونے کا پورا پورا گیان دھیان حاصل ہو گیا ہے۔ وہ کبھی بھی قبض میں مُبتلا ہو کر بیمار نہیں رہ سکتے۔ بلکہ وہ ہمیشہ تندرست و توانا بنے رہتے ہیں۔ فارن میٹر ایک ایسا زہریلا مادہ ہے جس سے جسم بے ڈھنگا اور بدصورت بن جاتا ہے۔ جو تمام بیماریوں کا مُول کارن ہے۔ ہر فردبشر کے لئے اس کی واقفیت ضروری ہے دیکھو جن لوگوں کو ہمیشہ قبض رہتی ہے۔ جن کے اندر فارن میٹر بڑھ جاتا ہے۔ ان کی صورت شکل ایسی بھدی اور بدصورت بن جاتی ہے +

(باقی آئندہ)

نوٹ۔ خالص شدھ سلاجیت آفتابی۔ جس کا اشتہار صفحہ ۶۵ پر دیا ہوا ہے۔ دفتر ارشاد لاہور سے بھی مل سکتی ہے +

طریقوں سے اپنے آپ کو تندرست رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے
اور اس میں ایسے آسان اور اعلےٰ اصول تندرستی بتلائے گئے ہیں - جن پر
عمل کرنے سے انسان ہمیشہ تندرست رہ سکتا ہے - اور درازعمری کا لطف
اُٹھا سکتا ہے یہ کتاب تمام آیورویدگرنتھوں کا سار ہے - اس سے بہتر
کتاب ہم نے اُردو میں نہیں دیکھی - آیوروید فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ
گمٹی بازار لاہور - (جہاں سے یہ کتاب مل سکتی ہے) نے اس مفید عام
دلچسپ کتاب کو چھپوا کر اپنے ملک پر بہت بڑا احسان کیا ہے - پبلک کو ضرور
اس کی قدر کرنی چاہیئے - ہر ایک گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے -
لکھائی چھپائی اور کاغذ بھی بڑھیا ہے - قیمت رعایتی ۱۲ ہے جو بمقابلہ
اس کی خوبیوں کے بہت تھوڑی ہے ٭

(۲) - ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر - ہم نے شروع سے اخیر تک
اس کتاب کو دیکھا ہے - اس کے اندر وہ خوبیاں ہیں - جو دوسرے انگلش
ٹیچروں میں بہت کم ملتی ہیں - اس میں انگریزی سکھلانے کا ایسا باقاعدہ اور
سلسلہ وار ڈھنگ اختیار کیا ہوا ہے - جس سے اُردو دان چھوٹا سا بچہ بھی
بغیر مدد اُستاد کے بہت جلدی انگریزی سیکھ سکتا ہے - انگریزی سیکھنے کی
خواہش رکھنے والے اُردو خوان احباب ضرور اس کو خریدیں - عمدہ کاغذ
پر عمدہ چھپی ہوئی موٹی جلد کی ضخیم کتاب ہے - مسرز ٹنڈن برادرس
علی گڑھ شہر سے مل سکتی ہے ٭

(۳) وِیاس - یہ اُردو اخبار جالندھر شہر سے زیر اڈیٹری پنڈت
وِدیا رتن پاراشر ہفتہ وار نکلتا ہے - اس کے اندر علمی - تواریخی و اخلاقی
مضامین اور دلچسپ خبریں ہوتی ہیں - یہ براہمن جاتی کی اُنتی کے لئے نکالا

ب - خارجی علاج - روغن طلا جس کی مالش سے رگیں درست ہو جاویں
ہرقت روعی معدنی کا تیل ایک تولہ - مالکنگنی کا تیل ایک تولہ - پتھر کا تیل ایک تولہ - ہرسہ
کو گرم کر کے ملاویں - جب سرخ اور پتلا ہو جاوے تو اتار کر چھان کر بوتل میں رکھیں
اعضاء خاص پر بقدر ضرورت ہر روز اس کی مالش کر کے اوپر ارنڈ کا پان کا پتہ
یا فالین کا کپڑا باندھیں - چند روز میں سخت اور از سر نو زندہ ہو جاویگا - اگر یہ نہ تیار
کر سکو - تو برقی ستیڈیک مع الیکٹرو میگنا ٹک بیتر استعمال کریں - ایک ہفتہ کے
اندر ہی درست ہو جاؤ گے +

نمبر ۴۶ بواسیر بادی کا علاج - موم روغن کو مقعد پر لگایا کریں - اور
کھانے کے واسطے ۳ تولہ مکھن - کے اندر گندھک آنولہ سار نہایت باریک پیس کر
بقدر ۴ رتی صبح کو کھلایا کریں - بالکل فائدہ ہو جاویگا +

نمبر ۴۷ - بل کی تاثیر سرد خشک ہے - مگر وہ بل اس وقت کھاویں - جب
نہایت تیز بھوک ہووے - مصری کے ہمراہ کھاویں تو جریان کو دور کرتا ہے بچش
کو ہٹاتا ہے - مگر جب سخت مروڑ ہوں تو اس کے اندر ہموزن کتیرہ گوند ملا کر کھانا
چاہیئے +

حکیم فتح چند "عمدۃ الحکما" مالک سورج پرکاش میڈیکل ہال امرتسر

ریویو

(۱) سوسنخہ جیون یا تندرست زندگی - اس کتاب میں بتلایا
گیا ہے - کہ انسان کو قدرتی زندگی بسر کرنی چاہیئے - جہاں تک ہو سکے قدرتی

گیا ہے۔ اور شنکر براہمن نیاتی کے لئے بہت ہی مفید ہے قیمت سالانہ
عوام سے ۱۲ اور راجاؤں سے عہ ہے ✤

(۴)۔ سوداگر میرٹھ کا گوروکل نمبر۔ مرتبہ مہاشے چھاجو لال قمر (عطا سپوری) ایڈیٹر۔ اس میں آریہ سماج کے بانی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کے پوترا دیش گوروکل کی ضرورت اور اس کی روحانی تعلیم کے متعلق شریمان پنڈت گنگا رام صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی پریسیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے علاوہ متعدد ایڈیٹر سوداگر نے بہت اعلیٰ خیالات کا اظہار کیا ہے۔ قابل دید نمبر ہے۔ قیمت صرف ۱ر ہے ✤

(۵)۔ تحفہ آریہ سماج۔ اس میں آریہ سماج اور مہرشی سوامی دیانند کی عظمت کے متعلق اہل قلم کے مضامین اور مشہور شاعروں کی اعلیٰ نظمیں۔ پنجاب بک ڈپو اینڈ کمرشل ہاؤس لاہور نے چھپوائی ہیں قیمت ۱ر فی بیکڑہ ۵ سے رعہ محصولڈاک ✤

مفید معلومات

کھٹملوں کا دفعیہ۔ جہاں کھٹمل بہت ستاتے ہوں وہاں یہ سادہ علاج نہایت ہی مفید ہے۔ دو پونڈ سفید پھٹکڑی یا ریک پیس کر پانی میں گھول دو اور اس قدر پکاؤ کہ پانی کھولنے لگے تب اس تیز گرم پانی کو کھٹملوں کی درزوں میں ڈال دو۔ وہ سب یکلخت دور ہو جاویں گے ✤

کاڈلور ائیل برا معلوم نہ ہو۔ اگر نمک پانی کو گرم کر کے اس کا غرارہ کرا دیں تو کاڈلور ائیل کا ذائقہ برا نہیں لگیگا ✤

کسٹرائیل کا خوش ذائقہ کرنا۔ ایک یا ڈیڑھ اونس روغن بید انجیر میں دو تین قطرے لانگوار پوٹاسی تھوڑی سفید شکر اور حسب خواہش پانی ملا کر پلا دیں ✤

راجکماری　　　　لجاوتی

میری مراد پوری ہو گئی

راجکماری۔ بہن لجاوتی۔ تم آج کیوں اُداس ہو۔ تم کو کیا دُکھ ہے +

لجاوتی۔ بہن جی۔ میں بہت دُکھی ہوں۔ مجھے ماہواری حیض کھل کر نہیں آتا۔ بلکہ درد سے آتا ہے۔ اور نیز ساتھ ہی کمر میں درد بھی ہوتا ہے۔ سر چکراتا رہتا ہے۔ اِن دُکھوں کے کارن اولاد سے بھی محروم ہوں +

راجکماری۔ پیاری بہن جی۔ مت گھبرایئے۔ فکر دور کیجئے۔ میری بھی پہلے ایسی ہی حالت تھی۔ لیکن اب استری جیون وٹی کے باقاعدہ استعمال سے میری مراد پوری ہو گئی ہے۔ میری گود میں لال کھیلتا ہے۔ تم بھی منیجر آنند بھنڈار لاہور سے استری جیون وٹی کی ۲۷ گولی ایک روپیہ کو منگوا کر استعمال کرو۔ تمہاری سب شکایات رفع ہو کر مراد بر آئیگی۔ میری اس نیک صلاح کو مانو اگر اعتبار نہ ہو تو ۵ر کے ٹکٹ بھیجوا کر ۹ گولی بطور نمونہ منگوا کر تجربہ کر دیکھو + منیجر آنند بھنڈار لاہور

جنوری ۱۹۱۵ء
۴۶
بغیر کسی نقصان اور بلا پرہیز کی ایک ذائقہ دار اور خوشبو دار دوا
سُکھا سندھو
جو کہ ۴ سال سے مجرب اور سرکار سے رجسٹری شدہ ہے۔ اس ایک
ہی دوا سے کف۔ کھانسی۔ دست۔ سردی کی کھانسی۔ گلگھانسی۔ ہیضہ
درد قولنج۔ شول۔ سنگرہنی۔ آنوں۔ لوہو کے دست۔ قے ہوتا۔ ہاتھ پیروں
کا درد۔ گٹھیا کا درد۔ غش آنا۔ سردی کا بخار۔ بالکوں کے ہرے پیلے دست
دودھ پھینکنا۔ ان سب بیماریوں کی میٹھی اور ذائقہ دار دوا ہے قیمت فی شیشی
آٹھ آنہ (۸/) محصول ڈاک خرچ ایک سے چھ شیشی تک ۴/ ۱۲ لینے سے ایجنٹوں
میں نام لکھا جاتا ہے۔ جتنی تعریف اس دوا کی اخباروں نے کی ہے
ہندوستانی کسی دوا کی نہیں ہوئی۔ پورا حال جاننے کے واسطے بڑی فہرست
منگا کر دیکھو۔ دوا فروشوں کو نمونہ مفت +
داد کی دوا
یہ ایک سفوف ہے جس کو پانی میں ملا کر لگانے سے بغیر کسی طرح کی
جلن اور تکلیف کے داد دو تین دن میں جڑ سے آرام ہو جاتا ہے قیمت فی
فی شیشی ۴/ ۱۲ لینے سے عہ +
منگانے کا پتہ
سُکھ سنچارک کمپنی متھرا

مارتنڈ کا ستیہ ادرش

(۱) ستیہ سے پریم اور جھوٹ سے نفرت کرنے کی ترغیب دینا۔
(۲) سداچار تندرستی اور دھن پراپتی کے سادھن بتلانا۔
(۳) متفرق۔ دلچسپ مفید معلومات کا بہم پہنچانا۔

مارتنڈ کے قوانین

(۱) ہر ایک خریدار کو اپنا پتہ صاف و خوشخط لکھنا چاہیئے۔
(۲) خریداری مارتنڈ کی شروع کرتے ہی اپنا چٹ نمبر ضرور نوٹ کر لیویں۔ اور تبدیلی پتہ و خط و کتابت کے وقت اس چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۴۴۳ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ اس کا کوئی صاحب حوالہ نہ دے۔
(۳) مارتنڈ ہر ماہ کی ۸ تاریخ کو یہاں سے روانہ کیا جاتا ہے۔ اگر ۲۰ تاریخ تک نہ ملے۔ تو ڈاکخانہ میں رپورٹ کریں۔ اور ہمیں بھی مطلع کریں۔
(۴) اگر کسی امر کا جواب ضروری اور جلدی درکار ہے تو جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور بھیجنا چاہیئے۔ بیرنگ خط وصول نہیں کیا جائیگا۔
(۵) میعاد خریداری ختم ہونے پر ہر ایک خریدار کے پاس دوبارہ وی پی بھیجدیا جاتا ہے۔ جن اصحاب کو دوسرے سال کی خریداری کسی سبب سے نامنظور ہو گر وہ مہربانی فرما کر میعاد ختم ہونے سے ایک ماہ پیشتر اطلاع دیدیا کریں تاکہ ہمارا بھی نقصان نہ ہو اور آپ کا بھی بھلا ہو۔

شبھ چنتک

منیجر مارتنڈ لاہور

ضرور پڑھیں

(۱)۔ خوشخبری۔ مارتنڈ کے پرانے خریداروں کو آنند جیون ارتھات شیلونڈ کلپ من اُپنشد اور نئے خریداروں کو اورت جیون مارتنڈ کے وی پی کے ساتھ بالکل مفت نذر کی جاتی ہے +

(۲)۔ خریداران ماہ مارچ مارتنڈ ضرور دھیان دیں۔ جن اصحاب کا چندہ ماہ مارچ میں ختم ہوتا ہے انکے نام مارچ کا مارتنڈ معہ آنند جیون عہ کا وی پی کر کے بھیجا جاویگا۔ جن اصحاب کو خریداری سے انکار ہو۔ وہ فوراً مطلع فرماویں۔ تاکہ ہمارا نقصان نہ ہو۔ اور آپ کی بچت ہو +

(۳)۔ مارتنڈ کی اصلاح ہم رات دن مارتنڈ کی اصلاح میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ بلحاظ اندرونی و بیرونی حالت مارتنڈ اچھا بن جاوے خریداران مارتنڈ یہ سنکر خوش ہونگے۔ کہ اب آیندہ ماہ سے اچھے اچھے لایق گریجویٹ عالموں کے علمی۔ عقلی۔ دماغی۔ جسمانی۔ روحانی۔ تواریخی اعلےٰ سے اعلےٰ دلچسپ مضامین مارتنڈ میں نکلا کرینگے۔ خریداران مارتنڈ کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ بھی مارتنڈ کو اپنا سمجھ کر ضرور اسکی مدد کریں۔ اور خریداران مارتنڈ کے بڑھانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں یہی انکی اصلی امداد ہے +

(۴)۔ گذشتہ سالوں کے پرچے۔ ہمارے پاس مارتنڈ کے گذشتہ سالوں کے کئی پرچے موجود ہیں۔ خاصکر سال گذشتہ ۱۹۱۴ء کے قریباً سارے پرچے موجود ہیں۔ وہ ۲ر فی پرچے کے حساب سے ملینگے جن اصحاب کو خریدنے منظور ہوں وہ جلدی خریدیں ورنہ پھر نہیں ملینگے۔ ہم جلد کرا کے بھی بھیج سکتے ہیں۔ جلد کی قیمت واجبی ہوگی +

(۵)۔ تحفہ نیر تھ راج گورو کل
(۶)۔ اخلاقی تحفہ۔
} ۲ر کے ٹکٹ وصول ہونے پر فوراً بھیجدیئے جاوینگے +

مینیجر مارتنڈ لاہور

جلد ۴ نمبر ۲

دنیا کی بھلائی و ترقی تحریر و تقریر کا رہے ۔ اوم علم حاصل کرو پڑھو پڑھاؤ

مارتنڈ

بابت ماہ فروری ۱۹۱۵ء

اگنی دیوتا کا مہاتم

राजन्मध्वराणां गोपामृतस्य दि
दिविम्॥ वर्धमाने स्वे दमे॥

(ارتھ) اگنی سروپ پرمیشور پرکاشمئے ۔ ہنسا رہت ۔ ستیہ
کرموں کا رکھشک ستیہ دھرم کا پرکاشک ور سمپورن وشو
کے اندر باہر موجود ہے ۔ کوشش کرکے اپنے بھگتوں کے شانت
ہردے میں پرکھش ہونے والا ہے وہی ہم سب کا اُپاسیہ دیو
ہے ۔

امرت جیون بنانا چاہیئے۔ اور ستیہ و دیا و وید کے پرکاشک اگنی دیوتا کی نتیہ اُپاسنا کرنی چاہیئے۔

(۴) وشیش کر بھگتوں کے نشکام دلوں میں سچدانند سروپ اگنی کا پرکاش بڑھتا ہے۔ اگنی سروپ پرماتما، سامانیہ طور سے ہر ایک چیز کے اندر باہر سرو ویاپک ہیں۔ لیکن وشیش کر کے بھگتوں کے نشکام اور شانت ہردوں میں سچدانند سروپ کا پرکاش بڑھتا جاتا ہے۔

اگنی سروپ پرمیشور زندگی، عقل اور آنند سے بھرپور ہے۔ سب کو زندگی، عقل اور آنند دینے والا ہے۔ لیکن وشیش کر کے وہ لوگ جو ہر روز صبح و شام نمر بھاؤ سے اگنی سروپ کی ستتی پرارتھنا اُپاسنا کرتے اور تمام دنیوی خواہشات سے من کو ہٹا کر ایک اگنی سروپ پرماتما میں چیت کو ایکاگر کرتے ہیں۔ وشیش زندگی عقل اور آنند کو پاتے ہیں۔ جن لوگوں کا دل بیرونی دنیوی جھوٹی خواہشات میں بھٹک رہا ہے۔ اور پرماتما میں ایکاگر نہیں ہوتا۔ وہ اگنی سروپ پرماتما کو ساکھشاتکار نہیں کر سکتے۔ اگنی گن سے پہچانا جاتا ہے۔ اگنی دیوتا پرماتما کے اصلی گن ست (زندگی کل) چیت (عقل کل) آنند سرور مطلق یا پریم سروپ ہے۔ ست چیت اور آنند سے ہی اگنی سروپ پرمیشور کی پہچان کی جاتی ہے جہاں یا جس پوتر دل میں سچدانند ہوگا وہیں تمام سکھوں کا بھنڈار پرماتما ہوگا۔ جس اپوتر یا کام آتر دل میں سچدانند کا انوبھو نہیں ہوتا وہ مردہ دل ہے۔ سچدانند کو انوبھو کرنے کے لئے دل کو تمام جھوٹی کامناؤں سے پاک کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ جوں جوں من بیرونی جھوٹی

تشریح

(۱) اگنی سروپ پرماتما تیج سروپ ہے۔ اس سنسار کے اندر جتنا تیج جتنی شوبھا۔ جتنا پرکاش موجود ہے وہ سب اگنی سروپ پرماتما کا ہے سورج۔ چاند۔ تارا۔ اگن وغیرہ سب ہرنیہ گربھ پرماتما کے تیج سے تیجسوی اور پرتاپی بن رہے ہیں۔ تمام چراچر جگت بذاتِ خود تیج و پرکاش سے خالی ہے لیکن ایک تیج سروپ مہادیو کے تیج سے پرکاشت ہو رہا ہے۔

(۲) اگنی تیج سروپ پرماتما ستیہ کرموں کا رکھشک ہے۔ اہنسا یا پروپکار ہی اصلی ستیہ کرم ہے۔ ہنسا۔ آتم گھات یا برہم ہتیا مہا پاپ یا جھوٹ ہے۔ اگنی سروپ پرمیشور ہنسک آتم گھاتی۔ برہم ہتیارے یا دوسروں کو دکھ دینے و برے کاموں کے کرنے والے پاپی جیوؤں کو سزا دینے والا اور اہنسک پروپکاری اور سداچاری جیو جنتوؤں کی ہر پرکار سے رکھشا کرنے والا ہے۔ غرضیکہ اگنی دیوتا ستیہ کا مددگار اور جھوٹ کا ترسکار کرنے والا ہے۔

(۳) وگیان سروپ پرمیشور ستیہ دھرم کا پرکاشک ہے۔ وید ودیا یا ستیہ دھرم کا پرکاشک بھی اگنی سروپ پرماتما ہے۔ اگنی دیوتا نے ہی ویدوں کو ہمارے کلیان کے لئے بنایا ہے۔ وید ہی اصلی دھرم گرنتھ ہے۔ ویدانکول جیون ہی آنند جیون ہے۔ وید ورودھ زندگی کا نام ہی ورتھ جیون ہے۔ وگیان سروپ پرماتما نے اپنی پرم دیا سے ستیہ ودیا وید کا پرکاش کر کے ہم پر بڑا بھاری پروپکار کیا ہے۔ سنسار بھر کا تمام کام شدھی اور باقاعدگی سے ویدانکول چل رہا ہے۔ ہم کو بھی ویدانکول

میننے بھلایا تجھ کو تو نہ بھلاوے رام
دن گئے پیتے کھاتے رات میں نیند ملتے
جنم سرا تا سوامی ہو پچتاوے رام
میننے بھلایا تجھ کو تو نہ بھلاوے رام
دین ادھین ہوں بدھی بل چھین ہوں
ایک سہارا مو کو پار لگاوے رام
میننے بھلایا تجھ کو تو نہ بھلاوے رام

(سادھو)

بہت ضروری قابل غور مفید عام مضمون

شدھی و باقاعدگی کا مکمل قانون نمبر ۷

علم کی عظمت

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۱) علم بڑی دولت ہے۔ علم سے نجات ہوتی ہے۔ علم کے آگے مال و دولت کی کچھ حقیقت نہیں۔ ایک محتاج آدمی جو علم رکھتا ہو وہ بے علم بادشاہ سے بہتر ہے۔ ایک آدمی کا علم اور ہزار آدمیوں کی عبادت برابر نہیں ہو سکتی

خواہشات سے پاک ہو کر انتر مکھی بنتا جاوے گا۔ توں توں من کے اندر شانتی نواس کرتی جاوے گی۔ جوں جوں من شانت ہوتا جاوے گا توں توں ستچدانند کا پرکاش بڑھتا جاوے گا۔ یہ سچی شانتی کا اصلی راز ہے۔ جو اس وید منتر کے بار بار وچار سے کھلتا ہے۔

سارگیان۔ جو شخص نشکام بن کر من کو پنچ مہا سنبیہ کرموں کے رکھشک سنبیہ ودیا وید کے پرکاشک ستچدانند اگنی سروپ پرماتما کی ستتی پرارتھنا اور اُپاسنا میں ایکاگر کر دیتا ہے۔ وہ بھی تیج سروپ سنبیہ کرموں کا رکھشک۔ سنبیہ دھرم کا پرکاشک ستچدانند سروپ بن جاتا ہے۔ اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی۔

بھجن

میں نے بھلا یا تجھ کو تو نہ بھلاوے رام

بھرم بھولا نا رے کرم دیوانہ رے
آندھی چلی موہ لوبھ کی کال بھرماوے رام
میں نے بھلا یا تجھ کو تو نہ بھلاوے رام

آنکھیں نہیں سوجھے مورے بدھی نہیں بوجھے مورے
من ہوا چنچل بہو بدھ ناچ نچاوے رام
میں نے بھلا یا تجھ کو تو نہ بھلاوے رام

ست نہیں جانا رے است نا پہچانا رے
کیسے پربھو سندھو ترن تو ہی بچاوے رام

زہریلے ہوتے ہیں۔ جاہل انسان سوسائٹی میں بیٹھنے کے قابل نہیں ہوتا گیان سورگ وا گیان نرگ ہے۔

(۷) علم کوئی چارپائی نہیں ہے جس پر کہ کوئی بیقرار متلاشی طبیعت آرام کر سکے۔ اور نہ کوئی زینہ ہے جس پر کوئی متغیر طبیعت اترتی چڑھتی رہے۔ اور نہ وہ کوئی ہتھیار ہے جس پر کوئی مغرور حکمراں طبیعت جلوہ گر ہو سکے۔ اور نہ علم کوئی تخت ہے جس پر کوئی بیٹھ کر حکومت کر سکے اور نہ کوئی چھکڑا ہے جو مال تجارت لے جا سکے۔ بلکہ وہ ایک ایسا مخزن ہے جس سے انسان کی حالت سدھرتی اور خالق حقیقی کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔

(۸) علم انسان کی آنکھیں کھول دیتا ہے۔ علم والا انسان سنسار کی گھٹنا سے کوئی نہ کوئی اچھا اور مفید سبق حاصل کرتا ہے۔ آیئے آپ کو ایک ایسے سادھو کا حال سناویں جس نے سنسار کی گھٹنا کو گیان نیتروں سے دیکھ ایک نہایت مفید سبق حاصل کیا۔

قصہ

ایک راجہ جو اپنے عدل و انصاف کے لئے بہت مشہور تھا کسی گاؤں میں تن تنہا سیر کرنے کے لئے گیا۔ کسی درخت کے تلے چار لڑکیاں بیٹھی تھیں۔ پاس ہی تھوڑے فاصلہ پر ایک سادھو بھی اپنے خیال میں مست تھا۔ لڑکیاں باتیں کر رہی تھیں راجہ نے توجہ کے ساتھ انکی گفتگو سنی۔

ایک لڑکی بولی سب سے زیادہ مزہ گوشت میں ہے دوسری نے

(۲) جس آدمی میں علم نہیں وہ آدمی نہیں جانور ہے۔ جس گھر میں کوئی علم والا نہیں وہ گھر نہیں جانوروں کا ڈربا ہے۔ اور جس ملک میں علم کا رواج نہیں وہ ملک نہیں گھوڑوں کا جنگل ہے۔

(۳) جس طرح اگنی کی تیج (پرکاش) ہر ایک چیز کو سوجھ سوکھشم اور دھان بنا دیتا ہے اسی طرح سے علم بھی ہر ایک چیز کو سوجھ سوکھشم اور دھان بنا دیتا ہے اور مشکل کو آسان بنانا علم کا ادنےٰ سا کرشمہ ہے۔

(۴) سچا علم من کے مل وکھشیپ آورن کو دور کرتا۔ دوش دولیش اور دوئی کے برے بھاووں کو ہٹاتا اور فضول لالچ سے پاک کر کے گورو پدوی دلاتا ہے۔ نیز تمام مادی سنسکاروں کو ملیامیٹ کر کے روحانی برہما نند میں ایک کر دیتا ہے۔

(۵) سچا علم انسان کو (۱) زندگی بخشتا ہے جس سے وہ چالاک ہمتی ہوشیار اتساہی اور پرشارتھی بنتا ہے (۲) سچ وجھوٹ پاپ پنیے و بھلے برے کی تمیز سکھلاتا اور پورا پورا ایماندار حق و حلال کی کمائی کھانے والا بنا دیتا ہے۔ (۳) ہمدردی پریم محبت اور اتفاق کی تعلیم دیتا ہے (۴) سچا علم زندہ دل بنا دیتا ہے۔

(۶) سچا علم کا یک (جسمانی)، واچک (زبانی کے)، مانسک (من کے)، آتمک (آتما کے) اور سماجک (سماج کے) بل کو بڑھا کر تمام دکھوں کو دور کر دیتا ہے۔ برخلاف اس کے مادی جھوٹا علم جسم۔ بانی۔ من۔ آتما اور سماج کو کمزور بناتا اور تمام دکھوں کا موجب بنتا ہے۔ بے علم اگیانی انسان کا جسم ہمیشہ کمزور بیمار اور بدصورت بنا رہتا ہے بیوقوف انسان کا کوئی حکم نہیں مانتا۔ کم علم انسان کے خیالات فحش گندے اور

راجہ نے کہا پھر تجھ کو گوشت کا حال کیا معلوم ہے؟ جینی تو منہ پر کپڑا باندھے رہتے ہیں۔ تاکہ کوئی کیڑا منہ و ناک میں نہ چلا جائے۔ پانی بھی اسی وجہ سے چھان کر پیتے ہیں۔

اس نے کہا جو آپ کہتے ہیں سچ ہے۔ مگر میرے مکان کے قریب ایک قصائی رہتا ہے اور میں دیکھتی ہوں کہ لوگ جانوروں کے گوشت پوست سب اٹھا لیجاتے ہیں۔ کوئی چیز نہیں چھوڑتے۔ ہڈیاں کتوں کے حصوں میں آتی ہیں۔ اگر کوئی ہڈی اُن کے منہ سے بچ جاتی ہے تو چیلہ کوے اُڑا لیجاتے ہیں۔ اور جب ان سے کچھ چھوٹ جاتا ہے چیونٹی کیڑے اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک سب ختم نہیں کر لیتے اس سے میں نے سمجھا گوشت میں بڑی لذت ہوگی۔

راجہ اس سے خوش ہوا اور اس کو انعام دیکر گھر بھجوا دیا

تب وہ دوسری لڑکی سے مخاطب ہوا بیٹی! تو کیا کہتی تھی۔

اس نے جواب دیا میں کہتی تھی شراب میں سب سے زیادہ لذیذ اور مزیدار چیز ہے۔ اس سے بڑھکر کچھ نہیں ہے۔

راجہ نے پوچھا تو کس کی لڑکی ہے۔

اس نے کہا میں براہمن کی لڑکی ہوں۔

راجہ۔ پھر تو نے تو کبھی شراب پیا تک نہیں اس کی لذت کی تجھ کو کیا خبر ہے؟

وہ بولی۔ یہ سچ ہے میں نے کبھی شراب نہیں پی ہے۔ مگر میرے مکان کے قریب شراب خانہ ہے۔ دو آدمی سفید پوش آئے پہلے وہ بھلے چنگے تھے۔ دکان پر بیٹھ کر شراب پی۔ متوالے ہو گئے۔ باہر نکل کر

کہا نشرابِ اس سے بھی میٹھی ہے تیسری بولی محبت میں اس سے بھی زیادہ
مٹھاس ہے۔ چوتھی نے کہا نہیں نہیں مزیدار چیز صرف جھوٹ ہے۔
فقیر ان بھولی بھالی لڑکیوں کی باتوں کو سن کر قہقہہ مار کر ہنسا۔ لڑکیاں
شرما گئیں۔ راجہ نے چاہا کہ ان سب سے ان کی گفتگو کا مطلب
پوچھے۔ مگر موقع دوسری طرح کا تھا۔ صبر کے ساتھ بیٹھا رہا۔ جب یہ
سب اپنے اپنے گھروں کو گئیں۔ وہ بھی پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ اور ان کے
مکانوں کا پتہ لے کر محل میں چلا آیا۔

صبح کے وقت اس نے اپنے وزیر کو بھیجکر ان لڑکیوں کے
وارثوں کو بلایا۔ اور کہنے لگا میں تمہاری لڑکیوں سے کچھ دریافت کرنا
چاہتا ہوں۔ ان کو تعجب معلوم ہوا۔ کہنے لگے آپ اپنی رعیت کے ماں باپ
ہو لیکن چونکہ ہم لوگ شہر کے معزز آدمی ہیں اس طرح لڑکیوں کے بلانے
سے ہماری بے عزتی ہوگی۔ راجہ نے کہا کوئی بات نہیں جیسی وہ تمہاری
لڑکیاں ہیں ویسے ہی وہ میری لڑکیاں ہیں میں پالکی بھجوا دیتا ہوں۔
تم ان کو لے آؤ۔

لڑکیاں آئیں۔ سادھو بھی بلایا گیا۔

راجہ نے لڑکیوں سے پوچھا۔ بیٹیو! تم اس روز درخت کے تلے کیا
بات چیت کرتی تھیں؟ لڑکیاں لجائیں۔ راجہ نے ان کو تسلی دی۔
تب پہلی لڑکی بولی۔ مہاراج میں نے یہ کہا تھا کہ گوشت میں بڑا مزہ
ہوتا ہے۔

راجہ نے پوچھا۔ تو کس کی لڑکی ہے؟

وہ بولی۔ میرا باپ چھینیا ہے۔

راجہ۔ تو نے کیسے جانا؟
لڑکی نے کہا۔ میں اس طرح اس کا جواب نہ دوں گی مجھ کو دو لاکھ روپے دیجئے اور چھ مہینہ کی مہلت عطا کیجئے اس وقت میں اپنی بات ثابت کر دوں گی۔ اور آپ خود ایک دن جھوٹ بول کر میری بات کا ثبوت دیں گے۔ پھر راجہ سادھو کی طرف مخاطب ہوا۔ بھلا آپ ان لڑکیوں کی باتوں پر کیوں ہنستے تھے؟ سادھو بولا میں اس کا جواب اسوقت دوں گا جب یہ لڑکی اپنی بات صحیح کر دکھائے گی۔

راجہ نے اس کو دو لاکھ روپیہ دیا اور وہ اس رقم کو لے کر شہر کے قریب ایک جنگل میں چلی آئی۔ وہاں عالیشان مندر بنوایا جس کو ہر پہلو سے آراستہ کیا۔ جب وہ تیار ہو گیا۔ اس نے راجہ سے کہلا بھیجا۔ آپ اپنے درباریوں کے ساتھ آکر ذرہ دیوتا کا درشن کر جائیے۔ جب وہ آئے لڑکی نے کہا پہلے وزیروں کو ایک ایک کر جانے دیجئے اگر یہ صحیح النسل ہیں تو ان کو دیوتا کا درشن ہوگا۔ آپ سب کے آخر تشریف لیجائیے۔
راجہ نے کہا بہت اچھا ایسا ہی ہوگا۔

جب پہلا وزیر مندر کے قریب پہنچا۔ اس کے لئے دروازہ کھولا گیا۔ مندر آراستہ تھا۔ مگر کہیں دیوتا کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ اس نے سوچا اگر میں جا کر کسی سے کہتا ہوں کہ اس میں دیوتا نہیں ہے تو لوگ مجھ کو صحیح النسل نہ خیال کریں گے۔ میری ہنسی ہوگی۔ اس نے باہر آکر راجہ کے سوال کرنے پر کہا دیوتا بہت خوبصورت ہے اور میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کے بعد دوسرا وزیر آیا۔ اس کو بھی دیوتا نظر نہیں آیا۔ مگر اس نے سوچا پہلا وزیر دیکھ کر گیا ہے اگر میں انکار کرتا

خندق میں گر پڑے۔ ایک کتے نے ان پر پیشاب کر دیا۔ آخر بڑی درگت کیا۔ کسی طرح ان کے رشتہ دار گھر لے گئے میں نے سمجھا اب وہ کبھی بھول کر بھی شراب نہ پئیں گے۔ مگر دوسرے دن وہ پھر آئے وہی حالت پھر ہوئی اور روز روز آتے ہیں تکلیفیں اُٹھاتے ہیں میں نے اس وجہ سے سمجھا۔ شراب میں بہت بڑی لذت ہوگی۔

راجہ اس کے جواب سے بھی بہت خوش ہوا۔ اور انعام دے کر اس کو واپس کر دیا۔

تب اس نے تیسری لڑکی سے کہا۔ تو نے کیا کہا تھا؟

اس نے جواب دیا میرا خیال یہ ہے کہ محبت میں بڑی لذت ہے

راجہ نے کہا۔ تو ابھی بہت کمسن ہے۔ تجھ کو محبت کی کیا خبر ہے تو کس کی لڑکی ہے؟

وہ بولی میں بھاٹ کی لڑکی ہوں میں دیکھتی ہوں عورتوں کو لڑکوں کی پیدایش کے وقت کیسے مصیبت ہوتی ہے جس کی حد وحساب نہیں میں پہلے سوچتی تھی کہ ایک بچہ پیدا کر کے پھر عورتیں یاد آ دیں گی۔ مگر نہیں وہ اپنی تکلیف کا خیال نہیں کرتیں اس سے صاف ظاہر ہے اس میں خاص قسم کی لذت ہوگی۔ ورنہ کوئی ایسی مصیبت اُٹھانا نہیں چاہیگا۔

راجہ بولا۔ لڑکی تو سچ کہتی ہے اور اس کو انعام دیکر گھر بھجوایا۔

پھر چوتھی لڑکی کی باری آئی۔ راجہ نے سوال کیا بیٹی! تو کس کی لڑکی ہے اور تو نے اس دن کیا کہا تھا؟

جواب دیا گیا میں کسان کی لڑکی ہوں میں نے کہا تھا جھوٹ بولنے میں بڑا مزہ ہے۔

اس لئے کہنا کہ دیکھو بھگوان چھوٹے لڑکوں کے ذریعہ بھی بڑے بڑے بوڑھوں کو سبق دیا کرتے ہیں۔ ان چاروں لڑکیوں کی باتوں میں روحانی تعلیم کا خلاصہ تھا۔ انسان لذات نفسانی اور لذات جسمانی کا غلام ہو کر ان سے دکھ اٹھاتا ہے مگر پھر بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ یہی حالت کام۔ کرودھ وغیرہ کی بھی ہے۔ (باقی آئندہ)

کلام حضرت مہر صاحب دہلوی

تم اختیار کرو صبر چیز اچھی ہے — بڑی خدا کے بھی نزدیک نیز اچھی ہے
کرے جو صبر اسی کی تمیز اچھی ہے — یہ چیز اچھی ہے ہاں اے عزیز اچھی ہے

پڑے جو آکے مصیبت تو دل پہ جبر کرو
جناب حق میں کرو شکر اور صبر کرو

تم اختیار قناعت کرو کہ دل ہو غنی — غنی غنی نہیں دل میں اگر ہے مادہ سنی
کسی کا مال نہ تاکو کہ ہے یہ راہ زنی — جو راہ زن ہے ہمیشہ سے اسکی جاں پہ بنی

امیری ہے متعلق بہ دل نہ مال سے ہے
امیر جو ہے جہاں میں فقط خیال سے ہے

تم اختیار کرم کو کرو۔ کرو خیرات — مٹھاس وہ ہے کرم میں کجل ہو شاخ نبات
کرم کے باب میں میں کیا کہوں بنا کر بات — کریم آپ ہے اے دوستو خدا کی ذات

جو دو کسی کو تو گھٹ مال و زر نہیں جاتا
بجھاؤ پیاس تو دریا اتر نہیں جاتا

تم اختیار کرو بیکسوں کی ہمدردی — خدا نے طاقت ہمت تمہیں عطا کر دی

ہوں تو لوگ مجھ کو بے عزت کریں گے۔ اس لئے اس نے بھی کہا کہ مجھ کو
دیوتا کا درشن ہوا ہے اسی طرح اور وزیروں نے بھی کہا۔ آخر میں راجہ
آیا۔ مندر میں کوئی دیوتا تو تھا ہی نہیں جو نظر آتا۔ اس کو سخت تعجب
ہوا۔ مگر اس نے بھی سوچا سب دیوتا کو دیکھ گئے ہیں۔ اگر انکار
کروں گا تو سب مجھ کو غیر صحیح النسب خیال کریں گے۔ اس لئے
اس نے بھی باہر آ کر دیوتا کے درشن کا حال کہہ سنایا۔ اور اس کی
نورانی صورت کی تعریف کی۔

جب راجہ دیوتا کے گن گا رہا تھا لڑکی اس کے پاس آ کر پوچھنے
لگی۔ کیوں مہاراج! کیا سچ مچ تم نے دیوتا کے درشن کئے۔ اس نے کہا
ہاں۔ کیا اس میں کچھ شک ہے۔ مگر جب لڑکی غور کے ساتھ اس کو
دیکھنے لگی وہ گھبرا گیا۔ وزیر بھی ڈر گئے۔ راجہ نے ہنسکر کہا سچی بات تو
یہ ہے کہ میں نے کسی دیوتا کو بھی نہیں دیکھا۔ لڑکی بولی مہاراج! ہم
غریب آدمی ہیں۔ ہم لوگ اپنی زندگی بچانے کے لئے جھوٹ بولتے
ہیں۔ آپ نے اپنی زبان کو گناہ سے آلودہ کیا۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے
کہ جھوٹ میں بہت بڑی لذت ہے؟ اگر آپ کو مزہ نہ ملتا تو جھوٹ
کیوں بولتے۔

راجہ اس لڑکی کی چالاکی دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس کو اس بات کا
یقین آ گیا کہ یہ بڑی ہوشیار لڑکی ہے۔

جب سب کچھ ہو چکا۔ سادھو بلایا گیا۔ اور جب راجہ نے اس سے
پوچھا تو کیوں ہنسا تھا۔ سادھو نے جواب دیا ان کم سن لڑکیوں کی
باتوں پر مجھ کو پرما رتھ کی سچی تعلیم کا سبق مل رہا تھا۔ میں اپنے دل میں

محبت ایک ہے اے دوستو بھلا رستہ
کہ راہ رو نے کبھی گم نہ یہ کیا رستہ

تم اختیار نکوئی کرو کہ پھل پاؤ — پھل اس کا میٹھا ہے لیکر مزے سے کھاؤ
بدی کی سمت نہ تم بھول کر کبھی جاؤ — کہیں نہ راہ سے گم کردہ راہ ہو جاؤ

نہ بھولو اس کو کہ نیکی کی راہ سیدھی ہے
چلو اسی پہ کہ پیش نگاہ سیدھی ہے

تم اختیار کرو علم و فضل کی تحصیل — شرف ہو تاکہ تمہیں اس سے حاصل و تفضیل
ہر اک طرح کی ترقی کی علم ہی سے سبیل — یہ چیز وہ ہے کسی کو یہاں نہ قال و قیل

زک آکے کوئی بھی عالم کو دے نہیں سکتا
یہ وہ خزانہ ہے چور اس کو لے نہیں سکتا

سچائی

از لالہ بہاری لال ریاضی ماسٹر

راستی خط مستقیم ہے۔ سب سے سیدھا اور آسان راستہ ہے باوجود اس کے لوگ کہتے ہیں کہ اگر سچ بولنے لگیں تو ہمارے روزگار بند ہو جائیں۔ کمائے کس طرح کھائیں؟ دوکاندار کہتے ہیں کہ اگر سچ بولا جائے تو کوئی خریداری دکان پر نہ آئے۔ دفتر کے بابو کہتے ہیں کہ اگر ہم سچ بولیں تو ایک دن دفتر میں کام مشکل ہو جائے۔ کئی غلطیاں ہوتی ہیں ان کا نتیجہ یونہی

سہے جو اوروں کی خاطر گرمی سردی — وہی ہے مرد اس کا ہے وصف پامردی
یہ تاکسی ہے کہ تم مثل بیکسوں کے بنو
جیسے جو بس تو مددگار بے کسوں کے بنو

تم اختیار ادب کو کرو کہ جوہر ہے — ادب فضائل اخلاقیہ کا افسر ہے
جو با ادب ہے وہ خوش بخت و نیک اختر ہے — جو بے ادب ہے وہ بدبخت اور بداختر ہے
ادب کرو کہ تمہارا ادب کیا جائے
ادب کرو کہ تمہیں دل میں گھر دیا جائے

تم اختیار اطاعت کرو دل و جاں سے — مطیع حکم رہو والدین و آقا کے
جو خیر خواہ ہیں سرکار کے انہیں ہیں ملے — مناصب شرف و عز و جاہ اور عہدے
جہاں میں اس سے بڑی ایک بھی نہ نعمت ہے
اطاعت اس کو نہ تم جاننا سعادت ہے

تم اختیار تواضع کرو کہ عزت پاؤ — جو آدمی متواضع ہیں ان میں شہرت پاؤ
یہ چیز وہ ہے کہ تم اس کو پا کے برکت پاؤ — یہ شے ہے وہ کہ اسے پا کے تم سعادت پاؤ
کہا ہے جس کو تواضع وہ ایک گوہر ہے
اور ایسا جس کو کہیں آدمی کا جوہر ہے

تم اختیار کرو حلم و بردباری کو — سہار تا کہ طبیعت کو سخت بات کی ہو
کوئی برا کہے تم کو تو تم اسے نہ کہو — جو گالیاں بھی ملیں تو پلٹ کے تم مت دو
بہادری نہیں یہ سخت و سست کہہ لینا
بہادری ہے یہ اوروں کی سن کے سہہ لینا

تم اختیار کرو رابستہ محبت کا — وفاق و مہر کا اور الفت و محبت کا
خیال دل میں نہ آئے کبھی عداوت کا — نہ کینہ و حسد و رشک و رنج و محنت کا

کو پتہ نہیں لگتا کہ یہ جھوٹ کہتا ہے یا سچ؟ عام حالتوں میں تو پتہ لگ جاتا ہے کہ بابو نے جھوٹ بولا ہے۔ اور اگر فوراً پتہ نہیں لگتا تو بعد میں تو ضرور پتہ لگ جاتا ہے۔ اس طرح بابو کا اعتبار جاتا رہتا ہے۔ اور اس کی سچی بات پر بھی اعتبار نہیں رہتا جس دفتر میں ایک بابو بھی سچا ہوتا ہے افسر اس پر اعتبار کرتا ہے۔

اگرچہ پہلے پہلے بعض دفعہ آفیسر کی خفگی کا باعث ہو لیکن بعد میں ہمیشہ اُسی کو قابل عزت سمجھتا ہے۔ جھوٹے بابوؤں اور جھوٹے دوکانداروں کا اعتبار کوئی نہیں کرتا۔

(۳) ہمیشہ سچائی کی فتح ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں جب کوئی دوکاندار چار آنے گز کے کپڑے کے پانچ آنے گز کہتا ہے تو کیا دکاندار اپنے آپ کو جھوٹ ظاہر کرتا ہے۔ نہیں بلکہ چاہتا ہے کہ خریدار پانچ گز کو سچ سمجھے اسی طرح دفتر کا بابو بھی یہی چاہتا ہے کہ فلاں میری بات سچی خیال کی جائے۔ غرضیکہ ہر ایک شخص اپنی بات کو سچی ظاہر کرنا چاہتا ہے مگر فتح سچائی کی ہے۔

(۴) سچائی سے جسم تکلیف نہیں پاتا۔ پہلے بتایا گیا ہے کہ سچائی سے روپے کی آمدنی ہوتی ہے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ جسم پر سچ یا جھوٹ کا کیا اثر پڑتا ہے۔ جب کوئی آدمی سچ بولتا ہے تو اسکے دل میں کسی قسم کا فکر نہیں رہتا۔ لیکن اگر آدمی جھوٹ بولے تو سو طرح کے فکر دامنگیر رہتے ہیں کہ اگر میری بات ظاہر ہو گئی تو کیا ہوگا؟ فرض کرو ایک لڑکا بازار سے ایک شربت کی بوتل مول لینے گیا۔ اتفاق سے بوتل اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ جب وہ گھر آیا تو اس کے باپ نے پوچھا۔ کہ

کرنی پڑتی ہے۔ وکیل سے جا کر پوچھو تو کہے گا کہ بابا دنیا میں کوئی سچ بول بھی سکتا ہے؟ غرضیکہ حالت ایسی بگڑی ہوئی ہے کہ لوگوں کو سچ بولنا نقصان دہ معلوم ہوتا ہے۔ اور اس بات پر کوئی اعتبار ہی نہیں کرتا کہ دنیا میں سچائی کا راج تھا یا سچائی کا راج ہو سکتا ہے۔ اب ہم اس دعوے کی پڑتال کرتے ہیں کہ فی الواقع سچائی نقصان دہ چیز ہے یا فائدہ مند۔

(۱) سچائی سے آمدنی بڑھتی ہے۔ اگر کوئی دوکاندار سچ بولے تو اس میں شک نہیں کہ پہلے پہل اس کی دوکان پر گاہک کم آئیں گے۔ لیکن جو گاہک اس سے ایک دفعہ سودا خرید لے گا اور جب اسے پتہ لگے گا کہ اس سے سستا سودا کسی دکان پر نہیں مل سکتا تو وہ کبھی سینکڑوں دکانوں پر جانا اور اپنا وقت ضائع کرنا پسند نہ کرے گا۔ اور جو شخص سودا ابھی نہ لے گا۔ بعد میں اور دکانوں پر جانے سے جب اس کو پتہ لگے گا۔ کہ فلاں دوکاندار ٹھیک کہتا تھا تو پھر اسی دکان سے سودا خریدے گا۔ اور رفتہ رفتہ اس کی ساکھ بندھ جائے گی۔ چنانچہ جہاں کہیں کسی شہر میں کوئی سچی دکان ہے۔ اس کی بکری دوسری دکانوں سے بدرجہا زیادہ ہے۔ غرضیکہ سچائی آمدنی کا باعث ہے۔ نہ کہ نقصان دہ۔ اصلی خرابی وہاں ہوتی ہے جبکہ کوئی دکاندار مال کی قیمت زیادہ رکھتا ہے۔ اور لوگوں کو ٹھگنا چاہتا ہے۔ اور دعوے ایک زبانی کا کرتا ہے یعنی سچائی کے پردے میں ٹھگے وصول کرتا ہے۔ یہ سچ اصلی سچ نہیں۔ بلکہ ٹھگنے کا ذریعہ ہے۔

(۲) سچائی سے اعتبار قائم ہوتا ہے۔ دفتروں کی حالت تو دفتر والے بابو تو عیب چھپانے کی خاطر جھوٹ بولتے ہیں۔ لیکن کیا افسروں

ماتحتوں کو بے اصولے پن سے ترقی دیتا ہے۔ تو ماتحت کبھی اس کی دل سے عزت نہیں کرتے۔ اگر کسی جلسہ کا پریذیڈنٹ کسی موقعہ پر بے اصولا پن دکھاتا ہے۔ بلا وجہ کسی تقریر کو زیادہ وقت اور کسی کو کم دیتا ہے تو اس کی عزت نہیں ہوتی پس انسان کا کوئی اصول ہونا چاہیئے لیکن سب جانتے ہیں کہ جھوٹ کوئی اصول نہیں۔ ہو نہیں سکتا کہ آدمی ہر وقت جھوٹ بولے۔ روٹی کھاتے وقت کہے کہ میں روٹی نہیں کھا رہا۔ گھر جاتے وقت کہے میں گھر نہیں جا رہا یہ ناممکن ہے۔ غرضیکہ جھوٹ اصول نہیں بن سکتا۔ لیکن سچ آدمی ہر وقت بول سکتا ہے یعنی سچائی ایک اصول ہے جس پر آدمی عمل کر سکتا ہے۔

(۷) ہر ایک مسئلہ کی صداقت سچائی سے ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ دنیا میں سینکڑوں مسئلے ہیں۔ کوئی آواگون کو مانتا ہے۔ کوئی نہیں۔ کوئی خدا کو مانتا ہے کوئی نہیں۔ کوئی کسی کتاب کو الہامی کہتا ہے۔ کوئی کسی کو۔ لیکن ہر ایک اپنے آپ کو دلیل سے روایت سے سچا ظاہر کرتا ہے۔ گویا ہر ایک مسئلہ کو پرکھنے کے لئے سچائی کی آڑ لی جاتی ہے۔ اب ایک بھی آدمی نہیں جو یہ کہتا ہو کہ میرا مسئلہ غلط ہے۔ اس لئے میں اسے مانتا ہوں۔ غرضیکہ ہر ایک مسئلہ کا امتحان صداقت کی کسوٹی پر کیا جاتا ہے۔

(۸) مذہبی پیشواؤں کی سپرٹ سچائی تلاش کرنے کی تھی۔ باوجود اس کے بہت سے لوگ نظر آتے ہیں جو اپنے مسئلہ کی صداقت کی خاطر جھوٹ بول دیتے ہیں۔ اپنی سوسائٹی کی حفاظت کی خاطر غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ جب بحث کا بازار گرم ہوتا ہے۔ ہر ایک شخص یہ کوشش کرتا ہے کہ میں اپنے مسئلہ کو سچا ثابت کروں۔ اور میں دوسرے سے بازی لے جاؤں اور ایسی چال چلتا ہے جس سے لوگوں پر یہ اثر ہوتا ہے کہ میرے مذہب کا

بوتل کہاں ہے۔ اور وہ کہہ دے کہ بوتل گر پڑی تو باپ تھوڑی دیر خفا ہوگا یا سزا بھی دے گا۔ ممکن ہے معاف بھی کر دے۔ غرضیکہ اس بات کا اسی وقت فیصلہ ہوجائے گا۔ لیکن اگر لڑکا جھوٹ موٹ کہہ دے کہ بوتل کسی کی دکان پر رکھ آیا ہوں۔ پھر لے آؤں گا۔ تو وہ دل ہی دل میں کڑھتا رہے گا۔ اور کہے گا کہ تھوڑی دیر بعد کیا جواب دوں گا۔ سینکڑوں جھوٹے خیالات اس کے دل میں گزرینگے اور جب باپ کو پتہ لگے گا تو وہ پہلے سے زیادہ خفا ہوگا۔ کیونکہ اب دو قصور ہوگئے۔ ایک تو جھوٹ بولا دوسرے بوتل توڑی۔ دل ہی دل میں کڑھنے سے اس کے جسم پر بھی اس کا خراب اثر پڑے گا۔

(۵) سچائی سے اخلاق سنورتا ہے۔ اخلاقی لحاظ سے دیکھا جائے تو سچائی تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔ تمام روحانی بیماریوں کی دوا ہے جسطرح بدن پر زخم ہوجائے تو مرہم لگانی پڑتی ہے۔ بدن پر میل جم جائے تو صابن سے بدن کو دھونا پڑتا ہے۔ اسی طرح اگر انسان کے اندر اخلاقی کمزوریاں ہوں تو سچائی اس کا مجرب علاج ہے۔ کیونکہ تمام اخلاقی کمزوریاں پوشیدہ طور پر کی جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص شراب کا عادی ہے تو وہ چھپ کر شراب پیتا ہے۔ اگر اسے سچ بولنے کی عادت ہے اور کوئی اس سے پوچھے کہ تم کہاں گئے تھے تو اسے یہ کہتے شرم آئے گی کہ میں شراب پینے گیا تھا اس طرح وہ شراب پینے کو چھوڑ دے گا۔ غرضیکہ ہر ایک قسم کا اخلاقی روگ سچائی سے صاف ہوجاتا ہے۔

(۶) سچائی اصول ہے۔ با اصول آدمی کی ہر جگہ قدر ہوتی ہے جو آدمی بے اصولا ہوتا ہے اس کی کوئی عزت نہیں کرتا۔ اگر کوئی افسر اپنے

سچا ہے۔ اور اس کے طلبہ بھی سچ بولیں تو سکول کا کام بڑی خوش اسلوبی سے
چلے جب کوئی قصور ہو طلبہ فوراً تسلیم کر لیں اور مدرس بآسانی اس کا علاج کر سکے طالبعلم
اگر سوال نہیں نکال کر لایا تو فوراً کہہ دے میں نے نہیں نکالے تاکہ مدرس
اُس سے اس قسم کے سوال نکلوائے۔ جب کوئی اخلاقی قصور کیا ہو تو بھی
سچ بول دے۔ تاکہ درستی ہو سکے۔

اگر عدالت کی کرسی پر کوئی حاکم ہو اور بلا کسی رو رعایت کے سچائی کے
حق میں فیصلہ دے۔ کسی قسم کا شخصی۔ مذہبی قومی نسلی تعصب اس کے
دل میں نہ ہو۔ اگر ایک طرف اس کا لڑکا غلطی پر ہو دوسری طرف اس کا دشمن
سچائی پر ہو۔ تو دشمن کے حق میں فیصلہ دے تو بہت سے جھگڑے دنیا
سے دور ہو جائیں۔ لوگ مقدموں سے باز آجائیں۔ اور اگر لوگ بھی عدالت
میں سچ سچ کہہ دیا کریں۔ تب نہ وکیلوں کی ضرورت رہے۔ نہ جگہ جگہ عدالت
کی اور معمولی طور پر مقدمے نپٹ جائیں۔ کروڑوں روپے ضایع نہ ہوں۔

اب سوال ہوتا ہے۔ کہ آیا سچائی کوئی مشکل چیز ہے یا اس کے سکھانے
کے لئے کوئی خاص محنت کی ضرورت ہے بالکل نہیں۔ عام طور پر بچوں سے
جب کوئی بات پوچھی جائے تو وہ بالکل سچ سچ کہہ دیتے ہیں۔ اگر اُن کے ماں باپ
یا دیگر لوگ اُن کو سکھانے نہ رہیں۔ کہ بچہ ایسا نہ کہنا یوں کہہ دینا۔ تو وہ سچ
بولنے کے عادی بن جائیں۔ سچ کا کیا سکھانا جیسا دل میں ہے کہہ دیا سکھانا
تو جھوٹ کے لئے ہوتا ہے۔ گھر میں جب بچہ کوئی بات سچ سچ کہہ دیتا ہے تو
بعض اوقات اُسے دھمکا دیا جاتا ہے۔ چند پیسوں کی خاطر اُسے طرح طرح کے
جھوٹ بولنے سکھائے جاتے ہیں حتیٰ کہ اس لڑکے کو خود غرضی کی خاطر جھوٹ
بولنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ جو اُسے جگہ جگہ پر تکلیف دیتی ہے۔

دکین جیت لیا۔ یہ کوشش نہیں کی جاتی کہ جو مسئلہ سچا ثابت ہو اُسے مان لیا جائے اگر یہ سپرٹ آ جائے تو بہت سا مذہبی جھگڑا جلد فیصلہ ہو جائے لیکن کیا ان مذہب کے بانیوں کی بھی یہی سپرٹ تھی۔ بالکل نہیں۔ مہاتما بدھ نے سچائی کی تلاش کی خاطر طرح طرح کی تکلیفیں اُٹھائیں اور جس بات کو سچا سمجھا اس کا وعظ کیا۔ پہلے لوگوں کے طریق پر لکیر کے فقیر ہو کر نہ چلا حضرت عیسٰے نے جس بات کو ٹھیک سمجھا اُسی کا وعظ کیا۔ اور اس کی خاطر سولی چڑھ کر جان دے دی۔ لیکن اپنی بات سے نہ ٹلے حضرت محمدؐ نے جو بات درست خیال کی اسی کا وعظ کیا۔ طرح طرح کی تکلیفیں اُٹھائیں وطن چھوڑنا پڑا۔ لیکن اپنی بات کو نہ چھوڑا۔ سقراط نے صداقت کی خاطر زہر کا پیالہ پیا۔ لیوتھر نے صداقت کی خاطر طرح طرح کے عذاب سہے گورو گوبند سنگھ کے لڑکے جس بات کو سچ مانتے تھے اُس سے نہ ٹلے اور دیوار میں چنا جانا منظور کیا۔ حقیقت رائے نے جان دیدی لیکن جس کو صحیح سمجھا اُسے نہ چھوڑا۔ سوامی دیانند لکیر کا فقیر نہ بنا۔ بلکہ جس بات کو سچ سمجھا اُسی کا اُپدیش کیا۔ اینٹ پتھروں کی پرواہ نہ کی۔ غرضیکہ تمام مذہبی پیشواؤں یا دیگر علوم کے موجدوں نے سچائی کی خاطر عذاب سہتے۔ یہی ان کی سپرٹ ہے لیکن آجکل لوگوں کی یہ سپرٹ ہے کہ لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔ جو کچھ ایک پیشوا کر گیا۔ اُسی پہ چلے ہیں۔ اور اُس کے لفظ لفظ کو سچا مانتے ہیں حالانکہ خود انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ ہمارا ہر ایک لفظ سچا ہے۔ چاہیئے یہ کہ ان کی سپرٹ کو لے کر سچائی معلوم کریں۔ تمام مذاہب تو سچ ہو نہیں سکتے ان میں کسی ایک کی بات سچ ہو سکتی ہے یا سب کی غلط۔

(۹) سکول میں عدالت میں سچائی سے فائدہ ہے۔ اگر سکول ماسٹر

ست ہی تم دھیان کرو ست کرو ست بولو
کبھی جھوٹ اپنے سے یا غیر سے تم مت بولو

سچ کو کہنے سے بہت سچوں نے نقصان اُٹھائے   جھوٹوں کے ہاتھ سے سچوں پہ بُرے وقت ہیں آئے
انکے دل جھوٹ پہ لیکن نہیں ہرگز للچائے   ست پہ قایم رہے وہ جان گئی اُنکی جائے

کیا ہوا صید ہوئے ظلم و ستم کے گرد وہ
بن گئے چرخ سعادت کے مہ و اختر وہ

بات تب ہے کہ بھری صدق و صفا ہو دل میں   سر میں ہو حق کا جنوں سچ کی ضیا ہو دل میں
نام کو بھی نہ کہیں مکر و ریا ہو دل میں   ہو زباں پر وہی جو کچھ کہ چھپا ہو دل میں

فرق ہو ظاہر و باطن میں نہ انساں کے کوئی
ہو جو دل میں عمل و فعل میں ظاہر ہو وہی

حق پسندی کی ہر اک شخص کو عادت ہو جائے   حق شناسی ہر اک انسان کی خصلت ہو جائے
یا خدا سچ سے ہر اک دل کو محبت ہو جائے   عشق حق سب کو ہو اور جھوٹ سے نفرت ہو جائے

سر کٹے تیغ ستم سے تو نہیں غم کٹ جائے
پر نہ انسان کا دل سچ سے ذرا بھی ہٹ جائے

نور حق دل میں ہو الطاف خدا سے پیدا   دل میں یارب ہو جلا صدق و صفا سے پیدا
سچ ہو قول و عمل شاہ و گدا سے پیدا   راہ مکتی کی ہو اس سچ کی ضیا سے پیدا

سچا خدا رہ راست دکھا دے ہم کو
ست پہ ہو جائیں فدا ایسا بنا دے ہم کو

(آریہ مسافر)

ست کی عظمت

راستی سیرت کا جوہر تو زبان کا ہے ہنر
راست گوئی سے ہے لازم نہ ہٹے کوئی بشر
گو کہ سچ کہنے میں لاکھ آئیں بلائیں سر پر
اک قدم بھی نہ رہِ راست سے انساں ہو اُدھر

امرِ حق سے نہیں پھرتے ہیں صداقت والے
ہیں خدا کو بھی تو حق لکھتے کتابت والے

حق پسندی سے ہی پاتا ہے شرف ہر انساں
راستگوئی ہی تو ہے ناطقہ کی روحِ رواں
کچھ نہیں غم ہو جو سچ کہنے میں کوئی نقصاں
مو کش ہو تم اگر سچ پہ ہو قربان یہ جاں

جان جائے تو چلی جائے مگر سچ نہ چھٹے
اسکی راہ میں جو بڑھا پاؤں وہ پیچھے نہ ہٹے

حق کے شیدا جو تھے جاں انکی ہوئی حق پہ نثار
سچ کے کہنے سے رہا سچوں کو پھر بھی سروکار
جھوٹ کے کہنے سے جو بچتے تھے ہاں انکو ملا
خوفِ جاں انکو نہ تھا سر پہ جو چمکی تلوار

ایسے بھارت کے یہاں ہو گئے سچے لاکھوں
جان پر کھیل گئے دھرم کے سچے لاکھوں

ہاں دروغ آپ کا یہ مصلحت آمیز کیا
سچ میں اور جھوٹ میں تو بھائی نہیں میل ذرا
یا تو سچا ہی ہے اک قول کہ وہ ہے جھوٹا
آدھا جھوٹا نہیں ہو سکتا وہ آدھا سچا

مصلحت حکمتِ عملی کا نہیں کام یہاں
سچ ہے سچ جھوٹ ہی جھوٹ ہے یہی سچ میری جاں

سچ پہ پا سکتا نہیں فتح کبھی جھوٹ عزیز
جھوٹ سچ میں گو لازم ہے ہر انساں کو تمیز
حق کی خاطر رکھے حقگو نہ کبھی جان عزیز
چیز کیا راستی کے آگے ہے یہ جانِ ناچیز

سنتا ہو یا کچھ کھا نا پینا ہو تو کہدو۔ بھوج نے کہا کہ مجھے کچھ کھانا پینا نہیں۔ نہ کسی سے ملنے کی خواہش ہے۔ البتہ ایک دو باتیں اپنے چچا صاحب کو لکھنا چاہتا ہوں سو یہاں جنگل میں نہ قلم ہے نہ دوات۔ نہ کاغذ۔ لہٰذا یہ بھی ناممکن ہے سو خیر جانے دیجئے۔ آپ مار دیجئے۔ وزیر نے ایک کوئلہ اور ایک ٹھیکرا جنگل میں سے اٹھا کر دیا۔ اور کہا کہ اس پر کوئلے سے لکھ دو میں تمہارے چچا کو دکھلا دوں گا۔ بھوج نے اس ٹھیکرے پر کوئلے سے دو اشلوک لکھ دیئے اور وزیر سے کہا کہ لو اب مجھے مار دو اور گردن نیچے کر دی۔ بھوج کا استقلال اور موت سے بے خوفی دیکھ کر وزیر کو رحم آگیا۔ اور کہا کہ پیارے بھوج راج میرے ہاتھ کانپتے ہیں۔ تمہارے اوپر تلوار نہیں اٹھتی۔ میں تجھے نہیں ماروں گا۔ بھوج نے کہا کہ وزیر تو حکم کا تابعدار ہے۔ اس میں تیرا کیا قصور ہے۔ اگر تو نہیں مارے گا تو راجہ تجھ کو بھی مار دے گا۔ اس سے تو مجھے مار دو۔ وزیر نے کہا کہ میں راجہ کو ہرن کی آنکھیں دکھلا دوں گا اور تجھ کو چھپا کر رکھوں گا۔ میں نے تیرے باپ کا نمک کھایا ہے۔ میں تمہارا نمک پروردہ ہوں مجھ سے تیری گردن پر تلوار نہیں پھیری جاتی۔ یہ کہہ کر بھوج کو چھاتی سے لگا لیا اور اس کو کہیں پر چھپا دیا اور راجہ کے پاس مرگ کی آنکھیں لے گیا اور جا کر کہا کہ مہاراج میں بھوج کو مار آیا اور یہ اس کی آنکھیں نکال کر آپ کے دکھلانے کو لایا ہوں۔ راجہ بڑا خوش ہوا اور وزیر کو بڑا انعام دیا۔ راجہ نے وزیر سے پوچھا کہ ہے وزیر سچ کہنا جس وقت تو بھوج کو مارنے لگا تھا اس وقت اس نے کچھ کہا بھی تھا یا نہیں۔ وزیر نے کہا مہاراج مجھ سے کہا تو کچھ نہیں صرف دو اشلوک ٹھیکری کے اوپر کوئلے سے لکھ دئے تھے اور کہا تھا کہ یہ راجہ صاحب کو دکھلا دینا۔ وہ اشلوک یہ ہیں۔ راجہ نے ان اشلوکوں کو پڑھا۔ ان کا مطلب یہ تھا

لوبھ لالچ ہی تمام پاپوں کی جڑ ہے

مہاراجہ بھوج کے پتا جب قریب المرگ ہوئے تب انہوں نے اپنے چھوٹے
بھائی سے کہا کہ بھائی میرا لڑکا بھوج ابھی نادان ہے اس لئے میرے پیچھے
تم گدی پر بیٹھ کر راج کا کام کرتے رہنا! اور بھوج کو ودیا گرہن کرنے کے لئے
گرو کل میں بھیج دینا۔ جب بھوج بالغ ہو جاوے اس وقت راج اس کو
سپرد کر کے تپسیا کرنا۔ یہ کہہ کر راجہ تو سدھار گئے چھوٹا بھائی راج کرنے لگا
بھوج کو گورو کل میں بھیج دیا گیا۔ لیکن چھوٹے بھائی کو اس دنیا نے اپنے موہ
جال میں پھنسا لیا۔ وہ سوچنے لگا کہ جب بھوج بڑا ہو جاوے گا تو مجھے راج گدی
چھوڑنی پڑے گی۔ اس لئے بہتر ہے کہ بھوج کو مروا دیا جاوے تاکہ بفکری
سے ساری عمر راج کا سکھ بھوگوں۔ یہ سوچ کر اپنے وزیر کو بلا کر کہا۔ اے
وزیر کسی طرح بھوج کو مروا دینا چاہیئے تاکہ میں بفکری سے راج کروں۔ وزیر
نے سنکر کہا۔ مہاراج بہت اچھا۔ یہ کتنی بڑی بات ہے۔ میں آج ہی بھوج کا
کام تمام کر دیتا ہوں۔ آپ بےفکر رہیئے۔ یہ کہہ کر وزیر گورو کل میں گیا۔ اور بھوج
سے کہا کہ بھوج آؤ آج تمہیں جنگل کی سیر کرائیں۔ بھوج وزیر کے ساتھ ہو لیا
جب یہ دونوں ایک گھنے جنگل میں پہنچے تب وزیر نے کہا کہ بھوج راج میں تم کو
مارنے کے لئے یہاں لایا ہوں۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ تمہارے
چچا صاحب نے مجھ کو تمہارے مارنے کے لئے حکم دیا ہے۔ بھوج نے کہا بہت
اچھا میں تیار ہوں مار دیجیئے۔ اور وزیر کے سامنے گردن جھکا کر بیٹھ گیا۔ وزیر
نے کہا کہ لڑکے اب تم تھوڑی دیر میں مارے جاؤگے۔ اگر تم کو کسی سے کچھ کہنا

میں پھنس کر انسان بڑے بڑے بھاری پاپ کر گزرتا ہے۔ لیکن یہ دنیا سخت بیوفا ہے کسی کے ساتھ نہیں جاتی سبکو انگوٹھا ہی دکھلا دیتی ہے اس دنیا کے لئے چاہے کوئی کتنے ہی پاپ کرے چاہے کتنی ہی اس کی غلامی کرے۔ لیکن یہ بیوفا وبیسوا کسی کی نہیں ہوئی۔ نہ آگے ہوگی اس لئے سخت ضرورت ہے کہ انسان اس کی اصلی حقیقت کو جانے۔ اور لوبھ لالچ کو چھوڑے۔

اوّدیا کے تین مہان دوش
شنکا۔ لجا۔ بھے

شنکا لجا اور بھے تین مہان دوش ہیں۔ جو اوّدیا۔ اگیان آلس کمزوری پرادھینتا۔ مادہ یا مایا میں رہتے ہیں۔ جہاں روشنی ہوگی وہاں یہ دوش دور ہو جاویں گے۔ برخلاف اس کے جہاں اندھیرا ہوگا وہاں ہی یہ دوش پیدا ہو جائیں گے۔

ودوان یا عالم انسان جس کا دل علم وگیان کی روشنی سے منوّر ہوتا ہے وہ شنکا۔ لجا اور بھے سے خالی ہوتا ہے۔ اس کے دل میں کسی قسم کا شک و شبہ یا وہم نہیں پیدا ہوتا۔ وہ مادہ کی طرح نہیں شرماتا وہ کسی سے بھے نہیں کھاتا وہ نرسنگھ دیو مہاپرش بن کر سنسار میں آنند پورک وچرتا ہے۔ اس کے دل پر مادہ کے سنسکار کوئی اثر نہیں

کہ پاپاچی ست یگ میں چکر ورتی راجہ مان دھاتا ہوئے۔کل پرتھوی پر جنکا
راج تھا۔ دواپر میں مہاراج رامچندر ساری پرتھوی کے راجہ ہوئے۔ تریتا میں
مہاراجہ یدھشٹر چکر ورتی راجہ ہو گزرے۔ یہ سب اس دنیا کو اپنے ساتھ نہیں
نہیں لیجا سکے یہیں چھوڑ کر چلدیئے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ چاچاجی آپ اس
دنیا کو ضرور اپنے ساتھ لے جاویں گے۔ ان اشلوکوں کو پڑھ کر راجہ بیہوش ہوگیا
اور زمین پر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو وزیر سے کہنے لگا کہ میں نے بڑا بھاری پاپ
کیا ہے جو اس چندروزہ راج کی خاطر بھوج جیسے ودوان سپوت کو مار دیا۔
یہ راج تو میرے ساتھ نہیں جاوے گا۔ لیکن یہ پاپ ہر وقت میرے ساتھ
رہے گا۔ میں نے کلنک کا ٹیکا اپنے ماتھے پر لگایا ہے۔ اس لئے ہے وزیر
میں اب زندہ رہنا اور دنیا کو منہ دکھلانا نہیں چاہتا۔ مجھ کو بھی وہیں چل کر
مار دے جہاں بھوج کو مارا ہے یہی میری سزا ہے۔ راجہ بڑا دیاکل ہوگیا۔
زار زار روتا اور یہی کہتا تھا کہ مجھکو وہیں لے جا کر مار دو۔ وزیر نے کہا مہاراج
میں نے تو آپ کی آگیا کا پالن کیا ہے آپ کو کیا ہوگیا۔ راجہ نے کہا کہ بھائی
میں بھول گیا۔ اس دنیا کے موہ مایا میں پھنس کر اتنا بڑا پاپ کیا۔ اب میں
کسی طرح زندہ نہیں رہوں گا تو جلد مجھ کو مار دے ورنہ میں خود مر رہوں گا
جب وزیر نے دیکھا کہ راجہ کسی طرح نہیں مانتا تب کہا کہ مہاراج میں جانتا تھا
کہ آپ کا دل بہت نرم ہے۔ ایک نہ ایک دن آپ کو بھوج یاد آئے گا اسلئے
میں نے بھوج کو مارا نہیں ہے۔ بھوج صحیح سلامت موجود ہے اور بھوج کو
لاکر سامنے کھڑا کر دیا۔ راجہ بڑا خوش ہوا اور بھوج کو چھاتی سے لگا کر رونے
لگا۔ راج کا کام بھوج کے سپرد کر کے آپ تپ کرنے لگا۔

ناظرین اس کہانی سے میرا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا کے لوبھ لالچ۔

منہ اور ناک بند کرکے مہر لگا دیتے ہیں برفانی ملکوں کے اصلی باشندے مرتے ہیں تو گھر والے ناک میں بانس ٹھونس لیتے ہیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ انکی روح مردے کی روح کیساتھ چل دے جو مردے کو کفن پہناتا ہے وہ تو ضرور ہی اپنی ناک بند کر لیتا ہے کیونکہ اسے مردے کو ہاتھ لگانا پڑتا ہے ہمراہی کو ساتھ لے کر مردہ کا عالم بالا کو چل دینا دور کے لوگوں کی نسبت قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔

ایک اور جگہ کے وحشی جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو گھر بھر کے سوراخ کواڑ اور کھڑکیاں بند کر دیتے ہیں تاکہ بچہ کی روح ٹھیر کر جسم سے نہ نکل جائے۔ جانوروں کے منہ باندھ رکھتے ہیں تاکہ کوئی جلدی میں بچہ کی روح کو نہ نگل جائے۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ تم جانوروں کے منہ تو بند کر دیتے ہو۔ مگر ناک کھلی رکھتے ہو۔ کیا ناک کے رستے بچہ کی روح جانوروں کے جسم میں داخل نہیں ہو سکتی جواب ملا کہ ناک کے رستے سانس اندر جاتا ہے اور باہر آتا ہے۔ اگر روح سانس لیتے وقت اندر چلی بھی گئی تو سانس نکالنے سے پھر نکل آئیگی ہم ہندوستانیوں میں دستور ہے کہ جب ہمارے سامنے کوئی جمائی لیتا ہے تو چٹکیاں بجاتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ اگر یکایک منہ پھاڑ دینے سے گندی ہوا منہ میں سے نکلتی ہے تو چٹکیاں بجانے سے صاف نہیں ہو سکتی۔ بچوں کو خوش کرنے کے لئے چٹکیاں بجایا کرتے ہیں۔ جمائی لیتے وقت چٹکیاں کیوں بجائی جائیں۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ چٹکیاں بجانے سے جمائی لیتے وقت ہماری طبیعت کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنی طبیعت خوش کرنے کے لئے چٹکیاں بجاتے ہیں تو ہر وقت کیوں نہیں بجاتے رہتے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ پرانے زمانے میں یہ خیال تھا کہ روح ہر وقت جسم سے نکلنے کی کوشش کرتی رہتی ہے پس اس لئے اول تو یکایک بے اختیار منہ نہ پھاڑ دینا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے طائر روح کو قفس عنصری سے نکلنے کا موقعہ ملتا ہے۔ پھر اگر

ڈال سکتے۔ وہ ہمیشہ مادہ پر حکومت کرتا ہے۔ برخلاف اسکے جاہل یا موڑھ انسان کے اندر مادی سنسکار موجود ہوتے ہیں۔ وہ ہر ایک چیز سے شنک شرم اور خوف کھاتا ہے۔ اس کی طبیعت وہمی اور جنونی ہوتی ہے۔ وہ مادہ کا غلام بنا ہوا ہماں دکھ بھوگتا ہے۔ عالم اور جاہل یا روحانی اور مادی انسان کی یہی شناخت ہے کہ عالم کے اندر شنکا۔ لجا اور بھے تین مادی سنسکار نہیں ہوتے۔ اور جاہل کے اندر شنکا۔ لجا۔ بھے تین مادی سنسکار ہوتے ہیں۔ یہ ستیہ اور جھوٹ یا ودیا اور اودیا کی پہچان ہے۔ جو انسان ہمیشہ اپنے آپ کو سکھی رکھنا چاہتا ہے۔ وہ برہم ودیا کا نتیہ سوادھیائے کیا کرے۔ برہمچریہ اور برہم دان کو اپنا دستور العمل بنا لیوے۔ اس پرکار کے آنند جیون سے اس کی کایا پلٹ جاوے گی۔ اس کے اندر سے شنکا۔ لجا بھے دور ہو جاویں گے۔ جس انسان جس جاتی یا جس ملک کے اندر برہم ودیا کا پرچار نہیں ہے۔ اس انسان جاتی یا ملک کے خیالات شنکا (شک یا وہم) لجا (شرم) اور بھے (خوف) سے فاسد ہو جاتے ہیں۔ خیالات کا فاسد ہونا ہی تمام پاپوں اور دکھوں کا مول کارن ہے۔ آیئے آپ کو چند مثالوں سے بتلا دیں کہ برہم ودیا کی کمی سے جاہل اور کم عقل وحشی لوگوں کے خیالات کس طرح سے شنکی۔ وہمی اور فاسد بنے ہوئے ہیں۔

(۱) مرتے وقت روح کہاں سے نکلتی ہے جسم کے نو دروازے ہیں اگر نکلے گی تو ان ہی میں سے کسی ایک میں سے۔ زیادہ تر شبہ منہ ناک پر ہوتا ہے۔ جنوبی امریکہ کے حبشی مرتے وقت مریض کی ناک اور منہ بند کر دیتے ہیں تاکہ روح نکلنے نہ پاوے اور آدمی نہ مرے۔ ایسا بھی کرتے ہیں کہ آنکھیں

کرتی ہے۔ درختوں کو کاٹتی ہے۔ دوستوں سے ملتی ہے۔ شہروں کی سیر کرتی پھرتی ہے
جب وحشی کی آنکھ کھلتی ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود یہ سب کام کر رہا تھا حالت
خواب اور بیداری میں تمیز نہیں کر سکتا ایک مریکے کے وحشی کا ذکر ہے کہ بیمار پڑ گیا اور
اس کے آقا نے اسے چھٹی دی۔ رات کو اس نے خواب دیکھا کہ آقا نے اس سے کہا کہ
جا میری کشتی پانی میں سے گھسیٹ کر کنارے پر لے آ۔ اور اسے یہ کام کرنا پڑا۔
دوسرے دن اس نے اپنے آقا سے شکایت کی کہ بیماری کی حالت میں مجھ سے
کام کیوں لیا۔

۵۔ ٹرانسلوینیا میں بچے کا سوتے وقت منہ بند کر دیتے ہیں۔ کیونکہ سوتے
وقت اگر منہ کھلا رہ جائے تو وحشیوں کو روح کے جسم سے نکل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے
اور جب ایک دفعہ روح کا بدن کے ساتھ تعلق ٹوٹ گیا تو پھر روح واپس آسکے
یا نہ آئے۔ روحوں کی آپس میں جنگ و جدل ہوتی رہتی ہے۔ ایک گنی کے حبشی نے
خواب دیکھا کہ اس کی ایک اور حبشی سے لڑائی ہوئی جب جاگا تو شکایت کرنے لگا
کہ میرا جوڑ جوڑ دکھتا ہے۔ خواب میں مار کھائی تھی بدن دکھنے کی یہی وجہ تھی۔

۶۔ جس مکان سے کوئی مردہ نکلے وحشی اس مکان میں مردنی کے دن سونے
سے ڈرتے ہیں محض اس وجہ سے لگتا ہے کہ شائد مردہ کی روح ملک عدم کا سفر تن تنہا
کرنا پسند نہ کرے اور مکان میں سونے والے کی روح کو اپنے ساتھ زبردستی
لے جائے بعض مرتبہ ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ روح واپس آنا چاہتی ہے
مگر کسی وجہ سے نہیں آسکتی۔ ایک سنتھال کو سینے میں پیاس لگی۔ پاس ہی صراحی
رکھی تھی۔ اس کی روح جسم سے نکلی اور پانی پینے کے لئے مکھی بن کر صراحی میں گھس
گئی کسی اور سنتھال نے صراحی کھلی دیکھ کر ڈھکنا اس کے اوپر رکھ دیا اب روح
صراحی میں سے نکلے تو کیونکر۔ سونے والے کو جاگنا مشکل ہو گیا۔ دوستوں کو شبہ

جماہی لینی ضروری ہے۔ تو چٹکیاں بجا کر روح کو منہ سے باہر نکلنے نہ دو۔

۳۴۔ طائر روح کا محاورہ اردو میں عام ہے۔ مگر یہ محاورہ ہی ہے سب جانتے ہیں کہ ہماری روح پرندوں کی طرح بال و پر نہیں رکھتی۔ مگر برازیل کے وحشی روح کو ایک پرندہ مانتے ہیں جب انسان مرتا ہے تو یہ پرندہ جسم سے نکل کر اڑ جاتا ہے۔ اہل برہمیا کی رائے میں اس پرندے کا رنگ سفید ہے جاوا میں جب کوئی آدمی کسی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کے سر پہ چاول رکھتے ہیں تاکہ اس کا طائر روح چاول کھا کر خوش ہو جائے اور اڑ جانے کا قصد نہ کرے۔ اگر کوئی آدمی اونچی جگہ سے زمین پر گر پڑتا ہے تو پہلے جہاں وہ گرا تھا چاول ڈالتے ہیں اور منتر پڑھتے ہیں۔ پھر اسے گھر میں لاکر منتر پڑھتے ہیں اور چاول اس کے سر پر رکھتے ہیں۔ اگر طائر روح باہری جسم سے نکل چکا تھا تو چاول کھا کر پھر جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اگر ابھی نہیں نکلا ہے تو سر کے اوپر رکھے ہوئے چاول کھا کر خوش ہو جاتا ہے اور جسم کے اندر کچھ عرصے اور رہنا قبول کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ ہمارا لفظ طائر کو روح کے ساتھ استعمال کرنا بھی کچھ معنی رکھتا ہو۔ شاید اہل فارس کا جن سے یہ محاورہ اردو میں آیا ہے دس پانچ ہزار برس پہلے یہ خیال ہو کہ روح کی شکل پرندے کی سی ہے۔ اب وہ معنی تو جاتے رہے۔ لفظوں کا استعمال باقی رہ گیا۔

دہم سونے اور جاگنے کی حالت میں بہت فرق ہے اس کا باعث کیا ہے وحشی لوگوں کا خیال ہے کہ سوتے وقت روح جسم سے نکل جاتی ہے۔ کام برابر کرتی رہتی ہے مگر جسم سے اس کا تعلق چھوٹ جاتا ہے۔ مرنے اور سونے کی حالتیں یکساں ہیں فرق ہے تو اتنا کہ مرنے والے کی روح واپس نہیں آتی۔ سونیوالے کی روح کچھ دیر بعد جسم میں داخل ہو جاتی ہے خواب کی حالت میں روح کا

جانتے ہی سمجھتے کہ اسے جادو کرنا آتا ہے۔ ایک دن موقعہ پاکر جب وہ عورت سو رہی تھی اسے اٹھا کر دوسری جگہ لے گئے اور جہاں وہ پہلے سو رہی تھی ایک گگری رکھ دی جب اس عورت کی روح لوٹی تو گگری میں گھس گئی اور اسے لڑکاتی لڑکاتی اپنے جسم کے پاس تک لے گئی۔ اور پھر گگری میں سے نکل کر جسم میں داخل ہو گئی۔

۸۔ روح کا کھو جانا بھی عجیب نہیں۔ ایک جگہ کے وحشی جب جنگل میں لکڑی کاٹ چکتے ہیں تو روح کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اب یہاں سے چلیں۔ آؤ اب یہاں سے چلیں پھر جنگل سے باہر آتے ہیں۔ اگر روح کو نہ بلائیں تو شاید پیچھے جنگل ہی رہ جائے۔ دیوانہ پن کا سبب یہ بتاتے ہیں کہ دیوانہ کی روح کھو گئی ہے جگہ جگہ اسکی روح کو آوازیں دیتے پھرتے ہیں کبھی روح مل جاتی ہے اور کبھی اس جستجو پر بھی نہیں ملتی۔ کونگو (افریقہ) کے حبشی جب کوئی بیمار پڑ جاتا ہے تو جادوگر کو بلاتے ہیں۔ اور جادوگر دور دور روح کی تلاش کرتا ہے۔ آخر کار کسی درخت شاخ یا ٹہنی پر روح کو بیٹھا ہوا پاتا ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق ٹہنی کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ اور بمشکل تمام اسے اٹھا کر بیمار کے گھر تک لاتے ہیں۔ پھر جادوگر اپنے جادو کے زور سے روح کو ٹہنی کے پتوں میں سے نکال کر پھر بیمار کے جسم میں سما جانے کا حکم دیتا ہے۔ اگر روح نے حکم مان لیا تو بیمار تندرست ہو گیا۔ ورنہ مر جاتا ہے۔

۹۔ منگول لوگوں میں جب کوئی بیمار پڑتا ہے تو اچھے اچھے کپڑے پہناتے ہیں تاکہ روح کپڑوں کو دیکھ کر ریجھ جائے اور واپس لوٹ آئے۔ پھر ایک رسی کا ایک سرا بیمار کے ہاتھ یا پاؤں میں باندھ دیتے ہیں۔ اور دوسرا سرا گھر کے دروازے میں لٹکا دیتے ہیں اس لئے کہ روح اگر گھر کے دروازے تک کسی طرح پہنچ جائے تو گھر کے اندر اس کے ذریعے سے آسکے۔ اگر بیمار تندرست ہو گیا تو سات روز تک رسی اس کے گلے میں بندھی رکھتے

ہُوا کہ یہ تو مر گیا۔ لکڑیاں لائے اور مردے کو جلانے کا بندوبست کرنے لگے اتفاق سے کسی نے صراحی پھر کھولی تھی جو اس کے اندر بند تھی بھن بھنا کر نکلی اور مردہ کے منہ کے اندر گھس گئی۔ مردہ زندہ ہو گیا۔ اگر روح تھوڑی دیر اور صراحی میں بند رہتی تو سونے والا ہمیشہ ہی کے لئے سو جاتا۔ سوتے آدمی کو جگانا ہو تو آہستہ آہستہ جگانا چاہیئے۔ جھوجق کرکے یا جھٹکے دے کر نہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے! وحشی لوگوں کا خیال ہے کہ آہستہ آہستہ سونے والے کو بیدار کرنے سے روح کو واپس آنے کا وقت مل جاتا ہے۔ اگر فوراً جگا یا جائے تو بعض مرتبہ روح جسم میں داخل نہیں ہو سکتی اور سونے والا اُٹھ کر تھوڑے ہی عرصہ میں مرجاتا ہے۔ زندہ کیونکر رہ سکتا ہے۔ روح تو جسم میں ہے ہی نہیں! جزیرہ فیجی کا ایک باشندہ سو رہا تھا۔ کسی اور فیجی نے اس کے ٹھوکر لگائی اور اس کا پیر کا انگوٹھا کچل دیا۔ سونے والے کی جب آنکھ کھلی تو خوف نے اسے آن گھیرا۔ خواب میں دوسرے ملکوں کی سیر کرتا پھرتا تھا۔ اسے یقین ہونے لگا کہ دنیا میں چند ساعت کا مہمان ہوں۔ نہ میری روح واپس آئے گی نہ میں زندہ رہوں گا۔ اتفاق سے ایک پادری اس جگہ آ نکلے فیجی کو سمجھایا اور اصلی بات بتائی کہ سوتے میں کیا اور جاگتے میں کیا۔ روح جسم سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ اگر پادری تسلی نہ کرتے تو فیجی ڈر کے مارے مر ہی جاتا۔

۳۔ سونے والے کو اگر حالت خواب میں ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجا کر رکھ دیں یا اس کے سر کی جگہ پاؤں اور پاؤں کی جگہ سر کر دیں یا اس کے چہرے پر روغن اس طرح مل دیں کہ پہچانا نہ جائے تو اس کی روح مغالطے میں پڑ جائیگی اور جسم میں داخل نہ ہو سکے گی۔ پہلے زمانے کا ذکر ہے کہ جنوبی فرانس میں ایک عورت پر اس کے پڑوسیوں کو شبہ ہوا کہ جادوگرنی ہے۔ یہ ثابت کرنا تو

لڑکے کا کوئی کپڑا بانس میں باندھ دیتے ہیں۔ ڈھول بجاتے ہیں۔ بانس ہلاتے ہیں اور غل مچاتے ہیں۔ تاکہ گمراہ روح واپس لوٹ آئے اور دورے بند ہو جائیں

۱۱۔ ایک آدمی دوسرے آدمی کی روح کو قبض بھی کر سکتا ہے

فجی میں ملزموں کو کچہری میں لیجاتے ہیں۔ اول اُن سے سوال وجواب کرتے ہیں اگر کوئی ملزم اپنے جرم کو نہیں قبولتا تو منصف ایک رومال لے کر اس کے سر پر ہلانا شروع کرتا ہے اِس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ روح ملزم کے جسم سے باہر آجائے گی اور رومال میں بند ہو جائیگی۔ ملزم ڈر کر اپنا جرم قبول کر دیتا ہے تواریخ یونان میں لکھا ہے کہ جب شہر ایتھنز سے سسلی جانے کو فوجیں تیار ہو رہی تھیں تو ایکدن صبح کیوقت شہر والوں نے ہرمی کی مورتوں کو ٹوٹا ہُوا پایا۔ پجاری لوگ جمع ہوئے اور مورتوں کے توڑنیوالوں کو شاپ دینے لگے۔ شاپ دیتے وقت انہوں نے منہ اپنا مغرب کی طرف کیا اور لال رومال ہلانے لگے۔ اس کے یہ معنی تھے کہ پجاری رومال ہلا کر بت شکنوں کی روحیں اپنے قبضے میں کرنا چاہتے تھے۔ اہل یونان تہذیب اول درجے کے تھے۔ برٹش کولمبیا میں جب کوئی بیمار پڑتا ہے تو ڈاکٹر کو بلاتے ہیں۔ اگر بیمار کو صحت نہ ہوئی تو ڈاکٹر پر شبہ ہوتا ہے کہ شائد غلطی سے مریض کی روح نگل گیا ہو اس کے پیٹ کو دباتے ہیں اور اس کی پیٹھ تھپکتے ہیں۔ تاکہ مریض کی روح باہر نکل آئے۔

منش بنانیکا مکمل قانون نمبر ۱۲

(۱۱) من کا ہتو

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہیں اور مرتیں کبیاتفہ خوش خلقی سے پیش آتے ہیں اگر نرمی نہ برتیں تو شاید خفا ہو کر
روح جسم سے نکل بھاگے۔ پنچ تنتر میں کہانی آتی ہے کہ ایک راجہ کو چولا بدلنا
آتا تھا۔ ایک سے نے ایک مردے کا قالب دیکھا۔ اپنا جسم چھوڑ کر برہمن کے قالب
میں داخل ہو گیا۔ ایک کبڑا پاس کھڑا یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔ موقعہ کو غنیمت جان کر
کبڑا راجا کے قالب میں گھس گیا۔ اب راجا راجا بنے تو کیونکر۔ اس کے قالب
کا قبضہ تو کبڑے نے کر لیا تھا۔ راجا کے امیر وزیر اس راز کو جانتے تھے۔ کبڑے
سے کہنے لگے کہ دیکھیں تو آپ ایک پرندے کے قالب میں بھی جا سکتے ہیں
یا نہیں؟ قریب میں ایک طوطا مرا ہوا پڑا تھا۔ کبڑا راجا کا قالب چھوڑ کر طوطے
کے قالب میں گھس گیا۔ راجہ پھر اپنے قالب میں آگیا اور راج کرنے لگا۔

۱۰۔ برما میں ایک فرقے کے لوگ جب کوئی مردہ ان کے گھر کے پاس سے
نکلتا ہے تو بچوں کو گھر میں کسی مضبوط رسی سے باندھ دیتے ہیں۔ انہیں اندیشہ
ہوتا ہے کہ کہیں مردے کی روح بچوں کی روح کو قبض نہ کر لے اور اپنے ساتھ
لے جائے۔ بورنیو میں جب مردے کو گھر سے لے جاتے ہیں تو گھر کا بڑا کھڑا ہو کر
گھر والوں کے نام پکارتا ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ سب موجود ہیں یا نہیں۔ اگر
کسی نے جواب نہ دیا تو سمجھ لیتے ہیں کہ مردے نے اس کی روح کو کھینچ لیا
جائریٹے میں جب کوئی بیمار پڑتا ہے تو گھر کے جو آدمی مر چکے ہیں ان کے
سر الزام دھرا جاتا ہے۔ بیمار کے بال پکڑ لیتے ہیں اور مُردوں کے نام لیتے
جاتے ہیں جس کے نام پر بالوں میں سے آواز نکلنی شروع ہو جاتی ہے اس پر
شبہ پڑتا ہے۔ بھوت کو خوش کرنے کی تدبیریں کرتے ہیں۔ ورنہ بیمار صحت
نہیں پا سکتا۔ بھوت پریت سے چینی بھی سب ڈرتے ہیں۔ کسی بچے کو دورے
آتے ہیں تو اس کی ماں یا کوئی اور عورت مکان کی چھت پر چڑھ جاتی ہے

بے پرواہ ہیں جس کا من اور آتما مضبوط نہیں ہے اس کا جسم کبھی بھی مضبوط نہیں رہ سکتا۔ دانا انسان کا فرض ہے کہ شریر۔ بانی۔ من۔ آتما اور سماج سب کے بلوان بنانے کا خیال رکھے۔ جب تک یہ پنچ رتن بلوان نہیں تب تک من کی کھٹ پٹ نہیں مٹ سکتی۔ جب یہ پانچوں دیو بلوان بنکر پرسن ہوں گے۔ تب جھٹ پٹ پرماتم دیو درشن دے کر من کو گدگد پرسن کریں گے۔ یہ سچائی ہے جو ہر سکھ کے خواہشمند کو بخوبی ذہن نشین کر رکھنی چاہئے۔ (باقی آئندہ)

تین تین باتیں

تین چیزوں سے محبت کرو۔ شجاعت۔ شرافت۔ اُلفت

تین چیزوں کی قدر کرو ذہن۔ لیاقت خوشی۔

تین چیزوں سے نفرت کرو ظلم۔ غرور۔ بیوفائی۔

تین چیزوں کی عزت کرو مذہب۔ انصاف۔ انکساری

تین چیزوں سے حقارت کرو کمینہ پن۔ ظاہر داری۔ حسد۔

تین چیزوں سے خوش رہو حسن۔ کشادہ دلی۔ آزادی۔

تین چیزوں کی تمنا کرو صحت۔ دولت۔ خوش مزاج بیوی

تین چیزوں کی دعا کرو ایمان۔ امن۔ صفائی قلب۔

تین چیزوں کو عزیز رکھو عقل۔ پیش بینی۔ استقلال۔

تین چیزوں کو پسند کرو شفقت۔ خلق۔ خوشدلی۔

تین چیزوں کا اعتبار نہ کرو خوشامد۔ دورنگی۔ فوری محبت

من کے ہارے ہار ہے - من کے جیتے جیت
من ہی راگ رو دویش ہے - من ہی پریم پریت
کبیر من پربت تھا - اب ہیں باباجان
ٹانکی لاگی پریم کی - نکلی کنچن کھان
پہلے یہ من کاگ تھا - کرتا جیون گھات
اب تو من ہنسا بھیا - موتی چن چن کھات
من گورکھ من گوبندا - من ہی ادھر سوئے
جو من راکھے جتن کر - آپ ہی کرتا ہوئے
تینوں ماہیں من بسے - نکس جات تو ٹھور
گورو گم بھید بتائیا - سنتن کی سرمور
یہ تو گت ہے اٹپٹی - سٹ پٹ لکھے نہ کوئے
جو من کی کھٹ پٹ مٹے - چٹ پٹ درشن ہوئے

جب تک انسان اپنے من کی عظمت کو نہیں سمجھتا۔ اپنے من کو قابو کرنے کے لئے یوگ ابھیاس نہیں کرتا۔ اپنے مانسک بل کو نہیں بڑھاتا۔ اپنے من کی کھٹ پٹ کو دور نہیں کرتا تب تک وہ اپنے ستیہ گورو پرماتما کے درشن نہیں کر سکتا اور سچی شانتی کو نہیں پا سکتا۔ من کی کھٹ پٹ ہی اشانتی کا باعث ہے۔ من کی کھٹ پٹ ہی کچھ کرنے دھرنے نہیں دیتی۔ من کی کھٹ پٹ ہی چیت کی برتیوں کو بکھیر کر آتما کو نربل بنا دیتی ہے۔ زیادہ تر لوگ جسم کے بل کا خیال کرتے۔ رات دن جسم کی پوجا میں لگے رہتے ہیں جسم کی خاطر ہی تمام پاپ کرتے ہیں جسم کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔ لیکن اپنے من اور آتما کے بل سے بالکل غافل ہیں۔ اپنے من اور آتما کی کمزوری کے مہاں دکھوں سے بالکل

کہاں گور و کل کہاں یہ عمر اور پڑھنا پڑھا نا پھر
پڑا ہے یتر کی خیا پہ لیکن اُف نہیں کرتا

غنیمت جان لوا ے لڑکو! صحبت پیچر یہ کی
بدن میں بھیشم کے تھی تاب طاقت پیچر یہ کی

امراض مستورات

مرض ہسٹریا یا اختناق الرحم

ہسٹریا انگریزی نام ہے اختناق الرحم عربی نام ہے۔ آجکل عورتوں میں یہ مرض کثرت سے ہے۔ جب عورتوں کا مادہ منویہ جوش مارے اور رحم میں اثر کرا س کا اثر دماغ کو محسوس ہو تو اس مرض کو ہسٹریا کہتے ہیں۔ ہسٹریا کی حالت مرگی اور غشی کے مشابہ ہوتی ہے۔ مگر ہسٹریا اور مرگی میں یہ فرق ہے کہ مرگی میں مریض کے منہ سے جھاگ نکلتی ہے اور ہسٹریا میں صرف غشی ہوتی ہے اور مریضہ کو خواب کی حالت محسوس ہوتی ہے۔ مگر مرگی میں بالکل ہوش نہیں رہتی ہے یہ بیماری مضبوط عورتوں کو اکثر ہوتی ہے یا جن کے خاوند کمزور یا مخلوق ہوں ان کی عورتوں کو اکثر ہوا کرتی ہے۔ یا جن عورتوں کے ماہواری ایام میں بے قاعدگی ہو ان کو ہوا کرتی ہے۔

علاج: غشی کی حالت میں عورت کی ناف کے نیچے برف لگا دیں۔ اور اگر برف نہ مل سکے تو قلمی شورہ پانی میں گھول کر وہ پانی کا برتن اس جگہ پر رکھ دیویں۔ جب ہوش آجاوے تو مستورات کی دوائی نمبر ۲ مجوزہ دوائی خانہ سورج پرکاش امرتسر منگا کر ایک خوراک ہر روز استعمال کرایا کریں۔ اگر وہ نہ منگا سکیں تو مفصلہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔

تین چیزوں کو چھوڑ دو — کاہلی۔ فضول گوئی۔ فوری فیصلہ
تین چیزوں کو پڑھاؤ — اچھی کتاب۔ اچھے دوست۔ اچھے کام
تین چیزوں کے لئے لڑو — عزت۔ ملک۔ دولت۔
تین چیزوں کو اختیار میں رکھو — غصہ۔ نفس۔ زبان۔
تین چیزوں کے لئے تیار رہو — غم۔ زوال۔ موت۔

برہمچریہ کی عظمت

اگر لڑکو نہ کی اسوقت عزت برہمچریہ کی — تو جیون بھر رہیگی تم کو حسرت برہمچریہ کی
نہیں معلوم تھی ہم کو حقیقت برہمچریہ کی — بتادی اک رشی نے آکے عظمت برہمچریہ کی
مٹادیتی ہے صحت کو عداوت برہمچریہ کی — مٹادیتی ہے روگوں کو محبت برہمچریہ کی
نہیں عیاشو! دیکھی تم نے صورت برہمچریہ کی — مگر جھکے دیکھو تو ملاحت برہمچریہ کی
وشئے کی صورت ناپاک پر شیدا نہیں ہوتے — جو ہر دم دیکھتے ہیں پاک صورت برہمچریہ کی
حفاظت جسم کی سب نہیں کرپائے ہم اصلا — کہ جب سے ڈھائی ہے ہم نے عمارت برہمچریہ کی
نہیں گرتی ہے انکے خانہ تن کی عمارت پھر — جنہیں آٹھوں پہر رہتی ہے صحبت برہمچریہ کی
نہ چھینیں ان کو آنکھیں بینائی گھٹے کچھ بھی — اگر کچھ بھی ہو آنکھوں میں بصارت برہمچریہ کی
فوائد برہمچریہ کے نہیں معلوم جن کو تھے — وہ رکھتے ہیں اب کچھ دلمیں حسرت برہمچریہ کی
صدا آتی ہے گوروکل سے بھی ہر وقت ہر ساعت — ہے اونچی عرش اعظم سے رفعت برہمچریہ کی
جو گوروکل وہی معبد ہیں جن کے ملیے درشن — نہیں ہوتی ہے پھر انکو زیارت برہمچریہ کی
نہ ہونگے گال یوں بیٹھے نہ ہونگی یوں منتی تکھیر — اگر ہوگی بدن میں کچھ بھی طاقت برہمچریہ کی

گولیاں بنالیویں۔ ایک ایک گولی دونوں وقت بعد غذا ہمراہ پانی تازہ کھلایا کریں۔

ہسٹریا کے لئے یہ نسخہ مفید ہوگا:۔ زعفران ۶ ماشہ مُر ایک تولہ۔ ایلوان ۲ تولہ ہر سہ کو ملاکر شہد یا گودہ گھیکوار بقدر ضرورت ملاکر بقدر سیاہ مرچ گولیاں بناویں۔ ایک گولی صبح اور ایک رات کو دیا کریں ہمراہ تازہ پانی بعد غذا۔ یہ دونوں نسخے تیار کرکے ہر روز یکے بعد دیگرے استعمال کرانے سے پرمیشور کی کرپا سے ہر دو بیماریاں دفعہ ہوجاویں گی یہ دو دوایاں تا اربس مفید اور مجرب ہیں۔ دوران استعمال او دیہ جماع سے پرہیز چاہیئے۔ (حکیم فتح چند سند یافتہ حکیم حاذق۔ عمدۃ الحکماء مالک وایڈیٹر اخبار سورج پرکاش فرقسر۔ کوچہ ڈیوڑی کرموں)

تندرستی

جسمانی ڈاکٹر و دایم المریض کی دلچسپ بات چیت

(گذشتہ سے پیوستہ)

ڈاکٹر۔ پہلے ہم نے تبلایا ہے کہ قبض کے دور کرنے کا پہلا قدرتی اصول یہ ہے کہ فارن میٹر کا مکمل علم حاصل کیا جائے سو اب ہم تبلاتے ہیں کہ (۱) فارن میٹر کیا ہوتا ہے (۲) فارن میٹر کس طرح جسم کے اندر پیدا ہوتا ہے (۳) فارن میٹر کس طرح بڑھتا ہے (۴) فارن میٹر جسم کے تمام رنگوں کو خاصکر اعضائے رئیسہ کو کس طرح خراب کرتا۔ بیمار۔ کمزور اور ناکارہ بناکر

نوشادر ایک ماشہ۔ کافور ۲ ماشہ۔ ان کو پیس کر ملا لیویں۔ دن میں تین دفعہ صبح دوپہر و شام کو ہمراہ تازہ پانی صرف آدھی آدھی رتی کھلا دیں۔ اس سے درد پیچش شکم کی دور ہو کر ہسٹریا کو افاقہ ہو جاوے گا۔ یا یہ نسخہ عمل میں لاویں برومائیڈ پوٹاس ۵ گرین۔ آب برگ بکاین ایک تولہ ان کو ملا کر ذرا گرم کر کے پلا دیویں۔

باؤ گولہ۔ بعض دفعہ جب مرض ہسٹریا کے اندر خون حیض آتا ہے تو عورتوں کو گرمی محسوس ہوتی ہے۔ اس وقت نادان عورتیں سرد شربت یا سرد دودھ میں پانی ملا کر پی لیتی ہیں۔ تب باؤ گولہ کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے باؤ گولہ اور ہسٹریا میں تھوڑا سا فرق ہے یعنی باؤ گولہ آنتوں تک اتر جاتا ہے اور ہسٹریا یعنی اختناق الرحم صرف رحم کی ہی بیماری ہے۔ باؤ گولہ بھی سخت مرض ہے۔ اس میں شکم کے اندر دائیں طرف یا بائیں طرف آنتوں کے اندر ایک قسم کا ہوا کا گولہ سا بن جاتا ہے۔ اس بیماری میں اولاد کا پیدا ہونا بند ہو جاتا ہے۔ مگر جب بیماری ذرا کم ہو جائے تو اکثر اولاد پیدا ہو بھی جاتی ہے لیکن وقت ولادت زچہ کو سخت درد ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ بچہ بیقاعدہ پیدا ہو کر عورت کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ اس بیماری میں بھی عورتوں کی دوائی نمبر ۴ اور نمبر ۹ تیار کردہ سورج پرکاش میڈیکل ہال مفید ہو گی ان دونوں کے استعمال سے مرض ہسٹریا اور باؤ گولہ پر بشور کی کرپا سے دونوں دفعہ ہوں گے۔ اگر یہ نہ منگا سکو تو یہ نسخہ عمل میں لاویں۔ باؤ گولہ کے لئے مفید ہو گا۔

ہینگ ایلوا۔ سہاگہ سفید۔ دارچینی۔ آب ادرک۔ ہلیلہ زرد ہر ایک ہموزن لے کر باریک پیس کر شہد یا گودہ گھیکوار کے اندر چنے کے برابر

کس چیز کی بدہضمی کس چیز سے دور ہو سکتی ہے

گھی کی بدہضمی لیموں کے رس میں سیاہ مرچ ڈال کر یا گرم پانی کے پینے سے رفع ہوجاتی ہے۔

تیل۔ دودھ چاولوں اور بھونگ کی بدہضمی دہی کا مٹھا پینے سے دور ہوجاتی ہے۔

آم کی بدہضمی دودھ میں سونٹھ ڈال کر پینے سے رفع ہوجاتی ہے۔

میٹھا آم چوس کر اگر اوپر سے دودھ کی لسی پی جائے تو وہ بسہولت ہضم ہوجاتا ہے۔

کیلے کی بدہضمی گھی سے۔ تربوز کی سرکہ لیموں کی شہد کے پانی سے۔

ناریل کی چاولوں کے بیج سے۔ ہلدی اور کھجور کی لیموں کے رس سے سنگھاڑا۔ انگور اور کھانڈ کی سونٹھ یا ناگرموتھا کے پانی میں ابال کر پینے سے لہسن کی دودھ سے۔ گیہوں کی اجوائن سے۔ بیروں کی گرم پانی سے۔ جامن کی سونٹھ کھانے سے۔ کھچڑی کی سیندھا نمک پھانکنے سے چنے و بجی کی اجوائن پھانکنے سے سپاری۔ جائفل سرکہ اور کافور کی سمندر جھاگ سے۔ گائے کے دودھ کی کھانڈ کے شربت سے۔ لڈو اور پوریوں کی پیپل سے۔ کھیر کی مونگ کے پانی سے اور آلوؤں کی بدہضمی چاولوں کے پانی کے پینے سے رفع ہوجاتی ہے۔

(سوختہ جیون)

طرح قبل از وقت موت کا شکار بنتا ہے؟ (۵) فارن میٹر سے کس طرح جسم پاک رکھا جا سکتا ہے؟ (۶) فارن میٹر کے زہر سے جن انسانوں کا جسم ہمیشہ پاک رہتا ہے انکو کس پرکار کا قدرتی آنند محسوس ہوتا ہے۔ ان چھ سوال و جواب کا تعلق ان ہی فارن میٹر کا مکمل علم ہے اس مکمل علم کے رکھنے والا ہی کامیابی قبض کے دکھ سے بچکر تندرست و توانا رہ سکتا ہے۔ برخلاف اس کے جس انسان کو یہ مکمل علم حاصل نہیں ہے وہ ہمیشہ دائم المریض بنا رہے گا۔ اور دوسروں کو بھی دائم المریض بناتا رہے گا۔ جو شخص ہمیشہ تندرست و توانا بن کر آنند جیون حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ اس سچے مفید عام سرو ہتیشی سرو اپکاری مکمل علم کی طرف ضرور دھیان دے ضرور اس علم کو خود سیکھے ساتھ ہی دوسروں کو سکھلا دے۔ فارن میٹر سے دنیا کو پاک کرے فارن میٹر کی زہر نے ہی تمام دنیا کو زہریلا بنا رکھا ہے۔ سنسار کے اندر جتنی برائیاں اور بیماریاں۔ جتنے دکھ پاپ اور دغا فریب پھیل رہے ہیں وہ اسی فارن میٹر کے سبب سے ہیں۔ فارن میٹر ہی تمام خرابیوں اور دکھوں کا منبع ہے۔ اگر سنسار سے فارن میٹر دور ہو جاوے تو پھر کوئی پاپ اور دکھ نہ ہوگا۔ تمام دنیا شانتی کا گھر بن جاوے گی۔ اس فارن میٹر سے ناواقفیت ہی فارن میٹر کی ترقی اور سختی کا اصلی باعث ہے۔ فارن میٹر کی ناواقفیت ہی بجائے فارن میٹر کو دور کرنے کے فارن میٹر کو بڑھا رہی ہے۔ فارن میٹر کا مکمل علم مفید عام اور ضروری علم ہے۔ ہر فرد بشر کے سکھ و آرام کا علم ہے۔ اور ہر ایک انسان کے قابل غور ہے۔

(باقی آئندہ)

مریض کو بخار پیدا ہو جاتا ہے اور دست اور قے بند ہو جاتے ہیں۔ اور پھر کلیہ فائدہ ہو جاتا ہے۔ یہ کیا عجیب بات ہے ہم نے اس عرق کو چند مریضوں پر آزمایا ہے۔ یہ نسخہ جو دھپور ریاست کے ایک وید نے ہمیں تبلایا تھا۔

ہرنیں سنگھ مدرس ملک پور۔ (تیاگی برہمن میرٹھ)

کیسر کی کیاری

(۱) ایک دن اکبر بادشاہ کے دربار میں گائے کی تعظیم کی بابت پنڈت لوگ تقریر کر رہے تھے۔ ایک فاضل طبیب نے عرض کی کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ اس کا دودھ شافی اور گوشت ترقی مرض کیلئے کافی ہے۔ ایک ہندو ظریف بولا کہ حضور اگر گائے میں کچھ عظمت نہ ہوتی تو قرآن شریف میں سب سے پہلے سورہ بقر کیوں ہوتی۔ اس جواب سے بادشاہ بہت خوش ہوئے۔

۲

ایک بدمعاش برہمن کے پاس ایک عورت چیلی ہونے کو گئی۔ برہمن نے کہا چیلیوں پر فرض ہے کہ گورو کو تن من دھن نذر کریں۔ اس نے جواب دیا میں پرشیور کی۔ اور تن شوہر کا اور دھن اولاد کا ہے۔ تمہارے واسطے تینوں کا فضلہ۔

۳

ایک بادشاہ عادل اور منصف مزاج نے کسی مسخرے غلام سے پوچھا کہ تو تاش کھیلنا جانتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں بادشاہ اور غلام میں فرق نہیں کر سکتا۔

ملک کوریا کے ہفت طلسم

(۱) ایک گرم پانی کا چشمہ ہے جس میں نہانے سے سب بیماریاں دور ہوتی ہیں (۲) دو چشمے فاصلے پر ہیں جب ایک بھرتا ہے تو دوسرا خالی ہو جاتا ہے مگر ایک کا پانی کڑوا ہے۔ دوسرے کا میٹھا (۳) پہاڑ کی ایک کھوہ ہے جس میں سرد ہوا ایسی تیزی سے چلتی ہے کہ انسان اندر نہیں جا سکتا (۴) ایک عجیب جنگل ہے کہ خواہ اس کے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ کر آگ سے جلا دو۔ مگر پھر ہرا ہو جاتا ہے (۵) ایک بہت بڑا پتھر ہوا میں معلق کھڑا ہے اس کے نیچے ہو کر راستہ چلتا ہے (۶) ایک پتھر صدہا برس سے پڑا ہے جو انگارے کی طرح لال اور گرم ہے (۷) بدھ کی سنگین مورت ہے جس سے پسینہ نکلتا رہتا ہے اس کے آس پاس نہ کوئی درخت یا گھاس اگتی ہے۔ نہ کوئی جانور قریب جا سکتا ہے۔ (عالمگیر جنتری)

طاعون و ہیضہ کا آزمودہ و شرطیہ نسخہ

دو چھٹانک عرق گنفل (پیاز) میں سات بار روپیہ یا چاندی خوب گرم کر کے بجھائے اور ایک گھنٹہ میں دو دفعہ مریض کو پلا دے اور جب ختم ہو جاوے اور حالت مریض کی نہ بدلے تو اور عرق نکال کر ترکیب بالا کے بموجب تیار کرلے اور پھر پلا دے۔

فائدہ۔ اس عرق سے طاعون کا بخار فوراً اتر جاتا ہے اور ہیضہ کے

مفید چٹکلے

مکانوں میں لوبان کی دھونی دینے سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔

کافور کو اونی کپڑوں میں رکھنے سے کیڑا نہیں لگتا۔

اگر پھٹکری قلعی میں ملا کر مکان پر لیپ دیں تو وہاں پر کھٹمل نہیں رہیں گے۔

چاندی کے زیور کے ساتھ کافور رکھو وہ میلا نہ ہوگا۔

پانی میں عرق لیموں ملا کر ابالنے سے چاول کے دانے الگ ہو جاتے ہیں۔

لیموں کے فائدے

لیموں کے رس میں سٹرک ایسڈ کھٹائی ہوتی ہے وہ ہاضمے کے لئے بہت مفید ہے۔ گردے اور جگر کے لئے بھی بہت فائدہ مند ہے۔ اس کے ذریعے تمام صفرا وغیرہ خارج ہو جاتا ہے۔ اور بڑی خوبی یہ ہے کہ پیٹ صاف رہتا ہے۔ ایک بڑی غلطی بعض دفعہ کی جاتی ہے کہ چھلکا پھینک کر رس نچوڑا جاتا ہے۔ لیموں کے چھلکے میں ایک طرح کا تیل ہوتا ہے جس کے نچوڑنے سے نہ تو صرف ایک دل پسند خوشبو اور ذائقہ ہو جاتا ہے بلکہ بیماری کی طرح اس میں بھی آدمی کو چست کرنے کی خاصیت ہے۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں نے معلوم کیا ہے کہ اگر نیم گرم دو چھٹانک پانی اور ایک چھٹانک لیموں کا رس ملا کر پیا جائے تو اس سے آدمی کو ذرا بھی نقصان نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ سب اجرام (کرم) ہلاک ہو جاتے ہیں جن کے سبب لوگ کئی بیماریوں میں گرفتار رہیں۔ یہ عرصہ سے دریافت ہو چکا ہے کہ گٹھیے اور زیادہ گوشت خوری کے لئے جو دانتوں میں لگ جاتا ہے اور مسوڑوں کی خرابی کے لئے بہت فائدہ مند ہے پر لوگ اس بات کو بخوبی نہیں سمجھتے کہ وہ اسی قدر ہم

۴

نورجہاں بیگم نے جہانگیر بادشاہ سے کہا کہ آپ کے منہ سے بو آتی ہے بادشاہ نے یہ بات اپنی بی بی سے کہی کہ تم تو ہمارے منہ کی بو بری نہیں بتاتیں اور نورجہاں بتاتی ہیں جو دیانی بولی کہ ایک مرد کا جو منہ سونگھے۔ اس کو دوسری بو کی کب تمیز ہوتی ہے۔

۵

ایک روز اکبر بادشاہ اپنے والد بزرگوار کے مرقد شریف پر تشریف لے گئے۔ اور فاتحہ پڑھ کر باچشم تر وہاں سے یہ کہتے ہوئے برآمد ہوئے

ع جہاں میں کوئی بھی دایم رہا ہے

ملا صاحب نے یہ مصرع سن کر عرض کیا حضور سچ ہے۔ ع

مگر نام نکو قایم رہا ہے

مفید معلومات

رنگ گورا کرنا۔ دو تولہ ہلدی لال چندن نیمبی کے دودھ میں پیس کر لگانے سے کالا رنگ گورا ہوتا ہے۔

آواز صاف کرنا۔ ادرک تین درم۔ پرانا گڑ پانچ درم نہار منہ کھانا۔

بال بڑھانا۔ آنولہ لیموں کے عرق میں پیس کر ۲ دن تک ملنا خوب بڑھاتا و کالے رکھتا ہے۔ ترپھلا میں ہم وزن میٹھا تیل اور اڈنا پانی ملاکر ایک ہفتہ رکھ چھوڑو پھر نرم آگ پر پکاؤ جب تیل رہے اتار لو اور لگاؤ۔ بال سیاہ و دراز ہونگے

(عالمگیر جنتری سنہ ۱۹۱۰ء)

شکریہ

ہم مفصلہ ذیل اصحاب کے از حد مشکور و ممنون ہیں - جو خریدار ماڈرن ہند کے بڑھانے میں دل وجان سے کوشش فرما رہے ہیں - (۱) لالہ رام چند صاحب پنشنر حال منصرم بندوبست ۱ خریدار - (۲) بابو شیودیال صاحب سب پوسٹماسٹر حسن ابدال ۱ خریدار (۳) - پنڈت بجنا تھ سنگھ شرما ہمیرپورہ ۱ خریدار (۴) بابو حکومت رائے صاحب ہیڈ کلرک وزارت بارہ مولہ ۱ خریدار (۵) - لالہ ہیت رام جی جیلر سب جیل گاگو ۲ خریدار (۶) - لالہ چھبیلا لال صاحب چھلیرا ۱ خریدار - (۷) - لالہ لکھن لال صاحب ہیڈ ماسٹر پنجابی سکول کوئٹہ ۲ خریدار - (۸) - لالہ جوتی پرشاد صاحب نگینہ ۱ خریدار (۹) - دیو کلیان دت جی دھام پور ۲ خریدار - (۱۰) - لالہ پرتھی چند صاحب چوپڑہ ۱ خریدار ‫+

اشتہار دینے والوں کیلئے نادر موقعہ

میعاد	پورا صفحہ	نصف صفحہ	چوتھائی صفحہ
یکسال	للعہ	۱۲	۱۰ عہ/
ششماہی	۱۲	۱۰ عہ/	۶ عہ/
سہ ماہی	۱۰ عہ/	۶ عہ/	۱۳/
یکدفعہ	۲ عہ/	۱۸/	۱۰/

مینیجر ماڈرن ہند لاہور

طرح کے بخار یعنی موسمی اور دوسرے صفراوی بدہضمی زکام گلے کے خراش اور درد وغیرہ وغیرہ اور بہت سی بیماریوں کے واسطے بہت عمدہ دوا ہے +

اگر تین لیموں کا رس غسل کے پانی میں ملا یا جاوے تو عجیب لطف اور صفائی حاصل ہوگی۔ اس کی ترشی سے تمام میل اور پسینہ وغیرہ جو بدن کی سوراخوں کو بند کرکے رکھتا ہے کٹ جاوے گا +

سر کی خشکی ہٹانے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی چیز نہیں کہ لیموں کا رس پانی میں سر پر ملا جائے۔ غرضیکہ یہ چیز اندرونی و بیرونی استعمال کے واسطے بے نظیر ہے +

تھوڑا سا رس اگر پانی میں ملا کر دانت صاف کیے جائیں۔ تو نہ صرف وہ میل جو دانتوں پر جم جاتا ہے اُتر تا ہے بلکہ منہ کا مزہ عمدہ اور خوشبودار ہو جاتا ہے +

اگر سر میں درد ہو تو لیموں کی دو تین پھانکیں تیز چاء کے ایک پیالے میں نچوڑ کر پینے سے آرام ہو جاتا ہے +

مچھر کھٹمل۔ پسو وغیرہ کے کاٹنے پر جو کھجلی اور درد کی تکلیف ہوتی ہے اس پر اس کے لگانے سے جھٹ آرام ہو جاتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو کوئی گھر لیموں یا عرق لیموں نمبر ۲ ہونا چاہیے۔ اسکے فائدے بیشمار ہیں +

صفراوی درد سر کے لئے بھی ایک چاء کا چمچہ بھر عرق لیموں تیز قہوے کی پیالی میں ملا کر پینے سے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے +

ناخنوں پر اگر کسی قسم کے داغ ہوں تو یک چاء کا چمچہ بھر عرق لیموں اور ایک پیالی گرم پانی کے ساتھ دھونے سے سب داغ وغیرہ چھوٹ جاتے ہیں۔ اور ناخن بھی بہت نرم ہو جاتے ہیں اور کاٹنے میں ذرہ تکلیف نہیں ہوتی +

ویدراج پنڈت دھرم دیو کویراج نے جو اسکے سمپادک ہیں۔ ویدک دھرم کے پرچار کی خاطر ہفتہ وار کر دیا ہے۔ اسکے اندر اچھے اچھے قسم کے لیکھ کوتا اور ویدا اُپدیش۔ جنگ کی تازہ تازہ چیدہ خبریں۔ اور دیگر ملکی حالات چھپتے ہیں خاصکر ویدک دھرم کے پیار کرنے والے نیز ویدک دھرم کے مخالفوں کے لئے نہایت ہی مفید اخبار ہے۔ چھپائی اور کاغذ بھی اچھا ہے۔ قیمت سالانہ عار ہے۔ نمونہ فی پرچہ ۱ ہے جو سکھ صاحبان اس پرچہ کی خریداری منظور فرماوینگے ان کو صرف ۲ سالانہ میں دیا جاوے گا۔ کیونکہ ایک پراپکاری مہاشے نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ ۱ فی خریدار خاص سکھوں کے اتساہ کے لئے اپنی گرہ سے کچھ عرصہ تک دینگے ✦

(۲) ٹمپرنس میگزین امرتسر۔ یہ ماہواری رسالہ باہتمام ماسٹر بسنت سنگھ صاحب آنریری لکچرار اینگلو انڈین ٹمپرنس ایسوسی ایشن لنڈن مدت سے نکل رہا ہے۔ اسکے اندر شراب بھنگ چرس حقہ وغیرہ تمام منشی اشیاء کے متعلق بہت اعلےٰ و دلچسپ نثر و نظم میں مضامین چھپتے ہیں۔ ساتھ ہی سبق آمیز تصویریں بھی ہوتی ہیں دیش کو ایسے اخلاقی رسالوں کی بہت ہی ضرورت ہے۔ ضرور اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ قیمت سالانہ عہ فی پرچہ ۲ ہے ✦

(۳) پنجابی ٹمپرنس گیت حصہ دوم۔ دہم یازدہم ✦ ترانۂ ٹمپرنس حصہ پنجم۔ سوم ہفتم ہشتم ٹمپرنس ٹریکٹ حصہ چہارم۔ ششم ٹمپرنسی چٹھیاں لاگ نمبر ۱ (سگرٹ نوشی) یہ اردو ٹریکٹ ٹمپرنس فیڈریشن امرتسر سے مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ بہت عمدہ دلچسپ نصیحت آمیز ٹریکٹ ہیں۔ کئی گورمکھی میں بھی چھپے ہوئے ہیں۔ خود منگا کر پڑھو اور دوسروں کو پڑھاؤ ✦

سوالات عام

(۱) مجھے بوٹیلی پاؤڈر کی ضرورت ہے۔ کیا کوئی صاحب قیمتاً ارسال کرینگے۔ اگر کوئی نسخہ ارسال کرینگے تو ان کو جریان کی دوائی ارسال کر دینگے۔ (ب) اگر کوئی صاحب کالی روشنائی کا اعلے نسخہ جانتے ہوں تو تحریر کریں۔

(ویدیہ کایان دت ودھام پور)

(۲) میرے ایک دوست کو جس کی عمر عین شباب تقریباً ۲۱ یا ۲۲ سال کی ہے مونچھیں نہیں آتی ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسا ہی دیر تک نہ آئیں گی۔ اگر کسی صاحب کو کوئی نسخہ بال اُگانے کا معلوم ہو۔ تو مطلع کریں۔ (ب) مجھے گُندہ ہوا راجپوت تاریخ درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو۔ کہ کس جگہ اور کس قیمت پر ملسکتی ہے تو اطلاع دیکر مشکور فرمادیں + لالہ بجوام راجپوت گھوڑیواہہ قلعہ عبداللہ)

(۳)۔ میرے ایک دوست کا ہاتھ لکھتے وقت کانپتا ہے۔ کوئی صاحب علاج جانتے ہوں۔ تحریر فرمادیں + (خریدار نمبر ۱۹۳۹) +

(۴)۔ عمدہ تیل خوشبودار کا نسخہ جو دماغ کیلئے مقوی اور بال سیاہ کرتا ہو تحریر فرمادیں + (خریدار نمبر ۱۸۵) +

(۵)۔ میرے ایک دوست آٹھ ماہ سے گامیراں یعنی گلے میں گلھیراں ہیں۔ بہت علاج کیئے۔ مگر کوئی ایسا نسخہ نہیں ملا جو صحت پہنچا سکے۔ براہِ نوازش جواب دیں کونسی دوائی تجویز کی جاوے۔ نوٹ۔ گامیراں جس کو فناجیل و کنٹھ مالا بھی کہتے ہیں + (بابو اچھرو رام صاحب مختار رینالہ) +

ریویو

(۱) پنجابی سوریا گور مکھی اخبار۔ پہلے یہ مدت تک ماہواری نکلتا رہا۔ اب کچھ عرصہ سے

خریداران مارتنڈ ضرور دھیان دیں

جن اصحاب کا چندہ فروری میں ختم ہوتا ہے اُن کے نام مارچ کا پرچہ معہ پُستک جیون رکھشا
شیو سنکلپ من اپنشد عہ کا وی پی کر کے بھیجا جاوے گا۔ جن اصحاب کو کسی سبب سے خریداری
سے انکار ہو وہ جیٹ نمبر کا حوالہ دیکر مطلع کریں تاکہ انکے نام وی پی نہ بھیجا جاوے ؎

نئے خریداروں کیواسطے خاص رعایت و حل طلب معمہ

جو صاحبان مارتنڈ کی خریداری منظور فرمادینگے انکو ۲۱۲ صفحہ کی ایک نہایت ہی مفید اخلاقی اور دلچسپ کتاب
امرت جیون مفت دیجاویگی اور جو اصحاب خریداری منظور کرینگے ساتھ ہی معمہ بھی حل کرینگے
اُن کو علاوہ امرت جیون کے ایک مفید کتاب (ہمیشہ کا نفع) انعام دیجاویگی۔ نئے خریداران کے
نام عہ کا اور معمہ حل کرنیوالے خریداروں کے نام عہر کا وی پی ہوگا مگر یاد رہے کہ وی پی وصول کرنیکے
بعد حل کرنیوالوں کو انعام نہیں دیا جاوے گا۔ صرف نئے خریدار کوشش کریں ؎

حل طلب معمہ

چلتا ہے بغیر پاؤں کے وہ — سنتا ہے بغیر کان کے وہ
ہاتھوں کے بغیر ہے سرانجام — کرتا ہے وہ طرح طرح کے کام
گرچہ وہ دہن نہیں ہے رکھتا — سب چیزوں کا مزہ ہے وہ چکھتا
کہنے کو اگرچہ بے زبان ہے — لیکن وہ بڑا ہی خوش بیان ہے
آنکھوں کے بغیر ہے وہ ناظر — نے جسم وہ لمس سے ہے قادر
بینی کی نہیں کچھ اس کو حاجت — بے بینی ہے سونگھنے کی قدرت
ہر فہم و خیال سے ہے برتر — تعریف بیان سے اسکی باہر

جنوری کے معمہ کا حل۔ غم۔ فکر۔ اندوہ ہے ؎

مفصلہ ذیل اصحاب نے معمہ حل کیا:۔ (۱) لالہ رام نواس جی دلال دھام پور (۲) پنڈت چھجو سنگھ جی مختار دھام پور (۳) لالہ شنکر لال نائب منشی نہر گنگ میرٹھ (۴) لالہ چھبیلداس مہاجن رئیس ... (۵) سردار گیان سنگھ گھروٹہ (۶) شریمان متھراداس جینی اوورسیر بھٹنڈہ (۷) لالہ خوشحال چند کپور سیکرٹری انسپکٹر امرتسر (۸) لالہ گردھاری لال ... انجمن ... سکول ہلی (۹) وزیر ... سیر نگر (۱۰) لالہ پوہلو رام طالب علم عالم پور کوٹلہ (۱۱) لالہ امرناتھ طالب علم گوجرانوالہ (۱۲) لالہ ... چند جیا شودیرہ غازیخان (۱۳) بابو منشی دھر متر سبپد شاسترپٹیری ضلع گوہاٹی (۱۴) بابو سوجیلی کالستھ سری درستوی لبنٹا (۱۵) لالہ درگا پرشاد کمپونڈر صدر ہسپتال اعظم گڑھ ؎

کتاب	قیمت
پنج منتر حصہ دوم تعلیم و تربیت پرورش اطفال	۴ر
پنج پرکاش کا تیسرا ایڈیشن تہذیب اخلاق	۴ر

کتب مصنفہ ماسٹر بشن داس جی بی اے

کتاب	قیمت
ہند و تہذیب حصہ اول	۱۲ر
قانون کرم	۸ر
ویدک دھرم اور سائنس	۸ر
انسانی خوراک	۴ر

متفرق

کتاب	قیمت
امرت جیون	۷ر
آنند جیون	۴ر
قدرتی زندگی	۱۰ر
اکسیر پیٹ	۳ر
گلدستہ مضامین	۴ر
مہاتما راجہ رام موہن رائے کا جیون چرتر	۴ر
مہرشی دیانند مہاتما کا جیون چرتر	۴ر
گلدستہ اخلاق	۴ر
ایشور کا ملاپ	۴ر
کامل سنیاسی یا اسرار سینہ	۱۲ر
خزانہ حکمت یا آئینہ روزگار	۴ر
دفتر معرفت۔ غزلوں کا مجموعہ	۳ر
سورگ کی سیڑھی	۳ر
آریہ جیون	۴ر
مکتی کا سندیہ گیان اردو	۳ر
〃 〃 ہندی	۶ر
یوگی	۴ر
بھوجن ودھی اردو	۳ر
اپدیش منجری	۷ر
شبھ اپدیش	۴ر
اوم پرکاش	۴ر
نوجیون ودیا ہندی	عہ
لڑکا یا لڑکی	۴ر
کلید صنعت	۳ر
زندہ کرامات	۸ر
سچا آریہ	۳ر
رتن بے بہا	۳ر
راجپوت جیون سندھیا	۷ر
آریہ گاین جلد دوئم	۸ر
پرتھی راج راسہ	عہ
بھگوت گیتا منظوم	۴ر
بھگوت گیتا گٹکا معہ ترجمہ و تفسیر	۴ر
اصلی صحیح وڈا گوید اپدیش اردو	۶ر
نت نیم اردو	۱ر
سچا سودا اردو	۱ر
پنج گرنتھی اردو	۴ر
گیان پرکاش	۸ر
جیون چرتر پرمہنس سوامی رام کرشن	۶ر
سوامی ویویکانند	۸ر
دنیا کے نو مہاپرش	۵ر
ہند و عظمت کا آخری نشان	۳ر
راماین سار	۳ر
روحانی عروج	۸ر
منوسمرتی اردو	۸ر
شریمد بھاگوت اردو	سے

ملنے کا پتہ ـــ امرت جیون پستکالیہ لاہور۔

سال نو کی خوشی میں مارتنڈ کے لیئے خاص رعایت

ناظرین مارتنڈ آپکو سال نو مبارک ہو - پرماتما سری شکتیمان آپکو آپکے شبھ ارادوں میں کامیابی بخشیں - آپ کو واضح ہو کہ ہم نے سال نو کی خوشی میں آپکے لئے اپنی بیش بہا کتاب کی قیمتوں میں خاص رعایت کی ہے - کتابوں کے بارے میں صرف اس قدر کہدینا ہی کافی ہے کہ وہ لاثانی خزانہ ہے جہاں سے آپ اپنی ضرورت کی ہر ایک چیز حاصل کر سکتے ہیں - اور ان کتابوں کی ہدایات پر عمل کرنے سے جو نہایت ہی آسان ہیں جن کو ایک بچہ تک کر سکتا ہے آپ وش کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں + کتابوں کا نام اور قیمت حسب ذیل ہے:-

(۱) برہم یگیہ قیمت ۸ر معہ محصولڈاک +
(۲) - جیسا خیال ویسا مآل - قیمت ۱۰ار +
(۳) - قدرتی علاج - قیمت ۱۰ار +
(۴) - لا آف منٹل ارزم - قیمت ۱۲ر +
(۵) - اسرار حافظہ - قیمت ۱۲ر +

کل سٹ کے خریدار کو صرف مبلغ للعہ کا وی پی کیا جاوے گا - علاوہ اس کے ہمارے امرت چورن کا نمونہ کا پیکٹ مفت روانہ کیا جاوے گا +

ہم پختہ امید کرتے ہیں کہ آپ ضرور اس رعایت سے مستفید ہونگے اور اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دینگے - علاوہ ازیں ہم جو امرت چورن فروخت کرتے ہیں اس سے بہتر چورن امراض شکم مثلاً درد شکم بدہضمی - کرم شکم - ضعف ہضم پیچش وغیرہ وغیرہ کے لئے آپکو دنیا بھر میں نہیں ملیگا - نیز وہ تعریف بتقول ہے - صرف ایک دفعہ ہم سے بطور آزمائش منگا لیجئے امید ہے پھر آپ دوسرے چورن نہیں خریدینگے - قیمت ۸ر معہ محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ +

ملنے کا پتہ

ٹھاکر برج راج سنگھ (وکیل نالہ گڑھ) رام بازار شملہ

چندر پربھا

ہر ایک شخص خوبصورتی کو چاہتا ہے۔ خاصکر جلال و جمال والا خوبصورت چہرہ ہی اقبال و تندرستی کی نشانی ہے بدصورت چہرہ سے نحوست ٹپکتی ہے اگر آپکو خوبصورت تندرست و بارعب بننے کی سچی خواہش ہے تو ہماری چندر پربھا کا استعمال کیجیے اس کے باقاعدہ حسب ہدایات استعمال کرنے سے چہرہ کے بدنما داغ دھبے۔ چھائیاں۔ تخم وغیرہ تمام بدصورتی کے نشان دور ہو کر چہرہ کا رنگ و روغن نکھر آتا ہے۔ رخسارے گلاب کے پھول کی طرح ملایم و لال بنجاتے ہیں۔ اور چہرہ چاند کا ٹکڑا نظر آتا ہے۔ خاصکر عورتوں کے لئے یہ نعمت بے بہا ہے۔ اس کی خوبیوں کی نسبت ہمارے پاس کئی تعریفی خطوط آچکے ہیں۔ مثلاً ایک تازہ سرٹیفکیٹ یہ ہے۔ شری مان جگت لال گپتا فورتھ ماسٹر مڈل سکول مقام مرجپور تحصیل [illegible] نسی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی چندر پربھا کی ڈبی چار عدد بھیجی جس کی ہم نے اور ہمارے چند دوستوں نے آزمائش کی تو بہت ہی مفید ثابت پایا۔ اور چہرہ چند ہی روز میں بارونق خوبصورت نکل آیا۔ اور تمام پھنسیاں و تخم وغیرہ جاتے رہے۔ جو تعریف کر اس کی آپ نے اشتہاروں کی ہے اس سے دو چند وصف اسکے اندر موجود ہیں۔ آپ دیگر اشتہار بازوں کی طرح سے جھوٹ بولکر لوٹنا نہیں چاہتے۔ بلکہ اپنی سچائی کا پردہ کھولکر تمام پبلک کو دکھاتے ہیں۔ میں اپنے دوستوں سے پر زور سفارش کرتا ہوں کہ جس قدر بھی چندر پربھا کی تعریف کیجائے تھوڑی ہے زیادہ تعریف کرنا فضول۔ آپکو آزمائش کرنے سے پتہ لگ جاویگا۔ قیمت فی ڈبیہ ٹین والی ۱ر [illegible] مٹی کی ڈبی میں ۱۱ر علاوہ محصولڈاک

المشتہر مینیجر آنند بھنڈار لاہور

بغیر کسی انوپان اور بلا پرہیز کی ایک خوش ذائقہ مندا اور خوشبودار دوا
سدھا سندھو
جو کہ ۱۴ سال سے مجرب اور سرکار سے رجسٹری شدہ ہے۔ اس ایک ہی دوا سے کف۔ کھانسی۔ دست۔ سردی کی کھانسی۔ گرکھانسی۔ ہیضہ درد قولنج۔ شول۔ سنگرہنی۔ آنؤں۔ لوہو کے دست۔ قے ہونا۔ ہاتھ پیروں کا درد۔ گٹھیا کا درد۔ غش آنا۔ سردی کا بخار۔ بالکوں کے ہرے پیلے دست دودھ ٹپکنا۔ ان سب بیماریوں کی میٹھی اور ذائقہ دار دوا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ (۸/) ڈاک خرچ ایک سے چھ شیشی ۳/ ۱۲ لینے سے ایجنٹوں میں نام لکھا جاتا ہے۔ جتنی تعریف اس دوا کی اخباروں نے کی ہے۔ ہندوستانی کسی دوا کی نہیں ہوئی۔ پورا حال جاننے کے واسطے بڑی فہرست منگا کر دیکھو۔ دوا فروشوں کو نمونہ مفت
داد کی دوا
یہ ایک سفوف ہے جس کو پانی میں ملا کر لگانے سے بغیر کسی طرح کی جلن اور تکلیف کے داد دو تین دن میں جڑ سے آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴/ ۱۲۰۰ لینے سے
منگانے کا پتہ
سکھ سنچارک کمپنی متھرا

خالص شدہ سلاجیت آفتابی

ہمالیہ پربت کی نہایت خالص اور اعلیٰ ۔۔۔ سلاجیت ہو کر سورج کی گرمی سے شدھ کر کے تیار کی گئی ہے جسکے ویدک حکمت کی کتابوں میں بے شمار فائدے درج ہیں اور جو کہ سالہا سال کے تجربہ سے ٹھیک ثابت ہوئے ہیں "چوٹ خواہ نئی ہو خواہ پرانی ہو" اسکے استعمال سے فوراً دور ہو جاتی ہے خون تازہ اور صالح پیدا کرتی ہے پرانے سوزاک اور جریان اور پرمیو دور کرنیمیں نہایت اعلیٰ درجہ کی دوائی ہے۔ کمر درد کو دور کرتی ہے کمزور بدن کو طاقتور بناتی ہے خون صاف کرتی ہے آنکھوں میں روشنی لاتی ہے قوت باہ کے پیدا کرنیمیں اکسیر اعظم ہے امساک طبعی کو بڑھاتی ہے احتلام و کثرت جریان کو روکتی ہے منی (ویرج) کو بڑھاتی ہے پتھری اور ریگ مثانہ کو جڑ سے اکھاڑتی ہے پھیپھڑوں کی امراض از قسم کھانسی دمہ سل۔ دق اور سینہ کی دیگر پرانی بیماریوں کو دور کرتی ہے دل اور دماغ کو فرحت دیتی ہے عورتوں کی کمزوری اور سفید پانی کو دفع کرتی ہے حیض باقاعدہ لاتی ہے۔ کمزور بچوں کو فربہ کرتی ہے گربھ کی حالت میں اسکا استعمال نہایت ہی مفید ہے بچہ باقاعدہ پیدا ہوگا کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی اسکے استعمال سے قدرتی طور پر خون اور ویرج (منی) بڑھتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ موسم سرما میں اس کا استعمال نہایت ہی مفید ہے قیمت فی ڈبیہ جو کہ سال بھر کیلئے کافی ہے صرف ۔۔۔

کلکتہ کے اعلیٰ پولیس افسر کی تازہ شہادت

عالیجناب بابو ۔۔۔ صاحب ایم مکرجی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس محکمہ سی آئی ڈی کلکتہ تحریر فرماتے ہیں گذارش یہ ہے کہ آپکے یہاں کی سلاجیت ایک واقف امراض سینہ دمہ پرانی کھانسی ہم نے منگایا تھا اور اسکے کھانیسے ہم کو بہت فائدہ ہوا ہے براہ مہربانی چند شیشیاں اور روانہ فرماویں بہت جلد ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء

اگر آپ کو یا آپکے کسی دوست کو کبھی شدھ سلاجیت کے منگانیکی ضرورت ہو تو ذیل کے پتہ سے منگالیا کریں

حکیم فتح چند سند یافتہ عمدۃ الحکما حکیم حاذق سوریہ پرکاش میڈیکل ہال امرتسر

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن
نمبر ۲۰
کافوری جنتری ۱۹۱۵ء
سنہ ۱۹۱۵ء کی کافوری جنتری نہایت خوبصورت اعلےٰ درجے کے چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور بلاقیمت و محصولڈاک قدردانوں کے پاس بھیجی جاتی ہے۔ اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر دس متفرق جگہ کے شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھ کر بھیجدیجئے۔ جنتری بواپسی ڈاک آپ کی خدمت میں روانہ کر دیجاوے گی +
تندرستی کی گفتگو
اپنی اپنی صحت کو درست کرنے کے لئے امیر سے غریب تک فکر میں رہتے ہیں اور اپنی من مانی جس کو جیسی سوجھتی ہے ویسا ہی کرتے ہیں۔ دولتمند۔ گھی۔ دودھ۔ میوہ وغیرہ کھاتے ہیں۔ اور قیمتی دوا کی تلاش کرتے ہیں۔ غریب کم خرچ جڑی۔ بوٹی اور ٹٹکلے کی کھوج میں رہتے ہیں۔ اس جاڑے کے موسم میں ایسے مقویات کا کھانا بھی نہایت مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اس موسم میں ہر چیز مریض کے موافق ہوتی ہے۔ اس فکر اور دقت کو دور کرنے کی نہایت ہی آسان ترکیب ہے جس میں نہ تو زیادہ پریشانی ہوتی ہے اور نہ اس قدر لیاقت سے باہر خرچ ہے وہ ڈاکٹر ایس کے برمن کی مقوی بادامی گولیاں ہیں۔ آپ بھی آزمائش کرکے دیکھئے۔ یہ خون کو بڑھاتی ہیں۔ اور خون کو نیا پیدا کرتی ہیں۔ جوانی کی بے اعتدالیوں کی وجہ جو خرابی ہو۔ اور جوانی میں بڑھاپے کی سی حالت ہو۔ یہ سب شکایتیں دور کرکے نیا خون اور نیا جوش پیدا کرتی ہیں +
اگر آپ آزمائش کرنا چاہیں تو
ایک لفافہ کے اندر دو پیسے کا ٹکٹ اور دس شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام و پورا پتہ ساتھ ہی اس کے اس اشتہار کو بھیجدیجئے +
نمونہ مفت بذریعہ ڈاک بھیجا جاوے گا۔ قیمت ۴۰ گولیوں کی ایک شیشی ایک روپیہ عہ محصولڈاک پانچ آنہ ۵/ +
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ہر ایک گھر میں رکھنے کے لایق ضروری کتاب
بھوجن ساگر
کھانا پینا انسان کی زندگی کے لیئے نہایت ضروری اور کارآمد ہے اس کتاب میں ہر قسم کے کھانے اور ضروری لوازمات خوراک کے بنانے کی لاجواب ترکیبیں لکھی ہیں - ہر قسم کے اچار - سرکہ - نشاستہ شربت پاک - مٹھائی ہر قسم - سویاں - توڑ جسے - کرشنی - پکوڑی چٹنی میٹھے چاول - سوہال - گلگلے - شکر پارے - دلیا - سبزی - ساگ - بھاجی - دال - رائتہ - کھچڑی - روٹی - پوڑی - کچوری - پراونٹھا - پچی - نان خطائی - مربے ہر قسم - حلوا - پاپڑ - چیلے - حریرہ - حلوا سوہن دودھ کے ہر قسم کے کھانے - کہاں تک لکھیں - کھانے کی ہر چیز کے بنانے کی عمدہ ترکیبیں عام فہم اردو میں لکھی ہیں - کوئی گھر اس سے خالی نہ ہونا چاہیئے - قیمت مجلد کتاب معہ محصولڈاک صرف ۱۱ر (گیارہ آنے) ہے - ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے - اس کتاب کی موجودگی میں کسی باورچی یا حلوائی کی ضرورت نہ رہے گی - ہر چیز گھر میں تیار کر لو ؎
ملنے کا پتہ
منیجر قیصر ہند ایجنسی سہارنپور

مارتنڈ کا اُدّیش

(۱) ستیہ سے پریم اور جھوٹ سے نفرت کرنے کی ترغیب دینا ✤
(۲) سداچار تندرستی اور دھن پراپتی کے سادھن بتلانا ✤
(۳) متفرق۔ دلچسپ مفید معلومات کا بہم پہنچانا ✤

مارتنڈ کے قوانین

(۱) ہر ایک خریدار کو اپنا پتہ صاف و خوشخط لکھنا چاہیئے ✤

(۲) خریداری مارتنڈ کی شروع کرتے ہی اپنا چٹ نمبر ضرور نوٹ کر لیویں۔ اور تبدیلی پتہ و خط و کتابت کے وقت اس چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۴۳ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ اس کا کوئی صاحب حوالہ نہ دے ✤

(۳)۔ مارتنڈ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ کو یہاں سے روانہ کیا جاتا ہے۔ اگر ۲۰ تاریخ تک نہ ملے تو ڈاکخانہ میں رپورٹ کریں۔ اور ہمیں بھی مطلع کریں ✤

(۴) اگر کسی امر کا جواب جلدی درکار ہے تو جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور بھیجنا چاہئے۔ بیرنگ خط وصول نہیں کیا جائیگا ✤

(۵) میعاد خریداری ختم ہونے پر ہر ایک خریدار کے پاس دوبارہ وی پی بھیجا جاتا ہے۔ جن اصحاب کو دوسرے سال کی خریداری کسی سبب سے نامنظور ہوا کرے وہ مہربانی فرما کر میعاد ختم ہونے سے پیشتر اطلاع دیا کریں۔ تاکہ ہمارا بھی نقصان نہ ہو۔ اور آپ کا بھی بھلا ہو ✤

بھی چنتک
مینیجر مارتنڈ لاہور

اوم

جلد ۱۴

مارتنڈ

بابت ماہ مارچ ۱۹۱۵ء

آہا! چشمہ خوشی وید کی کیسی اچھی تعلیم ہے

असुर्या नाम ते लोका अन्धेन तमसावृताः। तांस्ते प्रेत्याभि गच्छन्ति ये केचात्महनो जनाः॥

بارتھ - جو آتم ہنتیارے یا آتم گھاتی لوگ ہیں ۔ وہ مر کر ان لوکوں کو جاتے ہیں - جہاں سورج کی روشنی نہیں پہنچتی - جہاں پرماتما کا وگیان نہیں ہے - یعنی جو گھور اندھکار اور اگیان سے ڈھکے ہوئے اسُر لوک کہلاتے ہیں +

منش کو آتم رکھشک بننا چاہیے پرماتما نے منش کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور سب سے زیادہ عقل

مارتنڈ
۱۴۳
مارچ ۱۹۱۵ء
نیا خون پیدا کرنے اور زندگی حاصل کرنیکا اوتم ذریعہ بزرگوں کے جیون کا مطالعہ ہے
کوئی ہندو گھران متبرک کتب سے خالی نہ رہے
اگر آپکو اپنے پرانے بزرگوں کی اعلےٰ عظمت و شان و شوکت پرانے بہادروں
کی بہادری کے کارنامے اور پراچین رشی منیوں کے گن کرم سوبھاؤ غرضیکہ پرانے
مہاتماؤں کے مننوکو سمجھنے اور انکے نقش قدم پر چلنے اور آنند بھوگنے کا شوق ہے
اور اپنے بزرگوں کی بڑی بڑی دلیریوں اور بہادریوں کو سن کر خود دلیر اور شیر مرد
بننا اور انکی اوتم سنتان کہلانا چاہتے ہو۔ تو مفصلہ ذیل کتب کو ضرور ملاحظہ فرمایئے
ان کے مطالعہ سے آپکے اندرون بدن نیا خون پیدا ہوگا۔ اور زندہ دلی حاصل ہوگی +
ٹاڈ راجستھان مجلد دو جلدوں میں ۲۰۶۸ صفحوں پر قیمت ۷؎
مہابھارت اردو مکمل ۱۸۳۰ صفحوں پر " ۶؎
رامائن بالمیکی اردو مکمل ۱۰۳۴ " " ۴؎
ان ہر سہ کتب کے یکجا خرید کرنے والوں کو ۱۲؎ میں سب کتب دی جاویں گی۔
محصولڈاک علاوہ ہوگا +
مہابھارت ہندی دو جلدوں میں مجلد قیمت ... ۹؎
ویدک دھرم اور سائنس قیمت ۸/ قانون کرم قیمت ... ۸/
گنگا بھگوت گیتا معہ تصویر و مہاتم مجلد قیمت ... ۴/
اپنا دھن آسمان پر جمع کرو قیمت ۲/ روحانی دولت قیمت ... ۱۲/
المشتہر
مینیجر امرت جیون پستکالیہ لاہور

کرنے والے بُرے کاموں کو نہ کرے۔ غرضیکہ آتم رکھشا کا خیال کرتا ہوا ہر ایک کام کرے۔ اس کے بعد دوسرے منتر میں یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ انسان کو تاحیات برابر کام کرتے رہنا چاہیئے۔ آلسی اور سُست نہ بننا چاہیئے۔ کیونکہ جو آلسی اور سُست یا کام چور ہوتا ہے۔ اس کے اندر تمام بُرائیاں اور تمام عیب آجاتے ہیں۔ وہ آتم رکھشک ہرگز نہیں بن سکتا۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار روپی زہریلے سانپ اُس کو ڈس لیتے ہیں۔ وہ خودغرضی کا شکار بن کر آتم ہتیارا بن جاتا ہے۔ جو درحقیقت سچا سرو ہتکاری آتم رکھشک بننا چاہتا ہے۔ وہ ہمیشہ کام کرتا رہے۔ کرم کا کبھی بھی تیاگ نہ کرے۔ کام کرنے سے حرارت۔ زندگی۔ عقل اور آنند ملتا ہے۔ کام کرنے سے ہر قسم کا ایشوریہ خودبخود مل جاتا ہے۔ کام کرنے والا کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ کرم ہی انسان کو آزاد بنا دیتا ہے۔ کرم ہی انسان کو ڈاکہ۔ چوری۔ رہزنی رشوت ستانی۔ حرامخوری۔ مفت خوری۔ جوا بازی۔ قمار بازی وغیرہ کئی بُرائیوں سے چھُڑاتا ہے۔ جو لوگ کرم کی عظمت کو نہیں سمجھتے۔ کرم کرنے کی عادت نہیں ڈالتے۔ جو بیٹھ کر مال حرام کھانے کے عادی بن گئے ہیں۔ وہی ڈاکہ۔ چوری۔ رہزنی وغیرہ بُرائیوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ وہی لوگ لوبھ لالچ میں پھنسکر خودغرضی کا شکار ہو کر دوسروں پر ظلم کرنے سے ذرا بھی نہیں ڈرتے۔ بے رحم ظالم آتم ہتیارے بن کر دوسروں کے مال دولت چھین کر اُن کو جان سے مار ڈالتے ہیں۔ خود بھی دُکھ بھوگتے اور دوسروں کو بھی عذاب میں ڈالتے ہیں۔ بغیر کرم کے کوئی شخص آتم رکھشک نہیں بن سکتا وید کے یہ دو منتر اعلےٰ اخلاق کی جڑ ہیں۔ جو شخص ان دونوں منتروں کو بخوبی سمجھ لیتا ہے۔ اور ان کے مطابق اپنے جیون کو ڈھال کر سنسار میں وچرتا

دی ہے۔ تاکہ وہ اس عقل سے کام لیتا ہوا اشرف المخلوقات بنا رہے۔ انسان اور حیوان میں صرف عقل کا فرق ہے۔ اگر انسان انسان بن کر عقل کی قدر نہیں جانتا تو وہ حیوان سے بھی بدتر ہے "بزرگی بہ عقل است نہ بسال"۔ انسان کو بزرگی صرف عقل کے سبب سے ملی ہے۔ عقل کل سے عقل حاصل کر کے عقل سے کام لینا ہی اس کا اصلی دھرم ہے۔ منش کی عقل مندی اسی میں ہے۔ کہ وہ آتم رکھشک بن کر دیوتا پدوی کو پاوے۔ وید آدی ستیہ شاستروں کو پڑھ کر آتم رکھشک بننے کا ڈھنگ سیکھے۔ وید انوکول اپنا جیون بناوے۔ قانون قدرت کے مطابق کام کرتا ہوا دو تولوک کے سچے سکھ کو بھوگے۔ نہ کہ قانون قدرت وید کے برخلاف چل کر اس جہان میں بھی دکھ بھوگے۔ اور مر کر بھی نرک میں سڑے۔

اس وید منتر سے پہلے دو منتروں میں وید بھگوان نے بتلایا ہے کہ انسان کو آتم رکھشک بن کر آزاد بننا چاہیئے۔ کسی قسم کے بندھن میں پھنس کر اپنے آپ کو دکھی نہ کرنا چاہیئے۔ یعنی پہلے منتر میں یہ بتلایا ہے۔ کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ ایشور کو سب جگہ حاضر و ناظر سمجھ کر کسی قسم کا لوبھ لالچ یا پاپ نہ کرے۔ اعتدال سے ہر ایک چیز کا تیاگ پوگیہ استعمال کرے۔ یا نیم ہر ایک چیز کو استعمال کر کے اس سے فائدہ اٹھاوے۔ تیاگ ویراگ بھاو سے ہر ایک چیز کو بھوگے کسی چیز میں موہ نہ لگاوے۔ جل کے کنول کی طرح جگ میں وچرتا ہوا جگت سے نیارا بنا رہے۔ اپنی محنت و پرشارتھ سے ہر ایک چیز کو حاصل کرے۔ مفت خوری پر کمر نہ باندھے۔ پرائے دھن کے لالچ میں دوسروں کو ایذا نہ پہنچاوے۔ اپنے جسم کی پشٹی اور اندریوں کے سواد کی خاطر آتما کا گھات نہ کرے۔ یعنی روح کے گیان بل اور کریا کے ناش کرنے والے اور جنتا کے پیدا

ہو سکتا ہے جہاں سورج کی روشنی پہنچتی ہے - اور جس گھر کے لوگ ایشوری
نیائے اور کرپا کے مطابق ہر ایک کام کرتے ہیں - برعکس اس کے اس سے
بڑی جگہہ اور برا گھر اور کون ہو سکتا ہے - جہاں گھور اندھکار ہے - اور جس
گھر میں ویدک وگیان کی روشنی نہیں پہنچتی - جس گھر کے لوگ آتم ہتیارے
ہیں + ع -

کند ہمجنس با ہمجنس پرواز

جیسے کو تیسا ملتا ہے - یہ ایشوری نیم ہے - پاپی کو پاپی کا گھر نصیب ہوتا ہے
یہ مذکورہ بالا وید منتر سے اظہر من الشمس ہے +
ذرا اپنے گریبان میں بھی منہ ڈالکر دیکھو - وید آئینہ جہاں نما ہے -
وید چشمہ سچائی ہے - وید ستیہ اور ستیہ کو جوں کا توں دکھلانے والا ہے - آئینہ
جہاں نما وید نے ہم کو دکھلا دیا ہے - کہ اول سوچ سمجھ کر گیان کے
مطابق کام کرنا چاہیئے - دوم ہمیشہ کام کرتے رہنا چاہیئے - آلسی
نہ بننا چاہیئے - سوم جو گیان پوربک کام کرتے ہوئے آتم رکھشک
بنتا ہے - اس کا اچھا سوبھاؤ بن جاتا ہے - وہ اچھی جگہ میں اچھے
ماتا پتا کے گھر جنم لیکر پورن سکھ بھوگتا ہے - برعکس اس کے جو
اگیانی بن کر اندھا دھند کام کرتا ہے - اور آتم ہتیارا بن جاتا ہے
اس برے سوبھاؤ کے سبب سے وہ گھور اندھکار والی بری جگہوں
میں مہا مورکھ آلسی اور ابھاگی ماتا پتا کے گھر میں جنم لیکر مہا
دکھ بھوگتا ہے - پیارے سجنو! اب ذرا وچار فرمایئے - اور اپنی اوستھا کو
بھی دیکھئے - کیا آپ وید انکول جیون رکھتے ہیں؟ کیا آپ گیان پوربک کام کرتے
ہیں؟ کیا آپ آتم رکھشک ہونے کا دعوے کرتے ہیں؟ کیا آپ کا نیک کاری

ہے۔ وہی پرم آنند کو پاتا ہے۔
آتم ہتیارا گھور نرک بھوگتا ہے۔ دیکھئے۔ ذرا غور فرمایئے۔ ویدبھگوان کی کیسی اچھی تعلیم ہے۔ اور وہ کس طرح چشمہ خوشی ہے۔ پہلے دو منتروں میں ویدبھگوان حکم دے دیتا ہے۔ کہ "اے منشو! تم لوگ اعلےٰ اخلاق والے آتم رکھشک بنو۔ یعنی پرماتما کو حاضر و ناظر جان کر پرماتما کے دیا و ڈنڈ کو مانکر پاپ سے ڈرو۔ اور ہمیشہ نیک کام کرتے ہوئے موکھش جیون حاصل کرو"
یہ پرماتما کی مہر ہے۔ اب اس تیسرے منتر میں پرماتما کے قہر کا ذکر ہے۔ یعنی جو منش اشرف المخلوقات بن کر آتم رکھشک نہیں بنتا۔ پرماتما کی مہر کا شکرگذار اور احسان مند بن کر قانون قدرت کے مطابق اپنا جیون نہیں بناتا۔ ایشوری آگیا کو بھلا دیتا ہے۔ اس آتم ہتیارے پر پرماتما کا قہر نازل ہوتا ہے۔
یعنی وہ جیتے جی بھی اپنے برُے سوبھاؤ کے سبب سے دُکھ بھوگتا ہے۔ اور بعد مرنے کے ان لوکوں میں جاتا ہے جو گھور اندھکار سے گھرے ہیں اور اُن لوگوں کی صحبت اختیار کرتا ہے۔ جو اوّل درجے کے میلے کچیلے غلیظ آلسی۔ اگیانی وابھاگی ہیں۔ جہاں اس کا سوبھاو اور بھی بگڑ جاتا ہے۔
انسان کا اپنا اچھا یا بُرا سوبھاو ہی سُکھ اور دُکھ پہنچاتا ہے۔ پرماتما نراکار ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں آنکھیں سر وغیرہ کچھ نہیں ہیں۔ لیکن وہ ان کی مدد کے بغیر سب کام کرتا ہے۔ اس کے نیم سے سب کام خودبخود ہوتا جاتا ہے جو اچھا کام کرتا ہے اُس کا اچھا سوبھاو بن جاتا ہے۔ اور وہ اچھی جگھوں اور اچھے گھروں میں جنم پاکر سُکھ بھوگتا ہے۔ برخلاف اس کے جو بُرا کام کرتا ہے۔ اُس کا بُرا سوبھاو بن جاتا ہے۔ اور وہ بُری جگھوں اور بُرے گھروں میں جنم پاکر دُکھ بھوگتا ہے۔ اس سے اچھی جگہہ اور اچھا گھر اور کون

بھجن

میرے دل کا مالک تو ہی ہو تو ہی ہو　　تو ہی ایک راحت تو ہی زندگی ہو
میرا جسم دنیا میں رہتا کہیں ہو　　ہو بیمار یا کہ سلامت صحیح ہو
پہ ہر جا میری آنکھ تجھ سے لگی ہو　　تیرے بن نہ دیدار میرا کوئی ہو
ہو گرمی یا سردی یا بارش جھڑی ہو　　ہو پربت سمندر یا نالہ ندی ہو
شہر ہو یا جنگل محل جھونپڑی ہو　　لگن ایک تجھ سے میری لگی ہو
ہو دولت میرے پاس یا مفلسی ہو　　ہو رکھنا کوئی بیر یا دوستی ہو
ملے عمدہ کھانا یا فاقہ کشی ہو　　تجھی ایک میں روح میری رمی ہو
ہو عزت یہاں یا کہ بے عزتی ہو　　خوشی ہو مصیبت یا چاکندنی ہو
نہ تجھ سے میری بے وفائی کبھی ہو　　وہی ہو پتا جس میں تیری خوشی ہو

بہت ضروری قابل غور مفید عام مضمون

شدھی باقاعدگی کا مکمل قانون نمبر ۹

علم کی عظمت

(گذشتہ سے پیوستہ)

علم مہربان آقا ہے غمخوار بھائی ہے۔ لائق مشیر اور ہمدرد دوست ہے۔ زندگی

اور بالفرض سوبھاؤ ہے؟ کیا آپ اہنسا پرم دھرم کا خیال کرتے ہیں؟ کیا آپ اب جنم لیکر سورگ میں ہیں یا نرک میں؟ کیا آپ قید ہیں یا آزاد؟ کیا آپ روشن ہوادار تندرستی بخش مکانوں میں رہتے ہیں؟ کیا آپ کے دیش میں طاعون ہیضہ تپ دق۔ آتشک۔ سوزاک۔ نامردی۔ لیکوریا۔ بانجھ پن وغیرہ بیماریوں نے زور نہیں پکڑ رکھا ہے؟ کیا آپ کی صحت اچھی ہے۔ کیا آپنے سداچاری ماتا پتا آچاریہ کے گھر میں جنم لیا ہوا ہے؟ کیا آپ کے اندر انصاف۔ ہمدردی پریم اور محبت کا پوتر جذبہ موجود ہے؟ کیا اب بھی مذکورہ بالا وید منتر کی سچائی میں آپ کو کوئی شک وشبہ ہے کہ وید ورُودھ چلنے سے یعنی آتم ہتیا رے بن جانے سے ایشوری قہر نازل ہوتا ہے۔ لڑائی۔ دنگہ۔ فساد۔ بے اتفاقی۔ بے وشواسی۔ بے اعتباری۔ دوش دویش اور دوئی کا چاروں طرف راج ہو جاتا ہے۔ قحط اور بیماریاں پھیل جاتی ہیں۔ چوری۔ رہزنی۔ ڈاکہ زنی کا زور بڑھ جاتا ہے۔ لوگوں کے مزاج چڑچڑے اور خراب ہو جاتے ہیں۔ بھائی بھائی کا ویری بن جاتا ہے۔ کوئی کسی کا سچا ہمدرد نہیں رہتا؟ ان سوالات کے جوابات آپ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر نکالیے۔ اور ستیہ کو گرہن کیجیے +

سارگیان ۔ منش کو چاہیے کہ وہ نیک نیت بنے۔ من وچ کرم سے کسی کے آتما کو نہ دکھائے۔ کسی کے من کو نہ کلپائے۔ سب سے ستیہ اور پریم کا بیوہار کرے۔ ہمیشہ اپنے کرتبیہ کا پالن کرے۔ اسی سے لوک و پرلوک میں بھلا ہوگا۔ برعکس اس کے اُسُر راکھش۔ آتم ہتیارا بننے میں گھور نرک نصیب ہوگا + اوم شانتی شانتی شانتی +

ہوگئے۔ اُلّو غائب ہوگئے۔ چاروں طرف بھُولے بھٹکے ہوئے اپنی راہ پاگئے اور مُسافر اپنے راستے پر لگے۔ اِدھر وہ چمکا اُدھر مُرغے جی اُٹھے۔ سونیوالے بیدار و غافل ہوشیار ہوگئے۔ کام کرنے والوں نے کارخانوں کا راستہ لیا +

علم طاقت ولیاقت ہے! زمین و آسمان۔ ہوا پانی۔ حیوانات۔ نباتات اور جمادات اُس کی اطاعت کا دم بھرتے ہیں۔ زمان و مکان اُس کی حدبندی کرنے سے مجبور ہیں۔ پانی پر راستہ نکالنا۔ ہوا پر آگ لگانا۔ آگ کو ہرکارہ بنانا اس کے اختیار میں ہے۔ حیوانات کو ہر طرح سے خدمتگار و فرمانبردار کرنا۔ نباتات و جمادات کو کسی نہ کسی طرح قابل استعمال بنانا اُس کا کام ہے۔ فاصلہ کو بات کی بات میں طے کرنے کا اور ساری دنیا کی خبریں قابل حیرت عجلت کے ساتھ منگا لینے کا اس کو اختیار ہے۔ میلوں سے بات چیت کرنے کا سامان مہیا کرنا اور دُنیا بھر کے زندہ اور مُردہ خوش الحان گانے والوں کے دل پسند راگوں کو سُننا اس کے قابو میں ہے۔ زبردست کو زیردست کے پنجہ میں ڈال دینا اور زیردست کو زبردست بنانا اُس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے +

علم تمام کائنات کے حیرت انگیز اسرار اور رُوح کے لافانی و ہر ایک دُکھ درد سے ہمیشہ پاک رہنے کا راز انسان کو بتا دیتا ہے۔ جس سے وہ دُنیا کی تمام آلائشوں اور سخت درسخت محنتوں اور مصیبتوں سے بالاتر ہوجاتا ہے۔ عالم شخص (گیان دان) ہر حال میں خندہ و شاداں رہتا ہے۔ وہ نہایت چُستی۔ زندہ دلی۔ پاکیزگی اور توجہ سے ہر ایک کام کو انجام دیتا ہے۔ لیکن ہر ایک فعل کے پھل کی تمنا اور آرزو میں اپنی ہستی کو قیود میں نہیں ڈالتا! جس ملک پر علم کا ستارہ چمکا وہی سرسبز شاداب و خوشحال اور سب سے سربلند ہُوا۔ جس قوم نے جس قدر مضبوطی سے علم کا دامن پکڑا۔ اُتنی ہی وہ معزز و مفتخر اور اقوام دُنیا سے ممتاز ہوئی

کے دشوار گزار راستہ میں علم ہی انسان کا سچا رہنما ہے۔ علم ہر فرد بشر کے لئے شرط زندگی ہے۔ اور انسان کی زندگی کا دارومدار ہے۔ نیز اُس کے تمام آرام و آسائش کا انحصار علم پر ہے کیونکہ علم اُس کے دل کو صاف اور دماغ کو روشن کرتا ہے اُس کی رفتار کو شائستہ۔ گفتار کو شُستہ اور اطوار کو آراستہ کرتا ہے۔ اُس کے ہر ایک جذبات کو باقاعدہ ترتیب دیتا ہے۔ اُس کے ہر ایک قوتے کو مضبوطی اور پختگی بخشتا ہے۔ علم ہی انسان کو عزّت و صحت کے زینہ پر پہنچاتا ہے۔ بلا علم کے بسر کرنے والا انسان مثل اُس کشتی کے ہے جو بلا پتوارہ کے پانی میں کام کر رہی ہے۔ اس میں کچھ طاقت نہیں! وہ بے بس پانی کی مرضی پر ہے۔ پانی جدھر چاہتا ہے اُدھر اُسے بہائے جاتا ہے۔ جس طرح اندھا بلا لاٹھی کے سہارے اور دوسرں کی رہنمائی کے بغیر منزل مقصود تک پہنچنے سے عاجز ہے۔ اسی طرح جاہل آدمی غیروں کا دست نگر ہے۔ وہ دنیا کی رفتار کا بے دام غلام ہے۔ اُس سے جو شخص چاہے فائدہ اُٹھالے۔ اور جس خدمت پر چاہے اس جاہل کو ڈرا دھمکا کر یا اپنے علم کے سرسبز باغ دکھا کر لگائے +

علم ایسی بے زوال دولت ہے۔ جو کہ جس قدر لوگوں میں تقسیم کی جائے اُسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ اور نہ اُسے کوئی چُرا سکتا ہے نہ کوئی چھین ہی سکتا ہے علم کی دولت جس طرح بانٹنے سے بڑھتی ہے یُونہی کنجوسی اختیار کرنے سے برباد ہوجاتی ہے۔ لہذا علمار کے لئے ازحد ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے علمی خزانے بلالحاظ مذہب و ملت ہر انسان پر یکساں طرح سے بخشش فرمایا کریں +

علم وہ آفتاب عالمتاب ہے کہ ہر قسم کے تاریک بادل اور انتہا درجہ کا اندھیرا اس کے ظاہر ہوتے ہی دور ہوجاتے ہیں۔ اور چاروں طرف اُجالا ہی اُجالا پھیلا دیتا ہے + ادھر جو گیان (علم کا سورج) طلوع ہوا۔ کہ تمام وہمی بھوت دفع

عطا کرے۔ انسان اور حیوان میں صرف بدھی یا عقل کا فرق ہے۔ اس سنسار میں
نیچ اونچ۔ امیری غریبی۔ کمال زوال۔ گورو ونشش۔ راجا پرجا۔ آقا غلام۔
عورت مرد کا بھید صرف عقل کے سبب سے ہے۔ جس کے اندر عقل زیادہ ہے
وہ راجا۔ گورو۔ پتا۔ آقا۔ امیر۔ پرش کہلاتا ہے۔ جس کے اندر عقل کم ہے۔ وہ پرجا
شنش۔ پتر۔ غلام۔ غریب اور پرکرتی کہلاتا ہے۔ جو شخص بڑا بن کر پورن سکھ بھوگنا
چاہتا ہے۔ وہ علم پڑھ کر عقل سیکھے اور عقل سے کام لیوے۔ عقل ایک ایسی چیز
ہے۔ جو ہر وقت ہمیشہ ساتھ رہتی ہے۔ موقع پر عزت و ناموری کا باعث بنتی
ہے۔ برعکس اس کے دولت کے چرائے اور کھوئے جانے کا خوف لگا رہتا ہے
جس چیز کے پاس رکھنے سے خوف بنا رہے اس سے بہت کم محبت کرو۔ جس
چیز سے خوف نہ پیدا ہو۔ اور جو ضرورت کے وقت بہت فائدہ پہنچا دے اس کو
ہمیشہ پاس رکھنا چاہئے۔ یہی دانائی ہے۔ عقل سے ہی ایسی امید ہو سکتی ہے
عقلمند ہی عقل کی قدر جانتے ہیں۔ عقل اوتم مدھیم نکرشٹ کے لحاظ سے تین
پرکار کی ہوتی ہے۔ جو انسان ایک اشارہ سے فوراً سمجھ جاتے ہیں۔ وہ تیکھشن
بدھی والے دیوتا کہلاتے ہیں۔ جو لوگ ایک اشارہ سے نہیں سمجھتے۔ دکھ پا کر سکھ
کی قدر جانتے ہیں وہ مدھیم بدھی والے منش کہلاتے ہیں۔ جو دکھ سکھ۔ دنیا دنڈ
نرمی سختی سے بالکل نہیں سمجھتے۔ وہ موڑھ نکرشٹ بدھی والے راکھشش کہلاتے
ہیں۔ ہر ایک انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ ہمیشہ اوتم بدھی حاصل کرنے اور دیوتا
بننے کا پرم پرشارتھ کیا کرے۔ بغیر سختی۔ دکھ یا آزمایش کے خود بخود سمجھ جاوے
خود بخود دنیا کے کاموں کو کرتا ہوا تیکھشن بدھی والا بنا رہے +

تیکھشن بدھی والے کی ہر ایک جگہ عزت ہوتی ہے۔ تیکھشن بدھی والا
ہر ایک جگہ سے عزت۔ نام اور دولت پاتا ہے۔ تیکھشن بدھی والے کی سب کوئی

جس شخص نے علم اور صرف علم ہی کو پیارا۔ وفادار دوست یار بنایا۔ اُس کے غم والم کافور ہو گئے۔ اُس کی اُمیدوں اور خوشیوں کی کھیتی ہمیشہ کے لیے ہری بھری ہو گئی۔ اور زندہ جاویدیت اُس کے نصیب میں قدرت نے قائم کردی!

تیکھشن بدھی (تیز عقل)

علم پڑھنے کا اصلی مقصد یہ ہے۔ کہ اس سے انسان کی عقل تیز ہو۔ وہ ہر ایک کام میں عقل سے کام لیوے۔ اور پورن سکھ بھوگے۔ اگر علم پڑھکر عقل نہیں آئی۔ بیوقوف۔ جڑ اگیانی بنے رہے تو پھر علم پڑھنے کا کیا فائدہ؟ علم و عقل کی کمی کے سبب سے ایک جاہل مزدور سارا دن گدھے کی طرح محنت کرتا ہے۔ دوسرے لوگوں سے لاٹھیاں کھاتا ہے۔ لعنت ملامت سہتا ہے۔ لیکن صرف چار آنے کے پیسے کماتا ہے۔ اور بمشکل اپنے کُنبہ کی پرورش کر سکتا ہے۔ برعکس اس کے ایک جج عدالت کی کرسی پر بیٹھا ہؤا دوسرے لوگوں پر حکومت کرتا ہؤا علم و عقل کی زیادتی سے پانچ چھ گھنٹے کام کر کے پچاس ساٹھ روپے کما لیتا ہے۔ علم و عقل ہی انسان کو اصلی سکھ پہنچانے والے ہیں۔ یہی اصلی دھن دولت ایشوریہ ہیں۔ ایک عقل کے آجانے سے سنسار بھر کا تمام ایشوریہ تمام سکھ خود بخود آجاتا ہے۔ بڑے آدمی دھن دولت مال خزانوں کا لالچ نہیں کرتے۔ وہ صرف پرماتما سے یہی پرارتھنا کیا کرتے ہیں۔ کہ جس بدھی کی دیوتا اور پتر لوگ اُپاسنا کیا کرتے ہیں۔ ہمیں بھی ایسی ہی تیکھشن بدھی

کھلی سبھا میں کیوں مجھ کو ایسی گالیاں دیں ۔ اور اُن کو کیا سزا دی جائے ۔ اس نے کہا ۔ مہاراج! ان کمبختوں کو ابھی جلاوطن کر دیا جائے ۔ راجہ نے رانی کے سامنے وہی سوال اپاجی سے کیا ۔ اس نے کہا ۔ بھگوان! یہ لڑکیاں بہت بڑی سمجھ دار ہیں ۔ ان کو اور کچھ انعام ملنا چاہیئے ۔ وہ کسی حالت میں بھی جلا وطنی کے قابل نہیں ہیں ۔ کیونکہ ان تینوں نے آپ کے چال چلن کی صحیح صحیح تصویر اُتاری ہے +

راجہ نے کہا ۔ وہ کیا ہے ۔ ذرہ میں بھی تو سُنوں +

اپاجی نے کہا "جڑا اور تنہ" سے پہلی لڑکی کا مطلب یہ تھا ۔ کہ تمہارا دل میٹھے گنّے کی جڑ اور تنہ کی طرح شیریں ہے ۔ دوسری نے اس سے بھی بہتر تشریح کی اس نے کہا تیرا دل کیٹلا اور بدشکل ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کٹھل کا درخت خاردار ہوتا ہے ۔ مگر اس کے اندر کتنی اچھی لذت رہتی ہے ۔ آپ گو بظاہر راج کے کام کاج میں سختی سے کام لیتے ہیں مگر دل میں آپ کٹھل کے پھل کی طرح میٹھے اور خوش ذائقہ ہیں ۔ تیسری نے آپ کے دل کو مصری سے مشابہ کیا ہے جو ظاہرا سخت اور کھُردرا ہوتا ہے مگر سب سے زیادہ لذیذ ہے ۔ ان عورتوں نے سچ مچ آپ کی بڑی تعریف کی ہے ۔ اور ان کے کلام میں شاعرانہ جدّت موجود ہے +

راجہ رانی سے مخاطب ہوُا ۔ کہو اب کیا کہتی ہو ۔ تمہارا بھائی سمجھدار ہے یا اپاجی سمجھ دار ہے کس کو وزیر اعظم بنایا جائے +

رانی بولی ۔ میں ایک بھی نہ سُنوں گی ۔ راج کے کام کو ان باتوں سے کیا تعلّق ہے ۔ اور بھی امتحان لیجئے ۔ اور وہ اپنے ضد پر قایم رہی +

سبق ۔ آدمی کو ہمیشہ موقع بین ہونا چاہئے ۔ جس وقت جو بات کہی جائے

تیکھشن بدھی والے کی باتیں ہر وقت یاد رہتی ہیں تیکھشن بدھی
تعریف کرتا ہے۔ تیکھشن بدھی والے کی باتوں سے لوگوں کے
والے کا نام ہر کوئی یاد کرتا ہے۔ تیکھشن بدھی والے
اندر زندگی۔ زندہ دلی۔ خوشی۔ پریم اور آنند پیدا ہوتا ہے۔ تیکھشن بدھی
ہی مُردوں کو زندہ کرنے والے ہیں۔ بادشاہ اکبر کا وزیر راجہ بیربل تیکھشن بدھی
والا تھا۔ کون انسان ہے جو اس کی عقل کی داد نہیں دیتا۔ کون انسان ہے۔
جو راجہ بیربل کی عقل اور دانائی کی باتیں سُن کر زندہ دل نہیں بن جاتا۔ راجہ
بیربل کی طرح جنوبی ہند میں بھی مہاراجہ کرشن دیو کا ایک وزیر اپاجی ہوا ہے۔
جس کی عقل و تمیز کی بہت سی روایتیں موجود ہیں۔ جن میں سے چند ایک ہم
یہاں درج کرتے ہیں۔ تاکہ مارتنڈ کے پیارے پڑھنے والے اپاجی کی عقل اور
دانائی کو دیکھ کر تیکھشن بدھی کی عظمت کو بخوبی سمجھ لیویں۔ اور تیکھشن بدھی بننے
کے اوتّم کاموں کو کریں +

(۱) کرشن دیو کے دربار میں تین ناچنے والی لڑکیاں آئیں جو گانے اور بجانے
کے علم میں شہرہ آفاق تھیں۔ راجہ ان کا کرتب دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور
ان کو اس قدر انعام دیا۔ کہ وہ مالا مال ہو گئیں۔ انعام پا کر ان لڑکیوں نے راجہ
کو اس طرح آشیرباد دیا +

پہلی لڑکی نے کہا "راجن! تیری جے ہو۔ تیرا دل جڑ اور رتنہ کی طرح
ہے" +

دوسری لڑکی نے کہا "راجن تیری جے ہو۔ وہ کٹیلا اور بدشکل ہے" +

تیسری بولی "راجن! تیری جے ہو۔ وہ کھرکھرا اور سخت ہے" +

راجہ نے ان لڑکیوں کی باتوں کو سمجھا۔ رانی سے کہا۔ ذرا اپنے بجالی سے
کہو۔ وہ ان گانے والی لڑکیوں کی باتوں کی تشریح تو کرے۔ ان لڑکیوں نے

چاہیئے۔ نوجوان کے دل میں اس کا بہت اثر ہوا۔ اور وہ سوچنے لگا۔ کیا کام کروں۔ کہ ماں کو اور مجھ کو تکلیف نہ ہو۔

اسی شام کو راجہ اور وزیر دونوں ایک گوشہ میں چھپے کھڑے رہے۔ نوجوان بھی وہاں موجود تھا۔ جب ہاتھی آنے لگا۔ وہ اپنی عادت کے موافق ہاتھی کی دُم پکڑنے کے لیئے دوڑا۔ مگر اُس کا دل فکرمند ہوا۔ ہاتھی نے اس کی آنکھوں کو دیکھ لیا۔ اور جب وہ دُم پکڑنے لگا۔ ہاتھی نہ صرف اس کو دو چار ہاتھ گھسیٹ لے گیا۔ بلکہ سونڈ سے مار کر ایک طرف گرا دیا۔ یہ تبدیلی ایک ہی دن میں آگئی۔ ایا جی نے سارا قصہ کہہ سُنایا۔ اور کہا۔ مہاراج فکر سے بدتر اور کوئی مرض نہیں ہے۔ اسی کی وجہ سے آدمی بیمار رہتا ہے۔ اور ساری عمر کمزور بنا رہتا ہے اگر فکر نہ ہو تو اُس میں ہاتھی سے بھی زیادہ طاقت آجاتی ہے۔ بیفکری بہت بڑی دولت ہوتی ہے۔

راجہ نے اُس کی بات صحیح مان لی۔ اور ایا جی کی صلاح کے بموجب بیوہ عورت کے گذارہ کا انتظام کرادیا۔ اور پھر اُس کے لڑکے کو بے فکر رہنے کی ہدایت کی۔

سبق ۔ بے فکر آدمی جو کام کرتا ہے۔ وہ زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ اور اس کی قوت ارادی بلا کا کام کرتی ہے۔ آدمی کو سدشا ستر پڑھ کر بے فکر ہونا چاہیئے۔ قوم و ملک کا کام بے فکری کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ جو ڈرتے ہیں خواہ فکر میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کا کوئی کام درست نہیں ہوتا۔ آخر فکر کیوں کیجائے مرنا جینا برحق ہے۔

!! لائی نصیب آئے۔ قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

اس موقع و محل کو سوچ کر نتیجہ نکالے۔ اناپ شناپ نہ بک دے۔ جو آدمی کے رُخ کو نہیں پہچانتے اور موقع سے کام لینا نہیں جانتے۔ وہ بادشاہوں کے منظور نظر نہیں ہوتے +

(۲)۔ ایک دن راجہ کرشن دیوا اپنے وزیر اپاجی کے ساتھ شہر میں سیر کر رہا تھا۔ اس نے دیکھا۔ کہ ایک مضبوط اور تنومند نوجوان نے دریا کی طرف سے آتے ہوئے ہاتھی کی دُم پکڑ لی۔ اور اس کو کئی قدم پیچھے گھسیٹ لایا۔ اور ہاتھی کچھ نہ کر سکا۔ کرشن دیو کو بڑی حیرت ہوئی۔ اس نے کہا۔ تم بتا سکتے ہو۔ اس شخص میں کیوں اتنی طاقت ہے؟ اپاجی نے جواب دیا " اس کو کسی طرح کی فکر نہیں ہے۔ یہ طاقت صرف بے فکر آدمی میں آسکتی ہے۔ مگر راجہ نے اس پر یقین نہیں کیا۔ اپاجی نے کہا۔ ذرا صبر کیجئے۔ میں اس کو اچھی طرح آپ کے ذہن نشین کرا دوں گا۔ اور دوسرے موقع پر اس کا خود بخود امتحان ہو جائیگا +

اپاجی نے اس لڑکے کی ماں کو بلا بھیجا۔ اور پوچھا۔ کہ تو اس کو کیا کھلاتی ہے۔ اس نے جواب دیا۔ مہاراج! میں بیوہ ہوں۔ ٹہل سیوا کر کے روٹی کماتی ہوں۔ اور اپنے لڑکے کو سوکھی روٹی اور نمک مرچ کے سوا کچھ نہیں دیتی ہاں اتنی بات ضرور ہے۔ کہ اس کو کسی طرح کی فکر نہیں ہے۔ اور نہ میں اس پر کوئی بوجھ ڈالتی ہوں۔ وزیر نے کہا۔ اچھا آج اس کو نمک نہ دینا۔ اور اس سے کہنا۔ کہ تیری عمر زیادہ ہو گئی۔ اب تجھ کو کچھ کام دھندا بھی کرنا چاہیئے +

عورت نے اپاجی کی رائے مان لی۔ اور دوسری صبح جب لڑکا روٹی کھانے آیا۔ اس سے کہا بیٹے! آج نمک نہیں ہے۔ تجھ کو خشک روٹی کھانی ہو گی۔ اور آج سے تجھ کو کچھ نوکری چاکری کی فکر بھی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ میں بوڑھی بیوہ ہوں کب تک جیونگی۔ تجھ کو اپنی روٹی کی فکر آپ کرنی

ویاکرنی (قواعد دان) دہی مول لینے لگا۔ دہی بیچنے والی عورت نے کہا دہی اچھی ہے۔ اس نے جواب دیا نہیں دہی مذکر ہے مونث نہیں ہے۔ تم کو اچھی نہیں بلکہ اچھا کہنا چاہیئے۔ عورت گنوار تھی۔ بولی۔ مذکر مؤنث اپنے گھر رکھ چھوڑ۔ کہیں مجھ کو گالی تو نہیں دیتا۔ جا میں تجھ کو دہی نہ دوں گی ویاکرنی نے کہا۔ اشدھ شبد بولنا پاپ ہے۔ تو پاپنی ہے ساشدھ کتھن نہ کیا کر۔ عورت نے پاپ کا لفظ سنکر اس کو دو ہتڑ لگایا۔ اور وہ اداس ہو کر بغیر دہی کے گھر چلا آیا +

گانے والا جب چاول پکانے بیٹھا۔ ہانڈی کھد کھد کرتی ہوئی اُبلنے لگی اور یہ اپنے سُرتال کے موافق کھٹ کھٹ کرنے لگا۔ سویت۔ اُدات سانودات پر دچار کرنے لگا۔ مگر ہانڈی کو سُرتال کی کیا پرواہ تھی۔ اس نے کئی دفعہ چاہا کہ وہ باقاعدہ آواز دے۔ مگر ناکامیابی ہوئی۔ آخر اُس نے ہانڈی کو توڑ دیا +

جو تشی کو پتل بنانے کا کام دیا گیا۔ اُس نے برگد کے پتے توڑتے وقت درخت پر گرگٹ کو رنگ بدلتے دیکھا سمجھا بدشگونی ہوئی۔ درخت سے اُتر آیا۔ اور پتل تیار نہ ہو سکی +

ویدجی ترکاری خریدنے گئے تھے۔ جو جو ترکاریاں دیکھنے میں آئیں۔ سب میں بات۔ کپھ۔ پت کا خیال کرنے لگے۔ کسی میں صفرا کا مادہ زیادہ تھا۔ کسی میں سودا اور کسی میں بلغم کا مجبوراً بوس واپس آئے +

دوپہر کا وقت ہو گیا۔ کھانا نہیں تیار ہو سکا۔ دن بھر دُکھی رہے +

راجہ جی کے نوکر نے سارا حال اس کو کہہ سُنایا۔ اس نے راجہ سے کہا۔ دیکھا ان عالم احمقوں کی کرتوت کو۔ یہ پڑھے لکھے گدھے ہیں۔ دنیا کا کام دھندا ان کو نہیں آتا۔ آدمی کو تعلیم ایسی ملنی چاہیئے جو لوک و پرلوک دونوں کی سدھارک ہو۔

کرم کرو۔ مگر بے خوفی اور بے فکری سے کرو۔ اُس کے پھل کی اچھیا نہ رکھو دنیا کا سچا مالک پرماتما ہے۔ وہ جانے اور اس کا کام جانے تم کو تو صرف بیخوف ہو کر کرم کرنا ہے۔ اور اتنا ہی تمہارا فرض ہے۔ بُدھ۔ شنکر۔ کبیر اور دیانند وغیرہ مہاتما سب بے خوف و بے فکر تھے۔ تم بھی اپنے آتما کا سروپ سمجھ کر بے فکر ہو سکتے ہو۔ بیفکری صرف اصلیت کے سمجھ لینے سے آسکتی ہے +

(۳۳)۔ راجہ کے دربار میں ایک دن پانچ عالم برہمن آئے۔ جو سنسکرت وِدیا کے خاص خاص شاخوں کے پنڈت تھے۔ اور دنیا میں ان کے علم کا ڈنکا بجتا تھا۔ ایک اُن میں ویاکرنی تھا۔ دوسرا نیایک تھا۔ تیسرا گندھرب وِدیا یعنی گانے بجانے کے فن میں طاق تھا۔ چوتھا جوتشی اور پانچواں وید تھا +

راجہ ان کی تحقیقات اور باتوں کو سُن کر بڑا خوش ہوا۔ اور بہت کچھ انعام میں دیا۔ مگر جب اُس نے اپاجی سے اُن کی لیاقت کی تعریف کی۔ اُس نے کہا میں ان احمقوں کی عزت نہیں کرتا۔ یہ دنیا کے کام کے نہیں ہیں۔ ایک خاص خیال کی ادھیڑبن میں رہتے ہیں۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔ راجہ نے پوچھا۔ اس کا امتحان کیونکر ہو؟ اس نے کہا۔ ان کو ایک مکان میں جگہ دیجیئے۔ اور کہئے اپنا اپنا کھانا اپنے ہاتھ سے تیار کریں +

ایسا ہی کیا گیا۔ اور اپاجی نے ایک ہوشیار نوکر کو مقرر کیا۔ تاکہ ان کی حرکات کی نگرانی کرے +

نیایک (منطقی) بازار میں گھی خریدنے گیا۔ اور گھر آکر سوچنے لگا۔ گھی برتن کے آدھار پر ہے یا برتن گھی کے آدھار پر ہے۔ اس نے بڑی بڑی دلیلیں سوچیں۔ آخر جب برتن کو اُلٹ دیا۔ گھی گر پڑا۔ اور تب اُس کی سمجھ میں آیا کہ گھی برتن کے آدھار پر ہے +

آسرا اس کا پکڑ جس نے کیا پیدا تجھے
رنج کیوں کرتا ہے گل ہستا ہے تو کیوں مغموم
(پنڈت گل نراین گڑھ)

سچی ماتا کا سچا اپدیش

منوجی مہاراج فرماتے ہیں کہ جہاں ناریوں کی پوجا ہوتی ہے۔ وہاں دیوتا لوگ نواس کرتے ہیں۔ جہاں ان کا سنمان نہیں کیا جاتا۔ جہاں ناریوں کی پوجا نہیں ہوتی۔ وہاں تمام خرابیاں پھیل جاتی ہیں۔ سارا انتظام بگڑ جاتا ہے ◆

عورتیں ہی گھروں کی ملکہ ہیں۔ گھر کا سارا انتظام ان کے ہاتھ میں ہے عورتوں کے سدھار سے سنسار (جگت) کا سدھار ہو سکتا ہے۔ عورتوں کی پوجا مکھیہ دھرم ہے۔ کیونکہ یہی دیوتاؤں کی [illegible] ہیں۔ دیوتا لوگ ہی دھرم کی رکھشا کر سکتے ہیں۔ ایسے [illegible] دھرم رکھشا کی امید ہرگز نہیں ہو سکتی۔ انسان کو مکمل بنانے والے [illegible] اشرف المخلوقات کا اونچا درجہ دلانے والے تین گرو ہیں [illegible] ان میں سے ماتا کا درجہ سب سے پہلے ہے۔ ماتا ہی آدگرو ہے۔ [illegible] ہے۔ تو پھر انسانیت کی بنیاد قائم نہیں رہ سکتی۔ ماتا کے ادھار پر ہی [illegible] ہیں۔ سچی ماتائیں ہی سچے پتر (دیوتا) پیدا کر سکتی ہیں۔ [illegible] ماتاؤں سے سچے پتروں کی امید رکھنا فضول ہے۔ ناری پوجا کا اصلی مطلب یہ ہے۔ کہ استریوں کی باقاعدہ شکشا و رکھشا کر کے ان کو سچی ماتائیں بنایا جاوے۔

بیل دھوبی کے کتے کی طرح نہ گھر کے نہ گھاٹ کے ہیں۔ اور انہیں کی باطل تعلیم نے ہندو راجاؤں کا ستیاناس لگا دیا۔ اور آج مغل تمام ملک پر حاوی ہو رہے ہیں۔ آپ ہمیشہ ان سے بچ کر رہیگا سورت یہ بربادی کے تب چلیں گے۔ راجہ نے کہا۔ سچ ہے جو علم کہ دین و دنیا کی باتوں سے بیخبر رکھتا ہے وہ ناکارہ ہے۔ اور اس نے عالموں کو بلا کر ایک موثر اپدیش دیا۔ اور سب کو ایک سولہ روپے دیکر رخصت کر دیا ✤

سبق — یہ پڑھے لکھے مورکھ دراصل لفظوں کے گورکھ دھندوں میں پھنسے رہتے ہیں۔ نہ ان کو کرم کی سمجھ ہے نہ گیان کی۔ جہاں اڑ گئے اڑ گئے۔ اصلیت کو نہیں جانتے۔ اور غرور آتما کرتے ہیں۔ کہ ہمچو من دیگرے نیست۔ انسان کو عالم باعمل بننا چاہیئے ✤

تازہ غزل

جانتے ہیں کام برے کا ہے نتیجہ مذموم
پھر بھی کیوں پاپ کئے جاتے ہیں یہ کیا معلوم

رکھتے بھروسہ ہیں کسی کو جو کہ انکار کرے
پہلے ہی انکار کرے اس سے ہے بہتر وہ سوم

کار دنیا ہے یہی جانتے عقلا سب ہیں
آج خادم ہے اگر کوئی تو کل کو مخدوم

آدمی سے نہیں آدم کو مناسب نفرت
وہ ہی برچھوت وہی لیش وہی سید اور ڈوم

وہ براکار ہے طاقت کا نہیں اسکے شمار
ہفت افلاک میں ہے اسکی مچی یارو دھوم

ذرۂ ناچیز ہوں ہستی ہے میری چھوٹی سی
کب ہو کہاں مجھ سے ہو مولا کی صفت میں قوم

آہ کیا سین ہے یہ پیش نظر عبرت ناک
کل تھے جہاں قصر وہاں آج ہے آواز بوم

باغ ویران ہوئے اور بیاباں آباد
میدان مضار ہوئے شہر ہوگئے ہیں معدوم

اور ایشور کی بھکتنی تھی۔ جس وقت گوپی چند نے گورو تسیندر ناتھ جی کی تعلیم سے راج کاج کو چھوڑ کر فقیرانہ لباس پہنا۔ شاہی محل میں صرف میناوتی ہی تھی۔ جس نے خوشی کا اظہار کیا تھا۔ باقی اور سب لوگ دُکھی تھے۔ محل میں کہرام مچ گیا تھا۔ اور وہ ماتم کدہ کی صورت میں تبدیل ہو گیا تھا +

گورو کا حکم پا کر گوپی چند فقیرانہ وضع میں اپنی رانیوں کے محلوں میں بھیکھ مانگنے آیا۔ اُس کو دیکھ کر رانیوں نے وہ شور محشر برپا کیا۔ کہ جس کا حد و حساب نہیں۔ اُس کی بہن بھائی کی تبدیلی کی خبر سُن کر دیکھنے آئی۔ اور جس وقت نوجوان و خوبصورت سادھو نے اُس کے پاس جا کر "الکھ" اور "آدیش" کی صدا بلند کی۔ بہن کی آنکھوں سے آنسوؤں کے فوارے جاری ہوئے۔ "بھائی گوپی چند! یہ کیا کیا؟" گوپی چند اب اُس کا بھائی نہیں رہا تھا۔ بہن کی بات کے جواب میں اُس نے برادرانہ محبت کو ضبط کر کے دوبارہ کہا "الکھ" اور وہ بیچاری ڈھاڑیں مار کر رونے لگی۔ اور بیہوش ہو گئی۔ مگر جس وقت راج بھکشو نے میناوتی کے محل کے سامنے آ کر صدا بلند کی۔ وہ خوشی سے بھیکھ لیکر باہر نکلی۔ سادھو کو ایک مرتبہ سر سے پاؤں تک دیکھا۔ اور بھیکھ دیکر کہنے لگی "مبارک ہے میری کوکھ جس میں سے تیرے ایسا بھگت روپی رتن پیدا ہوا۔ میں عورتوں میں خوش نصیب سمجھی جاؤں گی۔ کیونکہ جس عورت کے پیٹ سے بھگت پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بڑی بھاگوان ہوتی ہے۔ بیٹے جا! جس راہ کو اختیار کیا ہے اُس میں پورے اُترنا۔ ایشور تیری ماتا ہو۔ اور ماتا کی طرح تیری سہایتا کرے۔ مگر پیارے! میں تجھ کو تین نصیحتیں کرتی ہوں۔ اُن کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ گرہست آشرمی کو مناسب نہیں ہے۔ کہ سادھو کو اپدیش دے۔ مگر اب تک تجھ میں تیری یاد باقی ہے۔ ابھی بہت دن

سوشِکشت سچی ماتاؤں سے جہاں پھر سورگ بن سکتا ہے۔ سوشِکشت سچی ماتاؤں کی کمی سے ہر ایک گرہست نرک کا نمونہ بن رہا ہے۔ حیوانیت نے زور پکڑ رکھا ہے۔ کوئی استری پُرش پوتر بھاو سے شادی نہیں کرتا۔ اسُری یا راکشسی اپوتر بھاو سے شادی خانہ بربادی کرتے ہیں۔ سچی ماتاؤں کی کمی سے نہ گھر کا انتظام ٹھیک ہے نہ اوتم سنتانیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور نہ کوئی سُکھ نصیب ہوتا ہے۔ یہہ سنسار بجائے سُکھ ساگر کے نرگ ساگر بن رہا ہے +

سچی ماتائیں وہ ہیں جو گھر کا انتظام ٹھیک رکھیں۔ گھر کی ملکہ بنی رہیں اپنے پیارے بچوں کی نرمی و سختی یا دَیا و دنڈ سے باقاعدہ شِکشا و رکھشا کریں۔ نہ کہ بچوں کی محبت میں پھنس کر اپنے پیارے بچوں کی زندگی کو برباد کر دیں۔ جیسا کہ آج کل کی ماتائیں کر رہی ہیں۔ سچی ماتاؤں کا فرض ہے۔ کہ وہ موقع بین بنیں۔ موقع کے مطابق اپنے بچوں کو اوتم شِکشا دیں۔ اناڑی عورتوں کی طرح بے موقع و محل کوئی کام نہ کریں۔ سنتانوں کو بجائے دیوتا کے راکھشس نہ بناویں۔ پراچین سمے میں سچی ماتائیں ہوا کرتی تھیں۔ وہ موقع و محل کے مطابق اپنے بچوں کو ایسا اوتم اوپدیش دیا کرتی تھیں۔ کہ جس سے بچوں کے جیون میں مٹھاس آجاتی تھی۔ اور وہ دھرم پد سے ہرگز نہیں گرتے تھے۔ آیئے آپ کو ایک سچی ماتا مینا وتی کا حال سُنائیں۔ اس سچی ماتا نے اپنے پیارے پُتر گوپی چند کو جس پرکار سے اُپدیش دیکر دیوتا بنایا۔ وہ ذرا آپ غور سے سوچیں۔ اور گھر کی دیویوں کو بھی سُنا کر اُن کو اپنے سچے اُپدیش سے آگاہ کریں جس سے گرہست آشرم دیوتاؤں کا آشرم بن جاوے +

راجہ گوپی چند کی ماتا کا نام مینا وتی تھا۔ یہہ عورت حد درجہ کی پارسا عالی دماغ

جامِ شرابِ بیخودی - اب تو پیا جو ہو سو ہو

لیکن میں جانتا ہوں کہ گوپی چند کی ماں کبھی غلط اور گمراہ کرنے والی تعلیم نہ دے گی - اس لئے ماتا! تو ذرا وضاحت کے ساتھ اپنے کلام کی تشریح کردے - اور میں اس کو اپنے دل کے تختہ پر نقش کر رکھوں گا - تیرا مطلب قلعہ میں رہنے - ملایم توشک پر سونے اور اچھا کھانا کھانے سے کیا ہے؟"

میناوتی نے محبت کی آنکھوں سے سادھو کو دیکھا - کیونکہ اس میں ماتا کے بچن کا وشواس کوٹ کوٹ کر بھرا تھا - دل نے تو چاہا - کہ جوشِ محبت سے بیٹے کو گود سے چپٹا لے - مگر اسی وقت سنبھل گئی - گوپی چند اب اس کا لڑکا نہیں رہا تھا - ماں بیٹے کا دنیاوی رشتہ دور دور سے ہمیشہ کے لئے کٹ چکا تھا - اس نے بہت ضبط کیا - مگر آنکھیں ڈبڈبا آئیں : -

دوستو! دنیا میں مہرِ مادری مشہور ہے
زخم بیٹے کو لگے! ماں کا کلیجہ چور ہے

پارسا مزاج رانی نے آنچل سے اپنے آنسو پونچھے - اور چند زوردار لفظوں میں اس کو اپدیش دیا - وہ ہر کس و ناکس کے یاد رکھنے کے قابل ہے :-

اس نے کہا "بیٹے! قلعہ سے میرا مطلب نیکوں کی صحبت سے ہے - جو شخص اچھے وِدھمرماتما آدمیوں کی سنگت میں رہتا ہے اس پر بُری عادات اور بُرے خیالات کے حملے نہیں ہوتے - مہاتماؤں کے بچن اس کے رگ رگ و ریشہ ریشہ میں سرایت کر کے زرہ بکتر بنجاتے ہیں - اور اندر و باہر دونوں طرح کے دشمن اس پر دھاوا نہیں کرتے - کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار - یہ دشمن ہیں جو من میں پیدا ہوتے ہیں - ایسے ہی باہری جگت میں باہر کے دشمن ہوتے ہیں - یہ دونوں ہی بُری طرح کے دشمن موذی ہیں - ان سے بچنے کی سوائے

نہیں ہوئے۔ کہ تو نے شاہی تخت کو فقیری عصا سے تبدیل کیا ہے۔ اس لیے میں تجھ کو تین باتیں کہتی ہوں۔ اُن کو بھول نہ جانا۔ اور پرمیشور تیرا کلیان کرے گا"۔

گوپی چند کو حیرت ہوئی۔ پوچھا "ماتا! تیری کیا اگیا ہے؟" اور مینا وتی نے سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا "میرے لال! تو معمولی سادھو نہیں ہے۔ تو راج بھکشو۔ راج بھگت اور راج منی ہے۔ اس لیے تجھ کو اور بھی ضروری ہے۔ کہ اپنی ماتا کے بچن کو ہمیشہ یاد رکھے"۔

مینا وتی کا راجہ گوپی چند کو ایک انوکھا اپدیش

پہلا اپدیش میرا یہ ہے۔ کہ تو جب رہنا قلعہ میں رہنا۔ تاکہ دشمنوں کے حملوں سے پناہ رہے۔ دوسرا اپدیش میرا یہ ہے۔ کہ تو جب سونا اچھے سے اچھے ملایم اور آرام دینے والے توشک پر سونا۔ تیسرا اپدیش میرا یہ ہے۔ کہ جب کھانا کھانا اچھے سے اچھا کھانا کھانا جو راجاؤں کو بھی نصیب نہیں ہوتا۔

گوپی چند مسکرایا "ماتو شری! سادھو اور قلعہ میں رہنا۔ سادھو اور ملایم توشک پر سونا۔ سادھو اور اچھا کھانا کھانا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ماتا! سادھو کی زندگی جیتے جی کی موت ہے۔ اس راہ میں کانٹے ہیں۔ جھاڑیاں ہیں۔ جو پاؤں کو ہمیشہ زخمی کرتے رہتے ہیں۔ فقیر کو آرام کا خیال نہیں ہوتا۔

عشق میں تیرے کوہ غم۔ سر پہ لیا جو ہو سو ہو
عیش و نشاط زندگی۔ چھوڑ دیا جو ہو سو ہو
عقل کے مدرسے سے ہو۔ عشق کے میکدہ میں آ

نوجوان سادھو نے پھر سوال کیا۔ "اچھا کھانا کھانے سے تیری مراد کیا ہے"+

اور رانی نے اس طرح جواب دیا "بیٹے! اچھا کھانا کھانے سے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ جب تک خوب بھوک نہ لگے تب تک کبھی روٹی نہ کھانا۔ جب خوب بھوک لگے۔ اس وقت کھانے کا خیال کرنا۔ بھوک کے وقت سوکھی روٹی موہن بھوگ سے زیادہ مزیدار اور خوش ذائقہ ہوتی ہے۔ اور بغیر بھوک کا کھانا اتنا لذیذ نہیں ہوتا۔ لوگ کہتے ہیں سادھو کو جس وقت کھانا مل جائے اسی وقت کھالے۔ کیونکہ اس کا کوئی گھر دوار نہیں ہوتا۔ مگر یہ کلام ان لوگوں کا ہے جو اصلیت سے ناآشنا ہیں۔ جنہوں نے ایشور کی اپار شکتی پر وچار نہیں کیا+

رچن ہار کو چینہہ لے۔ کھانے کو کیا روئے

من اندر میدان میں تان پچھورا سوئے

جو پتر کے پیدا ہونے سے پہلے ماں کی چھاتی میں دودھ اتارتا ہے۔ جو بے بسی کی حالت میں کمسن بچوں کی خدمت کا کام ماں باپ کے سپرد کرتا ہے اے بیٹے! وہ کبھی بھی اپنے کسی بچے سے غافل نہیں رہتا۔ روزی ملے گی پر ملے گی۔ روزی کی فکر اس کو ہے جس نے پیدا کیا۔ اور پھر سادھو کو ہمیشہ ایشور پرائن رہنا چاہئے۔ اس کے روم روم میں پرماتما کا اٹل وشواس ہونا چاہیے۔ باغبان کو خود پودھوں کے سینچنے کا خیال رہتا ہے۔ پودھے کیوں فکر کریں؟ جب وہ کارساز خود فکر کرتا ہے۔ تو پھر اپنی فکر نقصان دینے والی ہوگی۔ اسی کا آسرا رکھ۔ اسی کا بھروسہ رکھ۔ اسی پر درڑھ ہو جا۔ جس نے اس برہمانڈ کی پھلواڑی لگائی ہے۔ وہ ضرورت کے وقت خود پھولوں کے

اپنے مہاتماؤں کی صحبت کے اور کوئی دوسری تدبیر نہیں ہے۔ تو ابھی نوجوان ہے۔ کمسن ہے۔ روحانی دنیا کا تجھ کو تجربہ نہیں ہے۔ اکثر ایکانت میں رہنے والے سادھو محض اپنے من کی ترنگوں میں ایسی بُری طرح سے ڈوبتے ہیں۔ کہ پھر اُن کا پتہ نہیں لگتا۔ اس لئے جب تک پورا پورا من پر قابو نہ ہو جائے۔ ایکانت تو اس بالعوض فائدہ کے نقصان پہنچاتا ہے۔ سادھوؤں کی سنگت۔ مہاتماؤں کا فیض صحبت اس سے بچنے کا یقینی ذریعہ ہے۔ اور وہی میری سمجھ میں ایسا زبردست قلعہ ہے۔ جس کو دشمنوں کے گولوں کا مُطلق خوف نہیں ہے +

من سمُدر لہر نا پڑے۔ اُٹھے لہر اپار
دل دریا سمرتھ بنا۔ کون لگاوے پار
درشن کیجے سادھ کا۔ دن میں کئی یک بار
آسوجا[1] کا مینہ جیوں۔ بہت کرے اُپکار
سادھ ندی جل پریم رس۔ تہاں پکھالوں[2] انگ
کہیں کبیر نرمل بھیا۔ سادھو جن کے سنگ
کبیر درشن سادھ کا۔ صاحب آویں یاد
لیکھے میں سوئی گھڑی۔ باقی کے دن باد
سادھ ہماری آتما۔ ہم سادھن کے جیو
سادھن میں ہم یوں رمے جیوں پے[3] مدھے گھیو

اس قدر کہہ کر رانی چُپ ہو گئی۔ احسانمند سادھو نے اُس کے پاؤں کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ رانی نے اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا۔ "مہاتما! تم سادھو ہو۔ میں گرہستی ہوں" +

[1] کنوار کا مہینہ
[2] دھوؤں
[3] دودھ کے دریا

ایک لمحہ تیری قیمتی زندگی کا ضایع نہ جانے پاوے ؛

سانس سانس پر رام کہہ برتھا جنم مت کھوئیے
کو جانے یہ سانس کو - آون ہوئے نہ ہوئے
جاکی پونجی سانس ہے چھن آوے چھن جائے
تاکو ایسا چاہیئے رہے نام لو لائے
کہتا ہوں کہہ جات ہوں - کہا بجاؤں ڈھول
سوانسا خالی جات ہے - تین لوک کا مول
ایسے مہنگے مول کا ایک سوانس جو جائے
چودہ لوک پٹ تر نہیں - کیوں تو دھور ملائے
نیند نشانی میچ کی - اُٹھ کبیرا جاگ
اور رساین چھانڈ کے - تو نام رساین لاگ
کبیر چیتا تو ست نام کی - اور نہ چیتوے واس
جو کچھ چیتوے نام بن - سوئی کال کی پھانس
کبیر سوتا کیا کرے - جاگن کی کر چونپ
یہ دم ہیرا لال ہے - گن گن گورو کو سونپ
جیتا سا وہ جگائیے - کرے نام کا جاپ
یہ تینوں سوتے بھلے - ساکت سنگھ اور سانپ
کبیر سوتا کیا کرے سوئے ہوئے اکاج
برہما کا آسن ڈگا - سُنی کال کی گاج

حاشیہ: کیوں کس طرح — برابر — موت — خواہش

اے بیٹے! جو کچھ تجھ کو وقت ملے - سب مالک کی یاد میں صرف ہو - ہر وقت اُسی کے نام کا عمل و شغل رہے - اور جب نیند بہت ستائے - اس وقت خار دار

درختوں کو سینچا کرے گا۔ تو بھول کر بھی روٹی کی فکر نہ کرنا۔ نہ بھوک سے پہلے کبھی روٹی کھانا۔ اے راج رشی! اس کے سوا تجھ کو شریر کا سادھن بھی کرنا ہے۔ بلا ضرورت اگر تو ہمیشہ جسم کی طرف متوجہ رہیگا تو جسم تجھ کو گمراہ کر دے گا۔ کبھی اس کو غیر ضروری چیز نہ دے۔ اُدھکار اور پاتر کا ہمیشہ خیال رکھ۔ جب یہ روٹی مانگنے لگے۔ اور تو دیکھے کہ اب روٹی کھائے ہوئے بغیر بھجن میں بھنگ ہوگا۔ تو اس کو سوکھی روکھی روٹی جو کچھ ملے وہ دے۔ یہ اس کو بہت سمجھے گا۔ تیرا محتاج رہیگا۔ اور اس عمل کرنے سے وہ کبھی تجھ پر غالب نہ آوے گا۔ جو لوگ بغیر سمجھے بوجھے اپنے غلام کی بیجا و غیر ضروری ناز برداری کرتا ہے وہ اپنے غلام کا غلام ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ہاتھوں سے مارا جاتا ہے۔ اس اصول کو ذہن نشین کر لے۔ بلا خوب بھوک لگے ہوئے کھانا نہ کھانا۔ ورنہ وہ نقصان کرے گا۔ بھجن میں وگھن پڑے گا۔ بھوک کے وقت جو کچھ تو کھالے گا وہ نہ صرف خوش ذائقہ معلوم ہوگا۔ بلکہ جسم اس کو خوشی سے قبول کرے گا۔ اور تیرے تابع رہے گا"

وانی دوسری مرتبہ پھر خاموش ہو گئی۔ راج سادھو نے کر لنیہ کر تنبیہ ہو کر کہا "ماتا! تو سچ کہتی ہے۔ مبارک ہوں وہ جن کی ماتا ئیں ایسے پوتر وچار ہیں! ماتا! اس عقدہ کو بھی کھول دے۔ کہ ملائم تو شک پر سونے سے تو مجھ کو کیا تعلیم دینی ہے" +

اوانی نے تیسری مرتبہ پھر زبان کو حرکت دی "بیٹے! جب تک خوب نیند نہ آئے تو کبھی سونے کی خواہش نہ کرنا۔ نہ حالت غنودگی کو نیند دیکر بلا نیکا اہتمام کرنا۔ تیرا دل دن رات بھجن و سادھن کے کام میں مصروف رہے۔ ایک

اَوروں کے لئے۔ تیرا اُٹھنا بیٹھنا۔ چلنا۔ پھرنا۔ چُپ ہونا۔ کوئی کام بھی اپنے لئے نہ ہو۔ اور اگر تو اس میری بات کو گرہ باندھ لے گا۔ تو تُو جہاں جائے گا۔ خیر و برکت پھیلا سکے گا۔ تو سچا سادھو بنے گا۔ اَوروں کا تو دُکھ ہرے گا۔ اور سُکھ دے گا۔ اور سب لوگ تجھ کو اپنی آنکھوں پر بٹھائیں گے اور کہا کریں گے:۔

سُکھ دیویں دُکھ کو ہریں۔ دُور کریں اپرادھ
کہیں کبیر وے کب ملیں پرم سنیہی سادھ

اے بیٹے! تو آج بھکشو بن کر اپنی ماتا کے دوار پر بھکشا مانگنے آیا ہے۔ ماتا تجھ کو یہ بھکشا دیتی ہے۔ یہ تین بچن تین دلنے ہیں۔ جو تیرے کمنڈل میں مینا وتی پریم اور بھکتی بھاو سے ڈالتی ہے۔ جا بیٹے! ان پر گذارہ کر۔ ان کو ہضم کر لے۔ تاکہ تجھ کو پشٹی ملے۔ اور تو نہ صرف اپنا اودھار کر سکے بلکہ تیرے ذریعے جگت کا اُدھار ہو۔ چھوڑ دے جھوٹی موہ مایا کو۔ گورو منسندر ناتھ تیرا کلیان کریں"+

اس کے بعد مینا وتی پھر نہ بول سکی۔ اس کی زبان بند ہو گئی۔ اور وہ روتی ہوئی گھر کے اندر چلی گئی۔ اور گوپی چند بھی پریم کے آنسو بہاتا ہوا اپنے گورو کے مٹھ کی طرف روانہ ہوا+

آریہ جاتی میں ایسی ماتائیں اور ایسے پُتر ہوا کرتے تھے۔ یہ آئیڈیل پُتر اور یہ آئیڈیل ماتائیں تھیں۔ ان کی زندگی ان کے بچن ان کے کرتب سب آئیڈیل تھے۔ کیا اب بھی وہی حالت ہے؟

اَب نہ وہ دن ہیں اور وہ نہ راتیں
رہ گئیں [illegible]

جھاڑیوں میں پڑ کر سرہانے پتھر کی چٹان رکھ کر سو جایا کر۔ یہ جھاڑی تیرے لئے ملایم بستر اور مخمل تو شک کا کام دے گی۔ اور تو سکھی ہوگا۔ اسے راج بھکشو! جیوں بھی بغیر گہری نیند کے سوتے ہیں وہ آلسی ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے خواب دیکھتے ہیں۔ اور شریر اُن پر غالب آجاتا ہے۔ پھر بھجن اور سادھن کچھ نہیں بن پڑتا۔ اور وہ پتت ہو جاتے ہیں۔ تو ایسا کبھی نہ کرنا۔ جب تک شریر میں کرم کرنے کا بل ہے۔ اُس کو آلسی مت بننے دے اس کو بیکار مت رکھ۔ بیکار کے دل میں مالک نہیں بستا۔ شیطان بستا ہے سادھو کی زندگی مصروفیت کی زندگی ہے۔ اس نے اوروں کے اُپکار کے لئے یہ وضع اختیار کی ہے۔ اور کیسے افسوس و شرم کی بات ہوگی۔ اگر وہ پرمادا ور آلسیہ کے ہاتھوں اپنے آپ کو فروخت کر دے۔ جب تک جسم کام کر سکتا ہے۔ من سے بھجن ہے۔ کرم سے تو اوروں کے لابھ پہنچانے کا جتن کرتا رہ۔ اور جب دیکھے کہ من اور اندریاں کام نہیں کرتیں۔ تب کہیں بھی پڑ کر سو رہ۔ کیا تو نہیں دیکھتا۔ جب تک ذرہ بھی برہمانڈ میں کام کرنے کی طاقت رہتی ہے۔ تب تک سرشٹی میں کرم ہوا کرتا ہے جب طاقت تھک جاتی ہے۔ سرشٹی پرلے میں جا کر سو جاتی ہے۔ اور پرماتما میں لے ہو کر اُس سے تازہ طاقت پا کر پھر کرم کرنے لگتی ہے۔ تو بھی ہمیشہ جاگنے کا عمل کر۔ اور جب یہ شریر بالکل تھک جائے۔ سو جایا کر اور پھر تازہ دم ہو کر سنسار کے اُپکار کے نمت اُٹھ کھڑا ہو۔ اوروں کو حقیقت اور معرفت کی راہ دکھانے کا اہتمام کر۔ یہ سادھوؤں کے لکشن ہیں۔ تو آج سے اپنے لئے زندگی مت بسر کر۔ تیرا سب کام اوروں کے لئے ہو۔ جاگ اوروں کے لئے۔ کرم کر اوروں کے لئے۔ سو

کی بری عادت سے گل سڑ گیا ہے۔ اس کے رگ و ریشہ میں کیڑے پڑ گئے ہیں وہ جان سے بیزار ہو رہا ہے۔ لیکن کُتیا کو دیکھ کر اپنے سارے دُکھ کو بھول جاتا ہے۔ اور اُس کے پیچھے اپنی بری خواہشات کے پورا کرنے کے لئے بار بار دوڑتا ہے"۔ اسی طرح سے نادان "ناکار انسان بھی باوجودیکہ آتشک سوزاک سے گل سڑ رہا ہے۔ جریان۔ احتلام وغیرہ بیماریوں سے دُکھی ہو کر جان سے بیزار ہو رہا ہے۔ لیکن پھر بھی کُتوں کی طرح کام آتُر ہوا ہوا عورتوں کے پیچھے دوڑتا ہے۔ اور اپنی عزیز جان کو عذاب میں ڈالتا ہے۔ اپنی بری عادتوں اپنے بُرے کاموں سے ذرا بھی نہیں شرماتا۔ اپنے خراب عیبوں کو ذرا بھی نہیں محسوس کرتا۔ کیونکہ یہ بری عادتوں کی خصلت ہی ہے۔ کہ وہ انسان کو اندھا بنا دیتی ہیں۔ اس کے دل۔ جگر اور دماغ کی روشنی کو چٹ کر جاتی ہیں۔ جس سے وہ اپنے عیبوں کو عیب نہیں سمجھتا۔ اور بار بار اُنکے پیچھے دوڑتا ہے +

بری عادتوں سے بالکل چھٹکارا پانا بہت ہی مشکل ہے۔ کوئی سچی ماتا کا لال ہی اِن سے بالکل چھٹکارا پا لیتا ہے۔ بری عادتوں کی چاٹ بہت ہی بڑی ہوتی ہے۔ حقہ پینے والا چند دن کسی اچھے آدمی کی صحبت میں بیٹھ کر حقے کی برائیوں کو سُن کر جھٹ جوش میں آجاتا ہے۔ اور فوراً حقہ کو چھوڑ دیتا ہے لیکن سال چھ مہینے کے بعد جب حقہ کی برائیاں بھول جاتی ہیں۔ تب پھر شروع کر دیتا ہے۔ پھر حقہ کا غلام بن جاتا ہے۔ یہی حال سب بری عادتوں والوں کا ہے۔ کوئی آدمی بری عادتوں سے بالکل چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ جبتک کہ کوئی اُستاد کامل نہ ملے۔ یا اپنے دل کو نہ لگے۔ اُستاد کامل یا اپنے دل کی سخت چوٹ ہی تمام بری عادتوں سے بالکل چھٹکارا پانے کے اصل سادھن

بُری عادتوں سے بالکل چھٹکارا

اچھی عادتیں انسان کو زندگی بخشتی ہیں۔ برخلاف اس کے بُری عادتیں اس کو تباہ کر دیتی ہیں۔ بُری عادتوں کا نشکا ہوا انسان کسی اچھے کام کرنے کے لایق نہیں رہتا۔ وہ بے عزتی و بدنامی کی موت مرتا ہے۔ بُری عادتیں انسان کی جانی دشمن ہیں۔ انسان کی شرافت یا بزرگی اسی میں ہے۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے جانی دشمن سے ہوشیار و خبردار رہے۔ اپنے دشمن کے داؤ پیچ میں نہ آوے۔ مرد بن کر اپنے دشمن سے لڑائی کر کے اس پر فتح پاوے۔ نہ کہ نامرد کاپُرین کر اپنے آپ کو جانی دشمن کے حوالہ کر دے +

لوگ چونکہ بُری عادتوں کے انجام بد کو بخوبی نہیں سمجھتے۔ اسی واسطے وہ اگیانتا سے ان کے بس میں پڑ کر خراب و خوار ہوتے ہیں۔ بُری عادتوں کا سوبھاو ہے۔ کہ پہلے وہ سبز باغ دکھلا دیتی ہیں۔ بازاری عورتوں کی طرح خوبصورت بھیس بنا کر موہت کر لیتی ہیں۔ پھر وہ چم چچڑی کی طرح ایسی چمٹ جاتی ہیں۔ کہ اُن سے جان چھڑانی مشکل ہو جاتی ہے۔ کسی شرابی۔ بھنگی۔ چرسی۔ افیمی۔ زناکار۔ جُوا باز۔ رشوت خور۔ یا ظالم سے کہو۔ کہ وہ اس بُری عادت کو چھوڑ دے۔ آپ ہزار یتن کریں۔ وہ ہرگز نہیں چھوڑ سکیگا۔ کیونکہ خوئے بد کا جانا بہت کٹھن ہے۔ شرابی کو شراب میں۔ رشوت خور کو رشوت لینے میں۔ زناکار کو زنا میں۔ ظالم کو ظلم میں ایسا مزا آتا ہے۔ کہ وہ دنیا بھر کے تمام مزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھتا ہے۔ اور دُکھ اٹھانے پر بھی بار بار اس کی طرف دوڑتا ہے۔ بھرتری ہری جی مہاراج کہتے ہیں۔ کہ "کُتا وشئے بھوگ

جی نے اپنے رشتش کو دل پر قابو پانے کا سبق سکھایا۔ اور کام دیو کے چنگل سے چھوڑایا ❊

دل کی سخت چوٹ بری بری عادتوں سے بالکل چھٹکارا دلا دیتی ہے۔

ایک راجہ بڑ سب بے رحم اور ظالم تھا۔ اپنی رعایا پر بہت ظلم اور تعدی روا رکھتا تھا۔ رعایا تنگ آکر ہمیشہ دست بدعا تھی۔ کہ کسی طرح ایشور ان کو ایسے ظالم حاکم کے ظلم سے پناہ دے ❊

ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ راجہ شکار کو گیا۔ جب واپس آیا۔ تو اپنی بادشاہت میں سب جگہ منادی کرا دی۔ کہ آج تک جو ظلم و ستم میں اپنی رعایا پر کر چکا ہوں۔ اس کی تو تلافی کرنی محال ہے۔ لیکن آیندہ میری طرف سے سب لوگ اطمینان رکھیں۔ کہ ان کی کبھی کوئی حق تلفی نہیں ہوگی۔ اور نہ ان پر کبھی ظلم و ستم ہونے پائے گا۔ مجھے کئی واقعات سے کافی عبرت مل گئی ہے۔ اب میں ظلم نہ کروں گا۔ اپنی رعایا کے حقوق کا خیال رکھوں گا۔ ان پر کسی طرح آنچ نہ آنے دوں گا۔ اور اپنے کاموں سے ان کے دلوں کو اپنا بنانے کی کوشش کرونگا راجہ کی اس غیر معمولی منادی سے لوگوں میں ہلچل مچ گئی۔ لوگ راجہ کی عادتوں سے بخوبی واقف تھے۔ انہیں یقین نہیں آتا تھا۔ کہ ایک دن میں راجہ کی زندگی ایسا پلٹا کھا جائے۔ کہ وہ ظلم سے دست بردار ہو کر رعایا کا بھی خیرخواہ بن جاوے۔ مگر راجہ اپنے قول و قرار پر قائم رہا۔ اس دن سے ملک کی بہبودی میں ایسا مصروف ہوا۔ کہ سب لوگ امن و آرام سے زندگی بسر کرنے لگے۔ رعایا بھی اسے دل سے چاہنے لگی۔ اور اس کی درازی عمر اور سلطنت کے قیام کے لئے دعائیں مانگنے لگی۔ وزیر و مشیر سب حیران

ہیں۔ آیئے آپ کو اس بارہ میں دو قصے سنائیں۔ کہ کس طرح اُستاد کامل یا اپنے دل کی چوٹ بُری عادتوں سے بہت جلدی بالکل چھٹکارا دلا دیتے ہیں +

اُستاد کامل ہی بُری عادتوں سے بالکل چھٹکارا دلا دیتا ہے

ویاس جی کا ایک نوجوان شاگرد تھا جو عورتوں میں بیٹھ کر بھاگوت کی کتھا سنایا کرتا تھا۔ ایک دن ویاس جی نے کہا۔ تم اس بے حیا حرکت سے باز آؤ۔ اُس نے کہا۔ میں نفس پرست نہیں ہوں۔ اور دل پر مجھ کو پورا پورا قبضہ حاصل ہے۔ ویاس جی چُپ ہے ایک دن برسات کے موسم میں پانی چھم چھم برس رہا تھا۔ نوجوان فقیر اپنے پھونس کے جھونپڑے میں بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا تھا۔ ایک عورت آئی۔ اور جھونپڑے کے کنارے بیٹھ گئی۔ فقیر بولا۔ چل پرے ہٹ۔ یہاں کیوں آئی ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ داتا آپ کا بھلا کرے۔ پانی برس رہا ہے۔ ہوا تیزی کے ساتھ بہہ رہی ہے۔ سردی سے سخت بدحال ہوں۔ ذرا پانی تھم جاتا ہے۔ تو میں چلی جاؤں گی۔ فقیر چُپ ہو گیا۔ اور کتاب پڑھنے لگا۔ عورت اور آگے کی طرف کھسکی۔ اُس نے پھر ڈانٹ بتلائی۔ وہ بولی بابا! باہر کی ٹھنڈی ہوا بہت ستا رہی ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں پانی تھمنے پر چلی جاؤنگی فقیر خاموش۔ پھر پڑھنے لگا۔ مگر دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہونے لگے وہ عورت کھسکتے کھسکتے اُس کے پاس جا پہنچی۔ اُس نے ہاتھ بڑھایا۔ عورت نے مُنہ پر زور کا طپانچہ جڑا۔ مردود! کہتا تھا میں دل پر غالب ہوں۔ وہ دل تیرا اب کہاں گیا۔ نوجوان نے دیکھا۔ کہ طپانچہ مارنے والے عورت کی شکل میں خود ویدبیاس جی ہیں۔ سخت شرمندہ ہوا۔ غور فرمایئے۔ کس طرح ویاس

غزل

ظالموں کو نہ کبھی پھولتے پھلتے دیکھا
بلکہ ہر دم اُن کا بُری طرح نکلتے دیکھا

چرخ ستمگار نہیں بیٹھنے دیتا مل کر
نت نئے رنگ زمانہ کو بدلتے دیکھا

جان لیا میں نے کہ آفت ہے کوئی آنیوالی
دل کو پہلو میں جو بے طرح مچلتے دیکھا

جس شمع نے کہ جلائے تھے پتنگے صدہا
اُس کو خود ہم نے شب تار میں جلتے دیکھا

کل جو گل سر پہ بھلے لوگوں کے اِتراتا تھا
آج پاؤں میں اُسے ہم نے مسلتے دیکھا

ہم نے ہر چیز کو دنیا میں بدلتے دیکھا
لکھا تقدیر کا لیکن نہیں ٹلتے دیکھا

ہم نے سنبھلے ہوئے گرتے تو کئی دیکھے ہیں
پر گروں میں سے تو برلا ہی سنبھلتے دیکھا

کیا ہوا شکل سے لا عقل بھی عاقل جو بنا
پانی کے مانند سراب سا نہ چلتے دیکھا

ہائے غضب قید جو اوروں کو کیا کرتے تھے
بندیخانہ میں انہیں دانہ ہی دلتے دیکھا

دھرم کو پاپ بھلا جیت کہاں سکتا ہے
ہم نے نگس کو نہ کبھی شبیر نکلتے دیکھا

یہ وہ گلشن ہے جہاں کی ہے عجب آب و ہوا
بہت امرار کا یاں پاؤں پھسلتے دیکھا

سر جھکائے ہوئے کرتے ہیں بسر عالی نژاد
ہاں مگر گل نے ہے اوچھوں کو اُچھلتے دیکھا

میلہ کمبھ ہردوار اور ہمارا کرتبیہ

یہ ایشوری نیم ہے کہ جو کام کسی ستیہ آدرش کو سامنے رکھکر کسی اچھے طریقے

بخشے۔ کہ راجہ میں یک لخت ایسی تبدیلی پیدا ہونے کی وجہ کیا ہے ۔
ایک دن وزیر نے عرض کی۔ کہ جہاں پناہ۔ اگر جان بخشی ہو۔ تو ایک سوال
کروں۔ راجہ نے بڑی خوشی سے اجازت دی۔ وزیر نے عرض کی۔ کہ عالیجاہ
ہم حیران ہیں۔ کہ منادی کے دن سے آپ کیونکر ہر ایک بُرائی سے ہاتھ
اٹھا کر لوگوں کی بھلائی میں ہمہ تن کوشاں رہتے ہیں۔ یہ اسرار ہمارے
لئے معمّہ ہے۔ کہ سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر آپ سمجھا دیں۔ تو نوازش شاہانہ
سے بعید نہ ہوگا۔ راجہ نے فرمایا۔ اے وزیر! جس دن کا تم ذکر کرتے
ہو۔ میں جنگل میں شکار کھیلنے گیا تھا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک کُتا
لومڑی کے پیچھے دوڑا چلا جاتا ہے۔ آخر کُتے نے لومڑی کی ٹانگ پکڑ لی۔
وہ غریب لومڑی ٹانگ کُتے کے مُنہ میں چھوڑ جان بچا کر بھاگی۔ یہ تماشہ
دیکھ کر میں چند ہی قدم آگے بڑھا ہونگا۔ کہ ایک شخص نے دل لگی میں ایک
پتھر اس طرح گھما کر مارا۔ کہ کُتے کا سر پھٹ گیا۔ ایک گھوڑا سرپٹ دوڑتا
ہوا آتا تھا۔ پتھر مارنے والا اس کی جھپٹ میں آکر گرا۔ اور اس کی ٹانگ
ٹوٹ گئی۔ گھوڑا ابھی بہت دُور نہ گیا تھا۔ کہ خود اس کی ٹانگ ایک سوراخ
میں پھنس کر ٹوٹ گئی۔ یہ ماجرا دیکھکر میرے دل پر سخت چوٹ لگی۔ اور
میری آنکھوں کے سامنے فوراً اپنی بُرائیوں اور بے رحمیوں کا نقشہ کھنچ گیا۔
میں نے سمجھ لیا۔ کہ اس دُنیا میں بُرے کام کا نتیجہ جلدی مل جاتا ہے ۔
اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ بدی کا انجام بدی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ میں
اُس دن سے دل پر چوٹ کھا کر بُرائی سے بچتا۔ اور اپنی رعایا کی بہبودی
کی فکر میں رہتا ہوں۔ مثل مشہور ہے۔ کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ میرے
پیارو دوستو تم کو چاہیئے بُرے افعالوں سے بچو ✤

ہونے کی پوتر جگہ ہے ۔ اسی پوتر ادویش کو مدنظر رکھ کر یہاں ہمیشہ میلے ہوا کرتے ہیں ۔ آنند منگلاچار کیا جاتا ہے ۔ تندرستی ۔ اخلاق (ستیہ اور جھوٹ کی تمیز کے مطابق پرشارتھ کرنا) اور پراوپکار ہی پرماتما کا سروپ ہیں ۔ یہی تین پرکار کے ادھیاتمک ادھی بھوتک اور ادھی دیوک دکھوں کے ہرنے والے ہیں ۔ ان سے تینوں قسم کے تاپ دور ہوتے ہیں ۔ پراچین رشی منی مہاتماؤں کا ستیہ آدرش بھی تندرستی اخلاق اور پراپکار کے ذریعہ ہردوار میں ہری پرماتما سے ایک ہونے کا تھا ۔ اسی پوتر خیال کو مدنظر رکھ کر میلہ کمبھ ہردوا کی بنیاد ڈالی گئی ہے ۔ اگر اس میلہ سے یہ مراد پوری ہوتی ہے ۔ تو یہ میلہ اچھا اور مبارک ہے ۔ ورنہ خراب ہے ✦

ہردوار شُدھ پوتر وایو اور جل کے لحاظ سے بہت اچھی تندرستی بخش جگہ ہے ۔ یہاں کا گنگا جل ایسا سوچھ اور پاچک ہے ۔ کہ سب کھایا پیا چند منٹوں میں ہضم کر دیتا ہے ۔ اور مدتوں رکھا رہنے سے نہیں بگڑتا ۔ یہ ساکشات امرت جل ہے ۔ یہاں کی شُدھ پوتر وایو بھی خون کو صاف کر کے چند دنوں میں گلاب کے پھول کی طرح لال بنا دیتی ہے ۔ غرضیکہ ہردوار تندرستی کے لحاظ سے بہت ہی اچھی جگہ ہے ۔ جہاں تندرستی قایم رہتی ہے ۔ داتا دور اندیش رشی منی مہاتما بھی وہاں ہی اپنی کٹیا بنا کر سمادھی آنند لوٹتے ہیں ۔ اسی واسطے یہ ست سنگ کا اوتم ستھان ہے ۔ جہاں ست سنگ ہوتا ہے وہاں ہی اعلےٰ اخلاق رہتا ہے ۔ کُسنگ یا بدصحبت سے اخلاق بگڑ جاتا ہے چونکہ ہردوار کے تٹ پر ست سنگی مہاتما رہتے ہیں ۔ اسی واسطے یہ اخلاق کے لحاظ سے بھی اچھی جگہ ہے ۔ جہاں اعلےٰ اخلاق ہوتا ہے ۔ جہاں شنیہ استیہ کی تمیز ہوتی ہے ۔ وہاں ہی پراوپکار رہتا ہے ۔ ایک دوسرے

سے موقع ومحل کے مطابق کیا جاتا ہے۔ اُس سے اچھا پھل نکلتا ہے۔ برعکس اس کے جو کام بغیر کسی اعلےٰ ادویش کے اندھا دُھند بے موقع محل کیا جاتا ہے اُس سے سوائے دُکھ اور نقصان کے کچھ پراپت نہیں ہوتا۔ دُکھ اور مُصیبت انسان اُس کام کے لئے اُٹھائے جس کا کوئی اچھا نتیجہ نکلے۔ جان بُوجھ کر وہ کام کرنا جس کا انجام خراب ہو۔ اور دُکھ ومصیبت مُفت میں سہنی پڑی یہ نادانی ہے۔ انسان کو پرماتما نے عقل اس واسطے دی ہے۔ کہ وہ ہر ایک کام کے نشیب وفراز نفع ونقصان۔ سُکھ و دُکھ کو بخوبی وچار کر کام کرے۔ نہ کہ عقل پر تالا لگا کر بھیڑ اچال چلکر دوسرے بیوقوفوں کے ساتھ جہالت ضلالت اور ذلالت کے کنوئیں میں گر پڑے۔ اسی ایشوری نیم کو مدنظر رکھ کر میلہ کمبھ ہردوار ہماری نگاہ میں بہت ہی اچھا بھی ہے۔ اور بہت ہی بُرا بھی ہے۔ اگر یہہ کسی اعلےٰ ادویش کو سامنے رکھ کر اچھے طریقہ سے موقع ومحل کے مطابق منایا جاوے تو اچھا ہے ورنہ بہت ہی بُرا ہے۔ ہم میلہ کمبھ ہردوار کی نندیا یا بُرائی نہیں کرتے ہم میلہ کمبھ ہردوار کو عزت اور پریم بھری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ پراچین رشی مُنیوں مہاتماؤں اور بزرگوں کا بنایا ہُوا اُتم دستور یا تہوار ہے۔ اس سے ہمارے معزز بزرگوں کی عقل اور دور اندیشی کا پتہ لگتا ہے۔ اب ہم آپ کو بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ یہہ میلا پراچین بزرگوں کی دُور اندیشی کے مطابق کیونکر اچھا ہے اور موجودہ حالت میں کیونکر بُرا ہے۔ نیز ہم کو کس طرح سے اس کی اصلاح کرنی چاہئے۔ یعنی اس موقع پر ہمارا کیا کرتیہ ہے +

میلہ کمبھ ہردوار کے فوائد۔ ہردوار کو ہری سے ملنے کا دوار۔ یعنی سچدانند سروپ پرماتما سے یوگ کرنے کا دروازہ بھی کہتے ہیں۔ پرماتما چونکہ تمام سُکھوں کا بھنڈار ہے۔ اسی واسطے ہردوار بھی تمام سکھوں سے ایک

گندی خوراک کھاکر دست وقے کرکے آپ وہوا کیوں نہ بگڑ جاوے ـ چاہے چوری مکاری دغا فریب اور مفت خوری کا بازار کیوں نہ گرم ہو ـ چاہے ہمدردی ـ پریم ـ اور محبت کا جذبہ کیوں نہ معدوم ہوجائے ـ چاہے کیوں نہ ہمارے بھائی بند دوست یار بیمار ہو کر مرجاویں ـ اور ہم خود غرضی کے نشہ میں چور ہوئے ہوئے اپنی جان کو بچالاویں ـ چاہے جنگ وجدل ـ قحط اور بیماریوں کے ظالم ہاتھوں سے ہم ستائے جاکر نردھن اور نربل کیوں نہ بن گئے ہوں ـ چاہے دیش کی موجودہ اوستھا اچھی ہو یا بری ـ ہم کو موقع ومحل دیکھنے کی کیا ضرورت ہے ؟ ہم نے تو ضرور ہی بساکھی کے دن کا اشنان کرکے مکتی پانی ہے ـ اے اندھ وشواسی تیرا ستیاناس ہو ـ ہے دین دیال دنیا بندھو پریشور! آپ ہماری ہیں دکھی اوستھا پر ترس کھاویں ہمیں گیان نیتر دیں جس سے ہم سمجھ کر ہر ایک کام کریں ـ اندھ وشواسی کی تنگ وتاریک غار میں گرکر اپنا ودوسروں کا ناش نہ کریں ـ ملک ودیش کی بہتری کا ہمیشہ خیال رکھیں +

میلہ کمبھ ہردوار اور ہمارا کرتبیہ ـ اس موقع پر ہماری معزز گورنمنٹ دیش ہتیشی سوسائٹیوں اور سچے دیش بھگتوں اور پراوپکاری مہاتماؤں کا فرض ہے ـ کہ وہ دکھ مصیبت آنے سے پیشتر ہی دکھ کا علاج سوچیں ـ ایسی دانائی اور دور اندیشی سے کام کریں ـ جس سے دکھ آنے ہی نہ پاوے بیماری ـ بداخلاقی اور خود غرضی کو موقع ہی نہ ملے ـ جو لوگ جہالت اور اندھ وشواسی سے بالکل اندھے ہوئے ہوئے ہیں ـ جنہوں نے سچ وجھوٹ کی تمیز کھودی ہے ـ جنہوں نے گدھے کی طرح اپنی ہٹ کو پورا کرنا ہے ـ جن کو تندرستی ـ اخلاق اور پراپکار کی ذرا بھی پرواہ نہیں ہے ـ جو جھوٹے خیال اور

سے سچا پریم و ہمدردی ہوتی ہے۔ پریم و ہمدردی اور ایک دوسرے کی دُکھ سکھی میں مدد ہی اعلےٰ اِخلاق اور اعلےٰ جذبہ ہے۔ جو مہاتماؤں کے ست سنگ سے ہم کو ملتا ہے۔ جہاں تندرستی۔ اخلاق اور پراوپکار یعنی پران پُرشارتھ اور پراوپکار رہتے ہیں۔ وہ ساکھشات ہری دوار ارتھات پرماتما سے ملنے کا دروازہ ہے۔ میلہ کُمبھ ہردوار سے اگر تندرستی۔ اخلاق اور پراوپکار بل ملتا ہے۔ تو یہ مُبارک ہے۔ یہ اس میلہ کا پراچین ستیہ آدرش تھا +

میلہ کُمبھ ہردوار کے نقصان ۔ اب زمانہ بدل گیا ہے۔ اب وہ رشی منیوں کا خون نہیں رہا۔ پاپ اور بُرائی کے جرمز نے خون کے اندر اپنا دخل کر لیا ہے۔ اب لوگ اپنے بزرگوں کے اعلےٰ بھاؤ کو بھُول گئے ہیں۔ اندھ وشواسی باقی رہ گئی ہے۔ ہر ایک کام اندھادھندی بے سوچے سمجھے کیا جا رہا ہے۔ موقع و محل یا زمانے کی موجودہ رنگت کو نہیں دیکھتے۔ بھیڑا چال چل کر ایک دوسرے کی بربادی کرنے پر تیار رہیں۔ تندرستی۔ اخلاق اور پراوپکار کی جڑ کھوکھلی ہو گئی ہے۔ اب اس میلے سے تندرستی۔ اخلاق اور پراوپکار کی اُمید رکھنا جہالت پر مبنی ہے۔ اب تو یہی لچر اور بیہودہ خیال باقی رہ گیا ہے۔ کہ بساکھی کے دن ہر کی پوڑیوں پر گنگا اشنان کر لینے اور بداخلاق وبھچاری خود غرض آلسی۔ بھنگی۔ چرسی۔ افیمی جھوٹے۔ مکار سادھو سنتوں فقیروں کو روپیہ پیسہ۔ سونا۔ کپڑا۔ جو وغیرہ دان کر دینے سے مکتی ہو جاوے گی۔ چاہے تندرستی۔ اخلاق اور پراوپکار دھرم کا کیوں نہ ناش ہو جاوے۔ چاہے ہیضہ۔ طاعون سے مُردوں کے ڈھیر کیوں نہ لگ جاویں۔ چاہے کوئلے کی گاڑیوں میں یا پشوؤں کی گاڑیوں میں ہم کیوں نہ دھکیلے جاویں۔ چاہے کیوں نہ ہم حیوانوں کی طرح سلوک کئے جاویں۔ چاہے

ایکدن اک استخواں پر جا پڑا میرا جو پاؤں — کیا کہوں اس وقت میرے دل میں کیا کیا دھیان تھے
پاؤں پڑتے ہی غرض اس استخواں نے آہ کی — اور کہا ظالم کبھی ہم بھی تو صاحب جان تھے
دست و بازو سر و گردن شکم پشت و کمر — دیکھنے کو آنکھ اور سننے کی خاطر کان تھے
ابرو و بینی جبیں نقش و نگہ رو خال و خط — لعل و مروارید سے بہتر لب و دندان تھے
رات کے سونے کو کیا کیا نرم نازک تھے پلنگ — دن کی خاطر بیٹھنے کو تخت اور ایوان تھے
لگ رہا تھا دل کہیں چنچل پریزادوں کے ساتھ — کچھ کسی سے عہد تھے اور کچھ کہیں پیمان تھے
گلبدن اور گلعذاروں سے کنار و بوس تھا — کچھ نکالی تھی ہوس کچھ اور بھی ارمان تھے
ہو رہے تھے چہچہے اور مچ رہے تھے قہقہے — ساقی و ساغر صراحی عطر پھول اور پان تھے
ایک ہی جھٹکا اجل نے آن کر ایسا دیا — پھر نہ تو ہم تھے نہ وہ سب عیش کے سامان تھے

ایسی بے رحمی سے مت رکھ پاؤں ہم پر اے نظیر
او میاں ہم بھی کبھی تیری طرح انسان تھے

ملیریل فیور یعنی موسمی بخار

(از ڈاکٹر گرودت صاحب ڈیمانسٹریٹر اناٹومی لاہور میڈیکل کالج)

ناظرین! یہ طبی سلسلہ جو اس رسالہ میں شروع کیا جاتا ہے۔ اس کا مدعا یہ نہیں ہے۔ کہ عام لوگ حکما بن جاویں گے۔ بلکہ ایسی بیماریوں کے حالات سے واقف ہونگے جو کہ ہندوستان میں عام طور پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور انسان کی صحت پر بہت بڑا اثر ڈال رہی ہیں +

ملیریا جس کے لفظی معنی خراب ہوا کے ہیں۔ ایک متعدی بیماری ہے

بھوتے پراوپکار اور جھوٹی مکتی کے پیچھے اپنا سارا دھرم کرم بگاڑنے کو تیار ہیں - جو ماون کی طرح اپنی جھوٹی ضد پر قایم ہیں - انہوں نے ضرور ہر کی پوڑی کا گنگا اشنان کرنا ہے - وہ کسی کے روکے سے نہ رکیں گے - انہوں نے سورگ کی آڑ میں نرک پھیلانے کے لئے کمر باندھ لی ہے - اندھ وشواسی کی اس زبردست لہر کو روکنے کے لئے بڑے بل کی ضرورت ہے یہ دیو اسر سنگرام ہے - سچائی اور دیوتاؤں کی تب فتح ہوگی - جب ہماری پیاری گورمنٹ - دیش ہتیشی پراپکارنی سوسائٹیاں اور پرشارتھی پراوپکاری مہاتما اپنے فرض کو اچھی طرح سے سمجھ کر اپنے فرائض کو اچھی طرح بجالاتے ہوئے اپنے زبردست بل سے اس اسری اور راکھشسی لہر کو روکنے - اور تندرستی - اخلاق اور پراوپکار کے قائم رکھنے کا پورا پورا انتظام کریں گے - موجودہ میلہ کمبھ ہردوار سے تندرستی - اخلاق (عقل و تمیز سے کام لینا) اور پراوپکار (باہمی ہمدردی) دھرم کے بگڑنے کا اندیشہ ہے - اسی واسطے ہم اپنے دیش ہتیشی بھائیوں اور بزرگوں سے پوری پوری امید رکھتے ہیں - کہ وہ بیدار ہو کر اپنے کرتبیہ کو بخوبی سمجھیں گے - اور پاپ کی زبردست لہر کو روکنے اور دھرم مریادا کے قائم رکھنے کے لئے پورا بل خرچ کریں گے - جس سے سب کا بھلا ہوگا +

بے رحم مت بنو

کیا کہیں عالم میں ہم انسان یا حیوان تھے — خاک تھے کیا تھے غرض اک آن کے مہمان تھے

(۶) ۔ ریلوے نے بھی ملیریا پھیلانے میں کافی حصہ لیا ہے ۔ ایسی جگہوں میں جہاں موسمی بخار کا نام نہ تھا ۔ اس کے ذریعہ یہ حضرت جا پہنچے ہیں ۔ وجہ اس کی یہ ہے ۔ کہ ریلوے لاین کے نیچے جو گڑھے وغیرہ بنائے جاتے ہیں ۔ ان میں پانی کھڑا رہتا ہے ۔ اور باہر اُس کا نکاس نہیں ہوتا ۔ اس لئے مچھر وہاں نشو ونما پاتے ہیں ۔ اور موسمی بخار پھیلانے میں بڑی تیزی سے کام کرتے ہیں (۷) ایسے سباب جو جسمانی مقابلہ کی طاقت کو کمزور کرتے ہیں ۔ مثلاً کم خوراک ۔ بہت محنت اور فرد وری سردی کا لگ جانا ۔ اندھیرے کم Ventilation اور غلیظ گھروں میں رہنا ۔ موسمی بخار کے حملہ کے ہونے میں مدد دیتے ہیں +

ملیریا کا علاج (حفظ ماتقدم) بیماری چونکہ حکما کے متعلق ہے ۔ وہی اچھی طرح سے اس کو سمجھ کر بخوبی علاج کر سکتے ہیں ۔ ناظرین کے لئے حفظ ماتقدم یعنی ملیریا سے کس طرح سے بچنا چاہیئے ۔ جاننا کافی ہے (۱) اگر تمام مچھروں کو زائل کر دیا جائے تو پھر ملیریا کا ہونا ناممکن ہے ۔ (۲) اگر تمام آدمی مچھر کے ڈنگ سے بچائے جاویں ۔ تو پھر موسمی بخار نہیں پھیل سکتا (۳) ۔ ان کے علاوہ اگر وہ بیمار جو موسمی بخار میں مبتلا ہیں ۔ شفایاب ہو جاویں تو پھر موسمی بخار کو جڑ سے نکال دینا ممکن ہے +

علامات جو موسمی بخار میں عام طور پر ہوتی ہیں ۔ وہ یہ ہیں (۱) ۔ بخار روزانہ ہو یا باری سے ۔ سردی لگ کر چڑھتا ہے اور پسینہ آ کر اُترتا ہے ۔ (۲) خون کا کم ہو جانا یعنی Anaemia (۳) طحال کا بڑھ جانا +

موسمی بخار سے بچنے کی تدابیر ۔ (۱) ہم کو مچھروں کے ڈنگ سے بچنا چاہیئے اور اس کے لئے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کئے جاویں (الف) مکانوں کو ایسا بنایا جاوے جن میں مچھر داخل نہ ہو سکیں ۔ مثلاً لوہے کی جالی سے دروازوں

جس کا اصل سبب ایک حیوانی قسم کا جاندار جرم ہے - اور یہ بیماری ایک بیمار
انسان سے دوسرے تندرست تک بذریعہ چینا قسام مچھر کے ڈنک کے پہنچ
جاتی ہے - یہہ بیماری زیادہ تر اُن ملکوں میں ہوتی ہے - جو خط سرطان کے نزدیک
ہوں جن کی آب و ہوا گرم ہو - ممالک متوسط میں یہہ کم ہوتی جاتی ہے ؛
ملیریا کے اسباب - ملیریا کے اسباب وہی ہو سکتے ہیں - جو کہ مچھروں کی
پیدایش اور اُن کے پھیلنے کے لئے خاطر خواہ اور موافق ہوں - مثلاً (۱) - چونکہ
مچھروں کے نشو و نما کے لئے گرم آب و ہوا درکار ہے - اس لئے یہ بیماری عام
طور پر موسم گرما اور گرم ملکوں میں ہوتی ہے - ہندوستان میں موسمی بخار کا بہت
زیادہ زور اکتوبر سے دسمبر تک رہتا ہے - اور تھوڑا زور موسم برسات میں جون
سے اکتوبر تک (۲) جہاں کاشت زیادہ ہوتی ہے - ملیریا زیادہ تر وہیں ہوتا
ہے - شہروں کی نسبت گاؤں میں زیادہ ہوتا ہے - اور نیز جہاں برسات زیادہ
ہوتی ہے - پانی کے نکاس کا کوئی انتظام نہیں ہوتا - پانی جمع ہو کر کھڑا رہتا
ہے - وہاں بھی ملیریا زیادہ ہوتا ہے - (۳) - جہاں دلدلی زمینیں ہیں - اور
زمینوں کی سطح بہت نیچی ہے - ایسی جگہوں میں چونکہ پانی کھڑا ہو سکتا ہے -
ملیریا کے پھیلنے کا زیادہ اندیشہ ہے - (۴) چونکہ مچھروں کے نشو و نما کے لئے
پانی نہایت ہی ضروری ہے - اس لئے دلدل - جھیلیں - تالاب وغیرہ موسمی
بخار کے گھر ہیں - خندقیں اور نہریں بھی ایسی بستیوں کو جو ان کے نزدیک ہیں
سیلاب یعنی (Damp) کر دیتے ہیں - اور ملیریا کے پھیلانے
کا سبب ہیں - (۵) چاولوں کے کھیت اور سن کے کھیت جو زیادہ تر بنگال
میں ہوتے ہیں - ملیریا کے پھیلانے میں مدد دیتے ہیں - اس لئے اگر ممکن ہو تو
ایسی جگہوں پر جہاں بہت آبادی ہے چاولوں کی کاشت بند کر دی جاوے

میں چھڑک دیا جاوے سیال لیا جاوے۔ تب بھی مچھر نہیں کاٹتے۔ اور مفصل ذیل رنگ کے کپڑے مچھروں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ مثلاً نیلا۔ بھورا۔ لال اور کالا۔ اس لئے ایسے رنگ دار کپڑے ایسے موسم میں نہ پہنے جاویں (باقی آیندہ)

مکھیوں کی کارستانی کے بارہ میں چند سوال و جواب

سوال۔ مکھیوں کو کیوں گھر سے نکالنے اور ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے؟

جواب۔ کیونکہ یہ بہت امراض کے پھیلانے میں حصہ لیتی ہیں۔

س۔ وہ بیماریاں کیا ہیں؟ ان کا کچھ شمار تو کریں؟

ج۔ (۱) چند امراض چشم۔ (۲) ہیضہ (۳) اسہال (۴) پیچش مروڑ یا سنگرہنی (۵) تپ محرقہ یا ٹائفائیڈ فیور (۶) زخموں میں کیڑے پڑ جانا۔ یہ کیڑے مکھیوں کے انڈوں سے ہوتے ہیں۔ جب مکھی زخموں پر بیٹھتی ہے۔ انڈے دے جاتی ہے اور اپنے کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ (۷) جذام یا کوڑھ (۸) تپ دق یا سل (۹) جلد کے چند امراض۔

س۔ حیرانی کی بات ہے۔ کہ یہ مکھیاں اتنی بیماریاں کس طرح سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا دیتی ہیں؟

ج۔ بہت ساری باتوں کا جواب تو زبانی دیا جاسکتا ہے۔ مگر تھوڑا سا سمجھا دیتا ہوں۔ یہ مکھیاں کسی ہیضہ۔ ٹائیفائیڈ فیور یا پیچش کے بیمار کے فضلہ پر جن میں بیماری کے جرایم ہوتے ہیں۔ بیٹھ کر فضلہ سے بھر جاتی ہیں۔ اور پھر ہمارے باورچی خانہ میں دودھ یا روٹی یا مٹھائی وغیرہ پر غرضیکہ ہر کھانے کی چیز پر بیٹھتی

روشندانوں کو محفوظ رکھا جاوے۔ مگر ایک تو اسکے واسطے روپیہ بہت درکار ہے۔ دوسرا یہ اس وقت تک کے لئے کافی ہے۔ جب تک کہ آدمی مکان کے اندر ہے لیکن جب آدمی باہر نکلے تو پھر مچھر کاٹ سکتے ہیں۔ اگر مکان میں جالی لگوانا ممکن نہ ہو تو دروازوں پر چقیں یا ململ کے کپڑے لٹکا کر رکھنے چاہئیں +

(ب)۔ ذاتی بچاؤ یا Personal Protection

(۱) Mosquito Nets کا استعمال اگر ہر شخص کرے تو اس کے دو فائدے ہیں۔ اوّل تو بیمار آدمی کو مچھر کاٹ کر دوسرے تک بیماری نہیں پہنچا سکتا۔ یعنی بیماری نہیں پھیل سکتی۔ دوم تندرست آدمی کو مچھر رات کو نیند کے وقت کاٹ کر نقصان نہیں کر سکتا +

(۲) پنکھے وغیرہ مچھروں کو باہر نکالتے ہیں مدد دیتے ہیں۔ اگر مکانوں میں لگے ہوئے ہوں (۳) Mosquito Proof Clothes یہ امر قابل یادداشت ہے۔ کہ مچھر پتلے سوتی کپڑے میں سے آسانی سے کاٹ سکتے ہیں۔ اس لئے ملیریا کے موسم میں موٹے کپڑے پہننے چاہئیں۔ اور چونکہ مچھر ٹخنوں اور ٹانگوں کو اکثر کاٹتے ہیں۔ اس لئے موٹی جرابیں پہن لینی چاہئیں

(۴) چند ایسی اشیا ہیں کہ جن کی دھونی سے مچھر مر سکتے ہیں۔ اور ان کا استعمال ایسے موسم میں ضروری ہے۔ مثلاً گندھک۔ نیم کے پتوں کی دھونی۔ عقرقرحا سفوف۔ اجوائن۔ کافور۔ تارپین یا لوبان کی بو مچھروں کے لئے قاتل ہے

(۵) چند ایسی اشیاء کا ذکر کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ کہ جن کے ملنے سے مچھر نہیں کاٹتے۔ مثلاً یوکلپٹس کا تیل۔ نیو کے پتوں کا تیل۔ یہ تیل جسم کے کھلے حصوں مثلاً چہرہ۔ ہاتھ۔ ٹخنے وغیرہ پر عام طور لگائے جاتے ہیں۔ اگر مٹی کا تیل کرے

سیر کرنے پڑھنے پڑھانے وغیرہ کے تمام ضروری سامان خو
ہیں۔ دوسروں کا محتاج نہیں ہونا پڑتا۔ (۴)۔ کرم کرنے سے سم
ہے۔ کیونکہ کرم کرنے والا کسی کو دُکھ نہیں دیتا۔ بلکہ ہر ایک چیز کو شدھ پور
باقاعدہ رکھ کر سب کو سُکھ پہنچاتا ہے۔ اسی واسطے دُکھ سُکھ میں اس کو غیبی
مدد مل جانے سے وہ کبھی بھی دُکھی نہیں ہوتا۔ وہ ایک رس تینوں کال میں آنند
میں مگن رہتا ہے۔ (۵)۔ کرم کرنے سے ہی گورو یا اُستاد کی برہم پدوی ملتی ہے
کرم کرنے سے ہی انسان بڑا آدمی بنتا ہے۔ جو انسان جتنا زیادہ کام کر سکتا ہے۔
جتنا زیادہ دوسروں کا بھلا کر سکتا ہے اتنا ہی وہ بڑا آدمی ہے ٭

برعکس اس کے کرم نہ کرنے سے (۱) موجودہ علم یا تجربہ (۲) موجودہ طاقت
(۳)۔ موجودہ دولت (۴)۔ موجودہ نیکی یا شہرت۔ (۵)۔ موجودہ بزرگی بھی کھوئے
جاتے ہیں۔ اور انسان بے عقل۔ کمزور۔ نردھن۔ غلام اور نیچ بن جاتا ہے۔
غرضیکہ کرم تمام دُکھوں کے ناش کرنے والا اور تمام سُکھوں کا داتا ہونے سے
آنند بخشندہ ہے۔ کرم ہی ساکشات برہم ہے ٭

من ہی ساکشات برہم کا پوتر ستھان ہے۔ ساکشات برہم کر رہم
کے رہنے کا پوتر ستھان ہمارا اپنا دل یا من ہے۔ ہم اپنے من کے بغیر کوئی کام
نہیں کر سکتے۔ من ہی کرم بھومی یا کورو کشیتر ہے۔ ہمارا من ہی ہم کو سب کچھ
کراتا ہے۔ ہماری تمام کرم دگیان اندریاں ہمارے من کے ادھین ہیں۔ ہمارا جسم
ہمارے من کے قابو میں ہے۔ تمام جگت ہمارے اپنے من کے سبب اچھا یا برا
سُکھی یا دُکھی ہے۔ غرضیکہ جہاں ہمارا من محبت یا دل ہے وہاں سب کچھ ہو جاتا
ہے۔ جہاں دل نہیں وہاں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہمارا اپنا دل بدی
یا پاپ سے نفرت نہ کرے۔ جب تک ہمارے اپنے دل کو بدی یا پاپ کے برتنے سے رنج

ہیں۔ اور وہاں وہ جراثیم چھوٹ جاتی ہیں۔ اس سے وہ بیماری اس چیز کے کھانے والے کو ہو جاتی ہے۔ تپ دق کے جراثیم بھی تپ دق کے بیمار کی تھوک پر بیٹھنے سے مکھیاں لے آتی ہیں۔ اور تپ دق پھیلاتی ہیں +

منش بنانے کا مکمل قانون نمبر ۱۳

من کا منتو (۱۲)

(گذشتہ سے پیوستہ)

کرم ہی آنند بھنڈار ہے۔ جو شخص دنیا بھر کے تمام خیالات کو بھلا کر ایک کرم کو اپنا بنا لیتا ہے۔ کرم کو ہی برہم۔ پرمیشور۔ مہادیو سمجھ کر کرم یوگی بن جاتا ہے۔ وہی پورن آنند کو پاتا ہے۔ کیونکہ کرم ہی آنند بھنڈار ہے۔ کرم شکتی کے ہونے سے دین و دنیا کے تمام سکھ خود بخود مل جاتے ہیں۔ برعکس اس کے آلسی۔ سست اور اپاہج بننے سے تمام سکھ چھین لئے جاتے ہیں۔ کمزور یا آلسی آدمی کی دین و دنیا میں مٹی خراب ہوتی ہے۔ طاقتور۔ ہمتی۔ پرشارتھی آدمی دین و دنیا میں یا اپنے و بیگانے میں عزت و نام پاتا ہے۔ (۱) کرم کرنے سے دکھ سکھ کا علم یا تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ (۲) کرم کرنے سے طاقت حاصل ہوتی ہے۔ قوت ہاضمہ بڑھتی ہے۔ کھایا پیا جسم کو طاقتور بناتا ہے۔ سل موتر باقاعدہ خارج ہوتے ہیں۔ کوئی بیماری نزدیک نہیں آتی۔ لطف زندگی حاصل ہوتا ہے۔ (۳) کرم کرنے سے دنیا بھر کا ایشوریہ (دولت) ملتا ہے۔ کھانے پینے پہننے سونے

(بابو راماس صاحب ہوجہ سب پوسٹ ماسٹر ٹمانک) *

(۸)- کیا کسی صاحب کے پاس اس قسم کی کوئی کتاب ہے یا پتہ جہاں سے مل سکتی ہے بتا سکتے ہیں کہ جس میں ہر قسم کی جڑی بوٹی و پھل پھول و درختوں کی بلکہ ہر چیز کے خواص و فوائد مندرج ہوویں۔ یا ایسی کتاب جس میں عام فہم نسخہ جات ہر مرض کے بہت تھوڑی سی لاگت میں طیار ہو سکیں۔ میں اُن صاحبوں کا نہایت ممنون و مشکور ہونگا جو صاحبان اس فقرہ کے حل کرنے میں کوشاں ہونگی۔ علاوہ ازیں میں خود ایک نہایت نامراد مرض جریان پُرانہ ۱۶ سال سے گرفتار ہوں جس سے کہ بہت حالت کمزور ہو گئی ہے یعنی جو اعراض اس مرض کے پیدا ہونے سے ہو جاتے ہیں وہ سب مجھ میں موجود ہیں یعنی میں از حد پریشان ہوں۔ ہر چند علاج کیا گیا لیکن صحت نہیں ہوتی۔ مجھے [illegible] مقدرت نہیں ہے کہ زیادہ روپیہ خرچ کرسکوں یعنی یہ حالت میری یہانتک ہو گئی ہے کہ وقت اخراج سے دھوتی ناپاک رہتی ہے دماغ بالکل کام نہیں کرتا۔ لہذا التماس یہ ہے [illegible] بذریعہ مارتنڈ اس کا علاج دریافت فرماویں۔ اور میری حالت زار پر رحم کریں (لالہ گنیشیام [illegible] محکمہ تار بابو دفتر نہر بیتوا کینال صدر جھانسی) *

(۹)- مہاتما داتا تریے جو کہ چوبیس گورو کئے ہیں ان کی ہر ایک کی تفصیل بھی لکھئے گا اور ایک سوال یہ ہے کہ والدین کو محبت ہمیشہ اپنی سنتان پر کیوں زیادہ ہوتی ہے اسکی خاص وجہ کیا ہے * (از بابو مہابلی پرتنا د صاحب حقیہ دار سیتاپور) *

جوابات عام

نسخہ بال اُگانے کا بجواب سوال نمبر ۲ ماہ فروری ۱۹۱۵ء از شریمان سدالال رام گپتا ہیڈ ماسٹر دھرم سالہ- آملہ کی گٹھلی نکال کر چھلکا نہایت ہی باریک پیسکر کپڑ چھان کر لیویں۔ اور ہر روز رات کے وقت لیموں کاغذی کے

سے سخت چوٹ نہ لگے۔ تب تک کوئی افلاطون کا سالا بھی اپنے اونم اپدیش سے
ہمیں راہ راست پر نہیں لا سکتا۔ ہمارا اپنا من ہی سچا گورو ہے۔ یہی مہادیو
ہماری ہر پرکار سے رکھشا کرنے والا ہے۔ یہی اپنی مرضی یا اچھیا سے بدی سے
ہٹا کر نیکی کی طرف لے جانے والا ہے۔ دکھ سکھ اسی کے اختیار میں ہیں۔
یہی ہمارا پر برہم ہے۔ اسی کی بار بار پوجا کرو۔ اسی کو اپنے قابو میں کر لو۔ پھر
تمہاری ہر جگہ فتح ہی فتح ہے۔ پھر تم ہی خود گورو یا راجا یا بزرگ ہو۔ ساکھشات
پر برہم من کے قابو کرنے والا ہی سچا گورو یا سچا راجا کہلانے کے یوگیہ ہے۔ کیونکہ
بہت بڑا وہی ہے جو بہت بڑی چیز کو قابو کر لیتا ہے۔ یہ پرم تتو سچائی ہے +

(باقی آئندہ)

سوالات عام

(۱۶)۔ ایک ہمارے عزیز ہیں۔ ان کے سر میں درد ہوا کرتا ہے یہ درد معمولی نہیں ہے
بلکہ یہ ہوتا ہے کہ دونوں کنپٹیوں میں دو نسیں اوپر کی طرف ابھر آتی ہیں اور وہ ٹپ
ٹپ ہونے لگتی ہیں۔ اور درد اس قدر شدت سے ہوتا ہے۔ کہ ساتھ کے آدمی
گھبرا اٹھتے ہیں۔ اور یہ شخص عورت ہے مرد نہیں ہے۔ اور جی متلاتا ہے۔ قے
کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یہ حالت ہوتی رہتی ہے۔ اگر کوئی صاحب ایسی دوا جانتے
ہوں تو براہ عنایت تحریر فرما دیں۔ (منشی رگھوبر دیال صاحب سررشتہ دفتر کمالپور)

(۱۷)۔ سیپ سفید اصلی جو کہ سوٹیوں اور چاقوؤں کے دستوں پر لگائی جاتی ہے۔
کہاں سے دستیاب ہوگی۔ اور نرخ کیا ہوگا۔ مجھے کشتہ کے واسطے درکار ہے۔

ضلع مظفر گڑھ سے مارتنڈ مطبوعہ ماہ فروری ۱۹۱۵ء کے صفحہ ۴۵ پر سوالات عام کے سوال نمبر ۵ کے جواب میں نویدن ہے۔ کہ سب سے پہلے سوال کنندہ صاحب کو کنٹھ مالا یعنی خنازیر کی نسبت مفصل حالات یعنی گلے کی گلھریاں پھوٹی ہوئی ہیں اور اُس سے اگر پیپ نکلتا ہو تو تحریر کریں تاکہ میں پھر پورا پورا علاج معالجہ کا نسخہ درج اخبار مارتنڈ کروں۔ چونکہ میں نے بھی عرصہ ۹ سال بیمار رہکر متواتر علاج کر کے آرام پایا ہے بہتر صلاح یہ ہے کہ سوال کنندہ صاحب خود میرے ساتھ خط و کتابت کریں +

دلچسپ مفید معلومات

خوشبودار تھیلی کپڑوں میں رکھنے کے لئے۔ دھنیا۔ گلاب کی پتی ہر ایک چھٹانک۔ جائفل۔ جاوتری۔ کپور کچری چھلیرہ۔ بالچھڑ ہر ایک ایک تولہ۔ لونگ کافور ۲ ماشہ۔ مشک ایک رتی۔ ان سب اشیاء کو ٹکڑا باریک کپڑے کی تھیلی میں بھر کر اُس کا منہ سی دو۔ اس تھیلی کو کپڑوں کے صندوق یا الماری میں رکھدینا چاہئے۔ کل کپڑوں میں نہایت خوشبو بنی رہیگی۔ اور کسی قسم کا کیڑا نہیں لگنے پاویگا۔ بدبودار فنائل جو اکثر کپڑوں میں رکھتے ہیں اُس کی بجائے یہ کام میں لایئے + (ست ایکاری بریی)

(۲) اگر بچوں کا شکم درد کسی دوائی سے دور نہ ہو۔ تو صرف ½ رتی نوشادر اور ½ رتی سیندور کوٹ کر بطور چونڈی کے گلے میں ڈال کر اوپر سے دودھ ماں کا یا تھوڑا سا گرم پانی پلاویں۔ ۵ منٹ کے اندر اندر درد رفعہ ہوگا + (سورج پرکاش امرتسر)

بس میں کہ اس جگہ جہاں بال اگانے منظور ہوں لیپ کریں۔ اور صبح کو دھو ڈالیں
دس بارہ دن تک برابر استعمال کرنے سے بال نکل آوینگے ؛

جوابات سوال نمبر ۲-۳-۴ — از پی۔ ڈی۔ گُل نرائن گڑھ ضلع انبالہ

بجواب نمبر۲ تلوں کے تیل میں ایک بڑا اگر گٹ جبا کر جن جگہ
بال نہ ہوں وہاں لگا دیں۔ یا زردی بیضہ مرغ کا تیل بذریعہ پاتال جنتر نکال کر فی تولہ
۲ ماشہ بورہ ہاتھی دانت سرمہ سا کر کے ملا دیں اور لگا تار کچھ عرصہ تک لگا دیں ملا نمبر۳
ثمر اور مفصل کیفیت لکھیں ملا نمبر۴ بال سیاہ کرنے والا کوئی تیل نہیں۔ بال سیاہی کو
قایم رکھنے والا اور باقی جملہ فوائد مطلوبہ رکھنے والا یہ تیل ہے۔ آملہ خشک ایک سیر
دنا خشک پاؤ بھر سیر بھر پانی میں جدا جدا دونوں خوب تر کر کے نغدہ بنا لیں اور پھر
یکجا کر کے ۷ سیر پانی آدھ سیر روغن سرسوں اور سیر بھر روغن کدو میں ملا کر آگ پر پکا دیں
جب محض تیل رہ جائے تو کوئی عطر ملا کر کام میں لا دیں ؛

جوابات سوال نمبر ۲-۳-۴-۵ — از بابو راماداس ہوجب سب [illegible] مل بازار تحصیل ٹانک

(۲) انڈوں کی زردی کا تیل نکال کر لگا دیں مونچھیں
نکل آویں گی۔ (۳) ہاتھ کی کلائی کو ٹھنڈے پانی کی دھار کے نیچے جب تک ہاتھ ٹھنڈا
نہ ہو جاوے رکھنے سے کئی دن میں شرطیہ آرام ہوگا۔ (۴) برگ مہندی ایک سیر کو چار سیر پانی
میں پکاویں جب ایک سیر پانی رہ جاوے مل چھان کر ایک سیر میٹھا تیل ملا دیں اور اس
میں ساتھ ہی سفوف صندل سرخ ۲ تولہ۔ گل نیلوفر ۲ تولہ گل گلاب ۲ تولہ۔ مشک کافور
تولہ ڈال کر نرم آنچ پر پکا دیں جب صرف تیل رہ جاوے اتار لیں اور استعمال کریں (۵)
ادرک ۱ تولہ ہلدی ۱ تولہ۔ روغن زرد ۴ تولہ ہرسہ کو آگ پر جلا دیں اگر ماس ہو تو مالش
کریں۔ اور اگر گانٹھ ہو تو ٹکی بنا کر باندھیں ؛

بجواب سوال نمبر ۵ - از لالہ جانجی رام مدرس جھنگی والہ تحصیل علی پور

خریداران مارتنڈ ضرور دھیان دیں

جن اصحاب کا چندہ مارچ میں ختم ہوتا ہے اُن کے نام اپریل کا پرچہ معہ آنند جیون اور تحفات شیو سنکلپ من اُپنشد عہ کا وی پی کرکے بھیجا جاویگا۔ جن اصحاب کو کسی سبب سے خریداری سے انکار ہو وہ چٹ نمبر کا حوالہ دیکر مطلع کریں تاکہ اُنکے نام وی پی نہ بھیجا جاوے ✤

نئے خریداروں کے واسطے خاص رعایت اور حل طلب معمہ

جو اصحاب مارتنڈ کی خریداری منظور فرماوینگے ان کو ۱۲۰ صفحہ کی ایک نہایت ہی مفید اخلاقی اور دلچسپ کتاب امرت جیون مفت دیجاویگی اور جو اصحاب خریداری منظور کرینگے ساتھ ہی معمہ بھی حل کرینگے۔ ان کو علاوہ امرت جیون کے ایک مفید کتاب ہمیشہ کا نفع انعام دیجاویگی۔ نئے خریداران کے نام عہ کا اور معمہ حل کرنیوالے خریداروں کے نام عہ کا وی پی ہوگا مگر یاد رہے کہ وی پی وصول کرنیکے بعد حل کرنیوالوں کو انعام نہیں دیا جاویگا صرف نئے خریدار کوشش کریں ✤

حل طلب معمہ

سُوپ نکھا سی ہے ایک نار ✤ آگ کھائے اور تجے انگار ✤ دلیش دیش کا بانی ہووے ✤ دُکھ سُکھ اِن سے جگ میں جیو اُٹھاویں ہے پیش نہ جاوے ✤ شکر ہو تو کر دکھاوے ✤ جو کوئی اس کا نام بتاوے ✤ اسی دینے انعام پاوے

فروری کے معمہ کا حل پرمیشور ہے ✤

مفصلہ ذیل اصحاب نے معمہ حل کیا:۔ (۱) لالہ بخاریہ رام صاحب محرر بندوبست بادکوٹ مٹھن (۲) لالہ راجو رام صاحب منشی ایر کلاس گورنمنٹ انجینرنگ سکول رسول (۳) لالہ روپ چند صاحب عرائض نویس مظفر گڑھ (۴) شریمان کنہیا سنگھ صاحب نیم سرائے نندرد (۵) لالہ مکھنداس صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ سلیانہ (۶) شریمان ہرنام سنگھ بزاز سلوہ (۷) لالہ متھورام ملوانی ڈھلاں (۸) بابو نتھو رام صاحب انگریزی کلرک گیسٹ آشرم دوکوہہ (۹) بابو جگموہن لال صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ہلواڑہ (۱۰) لالہ گردھاری لال طالب علم (۱۱) سردار موہن سنگھ صاحب معرفت لالہ رام چند ساہنی کامل پور (۱۲) شریمان سُندرلال رام گپتا ہیڈ ماسٹر دھرم سالہ

شکریہ

ہم منعدد ذیل احباب کے جو خریداری مارتنڈ کے بڑھانے میں دل و جان سے کوشش فرما رہے ہیں تہہ دل سے مشکور و ممنون ہیں *

(۱) شریمان سنت رام گپتا ہیڈ ماسٹر دھرم سالہ ۱ خریدار (۲) بابو سندر داس صاحب راجپال مینجنگ ڈائرکٹر دی بھارت کرشل کمپنی لمیٹڈ راولپنڈی ۳ خریدار (۳) بابو پریال رام صاحب سب پوسٹماسٹر علی پور ۱ خریدار (۴) لالہ ہیت رام صاحب جیلر گکو ۱ خریدار (۵) رائزادہ سالگرام ویدیہ اَفیسر باسی ۱ خریدار (۶) بابو ہالی پرشاد صاحب ٹھیکیدار نئی بستی سیتاپور ۲ خریدار (۷) لالہ دسوندھی رام صاحب سیکنڈ ماسٹر ڈی اے وی سکول منتسر ۲ خریدار (۸) حکیم ہیت رام صاحب بھٹانی ڈیرہ غازیخاں ۱ خریدار (۹) لالہ گوبند سہائے صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کنیال ڈسپنسری ۱ خریدار (۱۰) بابو دولت رام صاحب ٹیلیگرافسٹ ملتان چھاونی ۱ خریدار (۱۱) شریمان ہربدت صاحب پٹواری ہنو ۱ خریدار (۱۲) لالہ لچھمنداس صاحب ملازم باواکشمیرا سنگھ سوداگر چوب اماری شام سنگھا ۱ خریدار (۱۳) لالہ شیودیال صاحب گلاہٹی سب پوسٹماسٹر حسن ابدال ۱ خریدار (۱۴) بابو چھجو لال صاحب وکیل گوہر گنج کلیا کہیری ۲ خریدار (۱۵) پنڈت ہرجی لال صاحب بجبہاڑہ کشمیر ۱ خریدار (۱۶) بھگت گوری شنکر جی نوشہرہ ۱ خریدار (۱۷) لالہ راجمداس صاحب پٹواری امرگڑھ ۱ خریدار *

اشتہار دینے والوں کیواسطے نادر موقعہ

میعاد	پورا صفحہ	نصف صفحہ
ایک سال	لعہ ۲۱	عہ ۱۲
ششماہی	عہ ۱۲	مہ
سہ ماہی	مہ	للعہ
ایک دفعہ	عگر	عہ

رسید ریویو

(۱) اہنسا - یعنی تمام جانداروں سے برادرانہ محبت - اس ٹریکٹ کے پڑھنے سے دل میں بخوبی یقین ہو جاتا ہے کہ دوسروں کو دکھ دینے سے ہماری اپنی عقل و طاقت کا ناش ہو کر خود ہم کو دکھ ملتا ہے قیمت تھوڑوں سے محض گوشت کا دو

(۲) تردید گوشت خوری - اس کتاب میں دلائل ثابت کیا گیا ہے کہ گوشت خوری نقل و توں رت کے برخلاف ہے گوشت سے زیادہ طاقت سبزی کھانے میں ہے اور ہمیشہ سبزی کھانے سے ہمیشہ تندرستی بنی رہتی ہے قیمت صرف رحم کرنا۔

(۳) نقارہ اتحاد - مصنفہ پنڈت پرتو دیال جی مصر عاشق لکھنوی اس کتاب کا عطر یہ ہے کہ تمام دکھوں کا مجرب علاج باہمی اتفاق ہمدردی - پریم یا اتحاد ہے - دلچسپ پیرایہ میں لکھی گئی ہے - قیمت صرف دیا کرنا۔

(۴) سیتا چرتر ناگری - مصنفہ ابو چیند رگو ملیہ بی اے لکھنؤ - اس پوتر کتاب میں مہارانی سیتا جی کا پتی برت دھرم شیل اور نمر سو بھاو دکھلانے کا پرتن کیا گیا ہے - بہت دلکش اور سرل عبارت میں لکھی گئی ہے چھپائی اور کاغذ بھی عمدہ ہے - یہ پوتر کتاب ہر ماتا کے ہاتھ میں جانے کے قابل ہے - دیویوں کے لئے یہ کتاب بہت ہی مفید ہے - قیمت صرف تین آنہ ہے - مذکور بالا چار کتب بابو دیا چند گوملیہ بی اے سیکرٹری جیو دیا و بھاگ بھارت جین مہا منڈل لکھنؤ سے مل سکتی ہیں۔

(۵) - رسالہ خدا با تصویر معہ ضمیمہ - یہ ماہواری رسالہ زیر ایڈیٹری دیال سوامی برہم گیانی نیگہ ضلع جالندھر سے نکلنے لگا ہے - اس رسالہ میں گیان دھیان کی اچھی اچھی باتیں نثر و نظم میں ہوتی ہیں قابل دید رسالہ ہے - قیمت سالانہ ۲؎ ہے نمونہ کا پرچہ ۳ ر کو ملتا ہے - ملنے کا پتہ منیجر رسالہ خدا نیگہ ضلع جالندھر

(۶) کیلاش - یہ کتابی صورت میں زیر ایڈیٹری ناتواں فیروز پوری، جوگا نواں ضلع فیروز پور سے نکلتا ہے - بہ لحاظ لکھائی - چھپائی - نظم و نثر کے دلچسپ نصیحت آمیز مضامین کے قابل دید پرچہ ہے - قیمت سالانہ عہ فی کاپی ۲ ر ہے۔

(۷) اخبار دکھ بھنجن لکھنؤ - اخبار زیر ایڈیٹری شرمان سری کرشن چند جی لکھنؤ سے ہفتہ وار نکلتا ہے اس کا نمبر ہمارے پاس پہنچا ہے - یہ پرچہ زیادہ تر موجودہ جنگ کی خبروں سے پُر ہے - نیز اس میں ایک مضمون کتاب تعلیم فلسفی سے سلسلہ وار نقل ہوتا ہے - چندہ سالانہ ۲؎ ہے - نمونہ مفت ملتا ہے۔

امرت جیون پستکالیہ لاہور کی اعلیٰ درجہ کی [illegible]

یہ کتابیں کیا ہیں انمول رتن ہیں۔ ایک دفعہ جوان کو پڑھ لیوے کیا مجال مردہ جسم میں جان نہ پڑ جاوے۔ اگر آپ نے کچھ زندگی کا مزہ اٹھانا ہے تو ان کتب کو ضرور منگا کر مطالعہ فرمایئے +

نام کتاب	قیمت
کتب مصنفہ ڈاکٹر گنگا رام صاحب سند یافتہ میڈیکل پریکٹشنر لاہور	
روحانی دولت۔	۱۲/
خوشخبری	۳/
لکچر صحت جسمانی و روحانی	۰۲/
ہمیشہ کا نفع	۳/
کانشنس	۲/
بانجھ پن کے اسباب و تدبیر علاج اور اولاد والوں کو قیمتی ہدایات	۲/
رسالہ بواسیر	۲/
زبچے پروسی	۲/
امید کی کنجی	۱/
ستندر تو ت و انڈ پیدا کرنیکا طریقہ	۲/

نام کتاب	قیمت
بچوں کے والدین کو قیمتی ہدایات	۳/
برہمچاری رہنے کی قیمتی ہدایات۔	۲/
امراض آتشک اور اسکے خطرناک نتائج	۲/
آلات تناسل کی بیماریاں	۱/
کبیر پچیری۔	۱/
خدا کی ہستی کا ثبوت	۱/
شادی کرنیوالے نوجوانوں کو قیمتی اور مفید ہدایات۔	۱/
دھات کی کمزوری کی وجوہات اور اسکے نقصانات۔	۲/

نام کتاب	قیمت
اپنادشمن انسان بزجمع کرد	۶/
کتب مصنفہ لالہ گنیشداس جی میونسپل کمشنر ترن تارن	
مجموعہ دانش	۲/
رتن مالا	۰/
چاند سورج گرہن	۰/
تقدیر توکل	۰۲/
انسانی زندگی کا پہلا نظارہ پیدائش آدم و عالم کی کہانی	۱/
موت کا ڈراوا	۴/
پنج منتر حصہ اول موسوم بر حفظ صحت	۳/

ملنے کا پتہ امرت جیون پستکالیہ لاہور

کتاب	قیمت
پنج تنتر حصہ دویم تعلیم و تربیت	۴ر
پرورش اطفال	
پنج پرکاش کا تیسرا ابلاس	۴ر
تہذیب اخلاق	

کتب مصنفہ ماسٹر لبھو داس جی بی اے

کتاب	قیمت
ہندو تہذیب حصہ اول	۱۲ر
قانون کرم	۸ر
ویدک دھرم اور سائنس	۸ر
انسانی خوراک	۴ر

متفرق

کتاب	قیمت
امرت جیون	۲ر
آنند جیون	۴ر
قدرتی زندگی	۱۰ر
ہمیر ہٹ	۳ر
گلدستہ مضامین	۴ر
مہاتما راجہ رام موہن رائے کا جیون چرتر	۴ر
منشی بینڈ ناتھ ٹھاکر کا جیون چرتر	۴ر
گلدستہ اخلاق	۳ر
ایشور کا ملاپ	۴ر
کامل سنیاسی یا امار سینہ	۱۲ر
خزانہ حکمت یا آئینہ روزگار	۴ر
دفتر معرفت غزلوں کا مجموعہ	۳ر
سورگ کی سیڑھی	۳ر
آریہ جیون	۴ر
مکتی کا ستیہ گیان اردو	۳ر
〃 〃 ہندی	۶ر
یوگی	۴ر
بھوجن ودھی اردو	۳ر
اپدیش منجری	۷ر
شردھا اپدیش	۴ر
اوم پرکاش	۴ر
نوجیون ودیا ہندی	عہ
لڑکا یا لڑکی	۴ر
کلید صنعت	۳ر
زندہ کرامات	۸ر
سچا آریہ	۳ر
رتن بے بہا	۳ر
راجپوت جیون سندھیا	۷ر
آریہ گائن جلد دوم	۸ر
پرتھی راج راسہ	عہ
بھگوت گیتا منظوم	۴ر
بھگوت گیتا گٹکا مترجم و تصویر	۴ر
اصلی صحیح ڈڈا گورو اپدیش اردو	۶ر
نت نیم اردو	۱ر
سچا سودا اردو	۱ر
پنج گرنتھی اردو	۴ر
گیان پرکاش	۸ر
جیون چرتر پرمہنس سوامی رام کرشن	۶ر
سوامی وویکانند	۸ر
دنیا کے نو مہا پرش	۵ر
ہندو عظمت کا آخری نظارہ	۳ر
رامائن سار	۳ر
روحانی عروج	۸ر
منو سمرتی اردو	۸ر
شریمد بھاگوت اردو	ے ر

ملنے کا پتہ — امرت جیون پستکالیہ لاہور

نوٹ مندرجہ ذیل میں سے جو مناسب سمجھیں صرف ایک کارڈ لکھکر

مفت

منگواکر واقفیت حاصل کریں - آپ ان کو دیکھکر خوش ہونگے

رسالہ امرت جسکے اندر دنیا میں نئی ایجاد تقریباً کل امراض کا ایک ہی علاج مشہور و معروف اور عجیب دوائی

"امرت دھارا" (رجسٹرڈ)

کا جو سرکار سے رجسٹری ہو چکی ہے مفصل بیان ہے آپکے دیکھنے کے قابل ہے کس طرح ایک ہی دوائی اتنے فائدہ کر سکتی ہے دھوکے سے بچو "امرت دھارا" کا نسخہ دنیا میں سوائے پنڈت جی کے کوئی نہیں جانتا ہے

رسالہ امراض مخصوصہ مرداں

مردوں کی خفیہ امراض کے اسباب علامات اور علاج - آج کل کی حالت کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے گم شدہ طاقت کے مایوس مریض اس کو پڑھکر کہا کرتے ہیں - کاش کہ ہم اس کو اول ہی دیکھتے

چالیس صفحے کا رسالہ بھی مفت ہے +

فہرست ادویات دیش اپکارک امرت دھارا اوشدھالیہ

یہ فہرست ادویات کے نام اور ان کے ضروری مختصراً اوصاف بتلاتی ہے اس کے اندر طبی کتب متفرق شریماں کوی ونود پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا و ایڈیٹر اردو ہندی دیش اپکارک کی فہرست بھی موجود ہے

طبی اخبار دیش اپکارک

اردو میں ہفتہ وار ہندی میں دو بار روزہ ہے - ہندوستان بھر میں کوئی طبی اخبار سوائے اسکے نہیں ہے جس کو ذرا بھی حکمت کا خیال ہے یا صحت کے ضروری اصول جاننے کی خواہش ہے وہ دیکھتے ہی اسکے خریدار بنجاتے ہیں - نمونہ مفت منگائیے قیمت سالانہ ؏ ششماہی ؏ ۱۲ ہندی کی سالانہ قیمت (عہ) +

(نوٹ) ایجنٹ بننے میں بڑا فائدہ ہے - ہمارے ایجنٹ بہت کماتے ہیں - قواعد آسان ہیں +

خط و کتابت کیلئے صرف پتہ اتنا کافی ہے - امرت دھارا "برانچ ۸۴" لاہور

واہ رے ملیچھ

[illegible]

دلکش دلپسند دلاویز دل خوش کن اور دلفریب نیرالا انوکھا نئی طرز کا اچھوتا ناول جس کی نظیر دنیا کے کسی زبان میں نہیں ملیگی پڑھتے پڑھتے لوٹن کبوتر نہ بن جائیے تو ہمارا ذمہ یوں تو آپنے بہت سے ناول پڑھے ہونگے مگر یہ اپنی ڈھنگ کا عجیب و غریب نسخہ ہے +

یہ لکھا ہے کیا نسخہ دلپذیر — فوائد کا جس کے نہیں کچھ شمار
حکایات دلچسپ و شیریں تمام — ہے اردو زباں اسکی کیا خوشگوار
مضامین ہر رنگ کے ہیں یہاں — بصد حسن و خوبی و نقش و نگار
ہر اک رنگ میں ہے جو حسن و بیاں — زباں آوروں کے لئے یادگار

اسکے مصنف منشی گوری شنکرلال صاحب اختر ہیں جن کا نام نامی کتاب کی دلچسپی کیلئے بہترین گارنٹی ہے ضخامت ۱۶۴ صفحہ قیمت ۸ر محصول ۲ر مگر مارتنڈ کے خریداروں سے ۷ر مع محصولڈاک +

اچھوتے قصے یہ بھی منشی گوری شنکرلال صاحب اختر کی تصنیف ہے کتاب کی نوعیت نام سے ظاہر ہے ناول کا ناول اور قصے کے قصے اسکی تمام قصے ایک سے ایک بڑھکر ہیں۔ جہاں کہیں بزم کا ذکر آتا ہے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں درد و رنج کا منظر نظر آتا ہے تو آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بندھ جاتا ہے ضخامت ۱۶۴ صفحہ قیمت ۸ر محصول ۲ر مگر مارتنڈ کے خریداروں سے ۷ر مع محصولڈاک۔ دونوں کتابوں کا یکجائی وی پی ۱۲ر کا ہوگا +

المشتہر منیجر سرسوتی بھنڈار دفتر شیو شنبھو لاہور

مفت! مفت!! مفت!!!

کام کی کتاب ـ ۲ پائی کا ٹکٹ برائے محصولڈاک آنے پر سب کو مفت بھیجی جاتی ہے +

تحفہ { مکمل ہر سہ جلد باتصویر جسمیں تازہ و سانہ ناول غزلیات ٹھمریاں ترانے بھجن خوشکن لطیفے ـ نئی نئی معلومات ـ ایڈیشن ـ چرچا ـ معمے ـ پہیلیاں مجربہ المجربہ نسخہ جات طبی و صنعتی فیملاً طلاء سے دمقویات کشتہ جات صابون ہیرا ولیل تاسول بہار نقشہ اور نمک سلیمانی وغیرہ اور علمی مضامین راماین سار لشٹ راج امرانی جیندر کی داستان دھرم کتھا وغیرہ وغیرہ درج ہیں حجم قریباً ۵۰ صفحات قیمت صرف ۱۲ر معہ خرچ ڈاک +

ملنے کا پتہ ڈی ۔ ڈی گرگ نزیابن گڑھ ضلع انبالہ

بغیر کسی الوپان اور بلا پرہیز کی ایک ذائقہ مند اور خوشبودار دوا
سُدھا سندھو
جوکہ ۱۴ سال سے اور تجربہ اور سرکار سے رجسٹری شدہ ہے۔ اس ایک ہی دوا سے کف۔ کھانسی۔ دست۔ سردی کی کھانسی۔ گرکھانسی۔ ہیضہ۔ درد قولنج۔ شول۔ سنگرہنی۔ آنؤں۔ لہو کے دست۔ قے ہونا۔ ہاتھ پیر دل کا درد۔ گٹھیا کا درد۔ غش آنا۔ سردی کا بخار۔ بالکوں کے ہرے پیلے دست دودھ ٹپکنا۔ ان سب بیماریوں کی میٹھی اور ذائقہ دار دوا ہے قیمت فی شیشی ۸ر آٹھ آنہ۔ ڈاک خرچ ایک سے چھ شیشی ۳ر ۱۲ لینے سے ایجنٹوں میں نام لکھا جاتا ہے۔ جتنی تعریف اس دوا کی اخباروں نے کی ہے۔ ہندوستانی کسی دوا کی نہیں ہوئی۔ پورا حال جاننے کے واسطے بڑی فہرست منگا کر دیکھو۔
دوا فروشوں کو نمونہ مفت۔
داد کی دوا
یہ ایک سفوف ہے جس کو پانی میں ملا کر لگانے سے ہر کسی طرح کی جلن اور تکلیف کے داد دو تین دن میں جڑ سے آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ر ۱۲ لینے سے ۲؍۴ر
منگانے کا پتہ
سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ماہ نند
۶۷
مارچ سنہ ۱۹۱۵ء
چندر پربھا
ہر ایک شخص خوبصورتی کو چاہتا ہے خاصکر جلال و جمال والا خوبصورت چہرہ ہی
اقبال و تندرستی کی نشانی ہے۔ بدصورت چہرہ سے نحوست ٹپکتی ہے۔ اگر آپکو خوبصورت
تندرست و بارعب بننے کی سچی خواہش ہے تو ہماری چندر پربھا کا استعمال کیجئے
اس کے باقاعدہ حسب ہدایات استعمال کرنے سے چہرہ کے بدنما داغ دھبے۔
چھائیاں۔ تخم وغیرہ تمام بدصورتی کے نشان دور ہو کر چہرہ کا رنگ و روغن
نکھر آتا ہے۔ رخسار گلاب کے پھول کی طرح ملایم و لال بنجاتے ہیں اور چہرہ چاند کا ٹکڑا
نظر آتا ہے خاصکر عورتوں کیلئے یہ نعمت بے بہا ہے۔ اس کی خوبیوں کی نسبت ہمارے
پاس کئی تعریفی خطوط آچکے ہیں مثلاً ایک تازہ سرٹیفکیٹ یہ ہے۔ شریمان گھما لال
گپتا فورتھ ماسٹر مڈل سکول مقام مرجپور تحصیل ہانسی تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی
چندر پربھا کی ڈبی چار عدد پہنچی جس کو ہم نے اور ہمارے چند دوستوں نے آزمائش
کی۔ تو بہت ہی مفید ثابت پایا۔ اور چہرہ چند ہی روز میں بارونق خوبصورت نکل آیا۔ اور تمام
پھنسیاں و تخم وغیرہ جاتے رہے۔ جو تعریف کہ اس کی آپنے اشتہار میں کی ہے اس سے دو چند
وصف اسکے اندر موجود ہیں۔ آپ دیگر اشتہار بازوں کی طرح جھوٹ بولکر لوٹنا نہیں چاہتے
بلکہ اپنی سچائی کا پردہ کھولکر عام پبلک کو دکھاتے ہیں۔ میں اپنے دوستوں سے پرزور
سفارش کرتا ہوں کہ جس قدر بھی چندر پربھا کی تعریف کی جائے تھوڑی ہے زیادہ
تعریف کرنا فضول۔ آپکو آزمایش کرنے سے پتہ لگ جاویگا۔ قیمت فی ڈبیہ تین والی
۸ر چار ماشہ کی ڈبی میں ۱۱ر علاوہ محصولڈاک +
المشتہر مینیجر آنند بھنڈار لاہور

خالص شُدھ سلاجیت آفتابی

ہمالیہ پربت کی نہایت خالص اور لطیف اور حقیقی سلاجیت جو کہ صرف سورج کی گرمی سے شُدھ کر کے تیار کی گئی ہے جسکے ویدک حکمت کی کتابوں میں بے شمار فائدے درج ہیں اور جو کہ سالہا سال کے تجربہ سے ٹھیک ثابت ہوئے ہیں چوٹ خواہ نئی ہو خواہ پرانی ہووے اس کے استعمال سے فوراً دور ہو جاتی ہے۔ خون تازہ اور صالح پیدا کرتی ہے پرانے سوزاک اور جریان اور پرمیہو دور کرنے میں نہایت اعلےٰ درجہ کی دوائی ہے۔ سکر درد کو دور کرتی ہے کمزور بدن کو طاقتور بناتی ہے خون صاف کرتی ہے آنکھوں میں روشنی لاتی ہے قوت باہ کے پیدا کرنے میں اکسیر اعظم ہے امساک طبعی کو بڑھاتی ہے احتلام، سرعت جریان کو روکتی ہے منی (ویرج) کو بڑھاتی ہے۔ پتھری اور ریگ مثانہ کو جڑ سے اکھاڑتی ہے پھیپھڑوں کی امراض از قسم کھانسی۔ دمہ۔ سل۔ دق اور سینہ کی دیگر پرانی بیماریوں کو دور کرتی ہے دل اور دماغ کو فرحت دیتی ہے عورتوں کی کمزوری اور سفید پانی کو دفع کرتی ہے حیض باقاعدہ لاتی ہے۔ کمزور بچوں کو فربہ کرتی ہے گربھ کی حالت میں اسکا استعمال نہایت ہی مفید ہے بچہ باقاعدہ پیدا ہوگا کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ اسکے استعمال سے قدرتی طور پر خون اور ویرج (منی) بڑھتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں موسم سرما میں اس کا استعمال نہایت ہی مفید ہے قیمت فی ڈبیہ جو کہ سال بھر کیلئے کافی ہے صرف ۱۲ عہ ہے۔

کلکتہ کے اعلےٰ پولیس افسر کی تازہ شہادت

عالیجناب رائے صاحب ایم مکرجی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس محکمہ سی آئی ڈی کلکتہ تحریر فرماتے ہیں گذارش یہ ہے کہ آپکے ہاں کی سلاجیت (برائے دافعہ امراض سینہ و دمہ پرانی کھانسی) ہم نے منگایا تھا اور اس کے کھانے سے ہم کو بہت فائدہ ہوا ہے براہ مہربانی چھ شیشی اور روانہ فرما دیں۔ بہت جلد ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ء۔

اگر آپ کو یا آپکے کسی دوست کو کبھی شُدھ سلاجیت کے منگانے کی ضرورت ہووے تو ذیل کے پتہ سے منگا لیا کریں۔

حکیم فتح چند سند یافتہ حکیم حاذق عمدۃ الحکما پرکاش میڈیکل ہال امرتسر

ہولی کی خوشی میں ایک زبردست رعایت

قدرتی علاج

حکیم درگا پرشاد صاحب دہلوی لکھتے ہیں۔ کہ جہاں تک میں نے اس قدرتی علاج کو آزمایا۔ صحیح پایا۔ اور مجھے کامل یقین ہے۔ کہ جو شخص اسے آزمائیگا صحیح پائے گا۔ بعض دفعہ تو اس علاج پر جادو کا گمان ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک دلچسپ واقعہ بیان کرتا ہوں۔ چھبرہ میں ایک شخص کے ہاتھ میں شدت کا درد تھا۔ جو اسے ایک مہینہ سے برابر تکلیف دے رہا تھا۔ بہت سے علاج بھی کر چکا تھا۔ مگر کسی سے فائدہ نہ ہوا تھا۔ وہ اپنے بازو کو کسی طرف حرکت بھی نہیں دے سکتا تھا۔ نارنجی رنگ کی روشنی بذریعہ لال ٹین ڈالنے سے پچیس منٹ میں بالکل آرام ہوگیا۔ کسی قسم کا درد باقی نہ رہا۔ غرض بیسیوں تجربے اس قسم کے دیکھنے میں آئے ہیں۔ لہذا مجھے امید ہے۔ کہ میرے ہم وطن جو تمام روئے زمین سے زیادہ رحم دل ہیں بیکس مریضوں کو اس علاج کے ذریعہ فائدہ پہنچائیں گے اور ہر ایک شہر ہر ایک قصبہ میں اس علاج کا رواج دینگے۔ جس سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچے گا۔ اور انہیں اس نیک کام کا اجر ملیگا۔ اس کتاب کی قیمت ۱ روپئے مگر ہولی کی خوشی میں صرف ۸ آنے میں دیجائے گی۔ ۸ آنے بہت ہی معمولی رقم ہے۔ اسلئے جلدی کریں۔ صرف ۱۰۰ جلدیں باقی ہیں۔ اشتہار پڑھتے ہی ایک کارڈ ڈالدیں +

ملنے کا پتہ

ٹھاکر سچ راج سنگھ (وکیل خانہ نالاگڑھ) شملہ

۱وم

پارتھ کا ستیہ آدرش

ودیا (برہم) اور اودیا (مایا) کو جو ایک ساتھ جانتا ہے - وہ اودیا کے گیان سے مرتیو کو پار کر کے ودیا کے گیان سے امرت کو پالیتا ہے - (یجروید) +

اودیا کا گیان

سنسار کے اندر گھُپ اندھیرا چھیل گیا ہے - یعنی اگیانی لوگ اپنے اندر کے اندھکار کے سبب سے اپنے اصلی نرسنگھ سروپ کو بھول گئے ہیں اپنے آپ کو بکری سمجھ کر مَیں مَیں کرنے لگے ہیں - اپنے آپ سے آپ ہی شنکا لجا بھئے کرنے اور اپنے آپ کو آپ ہی دھوکا دینے و ظلم کرنے کے کارن تین پرکار کے تاپوں اور پانچ پرکار کے کلیشوں سے پاگل ہو رہے ہیں اس بیاکلتا کو دُور کرنا مارتنڈ کا ستیہ آدرش ہے +

ودیا کا گیان

(۱) - اپنے آپکو مارتنڈ (سورج) فرض کرنے والے کے ساتھ دوشیش کا مول کھو بلی سمجھ کر زندہ دل گو را انسان (جنگی) سے نڈر دل پریم سروپ شخص (منش) اپنے اور جھُوٹ اندھیرے مُشکلات دُکھ کو بے حیثیت سمجھنے کی تعلیم دینا +

(۲) - مایا پرکرتی ترشنا پرتنترتا) اور برہم (پرش پرماتما - یا سوتنترتا) کے یوگ دکھ (درشنگی سروپ کا گیان کرا کے ستیہ سروپ سے درشن کرانا +

نیا خون پیدا کرنے اور زندگی حاصل کرنیکا اوتم ذریعہ بزرگوں کے جیون کا مطالعہ ہے

کوئی ہندو گھران متبرک کتب سے خالی نہ رہے

اگر آپکو اپنے پرانے بزرگوں کی اعلےٰ عظمت و شان و شوکت پرانے بہادروں کی بہادری کے کارنامے اور پراچین رشی منیوں کے گن کرم سوبھاؤ غرضیکہ پرانے مہاتماؤں کے ہتو کو سمجھنے اور اُن کے نقش قدم پر چلنے اور آنند بھوگنے کا شوق ہے اور پُرانے بزرگوں کی بڑی بڑی دلیریوں اور بہادریوں کو سُن کر خود دلیر اور شیر مرد بننا اور اُن کی اوتم سنتان کہلانا چاہتے ہو تو مفصلہ ذیل کتب کو ضرور ملاحظہ فرمایئے ان کے مطالعہ سے آپکے اندر جیون نیا خون پیدا ہوگا۔ اور زندہ دلی حاصل ہوگی

ٹاڈ راجستھان مجلد دو جلدوں میں ۲۰۶۸ صفحوں پر قیمت ۶؎
مہابھارت اُردو مکمل ۱۸۳۶ صفحوں پر قیمت .. .. .. ۱۶؎
رامائن بالمیکی اُردو مکمل ۱۰۲۴ " " .. .. .. ۶؎
ان ہرسہ کتب کے یکجا خرید کرنے والوں کو عہ ۱۲ میں سب کتب دی جاویں گی۔
محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

مہابھارت ہندی دو جلدوں میں مجلد قیمت .. .. .. للعہ ۹؍
ویدک دھرم اور سائنس قیمت ۸ کرم فلاسفی کرم " .. .. .. ۸؍
گنگا بھگوت گیتا معہ تصویر و مہاتم مجلد " .. .. .. ۱۴؍
اپنا دھن آسمان پر جمع کرو قیمت ۲ روحانی دولت قیمت .. ۱۲؍

المشتہر

مینیجر امرت جیون پستکالیہ لاہور

اوم

دین و دنیا کی بھلائی تمام گرو ہ کا رکہ علم حاصل کر کے پڑھو پڑھاؤ تمارا یہی

مارتنڈ

جلد ۱۴ نمبر ۴

بابت ماہ اپریل ۱۹۱۵ء

آہا! چشمۂ خوشی و بدی کیسی اچھی تعلیم ہے

آنند جیون کا راز

उत त्वः पश्यन्न ददर्श वाचमुत त्वः शृ-
ण्वन्न शृणोत्येनाम्। उतो त्वस्मै तन्वं।
विसस्रे जायेव पत्य उशती सुवासाः॥ ऋ०

ارتھ۔ جو مورکھ اگیانی مادہ پرست لوگ ہیں وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ سُنتے ہوئے نہیں سُنتے۔ یعنی جاہل لوگ ویدامرت بانی کے رہسیہ کو نہیں جان سکتے۔ لیکن جو ویدودّیا کو شبدارتھ سمبندھ کے ساتھ پورن دھیان یا سچّے پریم سے پڑھتا ہے۔ اُس کو وہ وِدّیا اس پرکار آنند کے دینے والی ہوتی ہے۔ جس

(۳) من کے مل (دوش)، وکشیپ (دولیش) اور آورن (دوئی سا ندھیرا - بے سمجھی) کو بریچھیہ (کرم) برہم ودیا (احسان شناسی) اور برہم دان (پریم یا نشکام سیوا) سے دُور کر کے نش کی سوئی ہوئی چیتن آتما کو جگا کر پریم سروپ (عشق کی آگ) کی تعلیم دینا +

(۴) ست (شیو) اور چت (پاربتی) کے یوگ (مکت پریم سمبندھ) سے آنند جیون - (دھرم ارتھ کام موکھش) کی پراپتی سے ترِبینا) کی ترِکشنا دینا +

(۵) سب منش ایک ہی امرت سروپ کے امرت پُتر ہیں - سب کو من (ایک ایشور وچار) وچ (ایک دیو بانی وید) اور کرم (برہم یگیہ میں شراکت) سم (ایک) کر دینے سے آریہ جاتی کو بلوان بنانے کی سچی صلاح دینا مارتنڈ کا مُکھیہ دھرم ہے +

مارتنڈ کے قوانین

(۱) ہر ایک خریدار کو اپنا پتہ صاف و خوشخط لکھنا چاہیئے +

(۲) خریداری مارتنڈ کی شروع کرتے ہی اپنا چٹ نمبر ضرور نوٹ کر لیویں - اور تبدیلی پتہ و خط و کتابت کے وقت اس چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں - رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۴۳ ڈاکخانہ کا نمبر ہے - اس کا کوئی صاحب حوالہ نہ دے +

(۳) مارتنڈ ہر ماہ کی ۸ تاریخ کو یہاں سے روانہ کیا جاتا ہے - اگر ۲۰ تاریخ تک نہ ملے تو ڈاکخانہ میں رپورٹ کریں اور ہمیں بھی مطلع کریں +

(۴) اگر کسی امر کا جواب جلدی درکار ہے تو جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور بھیجنا چاہیئے - بیرنگ خط وصول نہیں کیا جائیگا +

(۵) میعاد خریداری ختم ہونے پر ہر ایک خریدار کے پاس دوبارہ وی پی بھیجدیا جاتا ہے جن اصحاب کو دوسرے سال کی خریداری کسی سبب سے نامنظور ہو اگر وہ مہربانی فرما کر میعاد ختم ہونے سے پیشتر اطلاع دیدیا کریں تاکہ ہمارا بھی نقصان نہ ہو اور آپ کا بھی بھلا ہو +

شبھ چنتک — منیجر مارتنڈ لاہور

کو بھوگتے نہ کہ جھوٹے۔ مادی۔ نقلی۔ مصنوعی سوادکے پیچھے پاگل بن کر خراب و خوار ہووے +

رُوح پرست گیانی ہی اصلیت کا آنند لیتے ہیں۔ } اصلی انسان وہی ہے۔ جو بیرونی لفافہ کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ لفافہ کے اندر والی چھٹی کے اصلی مضمون کی طرف دھیان دیتا ہے۔ اصلی طالب علم وہی ہے۔ جو ہر ایک علم کو شبدارتھ سمبندھ کے ساتھ پڑھتا ہے۔ ودیا سے سچا پریم رکھتا ہے۔ اندرونی۔ اصلی۔ سچا۔ دلی پریم ہی انسان کا اصلی جوہر ہے۔ جو انسان اندرونی دلی پریم یا سچی ہمدردی نہیں رکھتا۔ جو صرف بیرونی یا بناوٹ دکھلاوے کے کام کرتا ہے۔ وہ پشوسمان مہاں مُورکھ ہے۔ جاہل اور عالم میں صرف اندرونی محبت یا اندرونی سچائی کا بھید ہے۔ عالم لوگوں میں اندرونی سچی محبت ہوتی ہے۔ لیکن جاہل لوگ صرف بیرونی دکھلاوے کا جھوٹا کام کرتے اور دُکھ بھوگتے ہیں۔ جو قدرشناس سچا انسان علم کی قدر جانتا ہے۔ علم میں پورا دل لگاتا ہے علم کے لئے اپنے آپ کو قربان کرتا ہے۔ اپنے تن۔ من۔ دھن کو علم کے ارپن کر دیتا ہے۔ تب پھر علم کی دیوی بھی پرسن ہو کر پتی برتا پتنی بن کر اپنے پتی (عالم باعمل) کو ہر طرح سے خوش کر دیتی ہے۔ اس کے تمام منگل کامناؤں کو پُورا کر دیتی ہے۔ جس سے اُس کا آنند جیون بن جاتا ہے۔ وید ودیا سچ مچ سچے آنند کے دینے والی یعنی راہ راست پر چلا کر سچے پرتیم کے درشن سے گدگد پرسن کرنے والی سرسوتی دیوی ہے۔ جو شخص اس سرسوتی دیوی سے سچا پریم رکھتا ہے۔ جو آدتیہ برہمچریہ برت دھارن کرکے اپنے تن من دھن کو اس سرسوتی دیوی کے ارپن کر دیتا ہے۔ یعنی وید ودیا کو شبدارتھ سمبندھ کے ساتھ وچار کر کے پڑھتا اور پڑھاتا ہے۔ اس پر یہ دیوی بھی خوش ہو کر اس کو

طرح پار سنگار کیئے ہوئے شدھ پوتر سدا چارنی منگل کامنا والی پتی برتا استری اپنے پیارے پتی کو پرسن کرتی ہے *

تشریح

مادہ پرست اگیانی اصلیت کو نہیں دیکھ سکتے۔ } دیکھئے۔ ذرا غور فرمایئے۔ وید بھگوان کا کیا حکم ہے۔ جو کم علم کم عقل ہوتے ہیں۔ جن کی نظر صرف باہر کی طرف رہتی ہے۔ جو ہر ایک چیز کے اندر گھس کر اصلیت کو دیکھنے کے عادی نہیں ہوتے۔ وہ اصلیت کا لطف نہیں اٹھا سکتے۔ اور جھوٹ کے غلام بنے ہوئے بار بار دکھ بھوگتے ہیں۔ جو طالب علم صرف شبدوں کو دیکھتا ہے۔ بار بار شبدوں کو رٹتا ہے۔ لیکن ارتھ (معنے) اور سمبندھ تعلق کی طرف دھیان نہیں دیتا۔ وہ مورکھ ہی بنا رہتا ہے۔ اس کو علم کی پراپتی ہرگز نہ ہوگی۔ مورکھ یا کم عقل آدمی کتاب کو دیکھ رہا ہے۔ اپدیش کو سن رہا ہے لیکن معنی مطلب کچھ نہیں سمجھ سکتا۔ اور کوئی لطف نہیں اٹھا سکتا۔ صرف باہر دیکھنے اور اندر اصلیت کی طرف نگاہ نہ کرنے کی عادت بہت بری ہوتی ہے ایشور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ لیکن مورکھ لوگوں کو نظر نہیں آتا۔ برعکس اس کے عالم باعمل یوگی کو ایشور ہر وقت ہر جگہ اندر باہر دکھائی دے رہا ہے۔ علم پڑھکر اگر اس کے معنی و مطلب کو بخوبی نہیں سمجھا۔ اور اس پر عمل کر کے اصلیت کا آنند نہیں لیا۔ تو وہ علم ناقص ہے۔ ایسے علم کے رکھنے والا جاہل مادہ پرست (شبد گیانی) کہلاتا ہے۔ مادہ پرستی دکھ اور موت ہے۔ مادہ بغیر روح کے۔ شبد بغیر ارتھ اور سمبندھ گیان کے نکما ہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ مادہ پرستی کی بری عادت کو چھوڑ کر روح پرستی کی اچھی عادت کو اختیار کر کے روحانی آنند

لس طرح سے پورن آنند کے دینے والی ہے - پتی اور پتنی کے پریم سمبندھ
کی مثال دی گئی ہے جس طرح پتی اپنی پتنی سے سچے دل سے سچا پریم کرتا ہے
اپنے تن من دھن کو ناری پوجا میں لگا دیتا ہے - اپنی دھرم پتنی کو خوش
رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا - سچے دل سے اس کی سچی سیوا
کرتا ہے - یعنی اس کے دل کو دھرم کی تعلیم سے منور کرکے اس کو اپنے اصلی
فرائض کی ادائگی کے یوگیہ بنا دیتا ہے - غرضیکہ جب ودوان اور لایق پتی اپنی
پتنی کو بھی اپنے جیسا لایق بنا دیتا ہے - تب پھر پتنی بھی سچی پتی ورتا بن کر اس
پرستی ہو جاتی ہے - برخلاف اس کے جو انسان اپنی پتنی کو مورکھ بنائے رکھتا
ہے - اپنی دھرم پتنی کی عزت نہیں کرتا - اس کو پاؤں کی جوتی سمان سمجھتا ہے -
اس سے سچا پریم نہیں کرتا ہے - تو پھر وہ بھی اپنے ایسے جھوٹے پتی کو جوتی
سمان سمجھتی ہے مجھوٹا پریم کرتی ہے - اور دوسرے سے دل لگا لیتی ہے -
دوسرے کی بن کر اپنے اصلی پتی کی عزت کو مٹی میں ملا دیتی ہے - اپنی دھرم پتنی
سے سچا سکھ وہی بھوگ سکتا ہے - جو اُس سے سچا پریم رکھتا ہے - اور خود
دھرماتما بن کر اس کو بھی ودوان اور دھرماتما بنا دیتا ہے - اسی پرکار برہم ودیا
رُوپی پتنی کا وہی سچا پتی بن سکتا ہے - اور برہمانند کو پا سکتا ہے - جو برہم ودیا
کو شبدارتھ سمبندھ کے ساتھ سچے دل سے پڑھتا اور اُس کی پُوری پُوری
تعظیم کرتا ہے - کسی نے سچ کہا ہے - کہ

ہر کہ خدمت کرد او مخدُوم شُد

برہم ودیا سرسوتی دیوی کی خدمت کرو - اس کو اپنا تن من دھن دیدو - تو پھر
سرسوتی دیوی بھی سچی پتی برتا دھرم پتنی بن کر آپ کے جان و مال کی رکھشا کریگی
اور آپ کو مخدوم یا گورو بنا دے گی +

ہمیشہ کے لئے خوشحال اور نہال کر دیتی ہے۔ دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش
چار امرت پھل کھلا کر پرم آنند بھوگاتی ہے۔ اوّل۔ جو شخص ودیا کو نہیں پڑھتا
وید ودیا سے نفرت کرتا ہے۔ وہ اگیانی جاہل انسان دین و دنیا کے سُکھ سے
ہمیشہ محروم رہتا ہے۔ اور دُنیا کو دُکھ ساگر سمجھتا ہے۔ دوزخ سمان جانتا ہے
وہ اوّل درجے کا ناستک ہے۔ اُس سے بھلائی کی اُمید ہرگز نہ رکھنی چاہیے
وہ خود بھی دُکھ بھوگتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی دُکھ پہنچاتا ہے۔ ایسے آدمی دُنیا
کے لئے بھار بن جاتے ہیں۔ دوئم۔ جو شخص ویدوں پر بالکل اندھ وشواسی
رکھتا ہے۔ یعنی ویدوں کو ریشمی رومالوں میں لپیٹ کر رکھتا اور اندھا دُھند
خالی تبدا اُچارن کرتا ہے۔ ویدوں کے ارتھ اور سمبندھ کو نہیں جانتا وہ بہت
ہی تھوڑے سُکھ کو پاتا ہے۔ سوئم۔ جو شخص ویدوں کو شبد اور ارتھ کیساتھ
پڑھتا ہے۔ اس کو اندھ وشواسی لوگوں کی نسبت زیادہ مزا آتا ہے۔ چہارم
جو شخص ویدوں کو شبد ارتھ سمبندھ کے ساتھ پڑھتا ہے۔ اس کو تو بہت ہی
مزا آتا ہے۔ پنجم۔ جو شخص ویدوں کو شبد ارتھ سمبندھ کے ساتھ پڑھ کر
عالم باعمل بن جاتا ہے۔ اس کے آنند کی کوئی حد ہی نہیں ہے۔ وہ ساکھشات
برہم سروپ بن کر برہمانند کو پاتا ہے۔ غرضیکہ جو شخص سرسوتی دیوی وید ودیا
میں پورا دل دیتا ہے۔ پھر وید ودیا بھی اس کی پتنی بن کر اس کی ہر پرکار سے
رکھشا کرتی ہے۔ اور اس کو اجر امر بنا دیتی ہے۔

برہم ودیا پتی برتا استری کی طرح برہم گیانی کو برہمانند پراپت کراتی ہے۔	ویدوں کے اندر ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ جو بات آسانی سے سمجھ میں نہ آتی ہو مثلاً اس وید منتر میں یہ بتانے

کے لئے کہ تن من دھن سے شبد ارتھ سمبندھ کے ساتھ پڑھی ہوئی ودیا

ہ۔ اس کے ذہن نشین کرانے کے واسطے ساتھ ہی مثال دی جاتی ہے۔

جدھر جاتی ہے اپنی نظر پربھو — تُوہی تُو ہے تُو ہی تُو ہے تُو ہی تُو
جو دیکھے باغ میں گُلہائے خوشبُو — وہاں بھی تھا ترا ہی رنگ اور بُو
جنا ہیں رنگ بَن کر تُو سمایا — جدھر دیکھا اُدھر تُو ہی تو پایا
پھرے بَن بَن نہ لیکن نظر آیا — جو پایا اپنے ہی آپے میں پایا
تجھے تجکر بھلا کس ٹھوڑ جائیں — ترے چرنوں سے من کیونکر ہٹائیں
ہے ذرّہ ذرّہ میں پرکاش تیرا — زمیں تیری ہے اور آکاش تیرا
ہمیں جگدیش اپنا بھگت کیجے — پریم اپنے کا ہم کو دان دیجے
رُچی اپنی بڑھے ہر دم دھرم میں — دھرم میں اور ست سنگی کرم میں

پربھو کر جوڑ ہر دم سر نواتا
کرو کرپا میرے جگدیش داتا

بھجن دیگر

ٹیک — جدھر تدھر دیکھ پرت منکے بسیا

کیوں نہیں دیکھت کھولکے پردہ۔ گھٹ گھٹ کا رہیا — واکو بھجے سو ہی پار اُتر گئے۔ رام کہا کنھیّا
داین کون جگت میں اپنا ۔ پیتا اور میّا — ہے سنسار مسافر خانہ ۔ یہاں کون رہیّا
گاڑی چلت کا ہے وکدیبی منوا۔ آکر رُوکھ پہیّا — پریم پیالہ پی لے رے پرچھٹو۔ ہو وسے پار نیّا
پہلی ڈی دی گُل نرائن گڑھوی

سچّی خوشی کی تلاش

ایک محقق بڑی سرگرمی سے تحقیقات کے میدان میں دوڑ دُھوپ کر رہا ہے۔ کہ

سارگیان - اس وید منتر سے ہم کو ذیل شکشا ملتی ہے - کہ (۱) وید ودیا کو شبد ارتھ سمبندھ کے ساتھ پڑھنے وپڑھانے - عمل کرنے وکرانے اور اپنا سارا بل اس کی پراپتی میں خرچ کرنے سے آنند جیون حاصل ہوتا ہے +

(۲) - پرش اور استری کے نکٹ پریم سمبندھ کو ذہن نشین کراتے ہوئے یہ اُپدیش کیا گیا ہے - کہ جہاں ناریوں کی پوجا ہوتی ہے - وہاں دیوتا لوگ نواس کرتے ہیں - سچی دھرم پتنی ہی اپنے پیارے پتی کی لاج رکھنے والی ہے - اے پرشو! وید ودیا اور اپنی دھرم پتنی کی لاج رکھو - پرماتما بھی تمہاری لاج خودبخود رکھیگا - اس منوہر شکشا کو اچھی طرح سے یاد رکھو - اوم شانتی شانتی - شانتی +

من موہن بھجن

پرارتھنا

شری جگدیش ہم سیوا میں آئے	دوی کر جوڑ سر اپنا نوائے
نوہی کرتا توہی دھرتا ہمارا	تیرے بن ہو نہیں سکتا گذارا
ہزاروں نعمتیں بخشی ہمیں ہیں	ذرا بھی تجھ بنا پڑتی نہیں چین
دیئے ہیں ہاتھ پاؤں اور باہیں	کہ نیکی ہم کریں کھائیں کمائیں
دیئے کان اسلئے تاکہ سُنیں ہم	دھرم چرچا دیا فریاد پُر غم
دی آنکھیں اسلئے تاکہ نہاریں	کہ ہیں سنسار میں کیا کیا بہاریں
ملا ہے سونگھنے کے واسطے ناک	ترے قرباں اسے والئے افلاک
کریں کیونکر تری حمد و ثنا ہم	ہیں سے مولا تیرے تاچیز خادم

کامیابی حاصل کی - اور خاتمہ کو پہنچا دی - نتیجہ یہہ نکلا - کہ حواس ظاہری اور باطنی اور جملہ اعضا کے مجموعہ کا نام آدمی ہے - اور اس کی ضروریات قدرت نے ساتھ ہی بلکہ پہلے موجود کر رکھی ہیں - جیسا کہ وچن ہے - ؎

پراربدھ پہلے بنی پاچھے بنا شریر -
تلسی بڑا اَچرج ہے من نہ باندھے دھیر

اس کامیابی کی خوشی میں ٹہلتا ہوا کچھ دور نکل جاتا ہے - آگے کیا دیکھتا ہے کہ ایک آدمی مُردہ پڑا ہے - اُس کے عزیز رشتہ دار ہلاتے اور بلاتے ہیں - مگر وہ موَن سادھے بے حرکت پڑا ہے - اور کچھ جواب نہیں دیتا - تب اُس کے سمبندھی زار زار رو رہے ہیں - ہمارا مہربان محقق وہاں ہی حیران پریشان ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے - کہ او ہو میری تحقیقات تو ادھوری نکلی یہاں پر ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضا تو سب موجود ہیں مگر لاحاصل اور فضول نظر آتے ہیں - یہہ تو کچھ حرکت بھی نہیں کر سکتا - اب معلوم ہوا - کہ یہ تو سب جڑ جسم چیتن شکتی کوئی اور ہی تھی - اِن سب کے ہونے پر بھی اس کا نام آدمی نہیں ہے - آدمی کوئی اور ہی چیز تھا - جو کہ اس وقت موجود نہیں ہے - تب اُداس ہو کر اس کھوج میں نکلا - ایک استھان میں دیکھا - کہ ایک پنڈت منوجی کے دھرم شاستر سے ایک شلوک پڑھ کر اس کا ارتھ ذیل کر رہا ہے - کہ شریر جل سے شُدھ ہوتا ہے - من ستیہ سے - جیو آتما ودیا اور تپ سے اور بُدھی گیان سے شُدھ ہوتی ہے - جیو آتما اس شریر روپی راج کا مالک ہے - من اور بُدھی وزیر ہیں - دسوں اندریاں اور ان کے وشے نوکر اور رعیت ہیں - یہ سُن کر محقق گدگد پرسن ہوا کہ جس کی تلاش تھی وہ مل گیا درحقیقت جیو آتما راجہ ہے اور اُس کو وِدیا (علم) و تپ (نفس کُشی) کی

دفعتہ اُس کے کان میں آواز پہنچی۔ کہ

مانش جنم دُرلبھ ہے ملے نہ بار مبار

اس آواز کو سُن کر بچارنے لگا۔ کہ اگر مانش کا جنم دُرلبھ ہے جو کہ بار مبار نہیں ملتا تو سب سے اوّل مجھ کو یہی تحقیقات کرنی چاہیئے۔ کہ آدمی کیا چیز ہے۔ چنانچہ چلتے ہوئے آدمی کو دیکھ کر خیال کیا۔ کہ ٹانگوں کا ہی نام آدمی ہے۔ کیونکہ اگر یہ نہ ہوں تو آدمی کہیں جا نہ سکے۔ جب زیادہ غور کی تو معلوم ہوا۔ کہ ٹانگوں سے چل بھی جاوے تو بغیر بازو اور ہاتھوں کے کوئی کام بھی نہیں ہو سکتا۔ تھوڑی دیر بعد پتہ لگا۔ کہ آنکھوں کے بغیر ہاتھ و پاؤں بھی نکمے ہیں۔ اِسی سوچ میں اُس کا ایک باغ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں مالی کی زبانی پتہ لگا کہ کسی ایک درخت شگنزہ یا آم کا نام باغ نہیں ہے۔ بلکہ اِن سب کے مجموعہ کو باغ کہتے ہیں۔ تب یقین ہو گیا۔ کہ کسی خاص عضو کا نام آدمی نہیں ہے۔ بلکہ ہاتھ ناک کان۔ پاؤں وغیرہ کے مجموعہ کا نام آدمی ہے۔ بعدہٗ سرگرمی سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ آنکھ کو روشنی کی ضرورت ہے۔ بغیر روشنی کے یہ آنکھ کچھ بھی نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے قدرت نے اِس کے واسطے سورج چندرماں تارگن آگ بجلی پہلے ہی بنا رکھے ہیں۔ پاؤں کے چلنے کے واسطے پرتھوی پہلے ہی موجود ہے۔ معدہ کو خوراک کی ضرورت ہے۔ اُس کیواسطے بھی پرماتما نے گوناگون کے پدارتھ رچے ہوئے ہیں۔ کانوں کے واسطے آکاش اور ہوا۔ بیماریوں کے واسطے ادویہ جات ان کی پیدائش سے پہلے ہی مہیّا کر رکھی ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قدرت نے آدمی کو پیچھے بنایا۔ مگر اُس کی ضروریات پہلے ہی بنا دیں۔ بچہ پیچھے جنم لیتا ہے۔ مگر ماتا کے استھن میں دُودھ پہلے ہی موجود ہو جاتا ہے۔ یہاں تک بچکر محقق خوش ہو جاتا ہے۔ کہ مینے اپنی تحقیقات میں

اُس کی سزا اور جزا کیسے دے سکتا تھا۔ ایک گنہگار کا یہ عذر کافی ہے۔ کہ چونکہ
پرماتما نے کوئی میرے واسطے قانون نہیں بنایا۔ اور نہ کوئی نیکی و بدی کی تمیز کے
واسطے مجھے کوئی علم یا گیان عطا فرمایا۔ اب کیوں ناحق مجھے سزا دیجاتی ہے۔
اس لئے ماننا پڑا کہ ابتدا ء پیدائش میں انسان کی بھلائی اور ضروریات کی انجام دہی
اور کلیشوں سے رہت ہونے اور نجات حاصل کرنے کے واسطے پرماتما کو ایک
سچے اور مکمل علم کا دینا لازمی تھا۔ تب محقق نے دنیا بھر میں اُس علم کی تحقیقات
کے واسطے چکر لگانا شروع کیا۔ ہر ایک نے مختلف اوقات اپنے علم الہامی کے
بیان کئے۔ مگر ایک جماعت نے اپنے علم کو شروع پیدائش میں ہی دیا جانا بیان
کیا۔ اور بتلایا کہ پرماتما نے یہ علم چار حصوں یعنی گیان۔ کرم۔ اُپاسنا۔ وگیان کانڈ
میں تقسیم فرمایا۔ جن کو چار وید۔ ارتھات رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اتھروید
کہا جاتا ہے۔ ان کے پڑھنے اور عمل کرنے سے من و بدھی و جیوآتما شدھ ہوتے ہے
اور ان میں تمام ست ودیاؤں کا بیج موجود ہے۔ تب محقق اپنی تحقیقات کو
تکمیل تک پہنچا کر آتیشت آنند ہوا۔ پیارے بھائیو آدمی صرف شریر کا ہی نام
نہیں ہے۔ بلکہ جیوآتما کے ساتھ شامل ہونے سے آدمی کہلاتا ہے۔ اور اس
آدمی کو دکھوں اور کلیشوں و جنم مرن سے رہت ہونیکے واسطے ایشور نے
اس سرشٹی کی پیدائش کے وقت جس کو کہ دو ارب سال کے قریب ہونے
والے ہیں۔ چار وید دیئے اب ہم سب کا دھرم ہے کہ ویدوں کو پڑھیں اور پڑھاویں
اگر ہم بسبب بڑی عمر ہونے کے ویدوں کو نہیں پڑھ سکتے تو گرنتھ شاستر و دس
اپنشد اور رسالے جو کہ ویدوں کے انوکول ہیں وہ ضرور پڑھتے رہیں۔ جو بھائی
بالکل بے علم ہے اُس کو چاہیئے کہ عالم باعمل اور مہاتما پُرشوں کا ہمیشہ ست سنگ
رکھے۔ اور ان کے اُتم وچنوں کو اپنے جیون میں سچ کر کے دکھلاوے شاستروں

ضرورت ہے۔ اور حقیقت میں یہ بھی ٹھیک کہ بے علم راجہ کیا خاک راج کر سکتا ہے؟ اور بغیر علم کے یہ بھی کیا پتہ لگتا ہے کہ تپ کس چیز کا نام ہے؟ اور دست وگیان کہ جس کی ضرورت مَن اور بُدھی وزیروں کو ہے اُن کا بھی بغیر علم کے ٹھیک ٹھیک پتہ نہیں لگتا۔ واسطے ایں جس طرح سے آنکھ بغیر روشنی کے ناکارہ ہے۔ تمر بغیر خوراک کے مردہ ہے ایسے ہی روح بغیر علم کے حیوان سے بھی بدتر ہے۔ تجھے تحقیقات اور تجربہ سے یقین ہوگیا ہے کہ جیسے آدمی کے اعضاء وحواس بننے سے پہلے ہی قدرت نے اُس کی ضروریات موجود کر دی ہیں ویسے ہی روح کے پیدا ہونے سے پہلے ہی (یعنی جبکہ شروع دنیا میں جسم کے ساتھ ملکر ایک آدمی بنا) اُس کو ایک مکمل علم عطا فرمایا۔ کیونکہ اگر وہ مالک شروع دنیا میں خوراک نہ بنا تا تو کوئی انسان زندہ نہ رہتا۔ اور اگر علم وقانون عطا نہ کرتا تو سب انسان جاہل مطلق وحیوان ناطق ہی رہتے۔ ریل تار جہاز وغیرہ کلا کوشل وصنعت حرفت کچھ بھی نہ ہوتی۔ جوکہ انسان کے واسطے نہایت ضروری ہیں۔ اس میں کوئی شخص یہ بھی سوال کر سکتا ہے۔ کہ پیدایش کے شروع میں علم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انسان تجربہ کر کرکے سب کچھ بنا سکتا ہے۔ مگر جب افریقہ کے جنگلوں وحشیوں کی طرف دیکھا جاتا ہے۔ تو یہ مرحلہ خود بخود طے ہو جاتا ہے۔ کہ باوجود ہزاروں برس گذر جانے کے بدستور حیوانی ناطق ہی رہے یہانتک کہ سردی اور گرمی سے دُکھی ہوتے ہوئے بھی پارچہ تک نہیں بنا سکے کسی قسم کی بھی عقل نہیں ہے۔ ایسے وجوہات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ابتدا سرشٹی میں انسان کی بہتری کے واسطے ایشور نے ہم کو علم یا گیان بخشا اُس علم کے ذریعہ تجربہ شروع ہوئے۔ بغیر علم کے تجربہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اگر پرماتما ہماری پیدایش سے اوّل ہم کو کوئی قانون نہ دیتا تو ہم روزانہ جو نیک اور بد کام کر رہے ہیں۔

جب تک ہے بدن تن میں اُسی پر رہیں فدا — یہ فہم و دانش اور محبت بڑی ہے چیز
اس سے ہی بنے اولیا اور اس سے ہی پیغمبر — ایشور کی یاد اور اطاعت بڑی ہے چیز
دیتی ہے صاف صاف رامائن یہی سبق — نخوت بُری ہے چیز تو خدمت بڑی ہے چیز
دل میں دیا و رحم ہو لیکن نہ ہو حرص — حکمت بڑی ہے چیز طبابت بڑی ہے چیز
تشہیر تجربت کے لئے فنا ہے لازم — دولت کیلئے پر یہ تجارت بڑی ہے چیز
بجیتم بتا رہا تھا سیر کا رزار یوں — بر تجربہ سے ملتی ہے جو طاقت بڑی ہے چیز
مانا کہ پیشانی کی لکھی بیتی آتی ہے — پر یاد رہے خوب کہ محنت بڑی ہے چیز
فرصت کے وقت چاہئے سیر کتب ضرور — پڑھنا پڑھانا خوب نصیحت بڑی ہے چیز

اس راستی سے گُل کسے انکار ہو سکے
یہ یاد رہے خوب سخاوت بڑی ہے چیز

از لالہ پربھو دیال گُل سوداگر نراین گڑھ

منش کا اصلی و اعلیٰ گُن

توکّل بخُدا

ہر ایک انسان کو توکل بخدا بننے کی ضرورت ہے۔ یعنی ہر ایک انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے آپ اور پرمیشور پر اٹل وشواس رکھ کر ہمت و پرشارتھ سے ہر ایک کام کو کرے۔ بزدل نہ بنے۔ بزدلی مادہ کا گُن ہے اور پرشارتھ پُرش کا۔ جو لوگ ہمیشہ مادہ کی اوپاسنا کیا کرتے ہیں۔ مادہ پر موہت بنے رہتے ہیں۔ اُنکے

نے ست سنگ کی بڑی بھاری مہما کہی ہے۔ ست سنگ کے جہاز پر بیٹھ کر منش بلاشبہ بھو ساگر سے پار ہو سکتا ہے۔ ودوان پرش کا بھی دھرم ہے کہ وہ بھی ست سنگ میں رہے ورنہ کُسنگت ملنے سے وہ بھی ضرور ڈوب جاوے گا۔ اس لئے ست سنگ ہی آواگون کے چکر سے رہائی دلانے کے واسطے بھاری ذریعہ ہے۔ پیارو! وید پڑھنے اور ست سنگ کرنے میں ہی سچی خوشی ہے +

بڑی ہے چیز

سچ جان اے عزیز کہ ثروت بڑی ہے چیز — گر کام آئے دان کے دولت بڑی ہے چیز

ہمت نہ ہاریو کبھی ہمت نہ ہاریو — کہنا ہے بوناپارٹ کہ ہمت بڑی ہے چیز

کس کام کا ہے دوستو موتی بغیر آب — دنیا میں ہر اک شخص کی عزت بڑی ہے چیز

نہ چوری جا سکے اور نہ چھینی کسی سے جائے — دولت یہ لازوال علمیت بڑی ہے چیز

بولے کرشن جی سرِ میدان جنگ یوں — ارجن بڑھو بڑھو کہ شجاعت بڑی ہے چیز

چوہا بھی کام آہی گیا جال کاٹ کر — چھڑوا دیئے پرندے رفاقت بڑی ہے چیز

عاقل بنے گنوار تو جاہل بنے فہیم — ہے قول یہ درست کہ صحبت بڑی ہے چیز

مایوس کس لئے ہے دلِ زار کیا سبب — رحمان ہے وہ اس کی تو رحمت بڑی ہے چیز

آتا ہے کیا ہی نظر تماشہ مجھے سدا — کثرت میں واہ جلوہ وحدت بڑی ہے چیز

مانا کہ تنگدستی بھی ہوتی ہے بسر پر — قربان شریفوں کے شرافت بڑی ہے چیز

کہنے کو تو ہر کوئی کہے جاتا ہے مگر — شیریں زبان اور فصاحت بڑی ہے چیز

یاد چمن میں روتی ہے بلبل تو ہمیں کیا — ہم کو تو اپنی مادرِ بھارت بڑی ہے چیز

میں درختوں کی چھال پہنکر سب راج پاٹ عیش و عشرت کے سامان ہاتھی گھوڑے فوج چھوڑ کر مہارانی سیتا اور پریہ لچھمن جتی کے ساتھ لق ودق بھیانک جنگل میں توکل بخدا چل پڑا ۔ سوز ابھی کسی طرح کا خوف نہ دکھایا ۔ ایسے مشکل سے مشکل وقت میں پرماتما نے اس کی کس طرح سے سہایتا کی ؟ یہ رامائن کے پڑھنے والے بخوبی جانتے ہیں ۔ اسی طرح سوامی دیانند نے بھی توکل بخدا گھر سے اکیلے نکلکر جو جو مشکلات دیکھیں اور جس طرح سے وید پرچار میں پرماتما نے اس کی سہایتا کی وہ آریہ پرش بخوبی جانتے ہیں ۔ اسی پرکار بدھ دیو بھی توکل بخدا بنکر راج پاٹ چھوڑ کر جنگل میں جاکر رہنے لگا اور پھر دنیا میں وہ کام کر دکھایا جس کو عالم جانتا ہے ۔ دنیا میں جتنے بھی مہاں پرش ہوئے ہیں اُن کے اندر یہی صفت تھی کہ وہ توکل بخدا تھے ۔ یہی اعلےٰ صفت ہی انسان کو نڈر بناتی اور مشکل سے مشکل کام کراتی ہے ۔ جب تک دنیا میں مہاں پرش پیدا ہوکر توکل بخدا بنیں گے تب تک دنیا سے مشکلات کا گندہ صفا نہ ہوگا ۔ دنیا کی مشکلات کو دور کرنے اور دنیا کو سورگ بنانے کے لئے توکل بخدا مہاں پرشوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے ۔ اب بھی اشد ضرورت ہے ۔ جس کے اندر توکل بخدا کی یہ اعلےٰ صفت نہ ہو وہ پرش ۔ سورما یا نرسنگھ نہیں کہلا سکتا ۔ وہ نامرد اور کائر ہے جو میدان چھوڑ کر بھاگنے والا ہے ۔

خیالات ہی انسان کو دیوتا بناتے اور خیالات ہی پشو بناتے ہیں ۔ جسکے اندر پرماتما کی اُپاسنا سے اُتساہ ۔ ہمت ۔ پرشارتھ ۔ ویرتا اور نربھینتا کے پوتر خیالات اثر کر گئے ہیں اور وہ توکل بخدا کر کے جلتی ہوئی آگ میں کود پڑتا ہے اس حالت میں پرماتما اس کی رکھشا کرتے ہیں ۔ ایشور بھگت پرہلاد کے ساتھ ہرناکش اسکے پتا نے کیا کیا ظلم کیا ۔ کیا کیا سختیاں کیں اور کس طرح وہ ثابت قدم رہا اور اُس کا

اندر شنکا لجّ بھئے سے مادہی بھاؤ آیا تے ہیں۔ اُن کا سوبھاؤ ہمیشہ سُستی۔ متلون المزاج۔ شرمیلا اور خوف والا بنا رہتا ہے۔ وہ ہر ایک کام میں شک وشبہ اور پس وپیش کرتے ہیں۔ نیک کاموں کے کرنے سے ڈرتے اور جھُوٹے کاموں کے کرنے سے وہ بے خوف بن جاتے ہیں۔ لنکے اندر ہمیشہ ابھیمان۔ آلس اور آلیان ہونے سے اُن کو اپنے آپ اور پرمیشور پر بھروسہ نہیں ہوتا سو وہ کسی کام میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ایسے انسانوں سے دنیا کو فائدہ کی امید نہیں ہوسکتی۔ برخلاف اس کے جو پرم پُرش پرماتما کی نتیہ اُپاسنا کرتے ہیں۔ اُسکے گُن کرم سوبھاؤ کو وچار کر اپنے آپ کو ایسا بنا تے رہتے ہیں۔ تو اُن کے اندر پُرش کے نرشنگو بھاؤ آجاتے ہیں۔ وہ دنیا کی کسی چیز سے شنکا لجّ بھئے نہیں کرتے۔ وہ کسی کام سے نہیں گھبراتے۔ وہ ہر ایک مشکل وآسان کام کو توکل بخدا بنکر فوراً پورا کر لیتے ہیں۔ ان کے دل ودماغ مہان وروشن ہو جاتے ہیں۔ ان کے دل میں اٹل وشواس ہوتا ہے۔ کہ ہمتِ مرداں مددِ خدا۔

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

God helps those who help themselves

جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ یعنی ایشوری آگیا کا پالن کرتے ہیں۔ ایشور ضرور اُنکی مدد کرتا ہے۔ پرماتما پر وشواس رکھ کر جو مشکلات کے سمندر میں اپنے آپ کو بے سروسامانی کی حالت میں ڈال دیتا ہے اور سچائی کی رکھشا کے لئے اپنے آپ کو جان جوکھوں میں ڈالتا ہے۔ پرماتما ضرور اُس کی سہایتا کرتے ہیں۔ ضرور ایشور بھگتوں کے واسطے مشکلات کے موقع پر کوئی نہ کوئی اچانک مدد کا سامان مل جاتا ہے۔ مہاراجہ راجچندر نے اپنے آپ کو ستیہ پر قربان کیا۔ بے سروسامانی کی حالت

بھی (جو مہاراجہ کے ہم خیال تھے) فوراً اپنے اپنے گھوڑے دریا میں چھوڑ دیئے دریائے اٹک کا زور مہاراجہ کے خیالی زور پر غالب نہ آسکا۔ اور مہاراجہ مع اپنے ہمراہیوں کے صحیح وسلامت کنارے پر پہنچ گئے۔ نصف سے کم فوج کے سوار جن کے خیال میں کمزوری تھی اور پس وپیش کرنے کے عادی تھے دریا کے دوسرے کنارے پر اس غرض سے ٹھہر گئے تھے۔ کہ اگر ان کے پہلے سوار بخیر وخیریت کنارے پر پہنچ گئے تو ہم بھی چلیں گے۔ اپنے ساتھیوں کو دوسرے کنارے پر صحیح وسلامت دیکھ کر متعجب ہوئے۔ دل تو نہیں چاہتا تھا تاہم ادھوری ہمت اور کمزوری کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو گئے۔ آخر ڈرتے ڈرتے گھوڑے دریا میں ڈالے۔ خیال کمزور تھا۔ دریا زور پر تھا۔ انجام کار اٹک کی طوفانی لہریں ان کمزور خیالوں کے خیال پر غالب آگئیں۔ اور ان میں سے ایک شخص بھی زندہ کنارے پر نہ پہنچا۔ اسی وقت مہاراجہ نے فرمایا:۔

جا کے من میں اٹک ہے سوئی اٹک رہا

یہ آتم ویر آتم وشواس۔ قوت ارادی خیال کی زبردست طاقت اور توکل بخدا بن کر مشکل کام میں کامیاب ہونے کی سچی تواریخی مثال ہے ✤ اور سنئیے:۔

بہادر نپولین میدانِ جنگ میں جہاں گولیوں کی بارش ہوتی تھی توپ کے گولوں کی آواز سے زمین اور آسمان لرزتے تھے۔ لوتھوں کے انبار لگے ہوئے تھے اپنے گھوڑے کو فوج میں سب سے آگے رکھتا اور اکثر اوقات گھوڑے سے اتر کمبل لپیٹ میدان جنگ میں ہی سو رہتا۔ اوپر سے گولیوں کی بارش ہو رہی ہے گولے پھٹ رہے ہیں۔ سنگینوں کی آواز کھچا کھچ ہو رہی ہے۔ مگر شیر دل نپولین کو خوف کہاں۔ ایک بار مارشل (نامی جنگی افسر) نے شہنشاہ نپولین سے عرض کی کہ حضور کی جان نہایت بیش قیمت ہے۔ مثل دیگر کمانڈروں کے حضور پیچھے یہ

ایک بال بھی بیکا نہ ہوسکا۔ جس کو آپ راکھے سائیاں اس کو مار نہ سکے کو ...
طرح توکل بخدا کرکے مشکل سے مشکل پراوپکار کے کام کو کرنے والے کی پرماتما
نے ضرور سہایتا کی۔ اس کی تواریخ شاہد ہے +

جس وقت شیر پنجاب مہاراجہ رنجیت سنگھ سورگباشی افغانوں کی سرکوبی
کے بعد لاہور کو واپس آرہے تھے۔ راستہ میں جب دریائے اٹک کے کنارے
پہنچے تو برسات کا موسم تھا۔ دریا چڑھاؤ پر تھا۔ اٹک جیسا دریائے ذخار اور
پھر برسات کا موسم۔ کوسوں تک پانی کے شور کی آواز جاتی تھی۔ مہاراجہ قوت
ارادی کے پکے تھے اور توکل بخدا کی عظمت کو جانتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ جس کے
من میں اٹک ہے سوئی اٹک رہا۔ اٹکا سو بھٹکا۔ اٹکنا پس وپیش کرنا ناکامیابی
کی علامت ہے۔ جوانمردوں کے لئے نیک کام میں اٹکنا اچھا نہیں ہے۔ مہاراجہ
کا خیال مضبوط تھا۔ پرماتما پر اٹل وشواس تھا۔ دل میں یقین تھا۔ کہ میں
مہاراجہ ہوں۔ پرمیشور کی مجھ پر کرپا ہے۔ میں ضرور دریا پار کر جاؤں گا۔ بڑے
آدمیوں کے اندر یہ بڑا بھاری وصف ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی کام کو کرنے سے
پہلے دل میں ٹھان لیتے ہیں کہ بس یہ کام ہوگیا۔ اس امید سے بہرکردہ ناکامیاب
نہیں ہوتے۔ برخلاف اس کے چھوٹے آدمیوں کے دل میں کامیابی کا
وشواس نہیں ہوتا۔ اسی واسطے وہ ناکامیاب رہتے ہیں۔ اپنے آپ کو پہلے
کامیاب فرض کر لینا ہی اسے لاگن ہے۔ جو ہم کو مہان پرشوں سے ملتا
ہے +

کامیابی کا خیال آتے ہی مہاراجہ نے فوج سے مخاطب ہو کر کہا کہ آؤ
میرے پیچھے۔ پرماتما میرا اور تمہارا مددگار ہے۔ ضرور دریا کے پار ہو جائینگے
یہ کہا اور فوراً گھوڑا دریا میں ڈال دیا۔ نصف کے قریب فوجی سواروں نے

بھتات شور بیر توکل بخدا شیر دل انسان ہی بے خوف ہو کر طاعون دہیضہ کے بیماروں کے پاس جاتے۔ اور اُن کی خدمت اور ہمدردی کرتے ہوئے اُنکے دل کو ڈھارس دیتے ہیں۔ یہ ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ توکل بخدا اپنے اور دین دکھیوں کی آڑے وقت میں سرفروش بن کر نشکام سیوا کرے۔ یہی توکل بخدا کا فائدہ ہے۔

جاگو جاگو

یوں غرق بحر آب تو ہونا نہ چاہیئے زندوں کو خواب مرگ میں سونا نہ چاہیئے
کشتی قوم سو کے ڈبونا نہ چاہیئے وقت عزیز ہاتھ سے کھونا نہ چاہیئے
جاگو کہ اب بھی وقت ہے باقی فلاح کا
جاتا رہے نہ یہ بھی زمانہ صلاح کا

سوچو تو غور کر کے ذرا خواب کا مآل انسان کو ضرور ہے انجام کا خیال
دیکھو تو آنکھ کھول کے اپنا شکستہ حال شرماؤ دیکھ کر بخدا حال پُر ملال
دن ڈھل گیا ہے آمدِ ظُلمات شام ہے
اب بھی جو تم نہ جاگو عجب کا مقام ہے

چھوڑو یہی خانہ جنگی بے سُود کو کہیں آپس میں ایک دوسرے پہ ہو نہ نکتہ چیں
اس جنگ باہمی سے تو کچھ فائدہ نہیں حاصل نہ اس میں منفعت دہر نفع دیں
یہ وہ مرض ہے جس سے کہ عاجز طبیب ہو
یہ وہ مرض ہے جس سے نہ صحت نصیب ہو

فوج کی کمان کریں۔ اپنی جان کو آگے بڑھ کر جوکھوں میں نہ ڈالیں۔ آپکا دم فرانسیسی فوج کا دم ہے۔ اس پر بہادر نپولین نے جواب دیا۔ اے جرنیل وہ گولی جو میرے سینے کو چھیدے گی ابھی تک نہیں ڈھالی گئی ہے۔ یہ بیباکانہ اور دلیرانہ جواب توکل بخدا کا نتیجہ ہے۔ اس پرکار نپولین اعظم کی ساری زندگی ہمت۔ استقلال۔ جرأت بخدا اور توکل بخدا کا ثبوت ہے +

ہرایک بچے کے دل میں اس اعلےٰ صفت (توکل بخدا) کے ذہن نشین کرانیکی اشد ضرورت ہے۔ والدین اور اُستادوں کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو اس قسم کی بہادری ہمت اور توکل بخدا کے قصے کہانیاں سُنا کر ان کو بھی باہمت توکل بخدا بنا کر بے خوف بنا دیں +

موجودہ سمے میں برہمچریہ کے ناش ہونے سے ہمارے بچوں کی کمر ہمت ٹوٹ گئی ہے۔ وہ ذرا ذرا کام میں ڈرتے ہیں۔ رات کو اندھیرے میں جانے سے خوف کے مارے ان کا پیشاب نکل جاتا ہے۔ اور ان کو جن بھوت چڑیل کا ڈر معلوم ہوتا ہے۔ کہاں توکل بخدا اور کہاں یہ کائرپن۔ جب تک ہمارے بچے توکل بخدا بن کر بے خوفی سے مشکل سے مشکل کام کو نہ کرینگے تب تک انکا دکھ نہ مٹیگا۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ طاعون ہیضہ وغیرہ متعدی امراض کا اثر دور دراز رہتا ہے۔ ایسے خطرناک وقت میں توکل بخدا بے خوف انسانوں کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ہمارے دیش کے لوگوں میں توکل بخدا کے جوہر نہ ہونے سے وہ بیماروں کو یوں ہی چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ کوئی کسی بیمار کے پاس جانے کو ہمت نہیں کرتا۔ جس سے بیمار مایوس ہوکر اپنے سجنوں کی بے پرواہی سے قبل از وقت موت کا شکار ہوتا ہے۔ ایسے سمے پر جبکہ ہر ایک کو اپنی اپنی جان کے لالے پڑے ہوتے ہیں۔ کوئی کسی کا ساتھی نہیں

سے ہوکر جاوے گا۔ اور سارے انگ بخوبی طاقت ور اور تندرست رہیں گے۔ تو ضرور ہے۔ کہ معدہ اور انتڑیاں بھی بخوبی طاقت ور رہیں پھر نا ممکن ہے۔ وہ سُکڑ کر قبض پیدا کردیں۔ اگر اس طرح باقاعدہ کام ہوتا رہیگا۔ تو کبھی قبض پیدا نہ ہوگی قبض کیا بلکہ کوئی مرض ہی پیدا نہ ہوگی۔ ہاں اگر اس انتظام میں گڑبڑ ہوجاوے۔ تو کل امراض پیدا ہوسکتی ہیں۔ مثلاً اگر غذا کا لقمہ ایک منٹ سے کم چبا کر کھایا جاوے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ وہ اجزا جس قدر ضروری ہیں۔ باریک نہیں ہونگے۔ تو یہ سارے کا سارا کام معدے کو کرنا پڑے گا۔ اور معدہ بجائے تین گھنٹے کے اندر ہضم کرنے کے اُس کو ۴-۵ گھنٹے میں بخوبی ہضم کرسکیگا۔ اور اس عرصہ میں معدے کے جسم کی طاقت جو تین گھنٹے میں ہضم کرتی تھی۔ اَب پانچ گھنٹے خرچ ہوئی۔ چونکہ معدہ اُس کو بخوبی تین گھنٹے تک اپنی قوت خرچ کرکے ہضم کرتا تھا اَب دو گھنٹے زاید خرچ کرنے میں معدہ کمزور ہوکر ادھوری سی غذا امعا میں بھیجدیگا۔ اس لئے امعا میں جا کر بھی اُس کو ویسا ہی زاید وقت لگا کر رس بنانا پڑے گا۔ چونکہ امعا اپنے فعل کو مفروضہ وقت سے زائد خرچ کرینگی اس واسطے وہ بھی اس بے قاعدگی سے سُکڑ جاویں گی۔ اور غذا کے اجزا کو پورے وقت سے رس نکالکر فضلہ کو علیحدہ کرسکیں گی۔ جس سے فضلہ کے اندر غذا کچی اور غیر منہضم رہکر آنتوں میں فتور آوے گا۔ اور قبض کی مرض شروع ہوجاوے گی۔ اس قبض سے انتڑیوں کے اندر کی جھلّی سکڑ کر وریدوں پر دباؤ ڈالے گی۔ اور وریدوں کا خون باقاعدہ دورہ خون میں نہ مل سکیگا۔ جس سے دَوران خون سُست ہو جاوے گا۔ اور زبان میلی ہوجاوے گی۔ اور جسم کی وریدوں میں خون

رشک و نفاق و بغض و حسد کینہ و دغا　کذب و غرور و فتنہ و مکاری و دغا
بخل و دشا و غیبت و بے مہری و جفا　غمازی و جہالت و خود بینی و ہوا
جبتک دلوں سے دور نہ ہو یہ صفات زشت
سرسبز حشر تک بھی نہ ہو گی ہماری کشت

جبتک نہ اتحاد پہ باندھینگے ہم کمر　جبتک نہ میل جول ہو باہم بیکدگر
جبتک نہ جانے عیب تو عیب اور ہنر ہنر　جبتک نہ ہم برائیوں سے ہوں نہ باخبر
دیکھیں گے حشر تک بھی نہ صورت کمال کی
ہرگز نہ ہم سے جائے گی نکبت زوال کی

(ادیب)

ام الامراض یعنی قبض

قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ قبض کے معنے پکڑنا و سکڑنا کے ہیں چونکہ اس مرض میں امعا سکڑ جاتی ہیں۔ اس واسطے اس کو قبض کی مرض کہتے ہیں۔ قبض کی مرض اُس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ غذا کے استعمال میں بے قاعدگی ہو جاوے۔ مثلاً فرض کرو کہ غذا کے لقمہ کو منہ کے اندر دانتوں سے چبانا ایک منٹ تک واجب ہے۔ اگر ایک منٹ تک لقمہ چبایا جاویگا تو باقی معدہ لعاب دہان لیوے گا۔ اسی طرح سے ہر ایک لقمہ چبا کر معدہ میں لیں دے گا۔ تو معدہ اُس کو تین گھنٹے میں ہضم کرتے انتڑیوں میں بھیجدیگا اور وہاں اُس کا رس بخوبی نکل آوے گا۔ وہ رس ماساریقا کی راہ خون میں بخوبی ملکر پھیپھڑوں کا معہ خوش رنگ خون لیکر ہر ایک انگ میں دل

پیدا ہوسکتی ہیں۔ پس واجب ہے۔ کہ قبض کی پیدایش کو ہی روکا جاوے جس کے واسطے سب سے اوّل واجب ہے۔ کہ غذا خوب چبا کر کھاؤ۔ اور جب کھانا کھانے بیٹھیں۔ تو کم سے کم چالیس منٹ تک کھانا چبا کر کھاؤ۔ جب لقمہ چباتے چباتے میٹھا سا ہو جاوے۔ تب اُس کو نگل جاویں۔ غذا سادی اور کم خرچ کھاؤ۔ آپ کے بدن کے ۱/۱۴۴ وین حصّے وزن کے برابر آپ کی غذا کا خشک وزن ہونا چاہیئے۔ اس مقدار سے زائد غذا وہ شخص کھاوے جس کو سخت محنت کا کام کرنا ہووے۔ اس قدر غذا بخوبی ہضم ہوسکتی ہے۔ اگر زاید کھاؤ گے تو ہاضمہ ٹھیک نہیں رہیگا۔ یہ غذا ایک وقت کی ہے۔ دونوں وقت اس مقدار سے دوچند کھانی چاہیئے۔ جب کھانا کھا چکیں۔ تو چند قدم ٹہلنا چاہیئے۔ پھر ذرا بیٹھ جانا چاہیئے۔ یا ذرا لیٹ جانا چاہیئے۔ پھر ایک گھنٹے کے بعد اپنے کام کاج میں لگ جاویں۔ جب کام سے فارغ ہو جاویں۔ اور غذا بخوبی ہضم ہوکر پاخانہ وغیرہ حاجت رفع ہو جاوے۔ تو تھوڑی سی ورزش کیا کریں۔ ورزش کے اندر سارے بدن میں حرکت آنی چاہیئے۔ اگر اس قسم کا آپ عمل جاری رکھیں گے۔ تو کبھی قبض نہیں ہوگی۔ وہ شخص جن کو قبض کی بیماری ہوچکی ہووے۔ اور دائم قبض رہتی ہووے۔ اُن کو چاہیئے کہ غذا کی مقدار کم کر دیں۔ اور تھوڑی تھوڑی ورزش جاری رکھیں۔ اور رات کو سوتے وقت تھوڑا سا گرم پانی پی کر سویا کریں۔ اگر معدہ اور انتڑیوں کی قوت ہاضمہ خراب ہوگئی ہووے۔ تو یہ سادی دوائی استعمال کریں۔ ہلیلہ زرد ۵ تولہ۔ اجواین ایک تولہ۔ گودہ گھیکوار ۸ تولہ۔ نمک بقدر ذائقہ۔ سب کو باریک پیس کر بقدر چنے کے گولیاں بنا لو۔ ہر روز صبح و شام غذا کھانے کے بعد ایک ایک گولی کھا لیا کریں۔ ہاضمہ ٹھیک ہو جاویگا

رکنے کے باعث - سردرد بخار - بد ہضمی، سستی وغیرہ وغیرہ امراض پیدا ہو جاویں گی - اور دل دھڑکہ اور دق نسی اور درم اعضاء کئی امراض پیدا ہوکر انسان تقریباً ساری امراض کا گھر بن جاوے گا - اور جو رس انتڑیوں سے حاصل بھی کیا دونوں میں بلکہ خون کی حرارت کو زیادہ مانگیگا - مگر خون میں حرارت کم ہو جاوے گی - جس سے پھیپھڑوں میں اوکسیجن کی زیادہ مانگ ہوگی - اس زیادہ مانگ سے ایک تو دل دھڑکہ اور دوئم سانس کی تنگی شروع ہو جاوے گی - جس سے وہ کچا رس جو دل سے پھیپھڑوں میں خون بننے کے واسطے گیا ہے - اس جگہ دیر تک رہکر سڑتا رہیگا - اور کھانسی اور دمہ اور تشنج سینہ اور ضعف دل اور سوزش اعضاء کی بیماریاں پیدا ہو جاویں گی - اور آگے جاکر بدن انسان کو ازحد نقصان پیدا کرنے کا باعث ہوں گی -

جب یہ غذائی رس باقاعدہ پھیپھڑوں میں خون نہ بن سکیگا - تو ظاہر ہے - کہ وہ خون جو اعضاء کی غذا بنے گا وہ بھی ٹھیک نہ رہیگا - مثلاً جو خون دل سے دماغ کی پرورش کو جاوے گا - وہ کمزور اور ناکارہ ہونے کے باعث دماغ کی بخوبی پرورش نہ کر سکیگا - جس سے دماغ کے اندر میوکس ممبرین جھلی کی راہ غذا کے ناکارہ اجزا شکل نزلہ و زکام تالو میں خراش پیدا کریں گے اور زکام اور نزلہ کے بگاڑنے آگے کو گلے اور سینہ کے اندر دوبارہ خراش اور سوزش اور سل اور دق اور دردپہلو اور ذات الجنب وغیرہ امراض پیدا کرے گا اس طرح سے دماغ کی پرورش بھی بخوبی نہ ہو سکے گی - جس سے اعصابی ریشے اور نخاع کے اعصاب کمزور ہوکر لقوہ اور فالج اور تشنج اور نسیان رعشہ اور کئی قسم کے اعصابی امراض پیدا ہو جاویں گے - الغرض قبض سے کل امراض

ہمت ہی نے پانی پہ چلایا ہے سٹیمر — ہمت ہی نے بیلون اڑایا ہے ہوا پر
ہمت نے رکھی مجمرِ زرتشت بنا کر — ہمت ہی نے مٹی سے لیا نیل برابر
ہمت ہی نے حل کی ہے جو اُفتاد پڑی ہے

تیمور کا دنیا میں ہوا نام اسی سے — اور قاتلِ سیزر کا بنا کام اسی سے
نپولین مچ گیا کہرام اسی سے — اور نیک ولنگٹن کا تھا انجام اسی سے
اور اس سے کولمبس کی ہوئی بات بڑی ہے

وہ کون ہے انسان کو ہوئی جس سے لیاقت — وہ کون ہے جو رن میں ہوئی باعثِ عزت
وہ کون ہے جو بن میں ہوئی موجبِ شہرت — وہ کون ہے مذہب کی ہوئی جس سے اشاعت
یارو یہی ہمت ہے نظر جس پہ پڑی ہے

جس وقت ہو مایوسی ہی مایوسی کا عالم — جس وقت ہو شمشیر بکف سر پہ کھڑا غم
جس وقت نہ ہو پاس کوئی مونس و ہمدم — جس وقت مصائب نے کیا ناک میں ہو دم
اس وقت میں ہمت ہی سلیماں کی چھڑی ہے

اے دکھ میں تسلی اے مصیبت میں سہارا — تو بحرِ حوادث میں دکھاتی ہے کنارا
کہتے ہیں خردمند تجھے آنکھوں کا تارا — تو بھی مجھے پیاری ہے تیرا نام بھی پیارا
کہنے کو تو چھوٹی سی مگر بات بڑی ہے

تو جوہرِ شمشیرِ شجاعت ہے قسم ہے — تو مزرعۂ اقبال کرامت ہے قسم ہے
تو غازۂ رخسارِ حکومت ہے قسم ہے — تو بیخکنِ ظلمتِ ظلمت ہے قسم ہے
واللہ بہادر کے تو تمغہ کی کڑی ہے

ب ظلمتِ کلفت میں مرے گھر کا دیا ہو — اس وادیٔ ہستی میں مرے ساتھ سدا ہو
ہر گام پہ مانندِ خضر راہ نما ہو — ہمچو بختِ سکندر سے مرا بخت سوا ہو
گو راہ بھی دشوار ہے منزل بھی کڑی ہے

اور قبض بھی رفع ہوگی + (یاتی پھر کبھی) +
آپ کا خیر خواہ حکیم فتح چند "عمدۃ الحکما" امرتسر

ہمتِ مردانہ

اے ہمتِ مردانہ تیری شان بڑی ہے — پارس ہے تو اکسیر ہے تو لالوں جڑی ہے
شہرت تیرے دربار میں ہر وقت کھڑی ہے — تو جس مقدر کیلئے پھول چھڑی ہے
اور ہاتھ میں اقبال کے جادو کی چھڑی ہے

قربان تیرے نام کے اور کام کے ہمت — صدقہ تیری بخشش تیرے انعام کے ہمت
واری تیرے افعال کے اکرام کے ہمت — مفتون تیرے آغاز کے انجام کے ہمت
تو تشنہ لبوں کے لئے رحمت کی جھڑی ہے

بیڑوں کے لئے آتش مینار تو ہی ہے — کھیتی کے لئے ابرِ گہربار تو ہی ہے
عزت کے لئے گرمیٔ بازار تو ہی ہے — شاہوں کے لئے رونقِ دربار تو ہی ہے
اس واسطے کہتا ہوں کہ تو لالوں جڑی ہے

کہتے ہیں زمانہ کے جو مشہور ہیں اُستاد — تُو نے ہی کئے عالمِ ایجاد میں ایجاد
تو نے ہی سمندر میں ہی کیں بستیاں آباد — تُو نے ہی کمربستہ کیا نہر پہ فرہاد
اور تُو ہی مصیبت میں مددگار بڑی ہے

ہمت تیری جو بات ہے دنیا میں کھری ہے — تُو گلبنِ افضال کی اک شاخ ہری ہے
تو عطر ہے تو مشک ہے تو مولسری ہے — اقبال ہے گلفام تو تُو سبز پری ہے
جوگن کو ترے لئے سامنے اندر کے کھڑی ہے

وچار شکتی سے کام نہیں لیتا۔ وہ بھی اپنی وچار شکتی کو کھو بیٹھتا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وچار شکتی بہت ہی اعلےٰ طاقت ہے۔ انسان اور حیوان میں تمیز کراتی ہے۔ وچار شکتی ہی سے انسان اشرف المخلوقات بنتا ہے۔ عورت و مرد۔ چھوٹے و بڑے۔ مادہ ونر۔ پرکرتی و پُرش۔ پرجا و راجا۔ غلام و آزاد۔ دُکھی و سُکھی کی پہچان صرف وچار شکتی سے ہوتی ہے۔ جس کے اندر وچار شکتی ہے۔ وہی راجا۔ پُرش۔ آزاد یا سُکھی کہلاتا ہے۔ برخلاف اس کے جس کے اندر وچار شکتی بالکل نہیں ہے۔ وہ جڑ۔ اور جسکے اندر وچار شکتی کم ہے۔ وہ پرجا۔ پرکرتی۔ غلام یا دُکھی کہلاتا ہے۔ پُورن سُکھی پُرش وہی ہے۔ جو مکمل وچار شکتی رکھتا ہے۔ اپنی وچار شکتی کو پرم گورو مانتا ہے۔ اور اس پرم گورو کی نتیہ اُپاسنا کرتا ہے۔ یعنی (۱) برہمچریہ برت دھارن سے ویریہ بردھی کر کے وچار شکتی کی مدد کرتا ہے۔ (۲)۔ وچار شکتی کو برہم ودّیا ارتھات ستیہ اور استیہ کے نرنے یعنے اصلی و نقلی مسلہ کے فیصلہ کرنے میں لگا کر وچار شکتی کو سست و ناکارہ نہیں ہونے دیتا۔ اور اس مبارک اور پوتر سچے فرض کی ادائیگی میں سچی خوشی محسوس کرتا ہے۔

آج کل ہم لوگوں کا ایسا مذاق بگڑ گیا ہے۔ ہم لوگوں کی بدھی ایسی ماری گئی ہے۔ کہ ہم وچار شکتی کی عظمت کو نہیں سمجھتے۔ وچار شکتی سے کام لینا نہیں چاہتے۔ جہاں کوئی سوچ اور وچار کا معاملہ آجاوے۔ وہاں سے ہم بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارا دل اُس کام کو چاہتا ہے۔ جہاں ذرا سوچ اور وچار نہ ہو۔ مثلاً دلچسپ قصے اور کہانیوں کے پڑھنے میں کیونکہ دلچسپی ہوتی ہے اور وچار کا کام نہیں ہوتا۔ اس واسطے ہر ایک اگیانی بچہ بڑی خوشی سے ان کو پڑھتا ہے۔ لیکن جہاں کوئی وید منتر آجاوے۔ وچار شکتی کی ضرورت پڑے۔ وہاں وہ

ہو جتنا ترا وصف زمانہ میں بجا ہے
نصرت کا سدا سہرا ترے سر پہ رہا ہے
تو نام خدا مظہر الطافِ خدا ہے
احمد نے تیرے وصف میں کیا خوب کہا ہے

اے ہمتِ مردانہ تیری شان بڑی ہے

از خیابان اخلاق

بہت ضروری قابلِ غور مفید عام مضمون

شدھی باقاعدگی اور پرچار کا مکمل قانون نمبر ۹

علم (سدھ داتا گنیش) کی عظمت

(گذشتہ سے پیوستہ)

وچار شکتی سے کام لینے کی عادت ڈالو۔ اے میرے پیارے بھائیو! ذرا سوچو اور وچار و۔ اپنی وچار شکتی کو نکما رکھ کر گندمیت بناؤ۔ وچار شکتی سے کام لینے کی عادت ڈالو۔ وچار شکتی کے بڑھانے کے لئے برہمچریہ برت کا دھارن کرو۔ بغیر تیل کے روشنی نہیں ہو سکتی۔ بغیر ویریہ کے وچار شکتی نہیں رہ سکتی۔ بغیر ویریہ کے وچار شکتی سے کام لینا محال ہے۔ ویریہ دھارن کرکے وچار شکتی کو بڑھاؤ۔ اور ساتھ ہی اس کے وچار شکتی سے کام لو۔ جو اچھی خوراک کھا کر کام نہیں کرتا۔ وہ بھی سُست اور ناکارہ ہو جاتا ہے۔ جو برہمچریہ برت رکھ کر ویریہ بردھی کرکے وچار شکتی کو بڑھا لیتا ہے۔ لیکن

سب سے بڑھ کر خوشی سمجھتا ہے۔ اسی پرکار سنیاسی کی دلی خواہش یہی ہے۔ کہ تمام سنسار ایشور بھگت بن جاوے۔ یہ سب اپنے اپنے اس اعلےٰ اور اُوچیہ ادیش کے پُورا ہو جانے میں ہی سچی خوشی سمجھتے ہیں۔ غرضیکہ ہر ایک شخص کو اپنے چھوٹے پریتم کے مل جانے میں جھوٹی خوشی اور سچے پریتم کے مل جانے میں سچی خوشی ہوتی ہے۔ جو طالب علم بد معاشی سیکھنے کی خاطر علم کو پڑھتا ہے یا نوکری کے خیال سے علم میں رات دن کوشش کر کے علم پر پروانہ کی طرح جان نثار کرتا ہے وہ اس جھوٹے علم چھوٹے پریتم کے پا لینے میں جھوٹی خوشی کو محسوس کرے گا۔ اس پرکار جو گرہستی وشئے ہو کر کو مد نظر رکھ کر عورت سے شادی کرتا ہے۔ اور پھر وہ رات دن اُسی میں مست رہتا ہے۔ اس سے وہ خوشی تو ضرور حاصل کرتا ہے لیکن اس خوشی کے اندر غمی کا زہر بھرا ہے۔ زہریلی نقلی خوشی اصلی خوشی نہیں کہلاتی۔ اسی طرح جو انسان دوسروں کو اور اپنے آپ کو دُکھ دینے کی خاطر دھن دولت اور بل کو حاصل کرنے میں اپنے آپ کو قربان کر دیتا ہے۔ وہ دھن دولت اور بل کو تو ضرور حاصل کر لیگا۔ اس کی محنت کبھی رائگاں نہ جاوے گی۔ لیکن اس محنت سے وہ اپنے آپ کو برباد کر لیتا ہے۔ غرضیکہ (۱) کام کرنے میں ہی کامیابی کا لُطف حاصل ہوتا ہے۔ محنت کبھی بھی رائگاں نہیں جاتی۔ (۲)۔ سچے پریتم کے واسطے کام کرنے میں سچی خوشی ہوتی ہے۔ جھوٹے پریتم یا جھوٹے کاموں میں اوّل تو خوشی ہوتی ہے لیکن انجام دُکھ اور موت ہے۔ اسی واسطے سچے پریتم کو ستیہ آدرش بنا کر اس کی سیوا کرنے میں جو سچا آنند حاصل ہوتا ہے۔ وہ ہم سب کا دل ہی محسوس کر سکتا ہے۔ اس تماکو کوئی شخص بانی سے نہیں بتا سکتا۔ قصہ مختصر سچائی میں چت کو ایکاگر کر دینے میں ضرور ہی کامیابی ہوتی ہے۔ اور اس کامیابی کے اندر ہی سچا آنند رہتا ہے۔ جو شخص سچے آنند کا خواہشمند ہے

گھبرا جاتا ہے۔ یہی بڑا بھاری نقص ہے۔ جس سے کہ ہم کوئی ترقی نہیں کر سکتے۔ جو شخص ہمیشہ حلوا پوری اور امرت پھلوں کو پسند کرتا ہے۔ لیکن حلوا پوری یا امرت پھلوں کے پیدا کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتا۔ مشکلات سے گھبرا کر کام چور بنتا ہے۔ وہ کبھی بھی سچے سُکھ کو نہیں پا سکتا۔ چھوٹا بننے یا وچار شکتی سے کام نہ لینے اور غلام بنے رہنے میں یا پرادھینتا میں اصلی سُکھ نہیں ہے۔ بلکہ اصلی سُکھ تو بڑا بننے وچار شکتی سے کام لینے اور آزادی یا سوتنترتا حاصل کرنے میں ہے۔

چھوٹوں اور بڑوں میں صرف وچار شکتی کا بھید ہے۔ چھوٹے آدمی ہمیشہ لذیذ کھانوں اور کھیل کود جیسے عشقیہ اخلاق کے بگاڑنے والی ناولوں یا قصے کہانیوں کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن وچار شکتی سے کام نہیں لیتے۔ مگر بڑے آدمی ہمیشہ سُکھ کے پیدا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ یعنی سُکھ اور دُکھ کے وچار میں غرق رہکر اصلی سُکھ کو معلوم کرکے دُوسروں کو دُکھ سے نکال کر اُن کو اصلی سُکھ کا مزا چکھا کر خود سُکھی بنے رہتے ہیں۔ غرضیکہ اصلی سُکھ بیرونی اشیاء میں نہیں ہے بلکہ سُکھ دُکھ یا ستیہ استیہ کے وچار میں ہے۔ آیئے اب ہم اس وچار شکتی سے ذرا کام لیں اور سوچیں کہ اصلی خوشی کس کام میں ہے اور دُکھ کس کام میں؟

کامیابی یا سدھی میں ہی اصلی خوشی رہتی ہے۔ اصلی خوشی نہ تو لذیذ کھانوں کے کھانے۔ وِشے بھوگوں میں مست رہنے۔ ناٹک کا تماشا دیکھنے۔ اور نہ ہی اپنے مان بڑائی اور عزت میں ہے۔ بلکہ اصلی خوشی ردھی اور سدھی میں رہتی ہے سچّی منوکامناؤں کے پورا ہونے میں ہی اصلی اور سچّی خوشی ہے۔ جس کی سچی دِلی کامنائیں پوری نہیں ہوتیں۔ اُس سے بڑھکر جہان میں دُکھی کوئی نہیں ہے۔ طالب علم علم کی پراپتی میں ہی سچّی خوشی محسوس کرتا ہے۔ گرہستی سنتان اُتپتی میں ہی سچا سُکھ مانتا ہے۔ بان پرستی ایشور کو ساکھشات کر لینے میں ہی

میں شکار کھیلتے ہیں سائنس اندھ وشواسی سے جہان اور پروہت دونوں کا نقصان ہوتا ہے۔ اس نقصان کو محسوس کرکے ہم آپ کو اندھ وشواسی کے اندھے کنوئیں سے نکالکر ستیہ وشواسی کے سورگ میں لانے کے لئے آپ سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ آپ وچار شکتی کو گندہ نہ بنادیں۔ وچار شکتی سے کام لینا سیکھیں۔ اور اصلی گنیش کو سمجھ کر اصلی گنیش کی پوجا کرکے اصلی آنند کو پاویں نہ کہ نقلی گنیش کی پوجا میں اپنی ساری طاقت کو برباد کرکے اپنے لئے پرشچاتاپ کریں۔ ہمارا ساکھشات گورو ساکھشات برہم پرمیشور۔ ساکھشات سدھ داتا گنیش سورج بھگوان ہے جہاں سورج بھگوان کی روشنی پہنچتی ہے۔ وہاں سے تمام دکھ درد اور اندھیرا دم دبا کر خود بخود بھاگ جاتا ہے۔ ہر ایک اچھی سے اچھی چیز خود بخود ملجاتی ہے۔ تمام روگ خود بخود دور ہوجاتے ہیں۔ فارن میٹر کا نام ونشان نہیں رہتا ہے۔ ہمارے سدھ داتا گنیش سورج بھگوان کے راج میں کوئی شخص ناکامیابی کی شکایت نہیں کرتا۔ سب لوگ جاگ اٹھتے ہیں۔ سب کے اندر جان آجاتی ہے۔ اس کے راج میں کوئی محتاج اور غلام نہیں رہتا۔ اے میرے پیارے بھائیو! صرف بیرونی سورج بھگوان کی چمک دمک پر دھوکا نہ کھانا۔ نقل کو اصل نہ سمجھنا۔ بلکہ اس نقل سے اصل کو سمجھنا۔ مادہ سے روح کو پہچاننا نہ کہ دوہی میں غرق رہکر دین و دنیا کو بگاڑنا۔ مادہ پرستی موت ہے۔ روح پرستی زندگی ہے (جیسا کہ اس مہینہ کے مارتنڈ میں دید بھگوان کا ایک منتر پیش کیا گیا ہے۔ کہ آنند جیون روح پرستی میں ہے نہ کہ صرف مادہ پرستی میں) اصلی سدھ داتا گنیش اصلی سورج بھگوان ہمارا اندرونی علم یا گیان برہم ودیا ہے۔ اندرونی سچے علم برہم ودیا (پریم پھیلانے کے علم) کے آجانے سے تمام کام خود بخود سیدھ ہوجاتے ہیں۔ برہم ودیا کی روشنی سے تمام دکھ اور اندھیرا خود بخود دور

اس کو چاہیئے کہ وہ کامیابی کے قانون کا بغور مطالعہ کرے۔ کامیابی سے بڑھکر جہان بھر میں کوئی خوشی نہیں ہے۔ یہی ہر ایک انسان کی قدرتی خواہش ہے۔ اس قدرتی خواہش کے پورا کرنے والا سِدّھ داتا گنیش ہے +

علم ہی سِدّھ داتا گنیش ہے۔ ہر ایک ہندو کا گنیش دیوتا پر بڑا بھاری وشواس ہے۔ ہر ایک کام میں ہر ایک ہندو سِدھ داتا گنیش کو ہی بلاتا ہے اسی کی پوجا کرتا ہے۔ کیونکہ گنیش دیوتا مشکل کُشا ہے۔ جہاں گنیش جی پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں کوئی دُکھ۔ درد اندھیرا نہیں رہتا۔ تمام مشکلات دُور ہو جاتی ہیں۔ رِدھی سِدھی۔ ہاتھ جوڑ کر حاضر خدمت ہو کر تمام کلیشوں کو مٹا دیتی ہے۔ اگر گنیش دیوتا کے اندر رِدھی سِدّھی دینے کی وصف نہ ہو۔ تو کوئی بھی گنیش جی پر وشواس نہ کرے۔ لیکن افسوس کہ اندرونی پرگیا چکھشو (وچار شکتی) کے نہ ہونے کے کارن ہندوؤں نے اندھ وشواسی سے اصلی گنیش کو بھلا دیا ہے۔ اور نقلی گنیش کی پوجا میں رات دن محنت کرتے ہیں۔ لیکن کوئی پھل نہیں ملتا۔ کامیابی نہیں ہوتی۔ جس سے کہ بجائے سورگ کے چاروں طرف نرک پھیل گیا ہے۔ ہم نے پہلے بتلا دیا ہے۔ کہ اصلی کامیابی اور اصلی خوشی ستیہ آدرش کی سیوا میں ہے۔ نہ کہ جھوٹ کے پیچھے مارے مارے پھرنے میں۔ اصلی گنیش کو نہ سمجھنا اور نقلی گنیش کی نقلی پوجا میں اپنے تن من دھن کو برباد کرنے میں سوائے دُکھ کے اور کچھ بھی پراپت نہ ہوگا۔ سچی خوشی سچے گنیش کی سیوا میں ہو گی۔ یہ سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ شادی بیاہ وغیرہ خوشی کے موقعوں پر ہندو لوگوں کے پنڈت گنیش جی کی مورتی بنا کر گنیش پوجا کرواتے اور ٹکے بٹورتے ہیں۔ اس خیال سے کہ گنیش جی تمام کاریہ سِدّھ کر دینگے۔ ہندو لوگ اور ان کے گورو پنڈت گنیش جی پر بڑی شردھا رکھتے ہیں۔ لیکن ہمارے خیال میں یہ سب پنڈتی کی آڑ

سمجھتے۔ دنیا میں بجائے شدھی باقاعدگی اور پرچار کے اشدھی۔ بے قاعدگی اور
خودغرضی پھیلاتے ہیں۔ فوراً ان کے ہٹانے کا تدارک کرو۔ گندگی کو سر اونچا کرنیکا
موقع نہ دو۔ اگر آپ کے خیال میں آپ کا پیارا مارتنڈ اس دنیا میں پیدا ہو کر اپنے فرائض
کو نہیں سمجھتا۔ اور نہیں بجالاتا۔ بجائے روشنی کے اندھیرا پھیلاتا ہے۔ بجائے شاہراہ
دکھلانے کے گمراہ کرتا ہے۔ تو آپ تن من دھن سے اس کے مخالف بنکر اسکے بند
کرنے میں رات دن کوشش کریں۔ برخلاف اس کے اگر آپ پیارے مارتنڈ پر نظر
عنایت رکھتے ہیں۔ اس کو بغور پڑھتے ہیں۔ اسکے ہر ایک مضمون کی باریکیوں کو
وچارتے ہیں۔ اور عملی جامہ پہناتے ہیں۔ اپنے عزیز دھن کو خرچ کرکے ایک روپیہ
سے ایک لاکھ بنانا چاہتے ہیں۔ یعنی ایک روپیہ کو بجائے شراب کباب اور تمباکو
کے سالانہ مارتنڈ کے خریدنے میں صرف کرتے ہیں اور اس ایک روپیہ سے اعلےٰ
اخلاق سیکھتے ہیں۔ بڑے بھاری نفع میں رہتے ہیں۔ تو پھر آپ مارتنڈ کی مخالفت
چھوڑ کر اس کے حق میں ہو جائے۔ اس کو شہرہ آفاق بنانے میں اپنے
آپ کو نچھاور کردیں۔ آپ ہی اسے زندہ و مردہ کرنے والے ہیں۔ اگر آپ اس کو
زندہ رکھنے کی کوشش کرینگے۔ تو پھر یہ بھی احسان فراموش نہ کریگا۔ یہ بھی آپ کا
سچا سیوک بن کر آپ کے زندہ رکھنے میں اپنے آپ کو نچھاور کر دیگا۔ باہمی محبت اور پریم
ہی اصلی سرشٹی داتا گنیش ہے۔ باہمی محبت اور پریم سے سب کام نکلتے ہیں۔ یہی
اصلی سرشٹی برہم ودیا ہے۔ مارتنڈ آپکا محتاج ہے۔ اور آپ مارتنڈ کے محتاج ہیں
ایک دوسرے کو ایک دوسرے سے طمع اور ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔ یہ
طمع اور ضرورت صرف باہمی محبت اور پریم سے ہی دور ہو وینگے۔ اگر آپ کو مارتنڈ
سے سچا پریم ہے۔ تو آپ اس کو بغور پڑھیں۔ اور ساتھ ہی دوسروں کو اس کا خریدار
بنائیں۔ دوسروں کو نیک رستہ پر لانے کا ثمرہ نیک اٹھاویں۔ نیز صرف ایس کی

ہو جاتا ہے۔ ستیہ اور اہنسا کی تیز آ جاتی ہے۔ سارا جہان اپنا ہی اپنا دکھائی دیتا ہے۔ بیگانگی کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ سب کوئی ایک دوسرے کو اپنا سمجھ کر لوبھ لالچ نہیں کرتا۔ کسی کا دھن نہیں چراتا۔ کسی کی استری پر بری نگاہ نہیں کرتا۔ سب سے پریم پوربک ووہار کرتا ہے۔ اور ایک دوسرے کی دکھ سکھ میں مدد کرتا ہے۔ بجائے اندھیرے یا نرک کے روشنی اور سورگ کا راج ہو جاتا ہے ۔

اے وچارشیل بھائیو! ذرا وچارو تو سہی۔ کہ کیا ہم آپ کو سچ کہتے ہیں یا جھوٹ۔ کیا ہم آپ کو راہِ راست پر لگاتے ہیں یا گمراہ کرتے ہیں۔ اگر پیارا آنکھوں کا تارا مارتنڈ بجائے روشنی دینے کے اندھیر مچا وے۔ آپ کو گمراہ کر دے۔ آپ کو اندھ وشواس کے اندھے کنوئیں میں ڈال کر آپ کو دکھ پہنچا وے۔ آپ کے دکھ سکھ کو نہ سوچے۔ آپ کے دکھ کو مٹانے کی تجاویز آپ کو نہ بتاوے۔ خود غرض بن کر آپ سے ٹکے بٹورنے اور اپنا الو سیدھا کرنے میں ہی اصلی خوشی سمجھے۔ تو آپ اس کو آگ میں پھونک دیں۔ اس کو پیشاب وغیرہ کی گندی موریوں میں پھینک دیں۔ اپنی معزز گورنمنٹ سے التجا کریں۔ کہ وہ فوراً اس کو بند کر دے۔ تاکہ دنیا میں زیادہ گندگی نہ پھیلنے پاوے۔ سودھرماتماؤں کو دکھ نہ ملے۔ قدرت ماتا کا بھی یہی منشا ہے۔ کہ فارن میٹر یا گندگی اس دنیا میں نہ رہنے پاوے۔ اس فارن میٹر یا گندگی کو خارج کرنے کے لئے قدرت ماتا ہیضہ طاعون وغیرہ بیماریاں پھیلاتی۔ قحط اور بھونچال لاتی ہے۔ جنگ و جدل کا بازار گرم کرتی ہے۔ آپ لوگوں کا بھی فرض ہے کہ آپ بھی قدرت ماتا کی طرح گندگی کو دور کرنے اور علم کی خوشبو سے دیوتاؤں کو سکھ پہنچاویں۔ جو لوگ جو سوسائٹیاں جو مذہب جو گورو یا جو اخبار یا رسالے قدرت ماتا کی منشا کو نہیں

منش بنانیکا مکمل قانون نمبر ۱۴

من کا جھنڈا (۱۴)

(گزشتہ سے پیوستہ)

زندگی کا قائم مقام من - اس سنسار میں ہر دمی روح کی قدرتی خواہش زندگی سے پیار ہے - ہر ایک شخص زندگی چاہتا اور موت کے نام سے گھبراتا ہے - زندگی کی خواہش سے ہی یہ سارا جہان قائم ہے - زندگی کی خواہش سے ہم ہر ایک کام کرتے ہیں - اگر ہمارے دل سے زندگی کی خواہش نکل جاوے - تو پھر ہم کوئی کام نہ کریں گے سست الوجود ہو کر چند دنوں میں مر جاوینگے - زندگی کی خواہش سے ہم اپنے جسم کی پرورش کرتے ہیں - کھانا پینا - سونا جاگنا - سیر کرنا - محنت و مشقت کرنا نہانا دھونا - پہننا - علم پڑھنا و پڑھانا - دان لینا و دینا - غرضیکہ خود غرضی و پر اپکار کے سب کام ہم صرف زندگی کی خواہش کے پورا کرنے کے واسطے کرتے ہیں زندگی کی خواہش کے سبب سے یہ جہان زندہ ہے - اور زندگی کی خواہش کے بغیر یہ جہان مُردہ ہے - اس جہان کو زندہ و مُردہ کرنے والی زندگی کی خواہش ہی ہے - زندگی کی خواہش ہی برہما وشنو اور مہیش ہے - زندگی کی خواہش سے اس جہان کی اُتپتی ستھتی اور پرلے ہوتی ہے - اگر زندگی کی خواہش موجود ہے تو ہم ہر ایک چیز کو پیدا کرتے اور اس کی پرورش بھی کرتے ہیں - اگر زندگی کی خواہش نہیں ہے - تو پھر کیا اُتپتی اور کیا ستھتی ؟ خود بخود پرلے ہو جاتی ہے انسان اور حیوان دونوں میں یہ قدرتی خواہش قدرتاً موجود ہے - یہ دونوں

توپھر ریل کے مسافروں کو کیا فکر؟ برخلاف اس کے اگر ریل گاڑی کسی طرح سے بگڑ جاوے۔ اپنا کام ٹھیک نہ کرے۔ توپھر مسافروں کو منزل مقصود پر پہنچنے کی فکر کرنی ضروری ہے۔ ہمارے دل یا من نے بھی ریل گاڑی کی طرح ہمارے آتما یا زندگی کو قائم کر رکھا ہے۔ جب ہمارا آتما اپنی اس ریل گاڑی دل کو صحیح و سالم رکھکر باقاعدہ چلاتا ہے۔ توپھر اس کو زندگی کی فکر کیا ہے جاہے۔ غرضیکہ زندگی کو قائم رکھنے کا یہی بڑا راز ہے۔ کہ دل کو قائم رکھو۔ حواس باختہ مت ہو۔ دل کو بے ایمان نہ ہونے دو۔ دل کی پوری پوری نگہبانی کرو۔ اس کو اپنی غرض سے اِدھر اُدھر اچھی یا بری جگہوں میں نہ بھٹکنے دو۔ بلکہ تم خود اپنی مرضی سے اس کو ستیہ مارگ پر چلاؤ۔ اور حسب خواہش سکھ پاؤ۔ کہ دل کے غلام ہوکر پاخانہ و پیشاب کی گندی موریوں کے کیڑے بن کر اپنے آپ کو تباہ کرو۔ ہماری اس بات کو بخوبی یاد رکھو۔ کہ جب تک دل قائم ہے زندگی ضرور قائم ہے جب دل نہیں رہیگا۔ توپھر زندگی بھی نہیں رہے گی۔ مُردہ بن جاؤ گے۔ اگر آپ اپنی زندگی چاہتے ہیں۔ اگر آپ سچے دھرماتما ہیں۔ اگر آپ اہنسا دھرم کے ماننے والے ہیں۔ اگر آپ دوسروں کی زندگی قائم رکھنے کے دعویدار ہیں۔ توپھر آپ اپنے دل اور دوسروں کے دل کو مت شکستہ بناؤ۔ ایسے اتم کاموں کو کرو جس سے تمہارا اپنا اور دوسروں کا دل بھی خوشی سے بھر کر جُڑ جاوے۔ چت کی برتیوں کو جوڑنا زندگی ہے اور چت کی برتیوں کو بکھیر دینا موت ہے۔ یہی اصلی یوگ ہے۔ حسب خواہش زندہ رہنے کا یہ راز ہے۔ کہ Heart fail

یعنی دل ہمت نہ ہارے۔ دل اپنے کام کو برابر کرتا رہے۔ دل مُردہ بن کر اپنے کام کو نہ چھوڑ بیٹھے۔ زندگی کا سارا انحصار دل کے باقاعدہ کام کرنے پر ہے۔ جب دل اپنا کام باقاعدگی سے نہیں کرتا۔ نا اُمید ہو جاتا ہے۔ تب سارے جسم کے اندر بدانتظامی

زندگی کے پاس رہنا اور موت سے بچا گیا چاہتے ہیں۔ لیکن انسان اور حیوان
میں فرق صرف یہ ہے۔ کہ انسان تو زندگی اور موت کو سمجھ کر اصلی زندگی کو
حاصل کرتے ہیں۔ لیکن حیوان زندگی اور موت کو نہ سمجھتے ہوئے دوست کے دشمن
اور دشمن کے دوست بن جاتے ہیں۔ جھوٹ سے پیار اور سچ سے نفرت کرتے
ہیں۔ اگر انسان انسان ہو کر زندگی اور موت۔ سکھ و دکھ۔ دوست و دشمن کو نہیں
پہچانتا۔ تو وہ انسان نہیں ہے۔ بلکہ وہ حیوان ہے۔ برخلاف اس کے اگر کوئی
ذی روح باوجودیکہ حیوان ہے لیکن اپنے اصلی مالک کو پہچانتا ہے۔ اپنے مالک کی
رکھشا کرنے اور اپنی جان تک قربان کرنے کو تیار ہے۔ تو پھر ہم اس کو حیوان نہ کہیں گے
انسان وحیوان اور مرد وعورت کی پہچان صرف شکل سے مت کرو۔ ورنہ غلطی کھاؤ
گے۔ بلکہ ان کے اندرونی گن کرم سوبھاؤ سے ان کی اہمیت کو سمجھو جس کے اندر
انسانیت کے اوصاف ہوں انہی کو ہی انسان سمجھو۔ جس کے اندر مردوں کے اوصاف
ہوں انہی کو مرد سمجھو۔ جو مرد ہو کر عورتوں کے اوصاف رکھتا ہے۔ ذرا ذرا سی بات
میں شک۔ شرم اور خوف کرتا ہے اس کو مرد مت سمجھو۔ اصلی مرد۔ اصلی انسان
وہی ہے جو زندگی کی خواہش کے ساتھ زندگی و موت کے قائم مقام من کو پہچانتا ہے؟
من یا دل ہی زندگی و موت کا قائم مقام ہے۔ اگر دل قائم ہے تو زندگی
بھی قائم ہے۔ اگر دل ٹوٹ گیا ہے۔ دل نے ہمت ہار دی ہے۔ دل مردہ ہو گیا
ہے۔ تو پھر زندگی کہاں۔ ؎

زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

زندگی کے رہنے کا اصلی مقام دل ہے۔ اگر دل قائم ہے تو پھر زندگی کی کیا
فکر ہے؟ زندگی خودبخود قائم رہے گی۔ اگر ریل گاڑی صحیح وسالم اپنا کام کر رہی ہے

مصنوعی جسم کو زندہ بنا دو۔ لیکن جو شخص صرف مادہ کا غلام ہے۔ آتما اور اُسکے قدرتی دل کی طاقت سے ناواقف ہے مصنوعی دل کے فیل ہونے پر اپنے قدرتی دل کو بھی فیل کر دیتا ہے۔ ہمت ہار دیتا ہے تو پھر اس کی زندگی مشکل ہے اصلی زندگی قدرتی دل میں رہتی ہے۔ نہ کہ مصنوعی دل میں۔ مصنوعی دل کی نسبت قدرتی دل کا سب سے زیادہ خیال رکھو۔ قدرتی دل وید سمرتی سداچار اور اپنے آتما کے سمان دوسروں کا آتما سمجھنے اور دل میں آتم وِچار، آتم وشواس ہونے سے مضبوط ہوتا ہے۔ مصنوعی دقدرتی دل کا باہمی ملاپ اس طرح سے ہے جس طرح کہ عورت و مرد کا۔ عورت مصنوعی دل ہے۔ اور مرد قدرتی دل ہے اگر عورت نے ہمت ہار دی ہے۔ تو مت فکر کرو۔ مرد بے دل بن کر ہمت نہ ہارے۔ جب مرد کا دل مضبوط ہے۔ تو پھر عورت کا دل خود بخود مضبوط ہو جاوے گا۔ اگر رام کا دل مضبوط ہے جنگل کی تکالیف سے نہیں ڈرتا پھر سیتا مائی کا دل کبھی بھی نہ گھبرائے گا۔ سیتا مائی رام بھگوان کی انوگامی ہے ہمارا مصنوعی جسمانی دل ہمارے قدرتی دل کا انوگامی ہے۔ جسمانی بل کی نسبت آتمک بل کی زیادہ ضرورت ہے۔ آتمک بل کے ہونے سے جسمانی بل خود بخود آجاوے گا۔ قدرتی دل مضبوط ہونے سے ہی آتمک بل حاصل ہوگا۔ اے میرے پیارے ہموطن بھائیو! اگر آپ صحیح منش بننا چاہتے ہیں۔ تو ضرور ہی من کی عظمت کو سمجھو۔ من کو قابو کرو۔ مصنوعی من کو بس کر کے جسمانی تندرستی حاصل کرو۔ قدرتی من کو حاصل کر کے شریرک۔ آتمک اور سماجک بل کے آنند کو پا کر اپنے جیون کو سپھل کرو۔ یہی دھرم جگیاسو کی بھگتی برار تھنا ہے۔ پرماتما کرے۔ کہ یہ سچی منو کامنا پوری ہو۔

(باقی آیندہ)

بھی باقی ہے۔ جابنایا کھیل تمام ہوجاتا ہے۔ تمام دہلی راج کو اپنے راج سے بھاگ پڑتا ہے۔ زندگی اور موت کی اصلی نشانی یہی ہے۔ کہ دل فعل نہ ہونے پاوے۔ کیا آپ نے کبھی نہیں دیکھا کہ بہت مہلک بیماریوں میں جب دل فیل ہو جاتا ہے تب ڈاکٹر لوگ جواب دیدیتے ہیں۔ کہ اب اس بیمار کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ مثلاً طاعون کی بیماری میں بہت جلدی دل فیل ہو جاتا ہے۔ اور مریض کے بچنے کی اُمید نہیں رہتی۔ قصہ مختصر جو شخص اپنے من یا دل کی عظمت کو سمجھتا ہے۔ اپنے من کو اپنے قابو میں رکھتا ہے۔ اُسے فیل نہیں ہونے دیتا۔ وہی ہر ایک کام میں کامیاب ہوتا ہے۔ وہی اِس سنسار میں بڑے بڑے کام کرکے بڑا آدمی بنتا ہے۔ اور وہی شری رامچندر جی مہاراج اور سوامی دیانند کی طرح تاابد زندہ رہتا ہے۔ اسے میرے پیارے بھائیو! پرماتما سے ہر روز یہی دل پرارتھنا کرو۔ کہ ہم لوگوں کو مہان پرشوں کا زندہ دل ملے۔ جس سے ہم اُن کی طرح تاابد زندہ رہیں۔ مُردوں میں ہمارا نام شمار نہ ہو۔ اور ہماری آریہ جاتی دن دوگنی اور رات چوگنی پھلے اور پھولے۔

مصنوعی اور قدرتی دل دو پرکار کا ہوتا ہے۔ مصنوعی دل مصنوعی جسم کے اندر رہتا ہے۔ اور قدرتی دل آتما کے ساتھ رہتا ہے۔ مصنوعی جسم اور مصنوعی دل کی زندگی اور موت کا انحصار قدرتی آتما اور قدرتی دل پر ہے۔ اگر قدرتی دل مضبوط ہے۔ اگر آتما کے اندر دوسروں کی بھلائی کے قدرتی خیالات موجود ہیں۔ اگر قدرتی دل قایم ہے۔ اگر قدرتی دل فیل نہیں ہوتا۔ تو پھر مصنوعی دل بھی فیل نہ ہوگا۔ بالفرض اگر مصنوعی دل کسی طرح سے فیل ہو جاوے۔ تو قدرتی دل جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کو مت فیل ہونے دو۔ قدرتی دل کی مدد سے مصنوعی دل کو زندہ کرکے مصنوعی جسم کے انتظام کو ٹھیک کرکے

دُکھ کو مٹانا جانتی ہے۔ وہی سچ مچ سچی دیوی ہے۔ ایسی ناری کی پوجا سے ہمارے گھروں میں دیوتا نواس کرتے ہیں۔ جہاں ایسی ناریوں کی پوجا نہیں ہوتی وہاں بھوتوں اور راکھشسوں کا ڈیرہ بن جاتا ہے۔ سارے میری پیاری بہنو! اگر آپ کو اپنی بزرگی درکار ہے۔ اگر آپ کے اندر جاتی سنمان ہے۔ اگر آپ پتی برتا کہلانا چاہتی ہیں۔ اگر آپ بے عزتی اور اپمان سے ڈرتی ہیں۔ اگر آپ سچے دیوی دیوتا پیدا کرنا اپنا فرض سمجھتی ہیں۔ تو پھر اپنی بزرگی کو بار بار سمجھو۔ سوچو اور پڑھو۔ اپنے گھر کے فرائض خوش اسلوبی سے بجا لاؤ۔ مغربی عورتوں کی طرح مردوں سے لڑکر مردوں کے حقوق مت طلب کرو۔ تم اپنا کام کرو۔ اور مردوں کو اپنا کام کرنے دو۔ ایک دوسرے کی نندیا کرکے ایک دوسرے کو برباد نہ کرو۔ پرماتما نے جس درجہ میں آپ کو پیدا کیا ہے۔ اُسی درجہ میں رہکر اُسی درجہ کے فرائض کو خوش اسلوبی سے بجا کر ہی اعلیٰ رُتبہ کو پاؤ گی۔ اسی سے آپ کی عزت۔ آبرو اور بزرگی قایم رہیگی۔ آیئے آپ کو ذرا نیک اور بد عورتوں کے اوصاف ایک دلچسپ قصّہ کے ذریعہ سے سمجھائیں ؛

عورت کی خوبصورتی اور بزرگی دوسروں کی بھلائی میں ہے۔

قِصّہ ہے۔ کہ ایک خوش نما خوبصورت جھیل کے کنارے تین خوبصورت عورتیں بیٹھی ہوئیں اپنے اپنے ہاتھوں کی خوبصورتی پر بحث کر رہی تھیں۔ ایک کے ہاتھ میں کنول کا پھول تھا۔ اور اُس میں سونے کے کنگن پڑے تھے۔ وہ کہتی تھی میرا ہاتھ تم دونوں سے خوبصورت ہے۔ دوسری کے ہاتھ میں گلاب کے پھولوں کا گلدستہ تھا۔ اور وہ رنگدار طلائی پہنچی پہنے ہوئے تھی۔ وہ کہہ رہی تھی۔ میرا ہاتھ اچھا ہے۔ تیسری عورت کے ہاتھوں میں نہ زیور تھے نہ پھول تھے۔ صرف کانچ کی چوڑیاں پڑی تھیں وہ کہتی تھی میرا ہاتھ اچھا ہے۔ اس میں سادگی کی خوبصورتی

عورت کی بزرگی

وِدّیا بھُوشن بھُوشن ہی دُوشن بھُوشن ہور
اسے بھُوشن نشچل رہے چھین نہ راجن چور

عورت ہو یا مرد سب کی بزرگی۔ سب کی خوبصورتی وِدّیا یا عقل سے ہے نہ کہ مصنوعی زیور سے۔ مصنوعی زیور یا دھن کو راجہ اور چور ہر ایک کھینچ سکتا ہے۔ لیکن جو عقل ہمارے اندر موجود ہے۔ اس کو کسی افلاطون کے سالے کو بھی طاقت نہیں ہے۔ کہ ہم سے چھین سکے۔ عقلمند وِدوان کی ہر ایک جگہ قدر ہوتی ہے۔ دولتمند سے عقلمند با اخلاق انسان سَو درجے بہتر ہے۔ اگر عورت اَن پڑھ بیوقوف ہے۔ سچ اور جھُوٹ کی تمیز نہیں رکھتی۔ اپنے فرائض کو نہیں وِچارتی۔ رات دن ہار سنگار میں لگی رہتی ہے۔ بازاری عورتوں کی طرح خوبصورت کپڑے پہن اچھے اچھے قیمتی زیوروں سے اپنے آپ کو لاد کر۔ مُنہ پر سفیدہ ملکے جسم پر عطر پھلیل لگا کر آنکھوں میں کاجل ڈالکر اپنی جھوٹی چمک دمک اور خوبصورتی سے دوسروں کو اندھا کر کے موہت کرنا ہی جانتی ہے۔ تو پھر وہ عورت عورت نہیں ہے بلکہ ڈاین ہے۔ ایسی ڈائنوں نے کئی گھر برباد کر دیئے اور برباد کر رہی ہیں۔ اس دنیا میں اور کوئی ڈاین نہیں ہے۔ اصلی ڈاین راون کی بہن رام کے دل (سیتا) کو ہرنے وچھلنے والی یہی ہے۔ اسلئے کام کرنے والی ان پڑھ عورت ہی ہے۔ اصلی آریہ سچی عورت وہی ہے۔ جو حسن صورت پر حسن سیرت کو ترجیح دیتی ہے۔ کوئل باوجود کالی ہے۔ لیکن اپنی پیاری پیاری میٹھی اور سریلی آواز کے سبب سے سب کو پیاری معلوم دیتی ہے۔ جو عورت اپنے سچّے اور پریم بھرے کرم سے دوسروں کے

کے آگے اندھیرا آجاتا ہے۔ کوئی چیز اصلی حالت میں نہیں دکھائی دیتی۔ سب
کچھ اُلٹا ہی اُلٹا نظر آتا ہے۔ جھوٹ سچ اور سچ جھوٹ۔ شدھ اشدھ اور اشدھ شدھ
آتما اناتما۔ اور اناتما آتما۔ جڑ چیتن اور چیتن جڑ۔ اپنے بیگانے اور بیگانے اپنے
دوست دشمن اور دشمن دوست۔ روشنی اندھیرا اور اندھیرا روشنی دکھائی دیتے
ہیں۔ جس طرح اُلّو کو ہمیشہ تاریکی پسند ہے۔ روشنی سے اس کو نفرت ہے۔ اسی
طرح سے اگیانی کم سمجھ وپریت بدھی والے انسان بھی روشنی سے گھبراتے ہیں
اندھیرے اور اگیان کو پسند کرتے ہیں۔ جس طرح شرابی کو ہمیشہ شراب پسند
آتا ہے۔ اسی طرح سے اگیانی کو اگیان اور گیانی کو گیان اچھا لگتا ہے۔ جس وقت
انسان بیمار اور کمزور ہو جاتا ہے۔ تب اس کی مت ماری جاتی ہے۔ اور اس کو
اپنے اور اپنے لوگوں کی باتیں بھی اچھی نہیں لگتیں۔ اپنے بیگانے نظر آتے
ہیں۔ بیمار اور کمزور ہونا ہی مہا پاپ ہے۔ برہمچریہ۔ برہم ودیا۔ اور برہم داتا
کے نہ ہونے سے ہم لوگ بیمار اور کمزور بن گئے ہیں۔ ہماری مت ماری گئی ہے
ہمارے اندر وپریت بدھی آگئی ہے۔ اچھے بُرے کی تمیز نہیں کرسکتے۔ اپنے
سچے ہتیشی کو نہیں پہچان سکتے۔ جو ہمارے جانی دشمن ہیں۔ اُن سے تو ہم محبت
کرتے ہیں۔ اور جو ہم کو راہ راست پر لگا کر امرت پلاتے ہیں۔ اُن سے نفرت
کرتے ہیں۔ اس پرکار کی وپریت بدھی سے ہر ایک چیز کا زوال ہوتا ہے۔ جس
انسان جس جاتی یا جس دیش کے لوگوں میں یہ وپریت بدھی اپنا پیر جما لیتی
ہے۔ اس کو دیمک کی طرح آہستہ آہستہ کھا کر اس کا نام و نشان صفحہ ہستی سے
مٹا دیتی ہے ؎

مانا کہ ہندو اور آریہ ایک ہیں۔ ایک سچے پرم پتا کے امرت پُتر ہیں۔
ایک سمان شریر، من اور آتما رکھتے ہیں۔ ایک سمان دکھ سکھ کو محسوس کرتے

ہے۔ کوئی کسی کی بات نہیں مانتا تھا۔ اتفاق سے وہاں کئی روز کی بھوکی عورت آ گئی۔ تینوں نے اُس سے کہا تو ہمارے ہاتھوں کو دیکھ کر بتا تو سہی کس کا ہاتھ خوبصورت ہے۔ عورت بولی۔ میں بھوک سے بدحواس ہوں۔ اُس نے کنگن والی سے روٹیاں مانگیں وہ تیوری چڑھا کر بولی۔ چل چل۔ میں اپنا ہاتھ نہ بگاڑوں گی پہنچی والی نے بھی ایسا ہی سلوک کیا۔ مگر جس کی کلائی میں کانچ کی چوڑیاں پڑی تھیں۔ اُس نے عورت کو ڈھارس دیکر کچھ کھانا کھلایا جھیل سے پانی پلایا۔ جب وہ کھا پی چکی۔ وہ کہنے لگی۔ بہنو! نہ وہ ہاتھ خوبصورت ہے۔ جس نے کنگن پہن رکھا ہے۔ نہ وہ خوبصورت ہے جس میں پہنچی پڑی ہے۔ سب سے زیادہ خوبصورت ہاتھ وہ ہے جس نے مجھ کو روٹی کھلائی ہے۔ اُس کی نیکنامی کی خوشبو سے دنیا کا دماغ معطر ہوگا۔ کنول اور گلاب کی بو اس کی گرد کو بھی نہ پہنچے گی +

دھرم چرچا

سوال۔ ازلالہ ایشور داس صاحب منیجر شرومنی پاٹھشالہ ہولٹ پالم پور۔ آریہ سماج کو ہندو کیوں بُرا کہتے ہیں؟ اُن کو بُرا نہیں کہنا چاہیئے۔ کیونکہ دونوں گئو رکھشک۔ دونوں وید کے پیرو۔ دونوں کا ایک دھرم۔ پھر کیوں نفاق کرتے ہیں؟

جواب۔ وناش کالے وپریت بدھی۔ یہ ایک قدرتی اصول ہے۔ کہ جس وقت وناش کا وقت آتا ہے۔ تب عقل ماری جاتی ہے انھوں

کو ویدامرت پلائیں گے۔ اُن کے دل کو شانتی ہوگی۔ تب وہ بھی اپنے گورو
کی قدر جانیں گے۔ جو دُکھی اور اشانت ہیں وہ کبھی بھی گورو کی قدر نہ کریں گے
پہلے اِن کے دِل کو شانت کرو۔ ان کی سختیوں سے مت گھبراؤ۔ پھر وہ خود بخود
بجائے آریہ سماج کو بُرا کہنے کے اچھا کہیں گے۔ تب نفاق کی جڑ کٹ جاویگی۔
اور شانتی کا راج ہوگا۔

دلچسپ مفید معلومات

۱۔ دہی کے ساتھ تیل کے مرکبات نہ کھایا کریں تاکہ زکام۔ بدہضمی۔
کوکر کھانسی اور دمہ نہ پیدا ہو۔

۲۔ تمباکو پینے یا سگرٹ پینے کے بعد جب تک نصف گھنٹہ نہ گذر جاوے
پانی نہ پیویں۔ کیونکہ اس سے دمہ۔ خراش سینہ۔ تشنج۔ چکا چوندی۔ اور ذات الجنب
ریحی۔ تشنج کا سخت خطرہ ہے۔

۳۔ دست آنے یا جلاب لینے کے بعد یا حیض جاری ہونے کے بعد
کبھی دودھ کے اندر پانی ملا کر یا کھانڈ کا شربت پانی ملا کر نہ پیو۔ کیونکہ اس سے
مرض جالندھر ہونے کا خطرہ ہے۔ اور ورم جگر۔ ورم امعاء اور ورم معدہ بھی
اکثر ہو جاتا ہے۔ یا دمہ اور کھانسی قائم ہو جاتی ہے۔

۴۔ سفر کے بعد یا دوڑ دھوپ کے بعد یا کوئی محنت کا کام کرنے کے بعد
جب تک بدن کی حرارت کم نہ ہو جائے۔ یا صحت کے موافق نہ ہو جاوے ہرگز پانی
یا شربت یا کچی لسی یا تیز چھاچھ نہ پیو۔ کیونکہ اس سے بہت سی بیماریاں خون کے جم

ہیں - ایک سمان ایک دوسرے کے محتاج ہیں - ایک سمان گئو رکھشا -
وید کے پیرو اور ایک سمان ایک ایشور کے اُپاسک ہیں - لیکن وپریت بُدھی کے
آجانے سے ایک فریق دوسرے کو بُرا کہہ رہا ہے - ایک بھائی دوسرے
بھائی کا اپمان کر رہا ہے - جو بھائی ذرا سمجھدار ہوتا ہے - وہ بڑا کہلاتا ہے -
جو کم سمجھ ہوتا ہے وہ چھوٹا بنتا ہے - آریہ سماج بطور بڑے بھائی کے ہے -
اور ہندو لوگ چھوٹے بھائی کے سمان ہیں - چھوٹوں کا کام ہمیشہ چھٹپن کی
بھولی بھالی باتیں کرنا ہے - اور بڑوں کا کام سہن شیلتا اور چھوٹوں کی
رکھشا - آریہ سماج کے آریہ پُرشوں کو سہن شیل بن کر ہندوؤں کی بدسلوکی
سے گھبرانا نہ چاہیئے - بلکہ ان کو چھوٹا بھائی سمجھ کر اُن پر سوامی دیانند کی طرح
دیا کرنی چاہیئے - تاکہ ان کی وپریت بُدھی دُور ہو - اور وہ آریہ سماج کو اپنا سچا
ہتیشی سمجھ کر آریہ سماج کے سچے سیوک بنیں - ایک وقت تھا کہ آپ اور ہم
بھی آریہ سماج کے سخت مخالف تھے - آریہ سماج اور سوامی دیانند کو گالیاں
نکالتے اور پتھر پھینکتے تھے - لیکن جب آریہ سماج رُوپی ماتا اور سوامی دیانند رُوپی
دھرم پِتا نے سچے ہتیشی ڈاکٹر کی طرح ہمارے دل کے [illegible] پھوڑے کو مہم
دان رُوپی نشتر سے پھوڑ کر اس کے اندر سے زہریلے جرمز کو نکال دیا - اور
ہمارے سنپات یا بیہوشی کو دُور کر کے ہم کو باہوش بنایا - تب ہم کو تمیز آئی
کہ آہا! ہم کس بھول میں تھے؟ کس طرح وپریت بُدھی نے ہماری عقل پر پتھر
ڈال دیئے تھے؟ کس طرح سے ہم دوست کو دشمن سمجھ کر دوست کی تباہی پر
اپنی ساری طاقت کو خرچ کر رہے تھے؟ اس شانت اوستھا پر پہنچ کر جس طرح
سے ہم نے آریہ سماج اور اس کے نیتا سوامی دیانند کی قدر جانی - اسی طرح سے
جب ہم آریہ سماج اور سوامی دیانند کے سچے دھرم پترتر سمجھ ہندو [illegible]

ہو جائیگا۔ اس میں ۳ ماشہ گم ترہی شامل کردو۔ اب یہ عمدہ منجن طیار ہوگا۔ ہر روز صبح کو ورا گر ممکن ہو سکے تو رات کو بھی سوتے وقت مل لیا کرو۔ اس سے دانتوں اور مسوڑوں کے امراض کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ نہایت عمدہ فینسی منجن ہوگا۔ اگر زیادہ خوشبودار کرنا ہو۔ تو چند قطرے عطر گلاب کے اور شامل کردو +

(۱۱)۔ مہاسے بھی دراصل بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ علاوہ اس کے کسی حد تک چہرہ کی خوبصورتی کو بھی کھو دیتے ہیں۔ اس کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں صندل سرخ۔ ناگر موتھا۔ مسور۔ جو۔ ہلدی۔ لسوڑا۔ زعفران۔ سرسوں سفید۔ لودھ زیرہ سفید۔ صابن۔ بادام۔ نشاستہ۔ سب برابر وزن لیکر اور باریک کرکے سب کو ملا کر ایک سفوف بنالیں۔ ہر روز صبح کو اس میں سے تھوڑا سا سفوف لیکر اور پانی ملا کر منہ پر ابٹن کریں۔ پرمیشور چاہے تو مہاسوں۔ جھائیوں۔ مہاسوں کی کیلوں۔ اور منہ پر کے دیگر داغ دھبوں وغیرہ سب کو دور کرے اور چہرہ صاف نکل آوے +

(ست اُپکاری بریلی)

سوالات عام

(۱۰)۔ مہاراجہ رامچندر جی کے کل سنسکار گربھ سے لیکر بیاہ تک ویدک ریتی سے ہوئے۔ اور اُنھوں نے ودیا بھی اچھی طرح سے حاصل کی اور ست سنگ بھی رشی منیوں کا رہا۔ لیکن کرشن مہاراج میں تو اس میں سے ایک بھی نہیں ہوا۔ پھر کرشن جی اس پدوی کو کیونکر پہنچے۔ (بابو مہابلی پرشاد سیتاپور) +

(۱۱)۔ شہر دہلی و آگرہ و کلکتہ سے کون مشہور اخبار نکلتا ہے۔ دہلی سے ہفتہ وار اردو کا کونسا اخبار نکلتا ہے + (مہاشے منی رام گپتا بنڈیاں کھیا) +

(۱۲) کرپا کرکے مندرجہ ذیل شکایتوں کو اپنے نفیس عام اخبار آنند میں جگہ دیجئے گا

بدلنے سے پیدا ہوتی ہیں مثلاً بخار - دق - سورداعضا - گنٹھیا وغیرہ ✤

۳ - موسم سرما میں کوئلے سلگا کر اور مکان کو بند کرکے ہرگز نہ سوؤ - کیونکہ کوئلوں کے زہر سے مکان کی فضا بھر جائیگی - اور وہ زہر سینے میں جاکر خون سے ملکر دماغ کو بے حس کر دیگا - اور دل یکایک ٹھہر کر انسان مر جاوے گا ✤

۴ - مرض پلیگ کے دنوں میں سارے آدمیوں کو گلاب کے پھول اور کالی زیری کا بھون - [illegible] اس میں جب گتا پانی ڈال کر عرق کشید کرا کر رکھ لینا چاہئے - ہر ایک تندرست کو ایک ایک تولہ ایک ایک گھنٹہ کے بعد یا تین تولہ دوائی ایک ہی دفعہ ہر روز پینی چاہیئے - بچے کو ۲ - ۳ ماشہ یا ایک تولہ ایک ہی دفعہ پلادیں - اس دوائی سے یقینی طور پر تجربہ ہوگیا ہے کہ نہ بخار ہوتا ہے - نہ پلیگ کی گلٹی نکلتی ہے - بلکہ نکلی ہوئی گلٹی تحلیل ہو جاتی ہے ✤

۵ - ہیضہ کے دنوں میں نوشادر - پیپرمنٹ - کافور - لونگ - جائفل - ست اجوائن بھون ڈالکر بطور دوائی کے بوتلوں میں رکھ لو - ہر ایک تندرست آدمی ایک رتی صبح ایک رتی شام کو سرد پانی سے یا کسی عرق سے کھا لیا کریں - اور بیمار کو دو رتی ایک گھنٹہ کے بعد عرق بادیان اور شربت سکنجبین سے دیں - آرام ہوگا ✤

۶ - جب انسان کو غش آجاوے یا دل گھٹنے لگے - فوراً زمین پر لیٹ جاوے - تو غشی اور دل گھٹنا رک جاوے گا ✤

۷ - جس کی آنکھوں میں ککرے ہوں - وہ دھوئیں سے اچار ترش سے تیل سے اور ترشی سے پرہیز کرے ورنہ بصورت دیگر کچھ دیر کے بعد اندھا ہو جاویگا یا آنکھوں میں بیحد کمزوری آجاوے گی ✤ (سورج پرکاش امرتسر)

۱۰ - عجیب منجن - ایک تولہ پھٹکری کو بھونکر خوب باریک سفوف کرو - اب اس میں ۴ ماشہ پھول گلاب کی پنکھڑیاں سفوف کرکے ملا دو - یہ ایک زرد رنگ کا سفوف

کشتہ فولاد ۶ ماشہ - روغن بادام اصلی ۱ تولہ - اول سب اشیا کو علاوہ کشتہ فولاد کے روغن میں ملا لیویں - پھر ایک سیر شہد کی چاشنی کرکے معجون بنا لیں بقدر ۱ تولہ صبح اور ۱ تولہ شام ہمراہ شیر گاؤ کھلاویں - سر درد وغیرہ کافور ہوگا +

(۷) اعلیٰ درجہ کا سیپ جس سے موتی نکلتا ہے - ہمارے یہاں سے درجہ اول دس روپیہ سیر درجہ دوئم آٹھ روپیہ سیر ملسکتا ہے - جس کو ہم خود کشتہ کے کام لاتے ہیں (مشتہر پنڈت کلیانت وید منیجر گوپال آیورویداوشدھالہ دھام پور ضلع بجنور) +

(۸) کتاب خیر الادویہ یا مخزن مفردات اسی قسم کی کتاب ہے - نراین داس جنگلی مل تاجران کتب دہلی یا دوسرے مشہور تاجران کتب سے ملسکتی ہے بقیمت عہ میں بھی بھیج سکتا ہوں - دوسری جگہ ہر جنس میں ہر ایک مرض کی مختصر کیفیت اور آسان ادویات درج ہیں ۱۲ آنہ میں بھیجی جاسکتی ہے اور افسوس ہے کہ آپ ۱۴ سال میں جریان کا علاج کراسکے ورنہ محض ل کو روکنے اور بدعہدیوں سے بچنے سے یہ مرض دور ہوسکتا تھا خیر اب آپ دھات کا استعمال فرماویں مگر دوران استعمال میں جماع اور کھٹائی مٹھائی وغیرہ ضروری پرہیز لازمی ہے اور خیالات کی پاکیزگی بھی ضروری ہے نسخہ درج ذیل ہے بنا کر فائدہ اٹھاویں +

جست ۱ تولہ اور قلعی ہموزن لیکر ایک کٹھالی میں پگھلا دیں اور سورہ یا پوست کو باریک پیسکر تھوڑے تھوڑے اسمیں چٹکی دیتے رہیں حتی کہ ہر دو دھات خاک ہو جاویں پھر اس راکھ کو کنوار گندل کے پانی میں کھرل کرکے کسی مٹی کی کٹوری میں بند کریں اور کپڑ مٹی کرکے کسی ہوا سے محفوظ جگہ میں اوپلوں کے درمیان رکھکر آگ لگاویں سرد ہونے پر نکالیں اور پھر ہر دو دھات کو پیسکر اسی طرح آنچ دیں غرضیکہ جس قدر زیادہ آنچ دینگے اسی قدر زیادہ مفید ہوگا اور زردی مائل رنگ ہوتا جاویگا خوراک نصف رتی ملائی میں رکھکر کھانا چاہئے کم از کم اکیس روز ضرور استعمال کریں کیونکہ مرض بہت دیرینہ ہے اور شاید اس سے بھی زیادہ عرصہ تک استعمال کرنا پڑے جب جریان جاتا رہیگا تو پھر مقوی دوا بتائی جائیگی جس سے شکر طاقت پیدا ہو مگر پرہیز نہایت ضروری ہے یہی دوا ہمارے یہاں طیار ۲ روپیہ تولہ کے حساب سے ملتی ہے لیکن بعض دھوکہ باز اسی کو کشتہ سونا کرکے بیچتے ہیں یہ کئی ترکیب سے طیار ہوسکتا ہے مگر یہاں آسان ترکیب لکھی گئی - امید فائدہ اٹھاوگے + ضروری نوٹ - کشتہ کرنے سے

پہلے ہر ایک دھات کو پہلے صاف کر لینا ضروری ہے - ترکیب [illegible] میں موجود ہیں +
[illegible]

(ل) میری بینائی اس قدر کمزور ہوگئی ہے کہ مجھے سکول میں بلیک بورڈ پر کچھ نہیں دکھتا اور آنکھوں کے سامنے تلملے آجاتے ہیں۔ البتہ عینک سے صاف دیکھ سکتا ہے مگر میں اس قابل نہیں کہ عینک خرید سکوں امید ہے کہ فیض رسان اشخاص کوئی سستا نسخہ تجویز کرینگے۔

(ب) جب میں پانچ سات برس کا تھا تو میرے سر میں چوٹ لگ گئی تھی۔ اس وقت میری عمر ۱۹ برس کی ہے مگر ابھی تک اس جگہ بال نہیں اُگے اور سر بہت بُرا معلوم ہوتا ہے۔ میں نے اخبار سنیاسی میں پڑھا تھا کہ گرگٹ کو جلا کر سرسوں کے تیل میں ملانے سے اس کو لگانے سے بال جم آتے ہیں یہاں تک کہ ہتھیلی کی سیدھی طرف بھی بال جم آتے ہیں۔ اب میں نہایت مودبانہ عرض ان اصحاب سے جنہوں نے مارتنڈ میں بھی یہ نسخہ لکھا ہے۔ کرتا ہوں کہ پہلے اسکی قیمت لکھیں شاید میں خرید سکوں۔ مگر جو اشخاص مفت میں ارسال کر سکیں وہ میرے اوپر بہت مہربانی کرینگے۔ کیونکہ میں نہایت ہی غریب ہوں ÷

(ج) میرے سر کے دائیں طرف ہر وقت سوتے جاگتے سن سن ہوتی رہتی ہے کوئی صاحب علاج بتلادیں ÷

(د) میرے سر کے آدھے سے زیادہ بال سفید ہوگئے ہیں۔ حالانکہ عمر صرف ۱۹ سال کی ہے۔ کوئی صاحب ترکیب بتانے کی تکلیف گوارا کریں ÷ (ایک طالب علم)

جوابات عام

(۶) آپ اپنے دوست مریضہ کو یہ گولیاں بنادیں۔ عصارہ ریونڈ ا تولہ۔ ایلوا ا تولہ رومی مصطگی ۶ ماشہ پانی کے ساتھ گولیاں نخود برابر بنالیں رات کو سوتے وقت ۲ گولی ہمراہ نیم گرم پانی نگل جائے۔ اور یہ معجون تیار کرلیں۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ ہر ایک ۴ تولہ گشنیز خشک آملہ سار شدہ ا تولہ پیپل ا تولہ فلفل سیاہ ا تولہ۔ پوست خشخاش ۴ ماشہ۔ زعفران اصلی ۳ ماشہ۔ دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ۔ گل گاؤزبان ا تولہ۔ چاول دھنیا ۱۲ تولہ

خریداران مارتنڈ ضرور دھیان دیں

جن اصحاب کا چندہ اپریل میں ختم ہوتا ہے ان کے نام مئی کا پرچہ معہ آنند جیون اوقات تیو سنکلپ من
موپنشد عہ کا وی پی کر کے بھیجا جاویگا۔ جن اصحاب کو کسی سبب سے خریداری سے انکار ہو وہ جب نمبر ۵
حوالہ دیکر مطلع کریں تا کہ انکے نام وی پی نہ بھیجا جاوے +

نئے خریداروں کیواسطے خاص رعایت اور حل طلب معمہ

جو اصحاب مارتنڈ کی خریداری منظور فرما دینگے ان کو ۲۱۲ صفحہ کی ایک نہایت ہی مفید خلائق اور دلچسپ کتاب
امرت جیون مفت دیجاویگی اور جو صاحب خریداری منظور کرینگے ساتھ ہی معمہ بھی حل کرینگے ان کو علاوہ
امرت جیون کے ایک مفید کتاب ہمیشہ کا نفع انعام دی جاویگی۔ نئے خریداران کے نام عہ کا اور معمہ
حل کرنیوالے خریداروں کے نام عہ کا وی پی ہوگا۔ مگر یاد رہے کہ وی پی وصول کرنیکے بعد حل کرنیوالوں
کو انعام نہیں دیا جاویگا۔ صرف نئے خریدار کوشش کریں +

حل طلب معمہ

ہیں تمام سکھوں کی کان + کرتی سب کا ہوں کلیان + جو کوئی میرا دودھ ہی کھاوے + اس کو روگ کوئی نہ ستاوے
ہندوؤں کی ہیں بہت پیاری + دکھ درد مٹاون ہاری + جو کوئی میرا نام بتاوے + اسی مہینے انعام پاوے

مارچ کے معمہ کا حل ریل گاڑی ہے :-

مفصلہ ذیل اصحاب نے معمہ حل کیا۔ (۱) لالہ عطر چند صاحب ریڈر عدالت خفیفہ لاہور
صاحب نقشہ نویس فاضلکا ضلع فیروزپور (۲) بابو
آر ایل کا رسٹوڈنٹ حال رخصتی بھٹنڈہ (۳) منشی دینا ناتھ صاحب سگنیلر چھانگا مانگا (۶) لالہ لکھپت رائے
دیویداس صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر چھانگا مانگا (۵) بابو ست رام صاحب
بابو لیلا رام اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر خانپور (۸) ملک گوبند رام گرداور قانونگو
متعلم سوم ... گکھوڑی ضلع گجرات (۷)
پنڈت لکشمن دیو شرما ریاست جیند (۱۰) ... جموں
بیبو قندرانی والہ (۹) سردار گیان سنگھ ... (۱۲) بابو بنارسی داس اگروال سب اوورسیئر در سانجھہ کلاں
(۱۱) لالہ ٹھاکر رام محرر ... آباد کوٹ مٹھن
(۱۳) دیوان گلاب رائے عرائض نویس پنڈی گھیپ (۱۴) سردار اندر سنگھ صاحب چبال ... وغیرہ وغیرہ

شکریہ

ہم مفصلہ ذیل اصحاب کے جو خریداری مارتنڈ کے بڑھانے میں دل و جان سے کوشش فرما رہے ہیں۔ تہ دل سے ممنون و مشکور ہیں:-

(۱) لالہ بسنت لال صاحب بک سیلر ۲ خریدار (۲)۔ اکونٹنٹ صاحب پنجاب نیشنل بنک لاہور ۱ خریدار (۳)۔ لالہ ماتا پرشاد صاحب کیتھلیا رحیم آباد ۱ خریدار (۴)۔ لالہ بنٹو رام اپرمیٹر گورنمنٹ مالوٹائپ پریس شملہ ۱۔ خریدار (۵)۔ لالہ ایشور داس سینیئر شرومنی پاٹھشالہ ہولٹہ پالم پور ۱ خریدار (۶) بابو بریج بھوپال ریٹائرڈ اسسٹنٹ ایسٹیبلشمنٹ کلرک او آر آر لکھنؤ ۱ خریدار ✦

اشتہار دینے والوں کیواسطے نادر موقعہ

میعاد	پورا صفحہ	نصف صفحہ
ایک سال	لعہ ۲۱	عہ ۱۲
ششماہی	عہ ۱۲	مگہ
سہ ماہی	مگہ	للعہ
ایک دفعہ	ھگر	عہر

ضروری اطلاع۔ شاہی لکٹ نارا دوبارہ چھپ گیا ہے جن اصحاب کو درکار ہے جلدی مطلع کریں۔ ورنہ فروخت ہوجانے پر پھر بفائدہ انتظار کرنی پڑے گی ✦

منیجر مارتنڈ لاہور

رسید و ریویو

(۱) رسالہ فریاد میرٹھ - اس رسالہ کے آنریری کھیا دھشٹاتا بابو مکند مراری لال صاحب مختار کمشنری اور ایڈیٹر مہاشے چھدامی لال جی قمر (عطا پوری) ہیں - اسکے دو نمبر ہمارے پاس پہنچے ہیں - ایک سے ایک بڑھکر ہے - یہ رسالہ بیوگان کی درد بھری فریاد کو ہمدرد پبلک کو سنانے - استری جاتی کے سدھارنے اور بے زبان پشو رکھشا کے پرچار کی غرض سے نکالا گیا ہے مضامین دلچسپ نصیحت آمیز اور ہمدردی کی سپرٹ پھونکنے والے ہیں لکھائی چھپائی کاغذ بھی عمدہ ہے - قیمت سالانہ خاص طور سے کچھ نہیں ہے سالانہ امداد کم از کم عہ معاونین سے پانچ روپیہ ہے ایسے مفید عام پراپکاری رسالہ کی فریاد سنکر ضرور اس یگیہ میں حصہ لینا چاہئے +

(۲) - گائے کی فریاد - مصنفہ بابو بانکے لال جی اختر ایڈیٹر رسالہ تجارت شاہجہانپور اس ٹریکٹ میں ایک مسدس کے ذریعہ گئو ماتا کی درد بھری کہانی لکھی گئی ہے مہیر مسلمانوں کی چند مشہور کتابوں کے حوالہ جات سے گائے کی عظمت دکھلائی گئی ہے خاصکر گوشت خور ضرور اس کو پڑھیں صرف گوشت کھانا ہی اس ٹریکٹ کی قیمت ہے بابو پاچند جین بی اے بیرنی خندق لکھنؤ

(۳) استری شکشا مصنفہ بابو دیا چند جین بی اے بیرنی خندق لکھنؤ اس ٹریکٹ میں اس دنیا روپی گاڑی کے دو پہیوں سے عورت مرد کو تشبیہہ دیگئی ہے اور بتلایا گیا ہے کہ دونوں پہیوں یا جسم کے دونوں انگوں کے ٹھیک رہنے سے ہم منزل مقصود پر پہنچ سکتے ہیں جو دونوں کے ودوان بنانے سے ہم دم سنتان پیدا ہو سکتی ہیں - قابل دید ٹریکٹ ہے قیمت صرف ۲ ہے مصنف سے ملتا ہے

اپریل

امرت جیون پستکالیہ لاہور کی اعلیٰ درجہ کی اخلاقی و مفید عام کُتب

یہ کتابیں کیا ہیں انمول رتن ہیں۔ ایک دفعہ جو انکو پڑھ لیوے کیا مجال کہ مُردہ جسم میں جان نہ پڑ جاوے۔ اگر آپ نے کچھ زندگی کا مزہ اُٹھانا ہے تو ان کتب کو ضرور منگا کر مطالعہ کیجئے ☜

نام کتاب	قیمت
کتب مصنفہ ڈاکٹر گنگا رام صاحب سند یافتہ میڈیکل پریکٹیشنر لاہور	
روحانی دولت	۱۲ر
خوشخبری	۳ر
لکچر صحت جسمانی و روحانی	۰۲ر
ہمیشہ کا نفع	۳ر
کانشنس	۲ر
بانجھ پن کے اسباب و تدابیر فیصلہ اور لاولدوں کو قیمتی ہدایات	۲ر
رسالہ بواسیر	۲ر
زچے بچے دوی	۲ر
امید کی بجلی	۱ر
تندرست و دانا اولاد پیدا کرنیکا طریقہ۔	۲ر

نام کتاب	قیمت
بچوں کے والدین کو قیمتی ہدایات۔	۲ر
برہمچاری رہنے کی قیمتی ہدایات۔	۲ر
امراض آتشک اور اُسکے خطرناک نتائج۔	۲ر
آلات تناسل کی بیماریاں	۱ر
ہیرپھیری۔	۱ر
خدا کی ہستی کا ثبوت۔	۱ر
شادی کرنیوالے نوجوانوں کو قیمتی اور مفید ہدایات۔	۱ر
دھات کی کمزوری کی وجوہات اور اُسکے نقصانات۔	۲ر
اپنا وطن آسمان پر جمع کرو	۶ر

نام کتاب	قیمت
کتب مصنفہ لالہ گنیشداس جی میونسپل کمشنر ترن تارن	
مجموعہ دانش	۲ر
رتن مالا	۰ر
چاند سورج گرہن	۰ر
تقدیر توکل	۰۲ر
انسانی زندگی کا پہلا نظارہ، پیدائش آدم عالم کی کہانی	۱ر
موت کا ڈراوا	۴ر
پنچ تنتر حصہ اول و سوم حفظ صحت	۳ر
〃 حصہ دوم تعلیم و تربیت و پرورش اطفال۔	۴ر
پنچ پرکاش کا تیسرا اجلاس تہذیب اخلاق۔	۴ر

ملنے کا پتہ ☜ امرت جیون پستکالیہ لاہور

نوٹ مندرجہ ذیل میں سے جو مناسب سمجھیں صرف ایک کارڈ لکھ کر

مفت

منگوا کر واقفیت حاصل کریں - آپ ان کو دیکھ کر خوش ہونگے

رسالہ امرت جسکے اندر دنیا میں نئی ایجاد تقریباً کل امراض کا ایک ہی علاج مشہور و معروف و عجیب دوائی

"امرت دھارا" (رجسٹرڈ)

کا جو مرکاری رجسٹری شدہ ہے مفصل بیان ہے آپ کے دیکھنے کے قابل ہے کس طرح ایک ہی دوائی اتنے فائدے کر سکتی ہے شوق سے بچہ بچہ "امرت دھارا" کا نسخہ دنیا میں سوائے پنڈت جی کے کوئی نہیں جانتا ہے +

رسالہ امراض مخصوصہ مردان

مردوں کی خفیہ امراض کے اسباب علامات اور علاج - آج کل کی حالت کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے گم شدہ طاقت کے مایوس مریض اس کو پڑھکر کہا کرتے ہیں کاش کہ ہم اس کو اوّل ہی دیکھتے - چالیس صفحے کا رسالہ بھی مفت ہے +

فہرست ادویات دیش اُپکارک امرت دھارا اوشدھالیہ

یہ فہرست ادویات کے نام اور انکے ضروری مختصراً اوصاف بتلاتی ہے اسکے اندر طبی کتب مصنفہ شریمان کوی و نود پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد "امرت دھارا" و ایڈیٹر اردو ہندی دیش اُپکارک کی فہرست بھی موجود ہے

طبی اخبار دیش اُپکارک

اُردو میں ہفتہ وار ہندی میں ۱۵ روزہ ہے ہندوستان بھر میں کوئی طبی اخبار سوائے اسکے نہیں ہے جن کو ذرا بھی حکمت کا خیال ہے یا حکمت کے ضروری اصول جاننے کی خواہش ہے وہ دیکھتے ہی اسکے خریدار بنجاتے ہیں نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ للعہ ششماہی عہ سہ ماہی ۱۲ار ہندی کی سالانہ قیمت (عہ) +

نوٹ - ایجنٹ بننے میں بڑا فائدہ ہے - ہمارے لائق ایجنٹ بہت کماتے ہیں - قواعد آسان ہیں +

خط و کتابت و تار کا پتہ اتنا کافی ہے :- امرت دھارا" برانچ ۴۰" لاہور

ناظرین مارتنڈ سے اپیل

ناظرین آجتک سینکڑوں ہزاروں اخبارات آپکی نظر سے گذر چکے ہیں اور ہر ایک اخبار اخبار کی دنیا میں نمودار ہو کر فخر کرتا ہے کہ میں فلاں قوم کا آرگن ہوں۔ غرضیکہ تمام اخبارات جس قوم سے تعلق رکھتے ہیں وہ وہی راگ گاتے ہیں کہ محض میں ہی قومی اخبار ہوں مگر افسوس ہے آج تک قوم کا کوئی اخبار جو گئو ماتا کی حمایت میں اپنا کچھ وقت صرف کرے نہ نکلا۔ حالانکہ آج ہندو قوم اطراف عالم میں اس بیکس مظلوم کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنیکو تیار ہے مگر اسکی حمایت میں عملی جامہ نہ پہنا سکی پس آج ہم آپکی توجہ اس اخبار کی طرف جو گئو ماتا کی حمایت میں آب و تاب کے ساتھ شائع ہونیوالا ہے پھیرتے ہیں۔ اسلئے اگر آپکی رگ حمیت میں جوش ہے اور آپ اس نیک ارادہ کے ساتھ ہیں تو ہم پرزور اپیل کرتے ہیں کہ فوراً اخبار گئو ماتا کی خریداری کی درخواستیں ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔ گئو ماتا اخبار کی قیمت بھی محض برائے نام ہو گی یعنی صرف عہ سالانہ ناظرین کو منیجر سوراجیہ ٹریڈنگ ایجنسی کا مشکور ہونا چاہیئے جنہوں نے عظیم پیمانہ پر گئو ماتا اخبار نکالنے کی تیاریاں کر لی ہیں اور جس میں قوم کے بڑے بڑے مہارتھیوں کا ہاتھ کام کریگا۔ پس ناظرین مارتنڈ سے ضروری نویدن ہے کہ وہ فوراً خریداری کی درخواستیں بھیجیں اور اپنے دوست احباب کو بھی خریداری پر مائل کریں۔ کیونکہ یہ رعایتی قیمت صرف ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۱۵ء تک درخواستیں بھیجنے والوں سے ہے۔ بعد ازاں عگہ سالانہ قیمت ہو جاویگی۔ لہذا قوم کا فرض ہے کہ اس رعایتی موقعہ کو اپنے ہاتھ سے نہ دیں۔ اور حتی الوسع آج ہی خریداری کی درخواستیں بھیجکر اس نیک کام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار ہو جاویں۔ جو مارتنڈ کے ذریعہ اس کے خریدار ہونگے۔ ان کے نام مارتنڈ میں بھی مشتہر کئے جاوینگے۔ تاکہ ہندو قوم کو یہ بھی معلوم ہو جاوے۔ کہ اصل میں اس بیکس مظلوم جانور کا سچا حمایتی کون ہے۔ تمام درخواستیں اس پتہ پر فوراً ارسال کریں۔

منیجر سوراجیہ ٹریڈنگ ایجنسی لودھیانہ

خالص شُدھ سلاجیت آفتابی

ہمالیہ پربت کی نہایت خالص اور لطیف اور حقیقی سلاجیت جو کہ صرف سورج کی گرمی سے شُدھ کر کے تیار کی گئی ہے جسکے ویدک حکمت کی کتابوں میں بے شمار فائدے درج ہیں اور جو کہ سالہا سال کے تجربے سے ٹھیک ثابت ہوئے ہیں کمر درد چوٹ خواہ نئی ہو خواہ پرانی ہو اسکے استعمال سے فوراً دور ہو جاتی ہے خون تازہ اور صالح پیدا کرتی ہے پرانے سوزاک اور جریان اور پرمیہ کے دور کرنیمیں نہایت اعلےٰ درجہ کی دوائی ہے کمر درد کو دور کرتی ہے کمزور بدن کو طاقتور بناتی ہے خون صاف کرتی ہے آنکھوں میں روشنی لاتی ہے قوت باہ کے پیدا کرنیمیں اکسیر اعظم ہے امساک طبعی کو بڑھاتی ہے احتلام سرعت جریان کو روکتی ہے منی (ویرج) کو بڑھاتی ہے پتھری اور ریگ مثانہ کو جڑ سے اکھاڑتی ہے پھیپھڑوں کی امراض از قسم کھانسی۔ دمہ۔ سل۔ دق اور سینہ کی دیگر پرانی بیماریوں کو دور کرتی ہے دل اور دماغ کو فرحت دیتی ہے عورتوں کی کمزوری اور سفید پانی کو دفع کرتی ہے حیض باقاعدہ لاتی ہے کمزور بچوں کو فربہ کرتی ہے گرچہ کی حالت میں اس کا استعمال نہایت ہی مفید ہے بچہ باقاعدہ پیدا ہوگا کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی اسکے استعمال سے قدرتی طور پر خون اور ویرج رمی بڑھتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں موسم سرما میں اس کا استعمال نہایت ہی مفید ہے قیمت فی ڈبیہ جو کہ سال بھر کیلئے کافی ہے صرف ۴؎ ہے

کلکتہ کے اعلےٰ پولیس افسر کی تازہ شہادت

عالیجناب رائے صاحب ایم مکرجی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس محکمہ سی آئی ڈی کلکتہ تحریر فرماتے ہیں گذارش یہ ہے کہ ہم آپکے یہاں کی سلاجیت ڈبہ دافع امراض سینہ دمہ و پرانی کھانسی کے ہم نے منگایا تھا اور اسکے کھانے سے ہم کو بہت فائدہ ہوا ہے براہ مہربانی چھ شیشی اور روانہ فرمادیں۔ بہت جلد ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء

اگر آپ کو یا آپکے کسی دوست کو بھی شدھ سلاجیت کے منگانیکی ضرورت ہو تو ذیل کے پتہ سے منگا لیا کریں +

حکیم فتح چند سند یافتہ حکیم حاذق عمدۃ الحکما مالک سورج پرکاش میڈیکل ہال امرتسر

چھپا

طامسن کالج رڑکی

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱	اپر-انجنیر اور فورمین گریڈ ایکاؤنٹس تینوں امتحانوں کے گذشتہ آٹھ سال کے پرچے۔ قیمت	۱۲/عہ
۲	اوورسیر اور مکینیکل دونوں کلاسوں کے گذشتہ پانچ سال کے پرچے قیمت	/۶
۳	کی ٹو پیرپواِنٹس مینسوریشن حصہ اول۔ قیمت	عہ
۴	″ ″ ″ ″ دوم وسوم قیمت	۴/عہ
۵	″ ″ کرک مین اینڈ فیلڈس ارتھمیٹک۔ قیمت	/۱۲
۶	″ ″ یوکلڈ	/۱۴
۷	″ ″ کینس ہسٹری آف انڈیا	/۸
۸	چارٹ آف انڈین ہسٹری از بجرنگ بہادر	/۵
۹	″ ″ انگلینڈ	/۱۰
۱۰	″ ″ جیاگرفی	/۸
۱۱	فری ہینڈ ڈرائنگ بک از ماسٹر سیتارام	/۴
۱۲	نیچرل ڈرائنگ	/۱۴

دیگر کتب۔ سیٹرا (ڈرائنگ) وغیرہ کی فہرست -/ کا ٹکٹ بھیجکر منگا دیکھئے۔

ملنے کا پتہ

گپتا برادرس بک سیلرس۔ روڑکی (یوپی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۴۳

مارتنڈ

قیمت سالانہ ۲ر

فی پرچہ ۱ر

جلد ۱۴

بابت ماہ [illegible]

شمار یک آتمک ساپتاہک [illegible]

ایڈیٹر کنہیا لال دھرم جگیاسو

ہر مہینے کی ۸ تاریخ کو لاہور شہر سے شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

خط و کتابت و ترسیل زر بنام کنہیا لال گمبھیر مینیجر مارتنڈ لاہور ہونی چاہیے

بغیر کسی انوپان اور بلا پرہیز کی ایک ذائقہ مند اور خوشبودار دوا

سُدھا سندھو

جو کہ ۱۴ سال سے اور مجرّب اور سرکار سے رجسٹری شدہ ہے اس ایک ہی دوا سے کف۔ کھانسی۔ دست۔ سردی کی کھانسی۔ گلر کھانسی۔ ہیضہ۔ درد قولنج۔ شول۔ سنگرہنی۔ آنؤں۔ لوہو کے دست۔ قے ہونا۔ ہاتھ پیریں کا درد۔ گنٹھیا کا درد۔ غش آنا۔ سردی کا بخار۔ بالکوں کے ہرے پیلے دست۔ دودھ ٹپکنا۔ اِن سب بیماریوں کی میٹھی اور ذائقہ دار دوا ہے قیمت فی شیشی ۸ر آٹھ آنہ۔ ڈاک خرچ ایک سے چھ شیشی ۳ر ۱۲ لینے سے ایجنٹوں میں نام لکھا جاتا ہے۔ جتنی تعریف اس دوا کی اخباروں نے کی ہے۔ ہندوستانی کسی دوا کی نہیں ہوئی۔ پورا حال جاننے کے واسطے بڑی فہرست منگا کر دیکھو۔ دوا فروشوں کو نمونہ مفت۔

داد کی دوا

یہ ایک سفوف ہے جس کو پانی میں ملا کر لگانے سے بغیر کسی طرح کی جلن اور تکلیف کے داد دو تین دن میں جڑ سے آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۴ر ۱۲ لینے سے عہ

منگانے کا پتہ

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا

اوم

مارتنڈ کا ستیہ آدرش

ودّیا (برہم) اور اَودّیا (مایا) کو جو ایک ساتھ جانتا ہے۔ وہ اَودّیا کے گیان سے مرتیو کو پار کر کے وِدّیا کے گیان سے امرت کو پا لیتا ہے (یجروید)*

اَودّیا کا گیان

سنسار کے اندر گھپ اندھیرا پھیل گیا ہے۔ یعنی اگیانی لوگ اپنے اندر کے اندھکار کے سبب اپنے اصلی نرسنگھ سروپ کو بھول گئے ہیں۔ اپنے آپکو بکری سمجھ کر میں میں کرنے لگے ہیں۔ اپنے آپ ہی شنکا لجا بھئے کرنے اور اپنے آپکو آپ ہی دھوکہ دینے و ظلم کرنیکے کارن تین پرکار کے تاپوں اور پانچ پرکار کے کلیشوں سے پاگل ہو رہے ہیں۔ اس بیاکُلتا کو دُور کرنا مارتنڈ کا ستیہ آدرش ہے*

وِدّیا کا گیان

(۱) اپنے آپ کو مارتنڈ (سورج) درشن کرنے و اُسکے سامانیہ دوشیش کاموں کو بجو ا (؟) سمجھ کر زندہ در گور انسان (جنگل) سے زندہ دل پریم سروپ منش (منگل) بننا اور چھوٹے اندھیرے مُشکلات و دُکھ کو بے حیثیت سمجھنے کی تعلیم دینا*

(۲) مایا (پرکرتی ترشنا یا پنترا) اور برہم (پُرش پراُپکار۔ یا سوتنترتا) کے یوگ سے دُکھ اور شانتی سروپ کا گیان کرا کے ستیہ سروپ کے درشن کرانا*

(۳) نس کے مل (دوش) وکشیپ (دویش) اور آورن (دوئی۔ انتظیرات بے سمجھی) کو

اوم

جلد ۱۴ مارتنڈ نمبر ۵

بابت ماہ مئی ۱۹۱۵ء

آہا چشم خوش بدی سبی اچھی لگتی ہے

برہمچریہ کی عظمت

आचार्यो ब्रह्मचारी ब्रह्मचारी प्रजापतिः प्रजापति र्विराजति विराडिन्द्रो भवद्वशी ॥ (अथर्व० वेद)

ارتھ - برہمچاری بننے یعنی برہمچریہ برت کا سروانگ پالن کرنے سے انسان آچاریہ (گورو) کی پدوی کو پالیتا ہے - برہمچریہ کے سیون سے منش بادشاہ بن جاتا ہے - اور سب پر حکومت کرسکتا ہے - اسی پرکار سب پر حکومت کرنے سب کو وش کر لینے یعنی دھرم ارتھ کام موکش کے دان سے سب کے دلوں کو جیت لینے سے برہمچاری منش اندر (شہنشاہ)

یہ سچے پر (کرم) برہم ودیا (احسان شناسی) اور برہم دان (پریم یا نشکام سیوا) پر زور دیکر کے منش کی سوئی ہوئی چیتن آتما کو جگا کر پریم سروپ (عشق کی آگ) کی تعلیم دینا ✦

(۴) ست (شیو) اور چیت (پاربتی) کے یوگ (نکٹ پریم سمبندھ) سے آنند جیون (دھرم ارتھ-کام موکھش پل کی پراپتی سے نربھیتا) کی شکشا دینا ✦

(۵) سب منش ایک ہی امرت سروپ کے امرت پتر ہیں۔ سب کو من (ایک ایشور وچار) وچ (ایک دیو بانی دید) اور کرم (برہمہ یگیہ میں شراکت) سم (ایک) کر دینے سے آریہ جاتی کو بلوان بنانے کی سچی صلاح دینا مارتنڈ کا مقصد دھرم ہے ✦

مارتنڈ کے قوانین

(۱) ہر ایک خریدار کو اپنا پتہ صاف و خوشخط لکھنا چاہیئے ✦

(۲) خریداری مارتنڈ کی شروع کرتے ہی اپنا چٹ نمبر ضرور نوٹ کر لیویں اور تبدیل پتہ، خط و کتابت کے وقت اس چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۳ ڈاکخانے کا نمبر ہے۔ اس کا کوئی صاحب حوالہ نہ دے ✦

(۳) مارتنڈ ہر ماہ کی ۸ تاریخ کو یہاں سے روانہ کیا جاتا ہے۔ اگر ۲۰ تاریخ تک نہ ملے تو ڈاکخانے میں رپورٹ کریں۔ اور ہمیں بھی مطلع کریں ✦

(۴) اگر کسی امر کا جواب جلدی درکار ہے۔ تو جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور بھیجنا چاہیئے۔ بیرنگ خط وصول نہیں کیا جائے گا ✦

(۵) میعاد خریداری ختم ہونے پر ہر ایک خریدار کے پاس دوبارہ وی پی بھیجدیا جاتا ہے جن اصحاب کو دوسرے سال کی خریداری کسی سبب سے نامنظور ہوا کرے۔ وہ مہربانی فرما کر میعاد ختم ہونے سے پیشتر اطلاع دیدیا کریں۔ تاکہ ہمارا بھی نقصان نہ ہو اور آپ کا بھی بھلا ہو ✦

شبھ چنتک منیجر مارتنڈ لاہور

مارگ دکھلاوے - پاپ آچرن سے چھڑاوے - اور جیون مکت بناوے - وہی سچا آچاریہ کہلاتا ہے - اسی کا نام سچا گورو یا اُستاد کامل ہے - جو آچاریہ - گورو یا اُستاد بن کر دوسروں کے اخلاق کو بگاڑے اور کمارگ پر چلاوے - وہ آچاریہ کہلانے کے یوگیہ نہیں ہے - انسان آچاریہ تب بن سکتا ہے - دوسروں کے اخلاق کو تب شُدھار سکتا ہے - جب وہ پہلے خود بااخلاق ہو - برہمچریہ برت کے پالن کرنے والا اور نتیہ برہم وِدیا کے سُوادھیائے کرنے والا ہی بااخلاق بن سکتا ہے اور آچاریہ پدوی کو پا سکتا ہے - یہ قدرتی نیم ہے - کہ بغیر تیل کے روشنی نہیں ہو سکتی - بغیر ویریہ کے برہم وِدیا کا حاصل کرنا ناممکن ہے - جس انسان کے اندر ویریہ نہیں ہے - اُس کے دل - جگر اور دماغ اعضا رئیسہ کمزور نکمے بن جاتے ہیں - اس کی سُدھ بُدھ ماری جاتی ہے - وہ نہ خود دوسروں کی بات کو بخوبی سمجھ سکتا ہے - اور نہ دوسروں کو اپنے دل کا احوال بتلا سکتا ہے - وہ اپنے دُکھ سُکھ کے اظہار کرنے سے لاچار ہو جاتا ہے - وہ بے عقل و بے شعور بن کر جہاں دُکھ بھوگتا ہے - ویریہ بردھی ہی علم و عقل کی بنیاد ہے - علم و عقل کے ہونے سے ہی انسان بااخلاق بن کر دوسروں کو بااخلاق بنا سکتا ہے - اور آچاریہ پدوی کو پا سکتا ہے اِسی واسطے ویریہ رکھشا یا برہمچریہ ہی تمام سُکھوں کی بنیاد ہے - ویریہ رکھشا اور علم و عقل کے حاصل کرنے سے انسان برہمچاری بنتا ہے - اور ایسا برہمچاری ہی آچاریہ پدوی کے ٹھیک لائق ہے ÷

برہمچاری ہی پرجاپتی بننے کے یوگیہ ہے - جو اپنی پرجا - سنتان یا رعیت کی ہر پرکار سے رکھشا کرے - جو اپنی پرجا پر دَیا کرے - اپنی پرجا کے تمام دُکھوں کو دُور کرے - جو اپنی پرجا پالن پوشن اور رکھشا کی خاطر دُشٹوں اور پاپیوں کو ڈنڈ دے - جو دَیا و ڈنڈے سے اپنی سلطنت کے انتظام کو ٹھیک رکھے - جو اپنے

مہاراجہ ادھیراج) کی اُوچیہ پدوی کو حاصل کرکے جیون مُکت ہو جاتا ہے ÷

تشریح

برہمچاری کی تعریف - جو برہمچریہ کا سروانگ پالن کرے - اس کو اصلی برہمچاری کہتے ہیں - جو برہمچاری - گرہستی - بان پرستی یا سنیاسی بن کر اپنے ویریہ کی ہر پرکار سے رکھشا کرتا ہے - وہی سچا برہمچاری کہلاتا ہے - برعکس اس کے جو بے موقع و محل اندھا دھند اپنے امولیہ رتن ویریہ کا ناش کرتا ہے - وہ کھچاری کہلاتا ہے اور زندہ درگور بن جاتا ہے - غرضیکہ جو انسان اپنے ویریہ کی بزرگی کو سمجھتا ہے برہمچریہ کی عظمت کو جانتا ہے - اپنے ویریہ کے آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھتا ہے - یعنی اپنے ویریہ کے بڑھانے اور کفایت شعاری سے مناسب موقع و محل پر سوچ سمجھ کر خرچ کرنے کا خیال رکھتا ہے - وہی آدتیہ برہمچاری یا اشرف المخلوقات کہلاتا ہے - وہی آچاریہ - پرجاپتی (راجہ) اور اندر (مہاراجہ) کی پدوی کو پاکر جیون مکت بن جاتا ہے - یہی وید بھگوان کا سچا حکم ہے - جو شخص وید بھگوان کے اس پوتر حکم کو پُورن دھیان سے سُنیگا - اپنے آپ کو آدتیہ برہمچاری بناویگا - وہی اِندر دیوتا کی اُوچیہ گدی کو پاکر پُورن آنند کو بھوگیگا - برخلاف اس کے جو وید بھگوان کا حکم نہ مانیگا - اپنے ویریہ کا اندھا دھند ناش کرے گا - وہ انسانیت سے گر کر مہان دُکھ بھوگیگا - اب ہم کو ذرا سُوکھشم وچار کرنا چاہیئے - کہ آچاریہ - پرجاپتی اور اندر کسے کہتے ہیں - اور برہمچریہ ورت کے پالن کرنے سے کس طرح سے ان کی اُوچیہ پدوی ملتی ہے ؟

برہمچاری ہی آچاریہ پدوی کے لیے ہے - جو دوسروں کے چال چلن کو ٹھیک بناوے - جو دوسروں کو راہِ راست پر چلاوے - جو دوسروں کو دھرم

ہے ۔علم و دولت کے بل سے انسان کے آتما میں بل آجاتا ہے ۔اور اس کا دل مہان
بن جاتا ہے ۔اور دل کے مہان ہونے سے دین دکھیوں پر دیا کر کے مہان پرش بنتا ہے
علم و دولت ہی کے بل سے انسان پرجاپتی کی اوچیہ پدوی کو پا سکتا ہے ۔اور پرجا کی
شکشا و رکھشا کر سکتا ہے ۔جب تک برہمچریہ برت نہ ہو ۔جب تک انسان ویریہ رکھشا
نہ کرے ۔تب تک وہ علم و دولت کو حاصل نہیں کر سکتا ۔اور آچاریہ و پرجاپتی نہیں بن سکتا
جو بے وقوف، بے عقل یا جاہل ہے یا چونربل ۔کمزور اور محتاج ہے ۔جس کی گیان
اور کرم اندریوں میں کریم شکتی نہیں رہی وہ کبھی بھی دولتمند ۔کروڑپتی یا پرجاپتی نہیں
بن سکتا ۔ویریہ رکھشا سے برہمچاری بنتے ۔علم و طاقت کو حاصل کر کے آچاریہ پدوی
پاتے ۔اور علم ۔طاقت اور دھن جمع کر کے پرجا کی تن من دھن سے سیوا کرنے سے
انسان پرجاپتی بنتا ہے ۔پیارے سجنو! ذرا غور فرمائیے ۔ویدوں کی کیسی اچھی تعلیم ہے
برہمچریہ کا کتنا اونچا درجہ ہے ۔برہمچریہ ہی انسان کو علم ۔طاقت اور دولت کے بل کے
بلوان بنا کر آچاریہ اور پرجاپتی کا پوتر ستھان حاصل کرنے کے یوگیہ بناتا ہے ۔بغیر برہمچریہ
کے انسان پھوٹی کوڑی کا نہیں رہتا ۔وبھچاری کی کوئی عزت و آبرو نہیں کرتا ۔
وبھچاری کا کوئی حکم نہیں مانتا ۔وبھچاری کا دل ہمیشہ اوداس اور مغموم رہتا ہے ۔
وبھچاری ہمیشہ سوچ و فکر میں غرق رہکر اپنی زندگی کو خراب کر دیتا ہے ۔برخلاف اسکے
برہمچاری کا دل ہمیشہ بے فکر اور خوش رہتا ہے ۔برہمچاری پرجاپتی بن کر سب کو
خوش رکھتا ہے ۔اسی واسطے ساری پرجا اسکے حکم کو مانتی ہے ۔اور اپنے تن
من دھن کو اپنے پرجاپتی پر نچھاور کرنے کو ہمیشہ تیار رہتی ہے ۔قدرت کے تمام
سامان برہمچاری کے لئے زندگی بخش ہوتے ہیں ۔برہمچاری ہی اس جہان میں
زندہ رہنے کے قابل ہے ۔قدرتی طور سے ہر ایک انسان حاکم بننا چاہتا ہے
قدرتی طور سے ہر ایک انسان یہی خواہش رکھتا ہے ۔کہ میں پرجاپتی ہوں ۔

راج سے اشدھی سے بے قاعدگی اور خود غرضی کے زنگ کو دور کر کے اسے شدھی یا باقاعدگی اور پراُپکار کا سورگ راج بنا دے ۔ غرضیکہ جو اپنی پرجا کی پت (عزت) کو قائم رکھے ۔ وہی پرجاپتی کہلاتا ہے ۔ برعکس اس کے جو اپنی پرجا کی پت کا خیال نہ رکھے ۔ ایشوالی ۔ مغرور اور دولت وطاقت کے نشہ میں چور ہو کر اپنی پرجا پر ظلم کرے ۔ اپنے دیا و نیائے دھرم کو چھوڑ دے ۔ اپنی پرجا کے پالن پوشن کا خیال نہ کرے ۔ اپنی پرجا کے دھرم ۔ ارتھ ۔ کام اور موکش کی رکھشا نہ کرے ۔ بلکہ انکے دھرم ارتھ ۔ کام اور موکش کا ناش کرے ۔ یا چور ۔ شتروں اور پاپیوں سے اپنی پرجا کو بچانے کا بل نہ رکھے ۔ وہ پرجاپتی یا راجا کہلانے کے یوگیہ نہیں ہے ۔ سچ مچ سچا پرجاپتی وہی ہے ۔ جو اپنی پرجا کی باقاعدہ شکشا اور رکھشا کر کے اسے آزاد و سکھی بنا دیتا ہے ۔ اور اس اُتم کام سے وہ خود بھی آزاد مطلق اور پرم سکھی بننے کے یوگیہ بنتا ہے ۔ پرجاپتی کی اُونچی پدوی کو حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے ۔ یہ بہت ذمہ داری اور پراُپکار کا اُتم کام ہے ۔ وشیش پرشوں کو یہ اُتم پد ملتا ہے ۔ جو اپنے آپ کو پرجاپتی بننے کے یوگیہ بناتا ہے ۔ وہی پرجاپتی بن سکتا ہے ۔ پرجاپتی کے جہان ذمہ داری کے کام کو اندھا دھند کسی کے سپرد کرنے میں بہت ظلم اور دکھ ہوتے ہیں ۔ جیسا کہ تواریخ شاہد ہے ۔ بغیر علم و دولت کے بل کے کوئی شخص پرجاپتی نہیں بن سکتا ۔ جو زیادہ علم و دولت کا بل رکھتا ہے ۔ وہی پرجاپتی بننے کے یوگیہ ہے ۔ بے علم ۔ نردھن اور نربل پرجاپتی بننے کے لائق نہیں ہو سکتا ۔ علم و دولت کی سب جگہ پوجا ہوتی ہے ۔ بغیر علم و دولت کے سب کی مت ماری جاتی ہے ۔ علم و دولت سے سب کے اندر چیتنتا ۔ زندگی یا ہوشیاری آتی ہے ۔ علم و دولت کی کمی سے تمام دکھ پھیلتے ہیں ۔ علم و دولت کی کمی ہی تمام بیماریوں ۔ تمام عیبوں ۔ تمام پاپوں اور تمام دنگے و فسادوں کی جڑ

اِندر کی اُوچیہ پدوی پر پہنچکر ہی انسان موت سے بالکل نربھے ہو سکتا ہے۔ جب تک انسان برہمچاری بن کر اِندر کے اوچیہ آسن پر نہیں وراجتا تب تک وہ موت کے خوف سے نہیں چھوٹ سکتا۔ اسی واسطے برہمچریہ ہی آچاریہ۔ پرجاپتی اور اِندر کی نربھے پدوی دلانے والا ہے۔ اور موت کے خوف سے آزاد کرنے کا مجرب نسخہ ہے۔ جیساکہ فرمایا ہے کہ

ब्रह्मचर्येण तपसा देवा मृत्युमुपाघ्नत

برہمچریہ کے تپ سے دیوتا لوگ موت پر فتح پاتے ہیں +

سارگیان۔ قدرتاً ہر انسان ادھیاتمک (اپنے آپ ہی اپنے دل میں چنتا کر کے اپنے آپ کو کمزور بنا دینا) ادھی بھوتک (دوسرے پرانیوں سے ستائے جانے سے کمزور ہونا) اور ادھی دیوک (سردی گرمی برسات وغیرہ دیوی شکتیوں سے دُکھی ہو کر کمزور بننا) تین دُکھوں سے آزاد ہونا۔ اور آچاریہ۔ پرجاپتی اور اِندر کے اوچیہ پد کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس قدرتی خواہش کے پورا کرنیوالا ایک ماتر برہمچریہ ہے بغیر برہمچریہ برت پالن کرنے کے یہ قدرتی خواہش ہرگز پوری نہ ہوگی۔ برہمچریہ ہی موت سے بچنے اور تمام سکھوں کے حاصل کرنیکا اکیلا مجرب نسخہ ہے۔ جو وید بھگوان نے بتلایا ہے

اوم شانتی بہ شانتی !! شانتی !!!

نظم دربارہ برہمچریہ

لٹا ماگو ہے چمڑے پر نہ دولت برہمچریہ کی
جو پہلے جاتا ہوتا میں عظمت برہمچریہ کی

ہوئی میرے حکم کی خلاف ورزی نہ کیسے۔ کوئی میرے دل کو میرے حکم کی خلاف ورزی سے دُکھی نہ بنا دے۔ پرجاپتی پد سے گر جانے اور حکم کی خلاف ورزی کے دُکھ سے بڑھ کر کوئی دُکھ نہیں ہے۔ اس مہان دُکھ سے بچنے کا ایک ماتر سچا اپائے برہمچریہ برت کا سیون کرنا اور پرجاپتی بننا ہے۔ اپنے آتما کی رکھشا اور اپنی قدرتی خواہش کے پورا کرنے کے خیال سے انسان کو ضرور برہمچریہ برت دھارن کر کے پرجاپتی بننا چاہیئے۔

برہمچاری ہی اندر کہلانے کے یوگیہ ہے۔ تمام ایشوریہ کے مالک کو اندر کہتے ہیں۔ جو علم۔ طاقت اور دھن کا بل رکھتا ہے۔ جو تمام چراچر جگت پر حکومت کرتا ہے۔ جو سب کو اپنے وش میں رکھتا ہے۔ جو آزاد مطلق ہے۔ جو دین دُکھی اور محتاج نہیں ہے۔ جو قدرت سے ملکر ایک ہو گیا ہے۔ جس کے دل سے دوش۔ دولیش اور دوئی کا مل وکھشیپ اور آورن وِدُر ہو گیا ہے۔ جو سب کو متر درشٹی سے دیکھتا اور سب سے متر درشٹی سے دیکھا جاتا ہے۔ جو آدتیہ برہمچاری بن کر جیون مکت ہو گیا ہے۔ جس کا دل مہان اور پریم سے بھرپور ہو گیا ہے۔ جس کے دل میں اپنی کوئی خواہش نہیں رہی۔ اور جو دوسروں کی خواہشوں کو پورا کرتا ہے۔ غرضیکہ شانتی کی امرت برشا سے جو دوسروں کے دل کو شانت کر کے دوسروں کو اپنے وش میں کر لیتا ہے۔ وہی اندر کہاتا ہے۔ وشیش کر کے دیویہ شکتیوں پر جس کی حکومت ہو۔ دیویہ شکتیوں کو جس نے اپنے وش میں کر لیا ہو۔ جیوتیوں کی جیوتی من کو جس نے وش میں کر کے موت پر فتح پائی ہے۔ وہی اندر یا آتما کہلاتا ہے۔ برہمچریہ برت کے پالن کرنے سے انسان علم و دولت کو پا کر آچاریہ اور پرجاپتی بنتا ہے۔ آچاریہ اور پرجاپتی بننے اور پرانی ماتر سے سچا پریم رکھنے سے انسان اندر کے مہان پد کو پانے کے یوگیہ بن سکتا ہے۔ قدرتی طور سے ہر ایک ذی روح موت سے نربھے ہونا چاہتا ہے۔

کریں سرمایۂ نقد تجرد جمع پاس اپنے — خریداروں سے کہدے یہ قیمت برہمچریہ کی
کسی معشوق سے کیونکہ ہیں ہم چھوڑکر اس کو — گوارا ہے نہیں دم بھر کو فرقت برہمچریہ کی
نہایت شوق سے سرو — کرتے ہیں فدا اس پر
جنہیں معلوم ہے کچھ بھی حقیقت برہمچریہ کی
(از ذخیرۂ مسرت)

دھرم چرچا

سوال ۔ ایک جگیاسو ایک مہاتما کے پاس گیا ۔ اور ہاتھ جوڑکر پوچھنے لگا کہ مہاراج ایک سنشے مجھے اُتپن ہوا ہے وہ یہ ہے ۔ کہ مینے پرشوں کی زبانی پرش کی نندا سنی ہے ۔ مگر حیران ہوں کہ پرمیشور نے انسان کو کام دیو اسی واسطے دیا ہے کہ اس کو استعمال کرے ۔ پھر جو شخص ذرہ زیادتی سے استعمال کرتا ہے اُس کی نندا کیوں ہوتی ہے ۔ پھر قدرت نے اس میں لذت بھی ڈالی ہے ۔ جس سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ مزا اور عیش ہی کرنے واسطے یہ چیز بنائی گئی ہے مگر برعکس اس کے جو شخص مزا کرتا ہے ۔ بھلے لوگ اُس کو کامی پرش کہکر نفرت کرتے ہیں ۔ اس کا کیا کارن ہے ؟

جواب ۔ مہاتما نے جواب دیا ۔ کہ حقیقت میں تم نے اچھا پرشن کیا ہے بیشک قدرت نے دوسرے پدارتھوں کی طرح اس کو بھی خرچ کرنے واسطے آگیا دی ہے مگر فضول خرچی کو ہر ایک شخص عیب جانتا ہے ۔ اور خاصکر جو چیز نایاب اور گراں ہو اُس کو تو نہایت ہی احتیاط سے سنبھال کر رکھا جاتا ہے ۔ اور بہت ہی انند

طبیعت میں عجب رہتی ہے فرحت برہمچریہ کی — رہا کرتی ہے چہرے پر بشاشت برہمچریہ کی

نہ اب کیونکر کریں ہم خاص قدرت برہمچریہ کی — پتر جیوت ہوئے ہیں ہم بدولت برہمچریہ

وہ شاہنشاہ ہفت اقلیم بھی بے روشن سراسر ہے — نہیں ہے پاس جسکے جاہ و حشمت برہمچریہ کی

رخ حور و پری سے ہو گیا از حد تنفر ہے — مری آنکھوں نے دیکھی جب سے صورت برہمچریہ کی

میری آغوش میں اب تک گذارے تیس سال اس نے — کوئی پوچھے تو پوچھے مجھ سے لذت برہمچریہ کی

عوض میں پیدھرم تیتی کی یہ میرے ہاتھ آیا ہے — میرے دل اپنی ہو کیونکر محبت برہمچریہ کی

بھلا یہ تندرستی؟ اور مریض دائمی مجھ سا — جو سچ پوچھو تو یہ سب کچھ ہے برکت برہمچریہ کی

گئے وہ دن کہ جب دلبستگی زن زنان سے تھی — مجھے ہر وقت اب رہتی ہے صحبت برہمچریہ کی

حسینان جہاں میں اس کا کوئی بھی نہیں ہمسر — بنی ہے کتنی لاثانی شباہت برہمچریہ کی

خیال اُن کی ٹکر تک کو ہرگز سہہ نہیں سکتا — زمانہ بھر میں یکتا ہے نزاکت برہمچریہ کی

نہ نیاگوں کس طرح سے شرتیاں اشٹ میتھن[1] کو — کہ ہے مد نظر کرنا حفاظت برہمچریہ کی

کروں سم دم تکشا کے نہ کیونکر سامنے سجدہ — مجھے منظور ہے کرنا عبادت برہمچریہ کی

تب و تیل و تبار پر جان دینے والے کیا جانیں — کہ دل میں کیسی ہوتی ہے مسرت برہمچریہ کی

ارے جذبات شہوانی نہ ہرگز چھیڑنا اس کو — نہیں برہم نہ ہو جائے طبیعت برہمچریہ کی

نہ میرے سامنے اب شاہدان مہ جمال آئیں — نہیں مطلق گوارا ہے حقارت برہمچریہ کی

برا ہو تیرا اے جوش جوانی مار ڈالا تھا — نہ کی اُس وقت اے کمبخت عزت برہمچریہ کی

نہ ٹھہریں اس صنم خانہ میں اگر کسنے پھر ہم — کہ اس کے دل میں رہتی ہے سکونت برہمچریہ کی

مثالیں پیش کرتا ہوں تمہارے سامنے جیشم — اگر پوچھے ہو شان و شوکت برہمچریہ کی

ریاض زندگانی کو تر و تازہ جو رکھتا ہے — تو پہنچاتے رہا ہمیں طراوت برہمچریہ کی

سلہ عورتوں کے قصے پڑھنا ان کا خیال کرنا۔ ان کی تصویر دیکھنا وغیرہ آٹھ پرکار کے میتھن کا نام اشٹ میتھن ہے * ۵۲ گورو کل سکندرآباد

تاراچند انت نوں یاد کرکے شری رام کا نام ہِنت بیچود رہے

اب میں اُن کامی پُرشوں کا جو کہ اس گُوما ل انمول کی طرح سمجھ کر اُڑا دیتے یا پھینکدیتے ہیں۔ ہوبہو فوٹو کھینچکر دکھلاتا ہوں +

کامی پرش کی تصویر۔ کامی پُرش کی آنکھیں اندر کو گھُس جاتی ہیں نیترو ں میں ہر وقت پانی ڈبڈبایا رہتا ہے۔ بصارت روز بروز جواب دیتی چلی جاتی ہے۔ گالوں سے سُرخی کا فور ہو رہی ہے۔ چہرہ سفید ہو رہا ہے۔ رنگ زرد۔ دماغ میں طاقت ندارد۔ چکر آتے ہیں۔ سر درد کرتا ہے۔ بیٹھے ہوئے اُٹھ کر کھڑے ہوں۔ تو نظر کے سامنے مکھی اور مچھر فرضی نظر آتے ہیں۔ اور گردنی کھا کر زمین پر گرنا پڑتا ہے۔ اونچا بولنا کانوں کو بھاتا نہیں۔ زبان اس قدر دھیما اور آہستہ بولتی ہے۔ کہ مانو بخار کی حرارت ہے۔ جوانی میں ہی بڑھاپا اپنا رُوپ دکھلا رہا ہے۔ سر اور داڑھی کے سفید بالوں نے مانو برف کی جھالر بنا دی ہے۔ منہ پر جھُریاں پڑ گئی ہیں۔ میرے ہم عمر نوجوان مجھ کو بابا۔ دادا کہکر پکارتے ہیں۔ پدارتھوں کو دیکھکر دل للچا تا ہے۔ مگر کھا دے کون؟ بھوک ندارد۔ اگر دو نوالہ زبردستی اندر کرلئے۔ تو تیسری دفعہ معدہ اندر سے ڈنڈہ لیکر کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ خبردار کسی کو اندر آنے کا حکم نہیں ہے۔ ہر وقت ٹھنڈے سانسوں کا دور دورہ ہے۔ قبضی اور بدہضمی سے گھر پیارا ہو گیا ہے۔ اُس کی فرقت ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ نیند کو تو استعفا ہو چکا ہے۔ سارا سنسار سو چکا ہے۔ تو بھلا ہی سووے مگر ہم تو شب بیداری اور اختر شماری میں مشغول ہیں۔ بے چینی اور بیقراری نے تو گویا طبیعت میں جھنڈا ہی گاڑ دیا ہے۔ کیا مجال کہ ذرا سی بھی جدائی ہو کمزوری نے یہاں تک گھر کیا ہے۔ کہ ایک گھنٹہ تک بیٹھنا یا لکھنا پڑھنا ناممکن سا ہو گیا ہے۔ سوچ بچار کا تو مادہ ہی نہیں رہا۔ دائم المریض رہنا تو طبیعت

ضرورت کے وقت خرچ کیا جاتا ہے۔ سنئے۔ یہ کام دیوار طاقت ویرج بالکل نایاب جواہرات سے بھی مہنگا پڑتا ہے۔ کیونکہ غذا کو منش کھاتا ہے۔ وہ قریباً ساری ہی فضلا بن کر باہر نکل جاتی ہے۔ بہت سی تھوڑی مقدار میں ست اور تسار نکل کر شریر میں رہتا ہے۔ وہ بھی پہلے رس بنتا ہے۔ پھر اور کئی حالتیں بدلتا ہوا خون بنتا ہے۔ اور پھر ۴۰ بوند خون سے صرف ایک بوند ویرج بنتا ہے۔ اسی کے سہارے شریر قایم رہتا ہے۔ بلکہ کئی فلاسفر اسی کو ہی جان مانتے ہیں۔ اِس اُتم رتن کو سنبھال کر رکھے۔ اور صرف سنتان اُتپتی کا ہی ذریعہ جان کر رتو گامی ہے تو وہ یقیناً آنند اور خوشی سے آروگیہ رہکر سو سال تک عمر بھوگتا ہے۔ اس ویرج سے لعل اور ہیرے (اوتم اولاد) پیدا ہوتے ہیں۔ کیا کوئی شخص لعل اور ہیروں کو گھر سے باہر پھینکدیتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بھلا اگر کوئی ایسا کرے۔ تو لوگ اُس کو بیوقوف کم عقل فضول خرچ کہکر کیوں نفرت نہ کرینگے۔ کیونکہ اُس کو جواہرات کی قدر نہیں ہے۔ باقی رہا سوال لذّت کا۔ سو اگر قدرت اس کے خارج کرنے میں لذّت نہ ڈالتی۔ تو ایسی بے بہا قیمتی چیز بھلا کون اندر سے باہر نکالتا۔ اور پھر سنتان کیسے پیدا ہوتی۔ جو کہ قدرت کا عین منشا ہے۔ مگر جو لوگ اس قدرتی راز کو نہ جانکر اور ذریعہ عیش و عشرت سمجھکر صرف لذّت کے واسطے بے فائدہ خرچ کرتے ہیں۔ اُنہیں کا نام کامی پُرش ہے۔ ایک ان سے بڑھ کر کامی پرش ہیں جو کہ کام کے وش ہوکر پر استری میں پھنستے ہیں وہ مہان ہی مُورکھ ہیں۔ جیسا کہ ایک کوی کا وچن ہے۔

گورو گیان کے بان سنبھال تُو رہا پرائی استری سیت نہ کیجئے رے
ایک چند جا تے دو جا بند جاوے تیجا لعل سمان کیوں کھیو رے
چوتھا او وہ گھٹے پنجواں لے نگ ڈوبے پرائی جھوٹی میں تیج کیوں کھیو رے

ہوئے شعلوں سے محفوظ ہے۔ سچا آریہ وہی ہے جو اپنے آتما کے شانت کرنے اور ایسے سنسارک دکھوں کے برداشت کرنے کی یوگیہ بنانے میں تت پر رہتا ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ دکھ تمہیں دبا نہ سکیں کلیش تمہیں ہرا نہ سکیں مصیبتیں تمہیں اشانت نہ کر سکیں تم بھاری سے بھاری کشٹ کو بھی دھیریہ کے ساتھ برداشت کر سکو مصیبتوں کا پہاڑ تم پر ٹوٹ پڑے تو بھی نہ گھبراؤ۔ تو اپنی ساری شکتیاں اپنے آتما کو ٹھیک اور مضبوط بنانے میں لگاؤ۔ پھر نشچے جانو کہ کوئی بھی دکھ تمہیں ستا نہیں سکیگا۔ جس کا آتما مضبوط ہے۔ وہ گولیوں کی بارش کو بھی پھول کی طرح برداشت کر کے ہنستے ہنستے پران تیاگتا ہے اگر سچ مچ جیو آتما کے شریر سے علیحدگی کا نام ہی دکھ ہوتا۔ تو سنیہ پرائن لوگ خندہ پیشانی سے پھانسی پر نہ چڑھ جاتے۔ سچ جانو توپ اور تفنگ کے اندر دکھ نہیں ہے۔ دکھ آتما کی کمزوری کے اندر ہے۔ اور سکھ آتما کی مضبوطی کے اندر ہے۔ اس لئے آتما کو مضبوط بناؤ ÷

بہت ضروری قابل غور مفید عام مضمون

شدھی۔ باقاعدگی اور پراپکار کا مکمل قانون نمبرا

علم (سدھ داتا گنیش) کی عظمت

(گذشتہ سے پیوستہ)

سورج ہی سدھ داتا گنیش ہے۔ سدھ داتا گنیش ہی آشٹ سدھی

کا فاصلہ ہوگیا۔ ڈنگوری ٹیک چلنا پھرنا تو تہذیب میں داخل کر لیا ہے۔ ساتھ ہی
اس کے عزت و اعتبار نے یہاں تک ترقی کی ہے۔ کہ بیگانہ تو ایک طرف رہا۔
کوئی عزیز رشتہ دار پڑوسی بھی اپنے بال بچہ میں چھونے نہیں دیتا۔ بلکہ ماں بہن
لڑکی بھی آنکھ چراتی ہے۔ اور سامنے کھڑی نہیں رہتیں۔ مگر آفرین ہے مجھ پر
کہ باوجود اس قدر بے اعتباری۔ بے عزتی اور بردی حالت کے پھر بھی دس
برس کا بچہ میری بدنظری کے تیر سے بچ نہیں سکتا۔ لوگ اگر سو برس بسا
جئیں تو مجھ کو کیا مطلب سے تو بڑے مزہ سے عین عالم شباب میں والدین کو
بے اولاد اور پیاری استری کو بدھوا سا کر اور حالت زار میں بحالت یاس چھوڑ
کر بوریا بندھنا اٹھا کر اگلے جہان میں چل بسیں گے۔ کیوں بھائیو سچ سچ شہوت
پرست اور کامی پرش کا یہی ہو بہو فوٹو ہے یا کچھ کسر باقی ہے سا کریمی ہے۔ تو کرپا
کرکے اس کے پانوں سے بچو۔ ورنہ بہت جلد فنا فی اللہ ہو جانا پڑیگا پھر پچتانے سے کچھ نہیں

آتما کو مضبوط بناؤ

اُپنشد کہتی ہے۔ کہ بل آتما سے اُتپن ہوتا ہے نہ کہ شریر سے۔
شریر تو جڑ ہے اُس میں بل کہاں۔ وہ مثل آلہ کے ہے جس کا استعمال کرنیوالا جیو آتما ہے
شریر کیسا ہی ہرشٹ پُشٹ کیوں نہ ہو۔ یدی آتما مضبوط نہیں ہے سدی آتما بل سے
رہت ہے۔ تو تم اعلےٰ سے اعلےٰ پشٹی کارک پدارتھ کھا کر بھی بلوان نہیں ہو سکتے۔ جو
اس راز کو نہیں سمجھتے وہ آتما کو وِسار کر دن رات شریر کے ہی پالن پوشن میں لگے
رہتے ہیں۔ لیکن جب سنسار کے دُکھوں اور کلیشوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ تو گھبرا
جاتے ہیں۔ اور پہلے درجہ کے کائر سِدھ ہوتے ہیں۔ لیکن جس قدر یتن کہ ہم شریر کے
پالن پوشن میں کرتے ہیں۔ اگر وہ آتما کے لئے کیا جائے تو اُس کا نتیجہ آتما کی مضبوطی ہو
تو پھر دکھ ستا نہیں سکتے۔ جس کا آتما مضبوط ہے۔ وہ سنسار کے اپرشادوں کے جلتے

کے سامانیہ اور وشیش یا نتیہ اور نیمتک کرموں کا وچار نہیں کیا۔ وہ زندہ درگور
ہے۔ وہ جیتا ہوا مردے کے سمان ہے۔ سورج دیوتا کے نتیہ اور نیمتک کرموں
(پرکاش اور سیج) کو وچارنے اور سورج دیوتا کی عظمت کو سمجھنے سے ہی انسان
اشرف المخلوقات بن سکتا ہے۔ جس نے سورج دیوتا کے گن کرم سوبھاؤ کو نہیں
وچارا اور اس کے مطابق عمل نہیں کیا۔ وہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔ سورج دیوتا
ہی ریگولیٹر یا منتظم حقیقی ہے۔ سورج دیوتا ہی ہم کو جگاتا۔ راہِ راست دکھلاتا اور
شریہ مارگ پر چلاتا ہے۔ سورج دیوتا ہی ہم کو شدھ۔ باقاعدہ اور پراپکاری بنانے
والا ہے۔ جس نے سورج دیوتا کے گن۔ کرم۔ سوبھاؤ کو نہیں وچارا۔ وہ کبھی بھی
شدھ باقاعدہ اور پراپکاری نہیں بن سکتا۔ منتظم حقیقی سورج دیوتا کے انتظام
کے وچار سے ہی ہم بھی منتظم حقیقی بن کر پورن سکھ بھوگ سکتے ہیں۔ جب تک
ہم سدھ داتا گنیش سورج بھگوان کی شرن میں نہیں آتے۔ اس کے اُتم گن
کرم سوبھاؤ کو نہیں وچارتے اور نہیں عمل کرتے۔ تب تک ہمارے اندر شدھی
باقاعدگی۔ پراپکار اور آنند نہیں آسکتا۔ سورج دیوتا کی پرم تپسیا سے ہم کو
پرم شانتی مل رہی ہے۔ سورج دیوتا کا ہم کو اتی دھنیاواد کرنا چاہیئے۔ اتی دھنیاواد
کے قابل وہی ہے جو پرم تپسوی ہے۔ یعنی جو خود آگ یا دکھی بن کر دوسروں
کو شیتلتا۔ شانتی اور سکھ پردان کرتا ہے۔ مہاراجہ رام چندر جی مہاراج۔
سوامی شنکراچارج۔ مہاتما بدھ۔ سوامی دیانند۔ مہرشی گوتم۔ کناد۔ پتنجلی وغیرہ
پرم تپسوی تھے۔ ان کے تپ کا ہی پھل ہے۔ کہ آج ہم سکھ۔ دکھ کی ماہیت
سمجھنے اور آنند کی شاہراہ پر چلنے لگے ہیں۔ پرم تپسیا ہی پورن سکھ کی بنیاد اور
مہاں آلس ہی پرم دکھ کی بنیاد ہے۔ سدھ داتا گنیش سورج بھگوان کے
اندر تپسیا ہونے سے مہاں آلس کا نام ونشان نہیں ہے۔ اسی واسطے وہ پرم

اور نو ندھی کا دیوتا ہے۔ سدھ داتا گنیش کی پوجا کرنے سے ہر پرکار کا سُکھ
ملتا ہے۔ سدھ داتا گنیش کی سچی بھگتی ہی ادھیا تمک۔ ادھی بھوتک اور
ادھی دیوک تین پرکار کے دُکھوں کے دُور کرنے والی اور اودیا۔ اشمتا۔ راگ۔
دوبش۔ ابھی نویش پانچ کلیشوں کے مٹانے والی اور تمام منگل کامناؤں کے
پورا کرنے والی ہے۔ جو شخص سدھ داتا گنیش پر سچا وشواس کرتا ہے۔ وہ دین
دونیا کے تمام سُکھوں کا مالک بن کر پرم آنند موکھش کو پالیتا ہے۔ برعکس اسکے
جو شخص سدھ داتا گنیش کی بے عزتی کرتا ہے۔ یعنی سدھ داتا گنیش پر سچا ایمان
نہیں لاتا۔ اس کی ستتی۔ پرارتھنا اور اُپاسنا نہیں کرتا۔ وہ تمام سُکھوں سے محروم
رہکر پرم دُکھ کو بھوگتا ہے۔ یہ ستیہ گیان ہے +

سُورج دیوتا ہی سدھ داتا گنیش ہے۔ سُورج دیوتا کی پوجا سے۔ سُورج
کے پرکاش اور تیج سے تمام کاریہ سدھ ہوتے ہیں۔ سُورج دیوتا ہی تمام دُنیا کی
جان پران ہے۔ سُورج دیوتا نے ہی ہر ایک چیز میں زندگی اور پران ڈال رکھے ہیں
سورج دیوتا ہی اندھکار دُکھ۔ موت اور مشکلات کے دُور کرنے والا ہے۔ سُورج
کے پرکاش سے تمام دُنیا پرکاشت ہوتی اور ہر ایک چیز کا بچار خود گیان ہوتا ہے۔
بغیر سُورج کے پرکاش کے تمام دنیا اندھیرے میں رہتی اور نکمی بن جاتی ہے۔
تمام دنیا کو کارآمد بنانے والا سُورج دیوتا کا پرکاش ہی ہے۔ سورج کے پرکاش
سے ہی زندگی عقل اور آنند ملتا ہے۔ سُورج کا تیج ہی مُردوں کو زندہ کرنے
سوتوں کو جگانے اور نکموں کو کارآمد بنانے والا ہے۔ سُورج کا تیج ہی ہیضہ۔ طاعون
تپ دق۔ کوڑھ وغیرہ مہلک سے مہلک بیماریوں کے دُور کرنے والا ہے۔ سورج
کا پرکاش اور تیج ہی قحط کے دُکھ مٹانے والا ہے۔ سُورج دیوتا سے بڑھکر اُپکاری
چیز اس دنیا میں کوئی نہیں ہے جس نے اس دُنیا میں پیدا ہو کر سورج دیوتا

کبھی بھی اپنے شریر اور آتما کو بلوان نہیں بنا سکتا۔ اور زندوں میں شمار نہیں ہو سکتا۔ اے میرے پیارے بھائیو! اگر آپ کو اپنے شریر اور آتما کو بلوان بنانے اور زندوں میں شمار ہونے کی زبردست خواہش ہے۔ تو اصلی بندھ داتا گنیش سورج بھگوان اور برہم ودیا کی عظمت کو ہر روز پورن دھیان سے وچارا کرو۔ اور اس کے مطابق عمل کیا کرو۔ اس سے آپ کا اقبال دن دگنا اور رات چوگنا بڑھیگا۔ اور آپ کا دین دنیا سدھریگا۔ (باقی آیندہ) +

کوشش کرو

کوشش کرو کوشش کرو باتیں نہ بناؤ
کوشش کرو کوشش کرو ہوش میں آؤ
کوشش کرو کوشش کرو غفلت میں سونا
کوشش کرو کوشش کرو تم وقت نہ کھونا
کوشش کرو کوشش سے کنارا نہ کرو تم
کتوں کی طرح مرنا گوارا نہ کرو تم

کوشش کرو قوم اپنی مصیبت میں پڑی ہے
جان اُن کی ہلاکت میں اور آفت میں پڑی ہے
کوشش کرو کوشش ہی سے تم شاد رہو گے
کوشش کرو کوشش ہی سے آباد رہو گے
آئی ہے خزاں باغ اُجڑتا ہے ہمارا
لو ہم سے نصیبہ ہی بچھڑتا ہے ہمارا

کوشش کرو کوشش کرو فریاد ہے فریاد
کوشش کرو آباد مکاں ہو تا ہے برباد
منجدھار میں کشتی ہے نحوست کی گھڑی ہے
طوفان ہے تلاطم ہے مصیبت بھی کڑی ہے
یہ کام کا ہے وقت نہ تم فرض کو بھولو
گہوارۂ ادبار میں اس طرح نہ جھولو

سنکھ کا کارن ہے۔ اسی کی شرن لینے سے ہمارے تمام دکھ کٹیں گے۔ ہمارے دل کے تم و شنکا۔ لجا۔ بھئے دور ہو جگے۔ اور ہم پرم شانتی بلکہ انو علم بھی ست چد آنند سروپ ہے۔ سورج کی طرح علم بھی ست چد آنند ہے جو خوبیاں سورج میں ہیں وہی علم میں بھی موجود ہیں۔ جس طرح سورج بھگوان تیجسی۔ باقاعدگی۔ پراپکار اور آنند کا مخزن ہے۔ اسی طرح سے علم بھی شانتی باقاعدگی۔ پراپکاری اور آنند کا بھنڈار ہے۔ جس طرح سورج زندگی۔ عقل اور شانتی کا داتا ہے۔ اسی طرح سے علم سے بھی ہم کو زندگی۔ عقل اور شانتی ملتی ہے۔ جس طرح سے سورج کی روشنی میں اندھکار کا ناش ہوتا ہے۔ اسی طرح سے علم کے نور سے آلس۔ اگیان اور اگیان روپی اندھیرا دور ہوتا ہے جس طرح سورج مردوں کو زندہ کرتا۔ سوتوں کو جگاتا۔ بھولے ہوؤں کو شاہراہ دکھلاتا اور شریہ مارگ پر چلاتا ہے۔ اسی طرح سے علم کا نور بھی مردوں کو زندہ کرتا۔ سوتوں کو جگاتا بھولے ہوئے اگیانی مسافروں کو شاہراہ دکھلاتا۔ اور شانتی کے شریہ مارگ پر چلاتا ہے جس طرح سورج بھگوان ہمارے مادی شریر کا پالن پوشن کرتا اور ساتھ ہی اسے مہلک سے مہلک امراض سے بچاتا ہے۔ اسی طرح سے علم بھی ہمارے آتما کا پالن پوشن کرتا اور ساتھ ہی اسے کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار وغیرہ زہریلے مہلک بیماری کے جرموں سے بچاتا ہے جس طرح سورج بھگوان کے تیج و پرکاش کے بغیر ہمارا شریر بیمار۔ دکھی۔ مردہ اور نکما ہے۔ اسی طرح سے برہم ودیا کے تیج و پرکاش کے بغیر ہمارا آتما بھی بیمار۔ دکھی۔ مردہ اور نکما ہے۔ ہم کو اپنے شریر اور آتما کی ہستی قائم رکھنے اور پورن آنند بھوگنے کے لئے اصلی ست چد آنند سروپ سورج بھگوان پتا اور برہم ودیا ماتا کی عظمت کو ضرور سمجھنا چاہیے جس نے سورج بھگوان اور برہم ودیا کی عظمت کو ساتھ ساتھ نہیں سمجھا۔ وہ

اصلیت یا ترقی کا اصلی راز یہ ہے - کہ انسان ہمیشہ اپنے آپ اور پشو کا باہمی مقابلہ کرکے اپنے آپ اور پشو کے درمیان فرق کو محسوس کرکے اپنی بزرگی کو محسوس کرے - پھر اپنے آپ اور پرمیشور کا باہمی مقابلہ کرکے اپنے آپ اور پرمیشور کے درمیان فرق کو محسوس کرکے اپنی الپگیتا یعنی کم عقلی و کمزوری کو بھی محسوس کرے - اور سروگیہ پرماتما کی اُپاسنا سے اپنی بزرگی کو ہمیشہ قایم رکھنے کا پرم پُرشارتھ کیا کرے - مگر آج کل سچے انسانوں کی بہت کمی ہے - گلاب چمن کی جگہ جنگل پیدا ہوگیا ہے - منگل سے جنگل بن گیا ہے - اس اصلیت کو سمجھنے اور وچارنے والے بہت کم ہیں - بد اخلاق کے پھیلانے والی کہانیوں اور ناولوں کے پڑھنے پڑھانے والے بے شمار ہیں - موجودہ زمانہ میں اصلیت پسندوں کی بہت ہی کمی ہے - جھوٹ پسند حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں - جس زمانہ میں اصلیت پسند زیادہ ہوتے ہیں - وہ سُنہری زمانہ ست یگ - لیکن جس زمانہ میں جھوٹ پسند زیادہ اور اصلیت پسند کم ہوتے ہیں وہ تاریک زمانہ کل یگ کہلاتا ہے - پشو اور انسان میں صرف یہی فرق ہے - کہ پشو تو جھوٹ پسند ہوتے ہیں - اندھا دھند ہر ایک کام کرتے ہیں - لیکن انسان سچائی پسند بن کر سنیہ دھرم پر چلکر پورن آنند بھوگتے ہیں - اگر انسان انسانی جامہ پہن کر انسانوں کے کام نہیں کرتا - تو وہ پشوؤں سے بھی بدتر ہے - انسان کی اصلی انسانیت انسان کے اوتم گن - کرم - سوبھاو کے دھارن کرنے میں ہے - نہ کہ خالی انسانی جامہ پہننے میں +

منش من سے بنا ہے - من شیل ہونا اس کا دھرم ہے - جھوٹ اور سچ کو وچار کر جھوٹ سے نفرت اور سچ سے پیار کرنا منش کا اصلی فرض ہے - جو منش منش بن کر جھوٹ سے جنگ اور سچ سے پیار کرنے کا بل نہیں دھارن

کوشش کرو کوشش کرو سونا نہیں اچھا
مردے نہ بنو قوم کو مرنے سے بچاؤ
جو قوم کا ہے فرض اُسے بھول نہ جانا

کوشش کرو یوں وقت کا کھونا نہیں اچھا
زندہ ہو اور زندگی کچھ قوم میں لاؤ
جو قوم کا ہے فرض اُسے بھول نہ جانا

کوشش کرو ہمت کی کمر باندھ لے یارو
ہمت کا تماشہ بھی ذرا سب کو دکھاؤ
کوشش کرو کوشش کا مددگار خدا ہے

کوشش کرو بگڑی کو بنالو میرے یارو
کوشش کرو گرداب سے کشتی کو بچاؤ
کوشش کرو کوشش کا طلبگار خدا ہے

منش بنانے کا مکمل قانون نمبر ۱۵

من (قوت حافظہ) کا منتو (۱۴)

(گذشتہ سے پیوستہ)

نقلی و اصلی خوشی کا بھنڈار۔ انسان الیگیہ ہے۔ کم عقل اور کم طاقت رکھتا ہے لیکن وہ اپنی اس الیگیتا یا بیوقوفی کو نہ سمجھتا ہوا بار بار اصلیت کو بھول جاتا ہے۔ بار بار دکھ بھوگتا ہے۔ بار بار جنم مرن کے کلیشوں سے پیڑت ہو کر خراب و خوار ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنی اس الیگیتا کو محسوس کر کے اصلیت کو ہمیشہ یاد رکھے سچائی پر ہمیشہ قایم رہے۔ اپنے ارادہ میں پہاڑ کی طرح مضبوط رہے۔ نرسنگھ روپ بن کر اپنے پرکاش و تیج سے جھوٹ کا مقابلہ کر کے سچ پر فتح پائے۔ تو پھر کوئی دکھ نہیں ہے۔ آنند ہی آنند ہے +

ثبوت یہ ہے۔ کہ ہم ہر مہینے اپنے پیارے مارتنڈ کو اپنے محبوب وید کی پوتر سچی اور پریہ دلکش بانی سے شروع کرتے ہیں۔ اور سچے دل سے چاہتے ہیں کہ ہماری طرح ہر ایک انسان ویدوں کا سچا عاشق بن کر اپنے مرغوب محبوب معشوق کی سچی اور پیاری پوتر بانی کا پرچار کرے اور سچی نسن بنے۔ اپنی انسانیت کی بنیاد کو پوداشہ بناوے۔ لیکن ہمیں اپنے دیش کی گری ہوئی اوستھا کو دیکھ کر سخت افسوس آتا ہے۔ کیونکہ بہت کم لوگ ویدوں کی طرف دھیان دیتے ہیں بہت کم لوگ انسان بننے کا یتن کرتے ہیں۔ ہمارے مارتنڈ کے بہت کم خریدار سب سے پہلے وید منتر کو شبدارتھ سمبندھ کے ساتھ بغور پڑھ کر عملی جامہ پہناتے ہیں۔ ہم نے اکثر دیکھا ہے۔ کہ اخبار یا رسالوں کے پڑھنے والے طول طویل قصے کہانیوں یا ناولوں کو بڑے شوق سے پڑھتے اور آنند لیتے ہیں۔ لیکن دریا کو کوزہ میں بند کئے ہوئے۔ سوکھشم اور آسان۔ تمام دکھوں کے مٹانے والے۔ پورن آنند کے دینے والے۔ وید منتروں کے پڑھنے پڑھانے کا شوق ان کے اندر نہیں رہا۔ اس سچے شوق کے نہ رہنے سے ان کے اندر ایک ایسی بری عادت آگئی ہے۔ جو ہمارے بھارت [illegible] ان بچوں کو تباہ کر رہی۔ وہ بری عادت یہ ہے۔ کہ جس وقت پڑھنے والوں کے پاس اخبار یا رسالہ پہنچتا ہے۔ وہ دلچسپ قصے کہانیوں یا دنیاوی لڑائی جھگڑوں کی تلاش اس کے اندر کرتے ہیں۔ اور ان کو پڑھ کر پھر اس اخبار یا رسالہ کو عمر بھر کے لئے ردی کے ٹوکرے میں پھینک دیتے ہیں۔ اصلیت کو چھوڑ کر جھوٹ کا دھیان کر کے ہمیشہ جھوٹ کے غلام ہوئے اندھیرے میں رہتے ہیں۔ اور پرم دکھ بھوگتے ہیں۔ یہ ہمارے دیش کی بہت ہی افسوسناک اور دردناک پتت اوستھا ہے۔ جو ہم کو انسان بننے سے روکتی ہے۔ ہم آپ کو یہ کبھی صلاح نہ دینگے کہ آپ دلچسپ

کرتا۔ وہ منش کہلانے کے لائق نہیں ہے۔ اصلی منش وہی ہے۔ جس کے اندر
منش کے تمام لکشن گھٹتے ہوں۔ منش کا پہلا لکشن وید سمرتی (ستیہ وچار)
دوسرا لکشن سداچار (ویدانوکول قدرتی جیون) تیسرا لکشن پرا اُپکار۔
(اپنے آتما کے سمان دوسروں کا آتما سمجھ کر دوسروں کو بااخلاق بنانا) یہ تین موٹے
لکشن ہیں۔ جن سے پشو اور انسان میں بخوبی تمیز کی جا سکتی ہے۔ ان تینوں
لکشنوں کو سامنے رکھ کر ہر ایک انسان اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھ سکتا
ہے۔ کہ آیا وہ واقعی انسان ہے یا حیوان بہ شکل انسان۔ اس پرکار اپنی اوستھا کو
وچارنے سے بہت کم لوگ اپنے آپ کو انسان کہنے کا سچا دعوےٰ کر سکیں گے +

منش بننے کا پہلا لکشن وید سمرتی (ستیہ وچار) ہی منش پن کی اصلی اور پختہ
بنیاد ہے۔ اس بنیاد کے قائم رہنے سے منش پن قائم رہ سکتا ہے۔ اس بنیاد کے
گرا دینے سے منش منش پن سے فوراً گر جاتا ہے۔ اگر بہ نظر غور ہم ہر ایک انسان کے
جیون کا مطالعہ کریں۔ تو بہت کم لوگ ملیں گے۔ جو نتیہ ویدوں کا سوادھیائے کرکے
اپنے منش پن کی بنیاد پختہ بناتے ہوں۔ ویدوں کا سوادھیائے تو بجائے خود رہا
قریباً تین چوتھائی دُنیا کے لوگوں کو ویدوں سے سخت نفرت ہے۔ ہم ویدوں
کی بڑی بھاری عزت کرتے ہیں۔ ویدوں کو اپنا تین پران سمجھتے ہیں۔ ویدوں کے
بغیر ہم اپنی مرتیو مانتے ہیں۔ ویدوں کے پرچار کو ہم اپنا دھرم تسلیم کرتے ہیں غرضیکہ
ہم ویدوں پر پوری پوری شردھا اور وشواس رکھتے ہیں۔ ہم ویدوں کے سچے
عاشق ہیں جس طرح بغیر معشوق کے دیدار کے عاشق بیمار۔ دُکھی اور پاگل بن کر
اپنے تین پران کھو بیٹھتا ہے۔ اسی طرح سے ہم بھی اپنے سچے معشوق و محبوب وید
کے دیدار کے بغیر بیمار۔ دُکھی اور پاگل بن جاتے ہیں۔ ہم کو تو اصلی مزا اصلی آنند
اپنے معشوق کی سچی سچی باتوں کا اظہار کرنے میں آتا ہے۔ ہمارے اس دعوے کا

ہے۔ اس ستیہ گیان سے سداچار اور پر اوپکار بھی ہو سکتا ہے۔ بغیر اس ستیہ گیان
کے سداچار اور پر اوپکار کی اُمید رکھنا بندھیا استری سے پتر پیدا کرنا ہے۔ جبتک
انسان کے اندر یہ ستیہ گیان نہ ہو۔ وہ کبھی بھی سداچاری اور پر اُپکاری نہیں
بن سکتا۔ اور کبھی بھی سچی خوشی محسوس نہیں کر سکتا۔ مایا یا مادہ کے گیان سے
مادی جسم کی پشٹی کرنے اور دنیاوی جھگڑوں۔ فسادوں اور کاموں میں نقلی
خوشی رہتی ہے۔ برعکس اس کے برہم یا پرماتما کے گیان سے آتما کی پشٹی
کرنے اور برہم ودیا کا پرچار کرنے میں سچی خوشی رہتی ہے۔ جسم کا علم و جسم کی
پشٹی جھوٹ اور آتما کا علم آتما کی پشٹی سچ ہے۔ اس جھوٹ اور سچ سے پشو
اور انسان میں تمیز کی جاتی ہے۔ انسان کے اندر تو ویشیش کر کے اپنے آتما کی پشٹی
کا گیان دھیان رہتا ہے۔ اور پشو کے اندر جسم کی پشٹی کا۔ پشو تو صرف اپنے سکھ
کا خیال کرتا ہے۔ اور اپنے ہی سکھ میں سکھ مانتا ہے۔ لیکن انسان اپنے سکھ
کے ساتھ ساتھ دوسروں کے سکھ کا بھی خیال رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے
کہ پرتیک (ہر ایک) کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔
بلکہ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔ جسم یا صرف اپنے سکھ کا
گیان نقلی خوشی کا بھنڈار ہے۔ آتما یا دوسروں کے سکھ کا گیان اصلی خوشی
کا بھنڈار ہے۔ مورکھ آدمی تو رات دن اپنے ہار سنگار۔ اپنی پیٹ پوجا اپنے
دل کی تفریح۔ اپنے خوش کرنے کے سیر تماشوں میں اصلی خوشی مانتے ہیں۔
اپنے جسم کی پشٹی خوبصورتی اور چمک دمک کو دکھلانے میں اپنی عزت و آبرو سمجھتے
ہیں۔ لیکن دانا آدمی جسم کی پشٹی۔ خوبصورتی۔ چمک دمک کے ساتھ۔ اپنے آتما
کی پشٹی۔ خوبصورتی۔ چمک دمک اور دوسروں کے دکھ کو مٹانے۔ دوسروں کو
بااخلاق بنانے میں اپنی عزت آبرو اور سچی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ یہ مورکھ و

نصیحت آمیز قصّے کہانیوں کو نہ پڑھیں - اپنے دل کا خون کر دیں - اپنے دل کو
مُردہ بنا دیں - دل کے مردہ بنا دینے سے آپ بھی مُردہ بن جاویں - یا آپ دُنیا
کے لڑائی جھگڑوں کا مطالعہ کر کے اُس سے کوئی نصیحت حاصل نہ کریں - یہ
سب کام آپ بے شک کریں - اس کام میں ہم بھی آپ کے مددگار ہیں - ہم بھی
آپ کو مارتنڈ دوارا نصیحت آمیز قصّے کہانیوں اور دنیاوی لڑائی جھگڑوں
کے حالات سے کبھی کبھی خوش کیا کرتے ہیں - یہ آپ بخوبی جانتے ہیں - لیکن
ساتھ ہی ہم آپ کو یہ بھی اُپدیش دیتے ہیں کہ آپ نتیہ اور نیمتک یا لازمی
اور اختیاری دونوں کاموں کا ساتھ ساتھ خیال رکھیں - روزانہ یا لازمی کام
جن کے بغیر ہماری یقینی موت ہے - جن کے بغیر ہم ایک لمحہ بھی نہیں جی سکتے -
ان کو تیاگ کر کے خالی اختیاری کام کو جن کے بغیر ہمارا گذارا چل سکتا ہے - لازمی
کام سمجھ کر رات دن اسی میں مست رہ کر اپنے دین و دنیا کو بگاڑ کر انسان سے پشو
بن جاویں - ٹھیک نہیں ہے +

وید سمرتی - (ستیہ وچار) منش کا اصلی اور نتیہ دھرم ہے - یہی نتیہ کرم ہے - یہی
لازمی ہے - اس کے مقابلہ میں باقی سب کام اختیاری ہیں - جو سب سے پہلے
وید کو پڑھتا ہے - پھر دُنیاوی قصّے کہانیوں اور لڑائی جھگڑوں کا مطالعہ کرتا ہے
وہی نفع میں رہتا ہے - لیکن جو وید کو بھلا کر ناستک بن کر دنیاوی دھندوں
میں سر مارتا ہے - وہ سوائے دُکھ ہی دُکھ کے اور کچھ پھل نہیں پاتا - پُرش کے
ساتھ پرکرتی - مرد کے ساتھ عورت - رام کے ساتھ سیتا - پرماتما کے ساتھ آتما -
برہم کے ساتھ مایا یا دین کے ساتھ دنیا - درحقیقت ویدک نور کے ساتھ تمام
دنیاوی کام مزا دیتے ہیں - بغیر اندرونی ویدک روشنی کے بغیر اندرونی آتما کے تمام
بیرونی جسمانی - مادی - پراکرت ٹھاٹھ پھیکے اور ہیچ ہیں - یہ ویدوکت ستیہ گیان

اپنا بنا لیتا ہے۔ وہی اصلی اور سچی خوشی کو محسوس کرتا ہے۔ تمام دنیا اُسی کے گن گاتی ہے۔ اور اُس کے حیرت انگیز کاموں کو دیکھ کر حیران و پریشان ہوتی ہے۔ اور اس کو ایک نرالی شکتی سمجھتی ہے۔ من کی ایکاگرتا سے قوت حافظہ کو بڑھا لینے اور ایشوری آگیا وید کو فوراً سمجھنے کے یوگیہ بن جانے سے نرالا انسان بنتا ہے۔ ایسا ایک نرالا انسان آج کل لاہور میں آیا ہوا ہے جس کے حیرت انگیز قوت حافظہ کو دیکھ کر لوگ عش عش کر رہے ہیں۔ اس کے دلچسپ حالات سننے سے ہمارے سچے خیالات کی بخوبی تائید ہو جاوے گی۔ آپ اُن کو بغور پڑھیں اور مانیہ ور پنڈت جی کی نصیحت آمیز تقریر اور ہمارے خیالات کی ایکتا کا باہمی مقابلہ کر کے من کی ایکاگرتا کی عظمت کو سمجھ کر اعلےٰ انسان بنیں ✦

عجیب و غریب حیرت انگیز قوت حافظہ ۔ ۱۸۔ اپریل کو ۵ بجے ہندو سبھا لاہور کے دفتر کے باہر کافی حاضرین میں کاٹھیا واڑ کے پنڈت گردھاری لال نے اپنے حافظہ اور یکسوئی کے عجیب کرتب دکھائے جن کو دیکھ کر سب لوگ عش عش کر رہے تھے ✦

سب سے اول پانچ رقوم ایک لاکھ تک کی بولی گئیں۔ کہ ان کو جمع کرنا ہے۔ پھر ایک صاحب نے دو رقوم بولیں۔ کہ ایک سے دوسری کو تفریق کیا جاوے۔ تیسرے صاحب نے ہزاروں تک کی دو رقوم بولیں کہ ان کو آپس میں ضرب دیا جائے۔ اور ایک تیسرے صاحب رائے بہادر گنگا رام صاحب انجنیر نے دو رقوم بولیں۔ کہ ایک کو دوسری پر تقسیم کیا جائے۔ جب رقوم بولی جاتی تھیں۔ تو پنڈت صاحب ایک ایک رقم کو بغور سنتے تھے۔ اور تقریباً چوتھائی منٹ کے اندر اُس کو اپنے دماغ میں بٹھا لیتے تھے۔ جب کل رقوم بولی جا چکیں تو پنڈت جی نے اُٹھ کر جمع تفریق۔ ضرب اور تقسیم کے چاروں سوالوں کی رقوم

دانا۔ حیوان اور انسان کا فرق ہے۔ جو انسان بننے والے کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ یہ وید وکت سچائی یا ستیہ گیان ہے۔ یہی ستیہ گیان ہی سچا وید ہے جو سدا چار اور پر اوپکار کی بنیاد ہے۔ جو بکری سے شیر اور حیوان سے انسان اور انسان سے دیوتا بنانے والا ہے۔

پہلے ہم نے بتلایا ہے۔ کہ وید سمرتی (ستیہ وچار) ہی انسانیت کی پہلی سیڑھی یا بنیاد ہے۔ وید اور سمرتی یا ستیہ اور وچار یا علم و عمل دونوں کے ملاپ سے سدا چار قائم رہتا ہے۔ وید یا ستیہ گیان بغیر سمرتی۔ من۔ وچار۔ یادداشت یا قوت حافظہ کے نکما ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ وید یا ستیہ گیان یا ایشوری علم میں بڑا بھاری بل ہے۔ نیز ایشور کی رچنا کی ہوئی چیزوں کے استعمال میں بڑا بل ہے۔ لیکن جب تک من۔ قوت حافظہ یا سمرتی نہ ہو سو وید یاد نہیں رہ سکتے۔ جو وید گیان کے ساتھ زبردست قوت حافظہ رکھتا ہے۔ وہی دنیا میں حیرت انگیز کام کر دکھاتا ہے۔ تمام دنیا اسی کو پوجتی ہے۔ جو خالی وید وید پکارتا ہے۔ لیکن اپنے من کا خیال نہیں کرتا۔ اپنی قوت حافظہ کو نہیں بڑھاتا۔ وہ کبھی بھی پوجنے یوگیہ نہیں بن سکتا۔ کیونکہ انسان کا اپنا من ہی سچے پرتیم وید سے دور رکھنے والا و تمام برائیاں کرانے والا ہے۔ جو نتیہ ویدوں کا سوادھیائے کرتا ہے۔ اور یوگ۔ ابھیاس سے اپنے من کو ایکاگر کرکے اپنی قوت حافظہ کو بڑھا اور اپنے من کو اپنے بس میں کر لیتا ہے۔ وہی کامیابی کا سچا آنند محسوس کرتا ہے۔ مانا کہ سچی خوشی ویدوں میں ہے۔ لیکن سب سے بڑھکر خوشی ویدانوکول جیون بنا کر من کے بس کر لینے میں ہے۔ من جیتے جگ جیت جس نے اپنے من کو جیت لیا ہے اس نے تمام جگت کو جیت لیا ہے۔ تمام جگت کے سکھوں کا بھنڈار وید ہیں۔ من کو جیت لینے سے جو ویدوں کو جیت لینا ہے۔ ویدوں کو

میں آگے پیچھے کبھی پہلا کبھی چوتھا۔ کبھی تیسرا کر کے بتائے گئے۔ اور ہر ایک نے ترتیب بھی اپنی علیحدہ علیحدہ رکھی۔ جب یہ سب ختم ہوا۔ تو آپ سے پوچھا گیا کہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کو کونسا دن تھا۔ اس کو بھی آپ نے کوئی دو منٹ تک سوچا اور اس کے بعد کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اعداد بولنے کے وقت سے اس وقت تک تقریباً ایک گھنٹہ گذر چکا تھا۔ آپ نے اوّل جمع کی پانچوں رقوم بولیں اور ان کے ساتھ ہی جمع بھی کر دی۔ پھر تفریق کی دونوں رقوم بولیں۔ اور ساتھ ہی اس کا جواب بھی بول دیا۔ پھر ضرب کی دونوں رقوم بولیں۔ اور ساتھ ہی حاصل ضرب بتا دیا۔ اور بعدہٗ تقسیم کی رقوم بولکر ان کا جواب بتلایا۔ کل جواب صحیح تھے۔ اور ہر ایک کے ساتھ خوب تالیاں بجتی تھیں۔ لوگ نہایت خوش اور حیران تھے۔ اس کے بعد پشتو۔ عربی۔ اور پنجابی۔ تینوں زبانوں کے جن میں سے ایک سے بھی آپ واقف نہیں۔ فقرے بول دیئے۔ تلفظ میں کچھ کسر رہی۔ مگر ایک زبان نہ جاننے والے شخص کے واسطے یہ بالکل قدرتی تھا +

اِس کے بعد آپ نے یہ بھی بتلایا۔ کہ گھڑیال اور تالیاں پہلے اتنی بجی تھیں پھر اتنی بجیں۔ غرضیکہ پانچوں بار کی گن دیں۔ اور ان کی جمع بھی ساتھ ہی گن کر بتا دی +

قوت حافظہ کا اصلی کارن من کی ایکاگرتا۔ پنڈت صاحب نے اپنی چند منٹی تقریر میں فرمایا۔ کہ آج کل ماں باپ اولاد کے دشمن ہو کر چھوٹی عمر میں ان کی شادی کر کے ان کے پاؤں میں زنجیر باندھ دیتے ہیں۔ اور پھر اچھے حافظوں کی اُمید کی جاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی پاتنجلی رشی کے احکام کے مطابق من کو ایکاگر کرنے کی کوشش کرے۔ تو وہ اپنے حافظہ کو بہت بڑھا سکتا ہے

دُہرایا اور پُوچھا - کہ یہی ہیں یا اور۔ جب معلوم ہوگیا کہ یہی ہیں - تو آپ کرسی پر بیٹھ گئے - اور اجازت دی - کہ جتنا شور وغل - راگ رنگ چاہو کرو۔ کسی نے باجے سے راگ گایا - تالیاں بھی بجاتے اور بولتے رہے - ایک دو نظمیں بھی پڑھی گئیں - غرض خوب شور ہوا - اس پر لطف کی بات یہ تھی کہ خود پنڈت جی کو لوگ اکساتے رہے - کوئی کہدیتا پنڈت جی وقت ہوگیا ہے - تب پنڈت جی جواب دیتے ابھی اتنے منٹ ہوئے ہیں اتنے باقی ہیں - یہ وہ گھڑی دیکھ کر نہیں بتلاتے تھے - معلوم ہوتا ہے - کہ وہ زبانی حساب کرتے ہیں - کہ کام کہاں تک ہوا ہے - اس کے اندازہ سے ان کو پتہ لگ جاتا ہے - کہ اتنے منٹ ہوگئے ہیں - ۲۰ منٹ کے بعد یہ شور وغل بند ہوا - اور اب دوسرا دور شروع ہوا *

تین اشخاص نے پشتو - عربی اور پنجابی زبانوں کے فقرے جن میں ہر ایک میں ۵ لفظ تھے اپنے پاس لکھ لئے - ایک شخص نے اول ٹن ٹن گھڑیال بجایا - پھر اس کے بعد پشتو والے شخص نے ایک لفظ بول دیا - اور کہا - کہ میرے فقرے کا دوسرا لفظ یہ ہے - اس کے بعد ایک شخص نے تالیاں ایک دو کر کے بجائیں - پھر عربی والے شخص نے کہدیا - کہ اس کے فقرہ کا پانچواں لفظ یہ ہے - تیسرے شخص نے بتلایا - کہ پنجابی کا چوتھا لفظ یہ ہے - ہر ایک لفظ جب بتلایا جاتا تھا - تو پنڈت صاحب قریب چوتھائی منٹ تک سوچتے تھے - معلوم ہوتا تھا - کہ اپنے اپنے خانے کے اندر جو اُن کے روشن دماغ میں بنے ہوئے ہیں اس کو رکھ رہے تھے - اس کے بعد گھڑیال بجا - پشتو والے نے کوئی اور لفظ بتلا دیا - تالی بجی - عربی والے نے ایک لفظ بتلایا - اور پنجابی والے نے بھی بتلایا - اس طرح یہ عمل پانچ بار کیا گیا - مطلب یہ ہے - کہ ہر ایک فقرے کے الفاظ مختلف اوقات

میں رہکر دوسروں کو دُکھ دیتا ہے۔ نیز اس دُکھ سے اپنے من کی برتیوں کو
لگاڑو بگھار دیتا ہے۔ یکسوئی من کے نہ رہنے سے وہ سارے گیان کو کھو بیٹھتا
ہے۔ اور قوت حافظہ کے کھوئے جانے کا نام ہی مرتیو ہے۔ زندگی و موت
کی اصلی علامت قوت حافظہ ہے۔ وید میں من کو جیوتیوں کا جیوتی کہا گیا ہے۔ جو
یوگی من کو قابو کر لیتا ہے۔ وہ بھی جیوتیوں کا جیوتی بن جاتا ہے۔ زمانہ ماضی حال
مستقبل کی خبریں بتا سکتا ہے۔ کوئی راز اُس سے چھپا نہیں رہتا۔ مداری
کے کھیل۔ ہپناٹزم۔ مسمریزم وغیرہ یوگ کے ادنےٰ کرشمے ہیں۔ سچے یوگی کو
وشو کا علم ہو جاتا ہے۔ وہ سنسار کے اندر آنے والے قحط۔ ہیضہ۔ طاعون
وغیرہ دکھوں کو پہلے سے جان لیتا ہے۔ پہلے سے لوگوں کو خبردار کر دیتا ہے
غرضیکہ ہر ایک سُکھ دکھ۔ پرتکھش پر وکھش کا علم یوگی کو ہوتا ہے۔ یوگی سے
بڑھ کر پرا پکاری اس سنسار میں کوئی نہیں ہے۔ یوگی لوگوں کی کمی سے اس
سنسار کے اندر تمام دُکھ پیدا ہو رہے ہیں۔ انسان انسانیت سے گر کر پشو بن
گئے ہیں۔ اگر ہماری پیاری گورنمنٹ۔ اگر دھارمک پر اُپکاری سوسائٹیاں
اگر دیش ہتیشی سماج اپنے تن من دھن کو دوسرے فضول کاموں سے بچا کر
یوگی پُرش بنانے میں خرچ کریں۔ چاروں طرف یوگی پُرش پھیلا دیں۔ تو پھر
تمام برائیاں۔ تمام دُکھ۔ تمام روگ خود بخود دُور ہو جاویں گے۔ یہہ ہر ایک کو بخوبی
یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بغیر یوگیوں کے دُکھ کبھی بھی دور نہ ہو گا۔ تمام دُکھوں کے
دور کرنے کا مجرب نسخہ یوگ ابھیاس سے من کی ایکاگرتا ہے۔ بغیر من کی
ایکاگرتا کے کوئی شخص یوگی نہیں بن سکتا۔ بدھی کی عظمت کا مول کارن من
ہی ہے۔ اسی واسطے شیو سنکلپ من کا بڑا اپکاری نام ہے۔

(باقی آیندہ)

اور اس سے پرماتما کی اُپاسنا بھی بہتر ہوتی ہے۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ میں اگر دغاباز ہوتا تو اس کام کو بھوتوں وغیرہ کے کرتب مشہور کرکے اولیا بنتا۔ مگر میں سب کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ صرف من کی ایکاگرتا ہے +

پیارے بھائیو! بخوبی یاد رکھو۔ قوت حافظہ بہت اچھی چیز ہے۔ اور یہہ قوت سچ کے دھارن کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ دروغ گو را حافظہ نہ باشد جھوٹے آدمی کی قوت یادداشت ماری جاتی ہے۔ تندرستی سچ ہے اور بیماری جھوٹ ہے۔ جتنی اچھی تندرستی ہوگی اتنا اچھا حافظہ ہوگا۔ جتنی زیادہ بیماری ہوگی۔ اتنا حافظہ خراب ہوگا۔ بیمار آدمی پاگل بن جاتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی پاگل سمجھتا ہے۔ قوت حافظہ یا تندرستی حاصل کرنے کے تین مول کارن ہیں +

قوت حافظہ یا من کی ایکاگرتا کے تین مول کارن۔ (۱) برہمچریہ دھارن کرکے وید کو پڑھنا۔ سچ اور جھوٹ کو جاننا۔ سچے اور نیک کام کرنے دیش وسنو کال کا وچار کرکے ساتوک آہار وہار کرنا۔ جھوٹ کے تیاگ سے بری عادتوں کو چھوڑ دینے سے جسم کو تندرست رکھنا۔ (۲) مایا موہ اپاپ کرموں سے پراپت ہوئے دکھوں کا جھوٹا وچار یا چنتا سوچ فکر) کو چھوڑ کر نتیہ یوگ ابھیاس سے من کو ایکاگر بنانا (۳) ستیہ سنگ اربھات وگیانی اور یوگی مہا پرشوں کا نتیہ سنگ کرنا اور اپنی پرجا ارتھات اپنے سے کم عقل نربل دکھی لوگوں کی تن من دھن سے نشکام سیوا کرنا۔ اِن تین مول کارنوں سے انسان کی قوت حافظہ یقیناً بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ نر الا انسان بن کر پنڈت جی ممدوح کی طرح نرالے کام کرکے دنیا کو حیرت میں ڈالتا ہے۔ برعکس اس کے جو برہمچریہ دھارن نہیں کرتا۔ وید پڑھ کر وید انوکول جیون نہیں رکھتا۔ مایا موہ چھوڑ کر نتیہ یوگ ابھیاس نہیں کرتا۔ اگیانی۔ آلسی۔ ابھمانی کاہر۔ پاپی انسانوں کی سنگت

مگر اس کے لئے عین مناسب مترادف "شتر کینہ" ہے۔ "شتر کینہ" بذات خود مرکب لفظ
ہے۔ مگر اس کا مفہوم وہی ہے۔ جو کہ انتقام کا ہے۔ جس شخص نے شتر کینہ کا لفظ
گھڑا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُس نے اُونٹوں کی عادت اور اُن کی بدلہ لینے کی
خوفناک سپرٹ کا بخوبی مطالعہ کیا ہوگا۔ اونٹ کا قاعدہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص
اس کو دق کرے۔ یا بلاوجہ چوٹ لگائے۔ تو وہ اُس چوٹ کو اس وقت تک نہیں
نہیں بھولتا۔ جب تک کہ چوٹ لگانے والے سے اُس کا بدلہ نہیں لے لیتا۔ یہ
بالکل ممکن ہے۔ کہ وہ بظاہر کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہ کرے۔ مگر جس طرح اُس کے
پیٹ میں پانی ایک علیحدہ خانے میں جمع رہتا ہے۔ اور موقع پر اُس کا استعمال کرتا
ہے۔ اسی طرح انتقام کی سپرٹ بھی اس میں پوشیدہ رہتی ہے مگر جب ہی موقع
ملتا ہے۔ وہ بدلہ لینے کے بغیر نہیں رہتا ؎

شتر کینہ کی سچی کہانی۔ اس بات کے سمجھنے کے لئے ایک اُونٹ کا واقعہ پیش
کیا جا سکتا ہے۔ جو کہ افریقہ میں ایک شخص کے پاس تھا۔ یہ اونٹ بڑا خوبصورت
اور قیمتی تھا۔ اس کا مالک اس کو تیل کے کولھو میں تل پیلنے کے لئے جوتا کرتا تھا
ایک دن غصہ میں آکر وہ اُس کو پیٹ بیٹھا۔ اونٹ اس چوٹ کو اس وقت تو پی
گیا۔ مگر موقع کی انتظاری کرنے لگا۔ مالک بھی تاڑ گیا۔ وہ اُس کی طرف سے
بہت محتاط ہو کر رہنے لگا۔ کئی سال گذر گئے۔ مالک نے سمجھا۔ کہ بات گئی آئی
وہ اس کی طرف سے لاپرواہ ہو گیا۔ اُونٹ بھی اس طرح رہنے لگ گیا۔ کہ مالک کو
اس پر کسی قسم کا شبہ نہ ہو۔ سالوں کے بعد ایک دفعہ رات کے وقت مالک اپنے
کارخانہ کے چبوترہ پر سو رہا تھا۔ اور اُس کے کچھ فاصلہ پر کپڑوں کا ایک بنڈل اس
طرح بھیگا پڑا تھا جس کو دیکھ کر گمان ہوتا تھا۔ کہ کوئی آدمی لمبی تانیں سو رہا ہے اتفاق
سے آدھی رات کے وقت مالک کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے دیکھا کہ اونٹ بڑی آہستگی

چہرے کا نہیں بلکہ دل کا عاشق

(سعدی کی ایک منظوم حکایت)

کیا اعتراض اک نے محمود پر — کہ حسن ایاز اور شہ کی نظر
نہ بُو ہو نہ خوش رنگ جس پھُول کا — تعجب کہ بلبل ہو اُس پر فدا
کسی نے یہ محمود سے جڑ دیا — تو غصے کو پی کر یہ اُس نے کہا
کہ عاشق ہوں میں اسکے اطوار کا — نہ خال و خط و چشم و رُخسار کا
سُنا ہے کہ اک روز شہ کا گذر — ہُوا ایسی راہ سے جو تھی تنگ تر
جلو میں تھی اُونٹوں کی بھی اک قطار — گرا ایک کی پیٹھ سے اُس کا بار
وہ صندوق ٹوٹا جو تھا دُر سے پُر — نظر آئے پھر ہر طرف دُر ہی دُر
دیا حکم شہ نے کہ سب لوٹ لیں — بہت تیز اس راستے سے چلیں
یہ سُنتے ہی سب لوٹنے میں رہے — ایاز اک رہا ساتھ بے کچھ کہے
یکایک پڑی اُس پہ شہ کی نظر — تو پُوچھا کہ لایا ہے کیا لوٹ کر؟
کہا میں تو آقا کے ہمراہ ہوں — کہ خدمت کو نعمت سے سمجھا فزوں

اگر تجھ کو بھی قرب منظور ہو
تو اُس سے قریب اور سے دُور ہو

(ادیش لاہور)

نشترکدہ

انتقام عربی زبان کا لفظ ہے۔ گو اس کے معنی بدلہ لینے کے لئے جاتے ہیں

اندھیرے منہ آنکھ کھلی۔ تو اُس نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ اور اس کو ایک میلوں لمبا چوڑا پہاڑ نظر آیا۔ گورو کی بات ضرور ماننی چاہیئے۔ حیران تھا کہ اتنے بڑے پہاڑ کو کیونکر کھا سکتا ہوں۔ اسی حیرانی اور پریشانی کی حالت میں وہ آہستہ آہستہ اُس پہاڑ کی طرف چل پڑا۔ جس قدر وہ اس پہاڑ کے نزدیک ہوتا جاتا تھا اُسی قدر وہ پہاڑ چھوٹا ہوتا جاتا تھا۔ آخر کار جب وہ اس پہاڑ کے بالکل نزدیک آگیا۔ تو وہ بالکل چھوٹا ہو گیا۔ نزدیک پہنچکر اُس نے پہاڑ کو چھوا۔ تو وہ ایک لقمہ کے برابر ہو گیا۔ فقیر اس کو منہ میں ڈالکر کھا گیا۔ وہ بہت ہی مزیدار اور لذیذ معلوم ہوا۔ مگر ساتھ ہی وہ حیران تھا کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ رات کو اُس کے گورو نے دوبارہ اُس کے سامنے آکر اس استعارہ کی اُس کو حقیقت سمجھائی۔ اور بتایا کہ انتقام کی سپرٹ پہاڑ کی مانند ہے۔ انسان انتقام کے جذبہ سے متحرک ہو کر اس قدر کرودھ سے بھر جاتا ہے۔ کہ وہ رائی کو پہاڑ بنا کر طوفان برپا کر دیتا ہے۔ حالانکہ اگر اس تاریکی کے پردوں کو پھاڑ کر دیکھا جاوے۔ تو بات اس قدر چھوٹی نکلتی ہے۔ کہ اگر اس کو پہاڑ کی مانند پھیلانے کی بجائے لقمہ بنا لیا جائے تو ایک خاص حلاوت ملتی ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ لوگ انتقام کے درپے کیوں ہوتے ہیں؟ اس کی وجہ زیادہ تر یہی ہے کہ اُن کے نزدیک چوٹ کے عوض میں چوٹ اور زخم کے عوض میں زخم لگا دینا ہی شانتی دیتا ہے۔ اور ایسا کر کے وہ درحقیقت کسی قدر خوش بھی ہو جاتے ہیں۔ مگر اُن کی یہ خوشی نہایت ہی گندی خوشی ہوتی ہے۔ مانا کہ اس قسم کے انتقام کو بعض مذاہب میں روا رکھا گیا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ ہم کس پر عمل کریں۔ اگر ہم حضرت محمد صاحب کی سپرٹ کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ لگیگا۔ کہ آپ کے نزدیک دانت کے بدلے میں دانت توڑ ڈالنا۔ آنکھ کے بدلے میں آنکھ پھوڑ ڈالنا۔ کان کے بدلے میں کان کاٹ ڈالنا ہی انصاف ہے۔ مگر باوجود اس انصاف کے وہاں بھی ہمیں آخری الفاظ یہی ملتے

سے دبے پاؤں اُٹھا۔ اور چاروں طرف بڑی احتیاط سے نظر ڈالکر کہ مبادا کوئی دیکھ رہا ہو۔ وہ دبے پاؤں کپڑوں کے اُس بنڈل کی طرف چلا جس کو کہ اُس نے غلطی سے آدمی خیال کیا تھا۔ اور بڑے زور سے اُس بنڈل کے اوپر گھٹنے ٹیک کر گر پڑا۔ اور دانتوں کے ساتھ کپڑوں کو پھاڑ کر پُرزے پُرزے کر ڈالا۔ اُس نے سمجھا۔ کہ میں نے اپنے مالک کا کام تمام کر دیا ہے۔ اور انتقام لے لیا ہے۔ وہ بڑے شوق سے اُٹھا۔ اور اپنی جگہ کو چلا۔ مالک یہ تمام نظارہ دیکھ رہا تھا۔ جب اونٹ اپنی جگہ پر چلا گیا۔ تو مالک نے اُٹھ کر اونٹ کے سامنے آکر آواز دی۔ آواز کو سُن کر اور یہ جان کر کہ مالک ابھی زندہ ہے وہ اپنی ناکامیابی پر آگ بگولا ہو گیا۔ اور اُسی وقت دیوار کے ساتھ سر پھوڑ کر مر گیا۔

انتقام کے مفہوم کے سمجھنے کے لئے یہ نہایت ہی مناسب کہانی ہے۔ دُنیا میں ایسے آدمی بکثرت موجود ہیں۔ جن کو اگر کوئی شخص کبھی سہواً یا عمداً ذراسی ٹھیس بھی لگا دے تو وہ انتقام کے مکروہ جذبہ سے جوش میں آکر اونٹ کی طرح اس گھات میں لگے رہتے ہیں۔ کہ موقع پاتے ہی "دشمن" کی ہڈیوں کو چُور چُور کر ڈالیں۔ یہ حیوانی سپرٹ کا اظہار ہے منتقم اپنے شکار کو مار کر سمجھ لیتا ہے۔ کہ اب شانتی مل گئی۔ مگر انتقام کی آگ کو انتقام سے بجھا کر اس قدر شانتی نہیں ملتی۔ مگر یہ ایک نہایت ہی مشکل معاملہ ہے۔ دنیا میں ایسا بہت کم دیکھا جاتا ہے۔ کہ انسان انتقام کی سپرٹ پر فتح پا سکے۔

ایک عابد کی دلچسپ کہانی۔ اس بارے میں ایک عابد کی کہانی بطور استعارہ بیان کی جاتی ہے۔ جو کہ تارک الدنیا ہو کر کسی جنگل میں رہتا تھا۔ ایک دفعہ رات کو خواب میں اُس نے دیکھا۔ کہ میرا گورو مجھ سے کہہ رہا ہے۔ کہ صبح اُٹھنے کے ساتھ ہی تجھے جو چیز سب سے پہلے نظر آئے۔ تو نے اُس کو منہ میں ڈالکر کھا جانا۔ عابد کی

ہیں - سازشیں کی جاتی ہیں - ننگ وناموس پر ہاتھ ڈالا جاتا ہے - اس میں شک
نہیں - کہ منتقم کو اپنے مقصد میں ایک حد تک کامیابی تو ضرور ہو جاتی ہے - مگر وہ
کامیابی اس قسم کی ہوتی ہے - جیسے کوئی شخص مہینوں تک محنت کر کے شراب
خریدنے کے لئے پیسہ جمع کرتا ہے - یہ شراب خریدنے میں تو اس کو کامیابی ہو جائیگی
مگر آخر کار وہ شراب اُس کی گراوٹ کا باعث ہوگی - کچھ ضرورت نہیں - کہ شرابی
کو دھکا دیا جاوے - وہ خود ہی لڑکھڑانے لگ جاتا ہے - اکثر ایسا ہوتا ہے - کہ منتقم
انسان جب انتقام کے تمام ہتھیاروں کو کند پاتا ہے - تو وہ اس نازک چیز پر حملہ
کرتا ہے جس کو کہ ننگ وناموس کے نام سے پکارا جاتا ہے - اس میں شک نہیں کہ
ننگ وناموس سے بڑھکر نازک چیز انسان کے قبضے میں اور کوئی نہیں ہے - جسم
کی حفاظت کے لئے اس قدر مضبوط ہتھیاروں کی ضرورت نہیں ہے - جس قدر کہ
ننگ وناموس کی حفاظت کے لئے ضرورت ہے - یورپ کے تقریباً تمام ممالک میں
زمانہ وسطیٰ میں ننگ وناموس کو بچانے کا ایک ہی طریقہ تھا - جس کو کہ ڈوئل یا خون
گرانے کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا - جب کوئی شخص کسی کی عزت پر حملہ کرتا تھا -
تو فریق ثانی اس کو ڈوئل کے لئے چیلنج کرتا تھا - اور دونوں کا باہمی جنگ ہوتا تھا
جو جیت جاتا تھا - وہی سچا سمجھا جاتا تھا - سچائی کا یہ کوئی سچا معیار نہیں تھا - بلکہ
یہ محض جسمانی طاقت کا معیار تھا - اور یہ طریقہ زیادہ تر اُن ہی لوگوں تک محدود
ہوتا تھا - جو کہ نائٹ کہلاتے تھے - مگر اب نہ وہ نائٹ ہی ہیں نہ ڈوئل ہی ہے
ڈوئل کی بجائے عدالتیں ہیں - لیکن شتر کینہ انسان عدالتوں کی بھی چنداں پروا
نہیں کرتے - الغرض انتقام کی سپرٹ نہایت ہی مکروہ سپرٹ ہے - لیکن ایک ایسا
طریقہ بھی ہے جس کے ذریعہ خاطر خواہ انتقام لیا جا سکتا ہے - اگر اس کا استعمال
کیا جاوے تو دنیا سے بہت سے کشت وخون کی اندھیری دور ہو سکتی ہے - اس

ہیں۔ کہ اگر درگزر کیا جاوے۔ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔ ایک طرف یہ سپرٹ ہے دوسری طرف بھگت مسیح کی سپرٹ یہ بتا رہی ہے۔ کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ لگائے تو تم دوسری بھی اس کے سامنے کر دو۔ اگر کوئی شخص تمہارا کوٹ اتار لے۔ تو تم کرتہ بھی اس کے حوالے کر دو۔ اس کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے۔ کہ تم حفاظت نفس بھی نہ کرو۔ بلکہ اندیشہ و تشویش سے مبرا ہو کر دشمنوں سے بھی پیار کرو۔ بے شک یہ تعلیم بہت ہی نرالی ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا اپنی حفاظت نہ کرنا خود کشی کرنا نہیں ہے۔ کیا انسان محض بھیڑوں کی مانند بن جائیں۔ یا وہ محض ایک لڑھکتے ہوئے پتھر کی مانند ہو جائیں۔ کہ جدھر کسی نے ٹھوکر لگا دی۔ ادھر ہی لڑھک گئے۔ ہرگز نہیں۔ سوال انتقام کا ہے نہ کہ حفاظت نفس کا۔ جو شخص اپنی حفاظت نہیں کر سکتا یا نہیں کرتا۔ وہ کچلا جاتا ہے۔ گائے جیسے بے ایذا جانور کو بھی پرماتما نے اپنے نفس کی حفاظت کے لئے سینگ دے دیئے ہیں۔ مگر گائے ان سینگوں کو انتقام کے لئے کبھی استعمال نہیں کرتی۔ حفاظت نفس اور انتقام میں بڑا بھاری فرق ہے۔ حفاظت نفس کے لئے ہمیں اس وقت ہاتھ اٹھانا پڑتا ہے۔ جبکہ ہم معرض خطر میں ہوتے ہیں۔ اور یہ نہایت ہی مجبوری کی حالت ہوتی ہے۔ ایسی مجبوری میں یہ بالکل ممکن ہوتا ہے۔ کہ ہم دشمن پر کوئی بھی وار نہ کریں۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے اس کے حملہ کو روکتے ہوئے اپنی حفاظت کرتے جائیں۔ مگر ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ دشمن کو تلوار کھینچے ہوئے دیکھ کر ہم اس کے ہاتھ سے تلوار چھین لیتے یا بعض اوقات اس کے ہاتھ کو ہی کاٹ دینے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ تاکہ وہ ہم پر حملہ ہی نہ کر سکے۔ مگر انتقام کے لئے اس قسم کے خوف و تشویش کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ بلکہ انتقام کے لئے منصوبے گانٹھے جاتے ہیں۔ اور موقع کی انتظاری کی جاتی ہے اور کئی قسم کی شرارتوں اور مکاریوں سے کام لیا جاتا ہے۔ دھوکے دیئے جاتے

اور عجیب وغریب ترکیبوں سے راجہ کے دربار میں یہاں تک رسوخ حاصل کیا۔ کہ راجہ نے اُس کو اپنا محرم راز بنالیا۔ ایک دن جبکہ راجہ سو رہا تھا۔ لڑکے کے دل میں پرانی کدورت نے جوش مارا۔ اُس نے میان سے تلوار کھینچ کر چاہا۔ کہ راجہ کی گردن اُڑا دے مگر عین اسی وقت اُس کو اپنے پتا کی نصیحت یاد آگئی۔ کہ "نفرت سے نفرت کو دُور نہیں کر سکتے۔ بلکہ نفرت کو محبت سے دُور کر سکتے ہیں۔" اس نے جھٹ تلوار میان میں کر لی۔ ابھی وہ تلوار میان میں کر ہی رہا تھا۔ کہ راجہ کی آنکھ کھل گئی۔ لڑکے سے پُوچھا۔ کہ یہ کیا کر رہے ہو۔ لڑکے نے آبدیدہ ہو کر اپنی ساری سرگذشت کہہ سُنائی۔ راجہ کے دل پر سخت چوٹ لگی۔ اُس نے سوچا۔ کہ میں نے صرف ایک بیگناہ کا خون کیا ہے۔ بلکہ ایک دھرماتما کو مارا ہے۔ میں اس لائق نہیں ہوں۔ کہ راج کروں۔ اُس نے اپنا اور دوسرے راجہ کا فتح کیا ہوا تمام مُلک اس لڑکے کے حوالہ کر دیا۔ اور خود جنگل کو چلا گیا۔ یہ کتنی بڑی فتح ہے*

انتقام کی مکروہ سپرٹ۔ (کہانی)

انتقام کی سپرٹ کو مکروہ ظاہر کرنے کے لیے شیخ سعدی نے بوستاں میں ایک کہانی لکھی ہے۔ کہ ایک شخص کو کُتّے نے کاٹ کھایا۔ وہ چلاتا ہوا گھر واپس آیا۔ اس کی ایک ننھی سی لڑکی تھی۔ باپ کے گلے سے لپٹ کر پوچھنے لگی۔ "ابا روتے کیوں ہو"۔ ابا جان بولے۔ کہ "مجھے کتّے نے کاٹ کھایا ہے۔" لڑکی بھولے پن سے بولی۔ "ابا! آپ کے بھی تو دانت تھے۔ آپ نے کتّے کو کیوں نہ کاٹا؟" باپ نے لڑکی کو سمجھایا۔ کہ "کتّے نے مجھے کاٹ کر اس بات کا ثبوت دیدیا کہ وہ کُتا ہے۔ اگر میں اُس کو کاٹتا۔ تو میں بھی اس بات کا ثبوت دیتا۔ کہ میں بھی انسان کی شکل کا کُتا ہوں۔ میری انسانیت نے گوارا نہ کیا۔ کہ میں بھی کُتا بنوں۔ اس لئے میں نے اُس کو دانت رکھتے ہوئے بھی کاٹنا پسند نہیں کیا"! کیسی سیدھی سادی کہانی ہے۔ مگر کس قدر سبق آموز ہے۔ زندگی کا سفر طے کرتے وقت ہم مخالفین کے

طریقے کو ایک کہانی کے ذریعہ یوں واضح کیا جاتا ہے :-

مہذب طریقہ سے انتقام لینے کی دو دلچسپ کہانیاں۔ کہانی نمبرا

کسی گاؤں میں ایک نیک دل نامی کسان رہتا تھا۔ اُس کے ہمسایہ میں ہی ایک بدباطن کسان کا گھر تھا۔ ایک دن نیک دل اپنے کھیت کو جوتنے کے لئے جا رہا تھا۔ کہ راستے میں ایک پُل پر سے گزرتے وقت اس کا بیل ندی میں جا گرا۔ اتفاق سے اسی وقت بدباطن بھی اپنے بیلوں کو وہاں سے لیجا رہا تھا۔ نیک دل نے اپنے ہمسایہ سے مدد کی درخواست کی مگر بدباطن دو چار گالیاں سُنا کر آگے چل دیا۔ نیک دل کے دل پر اس بات سے چوٹ لگی۔ اُس نے باآواز بلند بدباطن کو کہا۔ کہ میں تم سے کسی دن انتقام لیکر چھوڑوں گا۔ نیک دل موقع کی تاک میں رہا۔ ایک دن اتفاق سے بدباطن کا بیل اسی ندی میں گر پڑا۔ بدباطن سخت حیران و سرگردان تھا۔ مگر چونکہ اُس کی شرارتوں کی وجہ سے گاؤں کے لوگ اسکے ہاتھ سے تنگ آئے ہوئے تھے۔ اس لئے کسی نے بھی اُس کو مدد نہ دی۔ اتفاقاً نیک دل کا ادھر سے گذر ہوا۔ اُس نے سوچا۔ کہ اب بدلہ لینے کا موقع ہے۔ وہ جھٹ لنگر لنگوٹا کس کر ندی میں کود پڑا۔ اور بدباطن کا بیل باہر نکالنے میں مدد دی۔ بدباطن کے دل پر نیک دل کی اس حرکت کا اس قدر اثر ہوا۔ کہ وہ چلا اُٹھا۔ "نیک دل! تم نے درحقیقت مجھ سے سخت انتقام لیا۔ تم نے مجھے اپنا غلام بنا لیا"۔ انتقام لینے کا یہ طریقہ نہایت ہی عمدہ ہے مہاتما بدھ نے اپنے لڑنے والے بھکشوؤں کو انتقام کے بارے میں اسی قسم کی کہانی سُنا کر اُپدیش دیا تھا۔

کہانی نمبر ۲ - ایک راجہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی۔ "بیٹا! نفرت سے نفرت کو دُور نہیں کر سکتے۔ بلکہ محبت سے نفرت کو دُور کر سکتے ہیں"۔ جب اس راجہ کو نزدیک کے دشمن کے راجہ نے فریب سے قتل کر ڈالا۔ تو اُس کے بیٹے کو سخت جوش آیا۔ وہ اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کے درپے ہو گیا۔ بھیس بدلکر وہ اپنے باپ کے قاتل کے دارالخلافہ میں جا گھسا

(پتی آگیا پالن کرنے کے لئے تمام دُکھ سہنا) قِصّہ ہے۔ کہ ایک گرہستی نے پرم ہنس کبیر جی کے پاس جاکر پرشن کیا۔ کہ مہاراج گرہست میں رہنا اچھا ہے یا اُس کا تیاگ کرنا فائدہ مند ہے۔ کبیر جی بولے۔ کل دوپہر کو آنا تب بتلاؤں گا۔ دوسرے دن وہ جب دوپہر کو کبیر جی کے پاس گیا۔ تو کبیر جی نے اپنے سُوت صاف کرنے کا بُرش سر پر رکھ لیا۔ اور اُس سے کہا کہ تو کچھ بولیو مت نیز جہاں جہاں میں جاؤں۔ میرے سنگ ہی رہیو۔ اُس نے منظور کر لیا۔ کبیر جی اپنی ماں کے پاس پہنچے۔ وہاں اُن کے دونوں پُتر بھی تھے۔ کبیر جی بولے "ماتا جی! میرا بُرش کھو گیا ہے۔ اب میں کپڑے کیسے بنوں گا"۔ ماتا نے کہا "بیٹا! ابھی میں اس کو ڈھونڈ دیتی ہوں"۔ اُنہوں نے برُش تو کبیر جی کے سر پر دیکھ لیا۔ پرنتو اُن کی ماتا و پتر گھر میں خُوب ڈھونڈنے لگے۔ جب ڈھونڈتے ڈھونڈتے پسینے آگئے اور پُتر و ماتا خُوب تھک گئے۔ تو کبیر جی نے کہا "بس بس ماتا جی! رہنے دو۔ میرا بُرش تو میرے سر پر نکلا۔ تم کو بڑا کشٹ ہوا"۔ یہ کہکر وہ اپنی استری کے پاس گئے۔ دیکھا کہ رسوئی تیار ہے۔ اور اُن کی استری بیٹھی بیٹھی اُن کی باٹ دیکھ رہی ہے۔ کبیر جی کی آہٹ سُنتے ہی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور بولی "پران پتی! اسنان کر لیجئے۔ بھوجن تیار ہے"۔ کبیر جی نے کہا۔ ہم اب بھوجن نہیں کرتے۔ ہم کو ایک دوا تیار کرنی ہے۔ سو تم ایک ٹوکری میں چکنی مٹی فلانی پوکھر میں سے لے آؤ (پوکھر ایک میل دُور تھی) گرمی کی تیزی تھی۔ دھرتی۔ آکاش لال پڑ رہے تھے۔ لُو چل رہی تھی۔ لیکن آگیا کارنی استری بڑی خوشی سے مٹی لینے چلدی۔ اور جلدی لیکر لوٹ آئی۔ کبیر جی بولے "پریا! یہ مٹی اچھی نہیں ہے۔ دوبارہ جاکر اور لے آؤ"۔ وہ پھر بڑی خوشی سے جاکر مٹی لے آئی۔ پھر بھی مٹی کبیر جی کی پسند نہ آئی۔ تو وہ استری پھر جاکر بہت جلدی اور مٹی لے آئی۔ لیکن اس دفعہ استری کے پیروں سے خُون بہنے لگا۔ اور وہ بیہوش ہوکر گر پڑی۔ کبیر جی نے

حملوں سے بچ نہیں سکتے۔ کئی دفعہ بہت بُری طرح سے کاٹے جاتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو بچاؤ کا انتظام پہلے کر لینا چاہیے۔ لیکن جب کسی نے دانت مار دیا تو پھر اس کو کاٹنے کے لیے نہیں دوڑنا چاہیے۔ کیونکہ یہ بُری قسم کا انتقام یا تنزکیتہ کی سپرٹ ہے۔ ہاں حفاظت نفس کو کبھی ہاتھ سے نہیں دینا چاہیے۔ کیونکہ ایسا کرنا خودکشی ہے۔

اچھی اور بُری عورت کا خاص وصف

گرہست کا سُکھ دُکھ عورت کے سبب سے ہے۔ اگر گھر میں اچھی پتی برتا عورت ہے تو گرہست سورگ کا نمونہ بن جاتا ہے۔ ورنہ بُری عورت کے سبب سے گھر اُجڑ کر ویران بن جاتا ہے۔ اچھی عورت کے اندر کئی اعلےٰ اوصاف ہوتے ہیں۔ جن کا شمار مشکل ہے۔ لیکن اچھی عورت کا خاص وصف آرام طلبی چھوڑ کر تپسونی بن کر پتی برتا ہونا۔ برعکس اس کے بُری عورت کا خاص وصف آرام طلب۔ آلسن بن کر پتی کی آگیا کے برخلاف چلنا ہے۔ ایسی اچھی یا بُری عورت کے سبب سے گھر آباد یا ویران ہوتا ہے۔ منگل یا جنگل بنتا ہے۔ جن لوگوں کو گرہست کے سُکھ بھوگنے کی خواہش ہے۔ اُن کو چاہیے کہ وہ اپنی عورت کو وِدّیا اور تپ سے سداچارنی بنا دیں ورنہ دُراچارنی عورت کی موجودگی میں گرہست کا تیاگ کرنا ہی اچھا ہے۔ مثال کے طور پر ہم آپ کو ایک اچھی و بُری عورت کا حال سُناتے ہیں۔ جس سے آپ اچھی و بُری عورت کی بخوبی تمیز کر کے ہمیشہ اچھی عورت سے گھر کو سورگ دھام بنا دیں گے۔

اچھی عورت کا خاص وصف وِدّیا (صرف پتی کو جاننا) اور تپ

اور محلے والوں کو پکار کر کہا۔ کہ میری مدد کرو۔ میرا پتی تو پاگل ہو گیا ہے۔ اس پر
اُس کا پتی اپنی استری کو مارنے لگا۔ محلے والوں نے جب یہ حال دیکھا اور
سارا حال سُنا۔ تو اُس کو اُنہوں نے پاگل جانا۔ اور ایک کوٹھڑی میں بند کر
دیا۔ پھر وہ آدمی بڑا شرمندہ ہوا۔ اور دروازہ کھُلنے پر اُس نے اس گھر کو تیاگ
جنگل کا راستہ لیا۔

موجودہ زمانے میں کبیر جی کی پتی برتا اور تپسونی استری کی طرح اچھی عورت
کا ملنا بہت مشکل ہے۔ آج کل کی عورتوں میں جھوٹی وِدّیا اور جھوٹی نمائش بڑھ
رہی ہے۔ اور ان کے اندر بجائے رُوحانی سنسکاروں کے مادی سنسکار گھر کر
رہے ہیں۔ اور وہ دن بدن جھوٹے شوق اور جھوٹی نمائش کے غلام بن کر
اخلاقی طور سے گر رہی ہیں۔ آرام طلبی۔ سُستی اور جھوٹے ابھمان کے زہریلے
جرم ان کے خون میں ملکر استری جاتی کی عظمت کو خاک میں ملانے لگے ہیں۔
آریہ پُرشوں کو چاہیئے۔ کہ وہ خبردار ہو جاویں۔ ابھی سے استری جاتی کی
باقاعدہ شکشا و رکھشا کا مناسب انتظام کریں۔ ست۔ وِدّیا اور تپ سے اُنکے
گوروکو بڑھا دیں۔ ورنہ بے پرواہی سے انجام میں سخت پشچاتاپ کرنا
پڑے گا۔

اِنسان بننے کا نسخہ

نظم

ہیں تو دُنیا میں بہت سے حیواں — جن کی تعداد بھی ہے بے پایاں

اس کو اُٹھا کر پُچکارا اور کہا " پیا! اس دفعہ مٹی تو تم ٹھیک لے آئی ہو۔ لیکن ایسا کرو
کہ اس مٹی میں سیر بھر گھی ڈالکر اس کو اُسی جگہ پر پھینک آؤ" اس نے بغیر کچھ کہنے کے
ایسا ہی کیا۔ اس پر کبیر جی بڑے خوش ہوئے۔ اور اُس گرہستی سے بولے۔ کہ اگر تیرا
کٹمب بھی ایسا ہی ہے۔ اگر تیری ماتا پِتر۔ اور استری تیری آگیا کے پالن کرنیوالے
ہیں۔ اگر تیری استری میری استری کی طرح پتی برتا اور پرم تپسونی ہے۔ تو پھر گرہست کرو ورنہ
گرہست کو تیاگ دو۔ اب اُس گرہستی کی دُراچارنی استری کا حال بھی بغور سُنئے +

بُری عورتوں کا خاص وصف اگیان (اپنے پتی کی بے عزتی)

اور آلس (آرام طلبی)۔ جب وہ گرہستی کبیر جی سے اس کی اپنی پتی برتا تپسونی
استری کا حال سُن کر اور حیران ہو کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ تو وہ اپنے دل میں
وچار نے لگا۔ کہ میرا اس پر کار کون کہا مانیگا۔ اور تو کوئی میری آگیا مانتا نہیں۔ چلو آج
اپنی استری ہی کی آزمائش کریں۔ یہ سوچکر وہ اپنے گھر کو چلدیا۔ دوپہر کے دو بجے تھے
اس کا دروازہ بند تھا۔ دروازہ پر پہنچکر اس نے استری کو پکارا۔ اور کہا کہ دروازہ
کھولدو۔ اس پر اس نے جواب دیا۔ کہ ذرا دم مارو۔ دروازہ تھوڑی دیر میں
کھولوں گی۔ میں کھانا کھا رہی ہوں۔ اس نے جب بہت شور مچایا۔ تو پھر اس نے
دروازہ تو کھولدیا۔ لیکن جھنجھلا کر کہا۔ تم تو مجھے سُکھ سے کھانا بھی نہیں کھانے دیتے
وہ بولا۔ پیاری! میں نے ایک دوا بنانی ہے۔ تم مجھ کو فلانی پوکھر میں سے مٹی لادو۔
اس نے اوتر دیا۔ یہ کام استریوں کے کرنے کا نہیں ہے۔ تم مرد ہو۔ تم خود مٹی لے آؤ۔
اس پر اس نے پھر استری سے بُرا بھلا کہا۔ تو وہ بڑبڑاتی ہوئی چلدی اور آدھا گھڑا
مٹی کا لے آئی۔ اور آکر کھاٹ پر گر گئی۔ اس کے پتی نے سوچا کہ اب دوبارہ تو یہ
مٹی لادیگی نہیں۔ اس سے اس نے وچار کر کہا۔ اچھا اس دفعہ اس میں سیر بھر گھی
ملا کر اس کو اُسی جگہ پر پھینک آؤ۔ وہ استری یہ سُنکر جھٹ پٹ چھت پر چڑھ گئی۔

جس کو حیوان سے بنتا ہو انسان | چاہیئے اُس کو لینا وِدّیا دان
ست دھرم پا کے اُس پہ ہو عامل | تا مُئے مو کش اور ہووے کلّیان
یہ ہی نسخہ ہے ایک لاثانی | اِس سے بنتا ہے وہ ستوا انسان
ہے یہ مسئلہ دقیق تا ہم گل | دریا قطرہ میں ہو گیا پنہان
سوچنے والے خوب سوچیں سمجھیں | ہیں کوئی روز یاں سبھی مہمان

کام ایسا کریں کہ آخر کو
نام دُنیا میں ہو سدا تاباں

(از پی ڈی گل مصنّف کتب متعدد نراین گڑھوی)

ملیریل فیور یعنی موسمی بخار

(سلسلہ کیلئے دیکھو مارتنڈ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء)

(از ڈاکٹر گردھردت صاحب ڈیمانسٹریٹر اناٹومی لاہور میڈیکل کالج)

پیشتر ازیں چند طریق مچھروں سے بچنے کے لئے لکھے گئے تھے۔ اب اصل انسداد ملیریا کا لکھا جاتا ہے÷

کونین۔ کونین کو مرض ملیریا کے علاج کے لئے برتا جاتا ہے۔ اور یہ دوائی جراثیم کو خون میں مار دیتی ہے۔ مفصلہ ذیل باتوں کا کونین کو ملیریا میں استعمال کرنے کے لئے خیال رکھیں:۔

(۱)۔ اس کی مناسب خوراک۔ (۲)۔ اس کے استعمال کا ٹھیک وقت (۳)۔ کونین کا بہت ہی اچھا مرکب اور وہ جو کہ بہت ہی محلل ہو۔ (۴)۔ ایسے

خورد سے خورد تر کہ جن کو — چشم سے دیکھنا نہیں امکان
خورد بیں پاس ہو تو دیکھیں ہم — ورنہ رہتے ہیں نظر سے پنہاں
اور بلند و بلند تر اعلےٰ — مثل فیل و شتر و یا بن بان
اور بھی سینکڑوں ہزاروں ہیں — بہتریں لیک سب میں ہے انسان
کہتے ہیں اس کو اشرف المخلوق — کہتے ہیں اسکی ہے نرالی شان
کہتے ہیں اس کو شکل من موہن — کہتے ہیں اس کو بہتریں حیوان
کہتے ہیں اس میں خاص طرح پر — نور نیکی سمایا ہے یزدان
کہتے ہیں اس کو ایشور کا روپ — کہتے ہیں اس کو کل جہاں کی جان
ہے بھی سچ گر نہ ہو یہاں جن — خاک ہو شان گلشن امکان
لیک وہ کیا صفات ہیں ایسی — لیک وہ کیا ہیں اس میں بہتریان
کھاتا پیتا ہے وہ تو اس میں کیا — کھاتے پیتے تو ہیں سبھی حیوان
ہگنا اور موتنا بھی سب جانیں — فعل اسکے لئے یہ ہیں آسان
اور جو رکھتا ہے قوت جماع وہ — تب بھی قوت یہ سب میں ہے یکساں
گر وہ سوتا ہے چین کرتا ہے — یا کہ کرتا ہے اپنی سنتان
گر وہ روتا ہے غم سے ہو غمگیں — یا کہ ہوتا ہے بعض دم فرحان
تب بھی اس میں نہیں فضیلت کچھ — اور نہ اس کا بلند پایہ ہے ان
کیونکہ یہ فعل سب ہی کرتے ہیں — ہو چرندہ کہ پرندہ اسے جان
اصل میں دھرم ہی ہے ایسی چیز — جس سے بنتا ہے بندۂ ذیشان
دوسرے عقل اس کی ہے افضل — جس سے ہوتے ہیں بہت سے سامان
زیور علم سے یہ بڑھتی ہے — اس سے ہوتا ہے ست دھرم کا گیان
پس نہیں جس کو دھرم سے ہے پیار — ہے وہ حیوان اور نرا نادان

کو پُر کرا کر پکی کم گہری نالیاں تیار کرائی جا دیں۔ عام طور پر لوگ اُن اضلاع میں
جن میں نہر پہلے پھیل جاتی ہے۔ بہت ہی ملیریل فیور میں مبتلا ہوتے ہیں +

(ب)۔ **عارضی سالانہ انتظام**۔ جب دلدلوں اور دیگر پانی کے اکٹھا
ہونے کی جگہوں کا مستقل طور پر انتظام نہیں کیا جا سکتا۔ تو Mosquito Brigades
بنانے چاہئیں۔ ایک برگیڈ میں ۶ قلی ہوں۔ اور ایک جمعدار
ہونا چاہیے۔ ایسے کئی گروہ ہوں۔ اِن گروہوں کے فرائض حسب ذیل ہونے
چاہئیں +

(۱)۔ ہر ایک گھر کے صحن کو باقاعدہ ہفتہ وار دیکھا کریں۔ اور اُس گڑھے کو
بند کرا دیں۔ جس میں مچھر یا اُن کے انڈے نشوونما پا سکتے ہیں۔ (۲)۔ اگر گڑھے یا پانی
کے تالاب کو جس کو بند نہیں کیا جا سکتا تو اس میں مٹی کا تیل ڈالیں۔ (۳) ٹوٹے ہوئے
برتن۔ ٹین۔ بوتلوں کو نکال ڈالیں۔ جن میں پانی جمع ہو سکتا ہے۔ اور مچھر رہ سکتے
ہیں۔ (۴)۔ وہ لوگوں کو ہدایت کریں۔ کہ مچھروں کے انڈوں کو کس طرح سے زائل
کیا جا سکتا ہے۔ (۵)۔ وہ سپرنٹنڈنٹ کو اس آدمی کے احاطہ کی اطلاع دیں جس کے
صحن میں بہت کثرت سے مچھر پائے جاتے ہیں۔ (۶)۔ موسم برسات میں اُن کا یہ
کام ہونا چاہیے۔ کہ تمام اس پانی کو جو کہ کئی دن جمع رہ سکتا ہے۔ نکالنے کی کوشش
کریں۔ (۷)۔ مچھروں کو اصطبلوں اور گھروں میں گندھک کی دھونی سے ماریں +

(ج)۔ **مچھروں کو ہلاک کرنے والی اشیاء**۔

(۱)۔ **پٹرولیم اور تمام تیل**۔ جب کسی جمع شدہ پانی کی سطح پر ڈالے
جا دیں۔ تو وہ ایک قسم کی پانی اور ہوا کے درمیان دیوار کی طرح کام کرتے ہیں۔ اسلئے
وہ مچھر آکسیجن کے نہ ملنے کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ مگر بعض اوقات ایسی جگہوں پر
جہاں جمع شدہ پانی لوگ یا مویشی پیتے ہیں۔ مٹی کا تیل جو کہ زہریلا ہوتا ہے ڈالنا

انسانوں کا خیال رکھیں۔ جن کے لئے کونین مضر ہے۔ مثلاً جن کو کانوں کی کوئی تکلیف ہو۔
حفظ ماتقدم کے لئے سب سے اچھی بات یہ ہے۔ کہ کونین ہر روز شام کو قریب ۵ گرین کے موسم ملیریا میں لی جاوے۔
عوام میں کونین کے استعمال کے لئے بہت مشکلات پیش آتی ہیں۔ وجوہات حسب ذیل ہیں:۔
(۱)۔ بہت سے ہندوستانیوں کو کونین کے نام سے نفرت ہے۔ (۲)۔ دیسی آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں۔ جو یہ جانتے ہیں۔ کہ گربہ کشتن روز اوّل باید اور وہ دوائی تب استعمال کرتے ہیں۔ جب بیمار پڑ جاتے ہیں۔ اور یہ اکثر ناممکن ہوتا ہے۔ کہ ان کو دوائی حفظ ماتقدم کے لئے کھانے پر آمادہ کیا جاوے۔
(۳)۔ بچوں کو جو زیادہ ترملیریا پھیلانے کا سبب ہوتے ہیں۔ کونین دینا نہایت ہی مشکل ہوتا ہے۔
ان مشکلات کو دُور کرنے کے لئے مفصلہ ذیل باتیں ضروری ہیں۔
(۱)۔ پبلک کی کونین سے نفرت ہٹائی جاوے۔ (۲)۔ یہ خیال لوگوں کے دل میں جمانا چاہیئے۔ کہ گربہ کشتن روزِ اوّل باید (۳)۔ کونین کا کوئی بے ذائقہ مرکب بچوں کے لئے استعمال کریں۔ مثلاً یوکونین یا ٹینیٹ آف کونین۔ (Tannate of Quinine)۔ (۴)۔ کونین کو مکسچر کی شکل میں دینا چاہیئے یعنی حل شدہ ہو۔ ورنہ بے فائدہ ہوتی ہے۔
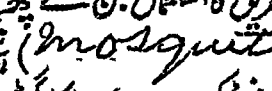
مچھروں اور اُن کے انڈوں کو زائل کرنیکے طریق۔ (الف) **مستقل طریق** (۱)۔ اُن کے نشوونما پانے والی جگہوں کا خاتمہ کر دیں۔ یعنی پانی کے نکاس کا انتظام کریں۔ گندے تالابوں کو مٹی کنکر سے بھر دیں۔ (۲)۔ کچی نالیوں

سچّی ہمدردی

سچّی ہمدردی کی تعریف یہ ہے - کہ جس کا ساتھ دیجیے - جس کو اپنا متر بنائیے - اُس سے پوری پوری محبت کیجیے - اور دُبدھا میں نہ رہیے کیونکہ دُبدھا سے نہ مایا ملتی ہے اور نہ رام - پریتم میں چت کی ایکاگرتا سے مایا اور رام دونوں ملتے ہیں +

معزز خریداران مارتنڈ سے ہماری عرض ہے - کہ وہ سچّی ہمدردی سیکھیں - دُبدھا میں نہ رہیں - دُبدھا میں اپنا اور دوسروں دونوں کا کام بگڑتا ہے - ایکتا میں دونوں کی بھلائی ہے - اگر آپ مارتنڈ کو باقاعدہ پڑھتے ہیں - اگر آپ کے دل میں مارتنڈ کی سچائی کا کامل یقین ہے - اگر آپ سمجھتے ہیں - کہ مارتنڈ اودیا اندھکار و بداخلاقی - پاپ کے دُور کرنے اور استری پُرش کو قدرشناس اصلی منش بنانے میں رات دن کوشش کر رہا ہے - اگر آپ مارتنڈ کو اپنا سچا متر جانتے ہیں - اور اُس سے سچّی ہمدردی رکھتے ہیں - تو پھر آپ کا فرض ہے - کہ آپ دُبدھا کو چھوڑ کر مارتنڈ سے پوری پوری محبت کیجیے - خود باقاعدہ خریدار رہیے - اور ساتھ ہی اس کے دوسروں کو بھی اس کا خریدار بنائیے - دوسروں کو بھی مارتنڈ پڑھائیے یا سُنائیے - دوسروں کو بھی امرت پان کرائیے - دوسروں کا بھی اخلاق سُدھارئیے - تاکہ آپ کے دین و دُنیا دونوں سُدھریں - جب تک آپ سچا ہِت نہ رکھیں گے - دوسروں کو

ناممکن ہوتا ہے۔ (۲) - چند اقسام کی مچھلیاں جو کہ کھانے کے قابل نہیں ہوتیں چونکہ چھوٹی ہوتی ہیں مچھروں کے لئے مہلک ہوتی ہیں - اور تالابوں وغیرہ میں جہاں پانی جمع ہوتا ہے - مچھروں کو کھا جاتی ہیں ✤

(د) - انسداد ملیریا کا بستیوں میں - بستیوں میں ملیریا کا انسداد نہایت ہی ضروری ہے - کیونکہ ملیریا سے ۳/۴ بیمار بستیوں میں ہوا کرتے ہیں۔ اگرچہ اصول وہی ہیں - جو کہ دیگر جگہوں کے لئے بیان کئے گئے ہیں - بستیوں کے لوگ نہ ہی صرف غریب ہوتے ہیں - بلکہ حفظ صحت کے اصولوں سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں - اس لئے اُن طریق کا استعمال جن سے مچھر نہ کاٹ سکیں - مثلاً (Mosquito Proof Houses) پنکھے یا مچھروں کو مارنے والی ادویات کا استعمال عام طور پر غیر ممکن ہے - ملیریا کا گھٹنا صرف بیماروں کے گھٹانے اور مچھروں کے گھٹانے سے ممکن ہے - اس کے لئے تعلیم یافتہ آدمیوں کو ہدایات کی جاویں - کہ وہ دیگر آدمیوں کے صحت کا خیال رکھیں - اور چند ایک سفری ہسپتال بنائے جاویں - یا جو کہ گورنمنٹ نے اپنی مہربانی سے بنا دیئے ہوں جن کا کام کونین بانٹنا ہونا چاہیئے - حفظ صحت کے لئے موٹے موٹے اصول چھوٹے بچوں کی ٹیکسٹ بکس میں لکھے جاویں تاکہ وہ پڑھ سکیں - چنانچہ پرائمری جماعتوں میں ایسا کیا گیا ہے ✤

لوگوں میں ملیریل فیور کے اسباب اور اُن کا علاج بذریعہ کونین کے رسالہ چھپوا کر مفت تقسیم کئے جاویں - نالیوں وغیرہ کا خاص طور پر انتظام کیا جاوے - پانی کے نکاس کا انتظام کیا جاوے - اور بستی سے پرے سو گز کے فاصلہ پر کاشت ہونی چاہیئے ✤

خریدار نہ بنائیں گے ۔ مارتنڈ کے پریم سرکل (دائرہ) کو وسیع بنانے میں ہمارا ہاتھ نہ بٹائیں گے ۔ تب تک نہ ہماری ہمت بڑھے گی ۔ اور نہ ہم مارتنڈ کی زیادہ بہتری سوچ سکیں گے ۔ اور اس ادھوری کیس پکس میں آپ اور ہم دونوں نقصان میں رہیں گے ۔ سچ تو یہ ہے ۔ کہ ایک ایک دو گیارہ ۔ آپ اور ہم یا رُوح اور جسم دونوں کے ملاپ سے دس گنا طاقت بڑھ جاتی ہے ۔ ہم اپنے فرائض کو بخوبی سرانجام دیں ۔ اور آپ اپنے فرض کو بجا لاویں پھر دیکھیں ۔ کہ کس طرح جلدی اُنتی ہوتی ہے ۔ ہم چاہتے ہیں ۔ کہ مارتنڈ میں بخوبی زندگی اور پران آجاویں ۔ تاکہ دوسروں کو زندہ کرنے میں کامیاب ہو +

اب ہم یک طرفہ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں ۔ یا تو مارتنڈ مارتنڈ (سورج) بن کر سارے جہان میں چمکے ۔ سارے جہان کو زندگی اور پران دیکر دُکھوں سے چھوڑا دے ۔ ورنہ اپنی ہستی کو مٹا دے ۔ تاکہ کوئی اس کا نام لیوا نہ رہے ۔ اب ہم اس انتظار میں ہیں ۔ کہ کون ہماری اس تُچھ آواز کو بغور سُننا ہے ۔ کون ہمارے پیارے مارتنڈ کا سچا ہمدرد ہے ۔ ہمت مرداں مدد خدا ۔ ہمت کے آگے کوئی مشکل نہیں ہے ۔ اگر ہر ایک خریدار صرف ایک دو خریدار ہر مہینے بنا لینا اپنا فرض جان لے ۔ تو پھر کیا کہنا ؟ واہ واہ ہے +

سب کا سیوک

ایڈیٹر مارتنڈ لاہور

خوشخبری

عالیجناب آنریبل مسٹر جے سی گاڈ لے صاحب بہادر ایم۔اے سی ایس۔آئی ای۔ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم پنجاب نے "ٹمپرنس میگزین" کی سرپرستی ہی منظور نہیں فرمائی بلکہ اس کے لٹریچر، طرز بیان، انشا پردازی اور نفس مضمون کو اخلاقی، ادبی اور مفید عام سمجھ کر نہ صرف ایک معقول تعداد کی خریداری ہی منظور فرمائی ہے بلکہ جملہ ڈپٹی کمشنر صاحبان ڈویژنل انسپکٹران مدارس، اعلےٰ افسران کالج ہائے سرکاری و مدارس و منتظمان امدادی و غیر امدادی، مصدقہ مدارس کے نام سرکلر ۱۶؎ مسلسل نمبر ۹۴۸ مجریہ ۱۹ فروری ۱۹۱۵ء میں عام طور پر سفارش فرمائی ہے۔کہ رسالہ ٹمپرنس میگزین اُردو و پنجابی جو ماسٹر سنت سنگھ امرت سر سے ماہواری شایع کرتے ہیں۔اور جس کا سالانہ چندہ عہ ہے۔طبقہ سکنڈری مدارس کے (درجہ مڈل و انٹرنس) ریڈنگ روم کے واسطے خرید اجائے ✚

ملاپ

وچاروان لوگ سب جانتے ہیں کہ اس وقت دولیش اگنی نے کس طرح چاروں طرف اندھیر مچا رکھا ہے۔اس وقت ملاپ کی کتنی بڑی ضرورت ہے۔موجودہ زمانہ کی اس اشد ضرورت کو محسوس کر کے مہاشے رام لال صاحب سبھاسد آریہ سماج لاہور نے ایک دلچسپ رسالہ ملاپ اگلے ماہ سے نکالنے کا ارادہ کر لیا ہے۔سالانہ چندہ عہ ہے۔جلدی ایڈیٹر صاحب ملاپ لاہور روڈ لاہور کے پاس درخواستیں بھیجدیں۔تاکہ اس پوتر یگیہ میں دیر نہ ہو ✚

لجاوتی
راجکماری
میری مراد پوری ہوگئی
راجکماری - بہن لجاوتی - تم آج کیوں اداس ہو - تم کو کیا دکھ ہے +
لجاوتی - بہن جی - میں بہت دکھی ہوں - مجھے ماہواری حیض کھلکر نہیں آتا - بلکہ درد سے آتا ہے - ساتھ ہی کمر میں بھی درد ہوتا ہے اور نیز سر چکراتا رہتا ہے - ان دکھوں کے کارن اولاد سے بھی محروم ہوں +
راجکماری - پیاری بہن جی مت گھبرایئے تردد دور کیجئے - میری بھی پہلے ایسی ہی حالت تھی - لیکن
اب استری جیون وٹی کے باقاعدہ استعمال سے میری مراد پوری ہوگئی ہے - میری گود میں لال کھیلتا ہے تم بھی فوراً آنند بھنڈار
لاہور سے استری جیون وٹی کی ۲۴ گولی ایک روپیہ کو منگوا کر استعمال کرو تمہاری سب شکایات رفع ہو کر مراد بر آئیگی میری
اس نیک صلاح کو مانو - اگر اعتبار نہ ہو - تو ۵ ر کے ٹکٹ بھیجکر ۹ گولی بطور نمونہ منگوا کر تجربہ کر دیکھو - مینیجر آنند بھنڈار لاہور

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
ویدک دھرم اور سائنس	۸ر	قدرتی علاج	۱۰ر	کلید صنعت	۳ر
متفرق		ہمیریت	۳ر	زندہ کرامات	۸ر
مرہٹوں کا عروج	۱۲ر	گلدستہ مضامین	۴ر	سچا آریہ	۳ر
ہندو قوم مرہی ہے	۲ر	مہاتما راجہ رام موہن رائے کا جیون چرتر	۴ر	رتن بے بہا	۳ر
بچوں کی تربیت	۵ر	مہرشی دیبندر ناتھ ٹھاکر کا جیون چرتر	۴ر	راجپوت جیون سندھیا	۷ر
آریہ عظمت	۱۲ر	گلدستہ اخلاق	۳ر	آریہ گائن جلد دوئم	۸ر
جیون چرتر سوامی رام تیرتھ باتصویر	۶ر	ایشور کا مذہب	۴ر	پرتھی راج راسہ	عہ ۴ر
سیتا بن باس باتصویر اردو	۵ر	کامل سنیاسی یا اسرار سیہ	۱۲ر	بھگوت گیتا منظوم	۴ر
جیون چرتر پنڈت گورودت	۱۲ر	خزانہ حکمت یا آئینہ روزگار	۴ر	بھگوت گیتا اردو مترجم و تصویر	۴ر
عورت کی بزرگی	۴ر	سورگ کی سیڑھی	۳ر۰	پنچ گرنتھی اردو	۴ر
مہابھارت شوق	عہ ۴ر	آریہ جیون	۴ہہ	گیان پرکاش	۸ر
ذکار تشنکشا	۶ر	مکتی کا ستیہ گیان اردو	۴ر۰	جیون چرتر پرمہنس سوامی رام کرشن	۶ر
براہمن آرین تہذیب	۵ر	" " ہندی	۶ر	سوامی دویکانند	۸ر
نل دمینتی	۶ر	یوگی	۴ر	دنیا کے نو مہاپرش	۵ر
جیون تشکشا	۲ر۰	بھوجن ودھی اردو	۳ر	ہندو عظمت کا آخری نظارہ	۳ر
خونی بلا	۶ر۰	اپدیش منجری	۷ر	رامائن سار	۳ر۰
محافظ مستورات	۵ر	ستیہ اپدیش	۴ر	روحانی عروج	۸ر
ہم کس طرح اپنا جسم خوبصورت بنا سکتے ہیں	۸ر	ادھم پرکاش	۴ر	منوسمرتی اردو	۸ر
امرت جیون	۸ر	نوجیون ودیا ہندی	عہ ۸ر	شریمد بھاگوت اردو	سے ر
آنند جیون	۴ر	لڑکا یا لڑکی	۴ر	شاہی لنگر خانہ	۱۰ر

ملنے کا پتہ — امرت جیون پستکالیہ لاہور

چندر پربھا
ہر ایک شخص خوبصورتی کو چاہتا ہے۔ خاصکر جلال و جمال والا خوبصورت چہرہ
ہی اقبال و تندرستی کی نشانی ہے۔ بدصورت چہرہ سے نحوست ٹپکتی ہے۔ اگر آپ کو
خوبصورت تندرست و بارعب بننے کی سچی خواہش ہے تو ہماری چندر پربھا کا استعمال کیجئے
اس کے باقاعدہ حسب ہدایات استعمال کرنے سے چہرہ کے بدنما داغ۔ دھبے۔
چھائیاں۔ تھیم وغیرہ تمام بدصورتی کے نشان دور ہو کر چہرہ کا رنگ و روغن نکھر
آتا ہے۔ رخسارے گلاب کے پھول کی طرح ملائم و لال بن جاتے ہیں۔ اور چہرہ چاند کا ٹکڑا نظر
آتا ہے۔ خاصکر عورتوں کے لئے یہ نعمت بے بہا ہے۔ اس کی خوبیوں کی نسبت ہمارے
پاس کئی تعریفی خطوط آ چکے ہیں۔ مثلاً ایک تازہ سرٹیفکیٹ یہ ہے۔ شری جان جگلال
گپتا فورمین ماسٹر مڈل سکول مقام مرچپور تحصیل ہانسی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی چندر پربھا
کی ڈبی چار عدد پہنچی جس کی ہم نے اور ہمارے چند دوستوں نے آزمائش کی تو بہت
مفید ثابت پایا۔ اور چہرہ چند ہی روز میں بارونق اور خوبصورت نکل آیا۔ اور تمام
پھنسیاں و تھیم وغیرہ جاتے رہے۔ جو تعریف کہ اس کی آپ نے اشتہار میں کی اس سے دو چند
وصف اس کے اندر موجود ہیں۔ آپ دیگر اشتہار بازوں کی طرح سے جھوٹ بولکر لوٹنا نہیں چاہتے
بلکہ اپنی سچائی کا پردہ کھولکر عام پبلک کو دکھاتے ہیں۔ میں اپنے دوستوں سے پرزور سفارش
کرتا ہوں کہ جس قدر بھی چندر پربھا کی تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔ زیادہ تعریف فضول
آپ کو آزمائش کرنے سے پتہ لگ جاوے گا۔ قیمت فی ڈبیہ ٹین والی ۸ر چار نگ کی
ڈبی میں ۱۱ر علاوہ محصولڈاک
المشتہر منیجر آنند بھنڈار لاہور

نیا خون پیدا کرنے اور زندگی حاصل کرنیکا اُتم ذریعہ بزرگوں کے جیون کا مطالعہ ہے

کوئی ہندو گھرانہ ان متبرک کتب سے خالی نہ رہے

اگر آپ کو اپنے بزرگونکی اعلیٰ عظمت و شان و شوکت پرانے بہادروں کی بہادری کے کارنامے اور پراچین رشی منیوں کے گُن کرم سبھاؤ غرضیکہ پُرانے مہاتماؤں کے مہتو سمجھنے اور اُن کے نقش قدم پر چلنے اور آنند بھوگنے کا شوق ہے اور پُرانے بزرگوں کی بڑی بڑی دلیریوں اور بہادریوں کو سُن کر خود دلیر اور شیر مرد بننا اور اُن کی اُتم سنتان کہلانا چاہتے ہو۔ تو مفصلہ ذیل کتب کو ضرور ملاحظہ فرمایئے اُنکے مطالعہ سے آپکے اندرون بدن نیا خون پیدا ہوگا اور زندہ دل حاصل ہوگی۔

مہاتما راجستھان مجلد دو جلدوں میں ۱۱۸۰ صفحوں پر قیمت ۔۔ ۔۔ ۶ر
مہابھارت اُردو مکمل ۸۴۶ صفحوں پر قیمت ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۶ر
رامائن بالمیکی اُردو مکمل ۱۰۳۴ " " ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۳ر

ان ہر سہ کتب کے یکجا خرید کرنے والوں کو ۱۵ میں سب کتب دی جاویں گی۔
محصول ڈاک علاوہ ہوگا

مہابھارت ہندی دو جلدوں میں مجلد قیمت ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۹ر
ویدک دھرم اور سائنس قیمت ۸ر قانون کرم " ۔۔ ۔۔ ۱۲ر
گنگا بھگوت گیتا معہ تصویر و مہاتم مجلد " ۔۔ ۔۔ ۱۴ر
رتنا دھن آسمان پر جمع کرو قیمت ۶ر روحانی دولت قیمت ۱۲ر

المشتہر

منیجر امرت جیون پستکالیہ لاہور

خالص شدہ سلاجیت آفتابی

ہمالیہ پربت کی نہایت خالص اور لطیف اور حقیقی سلاجیت جو کہ صرف سورج کی گرمی سے شدھ کرکے تیار کی گئی ہے جسکے وید ک حکمت کی کتابوں میں بیشمار فائدے درج ہیں اور جو کہ سالہا سال کے تجربے ٹھیک ثابت ہوئے ہیں چوٹ خواہ نئی ہو خواہ پرانی ہو وہ اسکے استعمال سے فوراً دور ہو جاتی ہے۔ خون تازہ اور صالح پیدا کرتی ہے پرانے سوزاک اور جریان اور پرمیہو دونوں کیلئے نہایت اعلےٰ درجہ کی دوائی ہے کمر درد کو دور کرتی ہے کمزور بدن کو طاقتور بناتی ہے خون صاف کرتی ہے آنکھوں میں روشنی لاتی ہے قوت باہ کے پیدا کرنے میں اکسیر اعظم ہے امساک طبعی کو بڑھاتی ہے۔ احتلام۔ سرعت۔ جریان کو روکتی ہے۔ منی دویرج کو بڑھاتی ہے۔ پتھری اور ریگ مثانہ کو جڑ سے اکھاڑتی ہے۔ پھیپھڑوں کی امراض از قسم کھانسی دمہ سل۔ دق۔ اور سینہ کی دیگر پرانی بیماریوں کو دور کرتی ہے دل اور دماغ کو فرحت دیتی ہے۔ عورتوں کی کمزوری اور سفید پانی کو دفع کرتی ہے حیض باقاعدہ لاتی ہے۔ کمزور بچوں کو فربہ کرتی ہے حمل کی حالت میں اس کا استعمال نہایت ہی مفید ہے۔ بچہ باقاعدہ پیدا ہوگا کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی اسکے استعمال سے قدرتی طور پر حمل اور ویرج (منی) بڑھتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں موسم سرما میں اس کا استعمال نہایت ہی مفید ہے قیمت فی ڈبہ جو کہ سال بھر کے لئے کافی ہے صرف [illegible] ہے +

کلکتہ کے اعلےٰ پولیس افسر کی تازہ شہادت

عالیجناب اے صاحب ایم مکرجی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس محکمہ سی آئی ڈی کلکتہ تحریر فرماتے ہیں گذارش یہ ہے کہ آپکے یہاں کی سلاجیت زبر آ داعہ امراض سینہ دمہ و پرانی کھانسی) ہم نے منگایا تھا اور آپکے کھانے سے ہم کو بہت فائدہ ہوا ہے براہ مہربانی چھ سیتی اور روانہ فرماویں۔ بہت جلد۔ ۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء +

اگر آپ کو یا آپکے کسی دوست کو کبھی شدہ سلاجیت منگانے کی ضرورت ہو تو ذیل کے پتہ سے منگا لیا کریں +

حکیم فتح چند سند یافتہ حکیم حاذق تیج اچاریا مالک سورج پرکاش میڈیکل ہال امرتسر

یہی شدہ سلاجیت مینیجر بارتنڈ سے بھی مل سکتی ہے۔

ادِھ

مارتنڈ کا ستیہ آدرش

وِدّیا (برہم) اور اوِدّیا (مایا) کو جو ایک ساتھ جانتا ہے ۔ وہ اوِدّیا کے گیان سے مرتیو کو پار کر کے وِدّیا کے گیان سے امرت کو پا لیتا ہے (یجروید) ۞

اَوِدّیا کا گیان

سنسار کے اندر گھپ اندھیرا پھیل گیا ہے ۔ یعنی اگیانی لوگ اپنے اندر کے اندھکار کے سبب سے اپنی اصلی نرسنگھ سروپ کو بھول گئے ہیں ۔ اپنے آپ کو بکری سمجھ کر میں میں کرنے لگے ہیں ۔ اپنے آپ سے آپ ہی آتما شنکا لجا بھئے کرتے اور اپنے آپ کو آپ ہی دوش کا دینے و ظلم کرنے کے کارن تین پرکار کے تاپوں اور پانچ پرکار کے کلیشوں سے پاگل ہو رہے ہیں ۔ اس بیاکلتا کو دور کرنا مارتنڈ کا ستیہ آدرش ہے ۞

وِدّیا کا گیان

(۱) اپنے آپ کو مارتنڈ (سورج) فرض کرنے والے سا مانیہ و وشیش کاموں کو خیالی سمجھ کر زندہ در گور انسان (جنگل) سے زندہ دل پریم سروپ نرسنگھ (شیر) بننے اور جھوٹے اندھیرے مشکلات و دکھ کو بے حیثیت سمجھنے کی تعلیم دینا ۞

(۲) مایا (پرکرتی ۔ ترشنا یا پرتنترتا) اور برہم (پرش پراکرتی یا سوتنترتا) کے یوگ سے دکھ اور سکھ سروپ کا گیان کرا کے ستیہ سروپ کے درشن کرانا ۞

(۳) من کے مَل (دوش) وکشیپ (دولیش) اور آورن (دوئی ۔ اندھیرا ۔ بے سمجھی)

اوم

[illegible] علم حاصل کرو [illegible]

جلد ۱۴

مارتنڈ

بابت ماہِ جون سنہ ۱۹۱۵ء

آہا چشمۂ خوشی وید کی کیسی اچھی تعلیم

کلیان مارگ

स्वस्ति पन्थामनु चरेम सूर्याचन्द्रमसा-
विव। पुनर्ददताघ्नता जानता संगमे-
महि॥ ऋ० । मं० ५। सू० ५१॥

ارتھ۔ ہے پرماتمن! کلیان مُکت مارگ پر ہم چلتے رہیں۔ جیسے سوریہ و چاند چلتے ہیں۔ نیز ہم ہمیشہ سہایتا دینے والے۔ کسی کو دُکھ نہ دینے والے اور پُورن گیانی مہان پُرشوں کا سنگ کریں +

برہمچریہ (کرم) برہم ودیا (احسان شناسی) اور برہم دان (پریم یا انشکام سیوا) سے ڈرکر کے منش جنم کی سوتی ہوئی یا چیتن آتما کو جگا کر پریم سروپ (عشق کی آگ) کی تعلیم دینا +

(۴) - ست (شیو) اور چت (پاربتی) کے یوگ آنکٹ پریم سمپند (؟) سے آنند جیون اور دھرم - ارتھ - کام - موکش - پھل - پراپتی سے نربھیتا) کی شکشا دینا +

(۵) - سب منش ایک ہی امرت سروپ کے امرت پتر ہیں - سب کو من (ایک ایشور وچار) وچ (ایک دیو بانی ویدہ) اور کرم (برہم یگیہ میں شرکت) سم (ایک) کر دینے سے ریجاتی کو بلوان بنانے کی سچی صلاح دینا مارتنڈ کا مکھیہ دھرم ہے +

مارتنڈ کے قوانین

(۱) ہر ایک خریدار کو اپنا پتہ صاف و خوشخط لکھنا چاہیئے +

(۲) خریداری مارتنڈ کی شروع کرتے ہی اپنا چٹ نمبر ضرور نوٹ کر لیویں اور تبدیل پتہ وخط و کتابت کے وقت اس چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں - رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۴۴۱ ڈاکخانہ کا نمبر ہے - اس کا کوئی صاحب حوالہ نہ دے +

(۳) - مارتنڈ ہر ماہ کی ۸ تاریخ کو یہاں سے روانہ کیا جاتا ہے - اگر ۲۰ تاریخ تک نہ ملے تو ڈاکخانہ میں رپورٹ کریں - اور ہمیں بھی مطلع کریں +

(۴) اگر کسی امر کا جواب جلدی درکار ہے - تو جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور بھیجنا چاہیئے - بیرنگ خط وصول نہیں کیا جائیگا +

(۵) میعاد خریداری ختم ہونے پر ہر ایک خریدار کے پاس دوبارہ وی پی بھیجا جاتا ہے جن اصحاب کو دوسرے سال کی خریداری کسی سبب سے نامنظور ہوا کرے - وہ مہربانی فرما کر میعاد ختم ہونے سے پیشتر اطلاع دیدیا کریں - تاکہ ہمارا بھی نقصان نہ ہو اور آپ کا بھی بھلا ہو +

شبھ چنتک + مینیجر مارتنڈ لاہور

اندھکار۔ دُکھ اور موت کے سوا باقی کیا رہ جاوے گا؟ سورج اور چاند ہی مادی سرشٹی کے مکھیہ ادھشٹاتا ہیں۔ جس طرح مرد اور عورت کے ملاپ کے بغیر دُنیا کا کوئی کام نہیں چل سکتا۔ اسی طرح سورج اور چاند کے بغیر بھی دُنیا کا کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ مرد کو ہمیشہ سورج کا انوکرن (نقل) کرنا چاہیئے۔ اور سورج کی طرح پرکاش اور تیج سروپ بن کر سنسار کے اندر حرکت حرارت اور آنند بڑھانا چاہیئے۔ عورت کو ہمیشہ چاند کا انوکرن (نقل) کرنا چاہیئے۔ اور چاند کا ٹھنڈا بن کر دُکھ درد اندھیرے میں دل کو شانتی دینی چاہیئے۔ وید بھگوان چونکہ مرد اور عورت دونوں کا کلیان چاہتا ہے۔ اسی واسطے یہی اُپدیش کرتا ہے۔ کہ مرد کو سورج کی طرح اور عورت کو چاند کی طرح پراُپکاری بننا چاہیئے۔ اگر بہ نظر غور حکمت کی رُو سے دیکھا جاوے۔ تو مرد کے اندر قدرتاً سورج کے گن۔ کرم۔ سوبھاو۔ اور عورت کے اندر چاند کے گن کرم سوبھاو موجود ہیں مرد کو چاہیئے۔ کہ وہ سورج کو مد نظر رکھ کر ترقی کرے۔ سورج کی طرح وقت کا پابند اُصول کا پکا ہو۔ برہم چریہ اور برہم ودیا کو حاصل کرے سورج کی طرح تیج اور پرکاش سروپ بنے۔ نیز سورج کی طرح دنیا کو فیض پہنچاوے دین دُکھیوں پر دیا کرے۔ کم عقل اور کم علم لوگوں کو برہم ودیا کا دان دے کسی پر ظلم نہ کرے۔ اس سے اُس کا کلیان ہوگا۔ اسی پرکار عورت کو چاہیئے کہ وہ چاند کو مد نظر رکھ کر ترقی کرے۔ کیونکہ عورت کی ترقی و تنزلی کا باعث چاند ہے۔ اگر چاند کی طرح عورت بھی اپنی قدرتی چال بنا لیوے تو پھر عورت کو کبھی بھی دُکھ نہ ہو۔ عورت کا ہر ایک کام چاند کے حساب سے ہوتا ہے جس طرح چاند اندھیرے کو دُور کر کے چاندنی دیتا اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے اسی طرح سے عورت کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ گھر کے دُکھ درد اندھیرے کو

تشریح

(۱) ۔ کلیان مارگ کی خواہش ۔ اس سنسار میں ہر ایک جیو اپنا کلیان
چاہتا ہے ۔ جانے یا ان جانے کلیان کے واسطے ہاتھ پاؤں ہلاتا ہے ۔ ہر وقت
کلیان ہی سوچتا رہتا ہے ۔ کوئی جیو اپنے آپ کو دکھ میں نہیں ڈالنا چاہتا ہے
ہر ایک جیو کی قدرتی یا سوبھاوک اچھیا کلیان کی پراپتی اور دکھ سے نِورتی
(چھٹکارا) ہے ۔ اسی واسطے پوتر وید منتروں میں پرماتما سے پرارتھنا کی گئی ہے کہ
ہے دیا مے پرماتمن ! آپ ہم پر ایسی دیا کریں ۔ کہ ہم ہمیشہ ایسے سیدھے اور سچے
راستہ پر چلیں ۔ جس سے ہمارا واقعی کلیان ہو ۔ جس سے ہمارے آتما کا گیان
[بڑھے] ۔ جس سے کہ ہم دکھی
نہ ہوں ۔ ہم ایسے چھوٹے اور ٹیڑھے راستے پر کبھی بھی نہ چلیں ۔ جس
راستہ پر چلنے سے ہمارا چال چلن بگڑ جاوے
اور بیمار ہو جاویں ۔ یا جس

(۲) ۔ سورج اور چاند کی طرح پراُپکار مارگ ہے ۔ مذکورہ بالا وید منتروں میں پہلے یہ
اچھیا کی گئی ہے ۔ کہ ہم ہمیشہ
کلیان مارگ پر چلیں ۔ پھر اس
کا اُتر جیون ہی کلیان مارگ ہے ۔ سورج اور چاند کی طرح پراوپکار کا
[جیون] ۔ اچھیا کا حل یہ تبلایا گیا ہے ۔ کہ اگر ہم سورج اور چاند کی طرح پراوپکار
[کا] جیون بنا لیویں ۔ تو پھر ہمارا کلیان ہی کلیان ہے ۔ آدتیہ برہمچاری کو
کبھی کوئی دکھ نہیں ستاتا ۔ دکھ ہمیشہ ان کو ستاتا ہے ۔ جن کے پاس نہ ودیا ۔
نہ تپ اور نہ دان ہے ۔ اور جو پشوؤں کی طرح اس سنسار میں وچرتے ہیں ۔
کون ایسا انسان ہے ۔ جو سورج اور چاند کی ہستی کو محسوس نہیں کرتا ۔
اور ان کے فوائد کو نہیں جانتا ؟ کون ایسا انسان ہے جو سورج اور چاند کے
[مشکل] نہیں کہتا ؟ اگر اس سنسار سے سورج اور چاند کو نکال دیا جاوے ۔ تو پھر

مذکورہ بالا وید منتر میں مہاتماؤں یا ست پرشوں کے تین لکشن بتلائے گئے ہیں۔(۱) سہائتا دینے والے۔(۲) کسی کو دُکھ نہ دینے والے اہنسک (۳) پورن گیانی۔ جو انسان دُکھ سُکھ میں دوسروں کی سہائتا کرتا ہے۔ ساتھ ہی اس کے کسی کو دُکھ یا ایذا نہیں پہنچاتا ہے۔ نیز پرماتما کے نیائے و دیا دھرم کو بخوبی جانتا ہے۔ وہی سچا مہاتما اور ست پرش ہے۔ برخلاف اِسکے ان صفات سے خالی انسان دُشٹ اور مکار ہے۔ اُس کی صحبت زہر قاتل ہے۔ غرضیکہ ست پُرشوں کی صحبت میں رہنے سے ہی انسان کا چال چلن ٹھیک رہ سکتا ہے۔ اسی واسطے پرماتما سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ ہم ہمیشہ سہائتا دینے والے ظلم نہ کرنے والے اور ساتھ ہی عقلمند ست پُرشوں کا سنگ کریں۔ جس سے ہمارا ہمیشہ کلیان بنا رہے +

سار گیان۔ ہم قدرتاً کلیان کی اچھیا رکھتے ہیں۔ لیکن کلیان مارگ نہ جاننے اور اس پر نہ چلنے کے سبب سے دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔ ہم (مرد و عورت) سورج اور چاند کو اپنی ترقی کا ستیہ آدرش نہیں بناتے۔ اسی واسطے ہم کلیان سے محروم ہیں۔ نیز ہم ایسے ست پرشوں کی صحبت اختیار نہیں کرتے جو ہماری سہائتا کرنے والے ہوں۔ جو ہم کو دُکھ دینے والے نہ ہوں۔ یعنی جو نشکام ہوں۔ اور ماضی حال مستقبل کی خبر رکھنے والے یوگی ہوں۔ بلکہ ہم ایسے پاپی آدمیوں کی صحبت اختیار کرتے ہیں۔ جو ہماری اپنی سہائتا کے محتاج ہیں۔ جو ہمارا خون چوسنے والے آلسی اگیانی اور ابھمانی ہیں۔ جو مہا مورکھ نرے کاٹھ کے اُلو ہیں۔ اسی واسطے ہم دُکھ بھوگ رہے ہیں۔ اِس دُکھ سے چھوٹنے اور کلیان حاصل کرنے کا وید بھگوان یہی اُپائے بتاتا ہے۔ کہ ہم سورج اور چاند کی طرح اپنا جیون پرُاپکار کا بناویں۔ نیز ہم ہمیشہ پراُپکاری بے غرض اور گیانی ست پُرشوں کی صحبت

دور کر کے ہنس سمان بن کر ستیہ اور پریہ وچن سے سب کے من کو ٹھنڈک اور شانتی بخشنے۔ کمینی اور بد ذات عورتوں کی طرح کالا توا بن کر چھوٹے اور کڑوے بچن سے دوسروں کے دل کو نہ جلائے۔ اس سے اُس کا بھلا ہوگا۔ غرضیکہ سورج اور چاند کی چال اختیار کرنے سے مرد اور عورت دونوں کا کلیان ہوتا ہے۔ دونوں میں اپنے اپنے باہمی فرائض ادا کرنے سے پریم بڑھتا ہے۔ اِسی واسطے سورج اور چاند کی طرح چال چلن بنا لینے میں ہی سب کا یقینی کلیان ہے۔ یہی وید بھگوان کی شکچھا آگیا ہے ✦

ست سنگ سے ہی کلیان قایم رہتا ہے

اس میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں ہے۔ کہ سورج اور چاند کی چال اختیار کر لینے سے مرد اور عورت دونو کا بھلا ہے۔ لیکن بغیر ست سنگ کے انسان کلیان مارگ کھو بیٹھتا ہے۔ کُسنگ (بد صحبت) میں جانے سے اِنسان اپنی اصلی چال کو بھول جاتا ہے۔ اور مایا موہ کا غلام بن کر پرم دُکھ اُٹھاتا ہے۔ اِنسان کی کُل بھلائی اِسی میں ہے۔ کہ (۱) وہ سورج اور چاند کی طرح پرم اپکاری بنے۔ (۲) ہمیشہ ست سنگ میں رہے۔ جو شخص پراوپکار کرتا ہے۔ لیکن بد صحبت میں رہتا ہے۔ یا ست سنگ میں رہتا ہے۔ لیکن پراوپکار نہیں کرتا وہ پورن سُکھ کبھی بھی نہیں بھوگ سکتا۔ گوسائیں تلسی داس جی فرماتے ہیں۔ کہ

تلسی اس سنسار میں تین وستو ہیں سار
ست سنگ اور ہری بھجن لیس دن پر اُپکار

مہاتماؤں کے سنگ رہکر ہری پرماتما کے گُن کرم سوبھاو کو شرون منن ندھیاسن کرنا اور ساتھ ہی پراوپکار کرنا ہی منش جیون کا اوچیہ اودیش ہے۔ یہی سار گیان ہے ✦

اُس کا جینا ہیچ ہے جو جیئے اپنے لئے

چاند کا اصلی جیون

دائما ہو رحمتِ حق تجھ پہ اے ماہِ مُنیر — مہرِ نور پادشاہ ہے اور تو اُس کا وزیر

آنکھ میں آتی ہے ٹھنڈک دیکھ کر چہرہ تیرا — نور کیا پایا ہے تو نے بے مثال و بے نظیر

تیرے اس روئے منور سے ملتی ہے خوشی — روشنی تیری ہے کیسی صاف کیسی دلپذیر

کہتا ہے ماہ منور کیوں نہ خوش آؤں نظر — ہونے پائی کب خودی خاطر میں میری جاگیر

وقف کر رکھا ہے اوروں کیلئے بس آپ کو — میں ہوں اور خدمت خدا کی خلق کی مثل فقیر

رات کو سوتے ہیں انساں اور حیواں چین سے — میں ہوں چوکیدار سب کا کیا گدا اور کیا امیر

میں چراغِ راہ ہوں مرد مسافر کے لئے — میں ہوں روشن شمع بہر جلسۂ جمِ غفیر

نور میرا دیکھ کر ہر شخص خوش ہوتا ہے یوں — مل گیا جس طرح کوئی صوفئے صافی ضمیر

اپنی ان کرنوں سے برساتا ہوں امرت رات بھر — وہ نمو کے حق میں ہے اے دوستو مادر کا شیر

زندگانی کس طرح خوش نہ ہو میری نیّر — میں ہوں اوروں میں خیالِ خدمت برنا و پیر

زندگی اُس کی ہے جو جیتا ہے اوروں کیلئے
اُس کا جینا ہیچ ہے جو جیئے اپنے لئے

اِنسان کا اصلی جیون

الغرض اے ہمسر جب دُنیا پہ کی ہم نے نظر — چشم بینا نے یہاں دیکھا تماشہ طرفہ تر

جس کو دیکھا وہ ہے شیدائی خوشی کا دہر میں — جس کو دیکھا اس کو سودا ہے خوشی کا سر بسر

لیک جو اصلی خوشی ہے خود غرض کو کب ملی — دل میں جتنی ہے خودی اتنی خوشی ہے دور تر

تو خودی سے کام مت رکھ خود غرض ہرگز نہ بن — زندگی کر وقف اوروں کیلئے اے بیخبر

میں رہیں - یہی کلیان مارگ ہے +

رشی کہے یہی ست پُرش سب کی پوری کریں آس
کون کہت ہے سورج کو جو گھر گھر کرت پرکاش
اوم شانتی - شانتی - شانتی

اصلی جیون

سورج کا اصلی جیون

اے شہ نا ور خدا کی تو رحمت ہے بیگماں — دے جزائے خیر تجھ کو خالق ہر دو جہاں
تیرے چہرے سے برستا ہے پڑا دنیا میں نور — روئے روشن سے تیرے کیا ہی تجلی ہے عیاں
دیکھئے جب تجھ کو تو ہشاش اور بشاش ہے — کم ذرا ہم سے بھی کیوں ہوتا ہے ایسا شادماں
کہتا ہے مہر منور کیوں نہ خوش آؤں نظر — بے خودی کا دل سے زائل کر چکا نام و نشاں
وقف کر رکھا ہے اوروں کیلئے بس آپ کو — یاں نہیں مطلق تمیز دشمناں و دوستاں
دوست و دشمن فیض تربیت سے میرے ہیں یکساں فیضیاب — میرے فیض عام سے پلتی ہیں سب کی کھیتیاں
آدمی اور جانور یکساں میرے ممنون ہیں — اور بیجاں بھی ہیں میرے شکریے میں تر زباں
نور سے میرے منور چرخ پر ماہ مبیں — نور سے میرے زمیں پر نور آگیں ہر مکاں
ہیں نباتات و جمادات اور حیوانات میں — ڈالتا ہوں جان جس سے سب ہیں خوش اور شادماں
زندگانی کس طرح خوش خوش ہو میری بسر — میرا شغل اور اوروں کی خدمت صبح سے تا شام ہاں

زندگی اس کی ہے جو جیتا ہے اوروں کیلئے

کام کے سمان بیماری - موہ کے سمان دشمن - کرودھ کے سمان آگ - اور گیان سے پرے سکھ نہیں ہے ۔

آہا! نیتی نے کیا اچھا کہا ہے - کہ جس نے کام دیو کو دبا لیا ہے - وہ ہمیشہ تندرست رہتا ہے - جس نے مایا موہ کو تیاگ دیا ہے - پھر اُس کا کوئی دشمن اس سنسار میں نہیں ہے - مایا موہ کے تیاگ سے ہی سب منتر بن جاتے ہیں - مایا موہ ہی دنگہ فساد لڑائی اور دشمنی کا اصلی باعث ہے - غصہ یا کرودھ ہی زبردست آگ ہے - جو انسان کے دل - جگر اور دماغ کو جلا کر ناکارہ بنا دیتی ہے اور علم سے بڑھ کر کوئی سکھ نہیں ہے - اس سنسار میں اصلی سکھ علم ہے - جہالت سے بڑھ کر کوئی دکھ نہیں ہے ۔

بغیر علم کے کوئی چیز سکھ دائک نہیں بن سکتی ناتجربہ کار گنوار آدمی کے ہاتھ میں جب کوئی ہتھیار دیا جائے - تو وہ اس سے کوئی مفید کام لینے کی بجائے اپنے آپ کو ہی زخمی کرے گا - بعینہ یہی حال بے علم انسان کا ہے - بالغرض اس کو کہیں سے بہت سا روپیہ مل جائے . . . .

. . . یا یوں لو کہ وہ بہت سی جائداد کا مالک ہے - ہو سکتا ہے - کہ اس کے بزرگ بہت سی منقولہ وغیر منقولہ جائداد چھوڑ مریں - جس کا وہ اکیلا ہی وارث ہو - نتیجہ کیا ہوگا - کہ رقص و سرود کی محفلیں گرم ہونگی - دن رات اور رات شب برات کو ماند کریگی - اور چند ہی یوم میں نہ صرف نادار بن کر بیٹھ جائے گا - بلکہ بیکاری و عیاشی کے باعث جسمانی صحت کو بھی جس کے مقابلہ میں دنیا کی تمام نعمتیں ہیچ ہیں - ہاتھ سے کھو بیٹھے گا - خدانخواستہ اگر وہ برسر حکومت ہو گیا - تب تو بس رعیت کا خدا ہی حافظ ہے - غرضیکہ دنیا کی کسی بھی چیز کا علم کے بغیر مناسب استعمال نہیں ہو سکتا - اور سچا سکھ نہیں مل سکتا ۔

یوں سمجھ جان و جگر ہے میرا ہر اک آدمی ۔ یوں سمجھ جان و جگر ہے میرا ہر اک جانور
تو جو آیا ہے یہاں تو ہے تیرا فرض اہم ۔ کام تو اوروں کے آئے زندگی بھر عمر بھر
فیض پہنچاتا ہے جو اوروں کو وہ خوش ہے سدا ۔ فیض پہنچا جس سے دنیا میں ہے خوش وہ ہی بشر
جس کی خدمت تجھ سے بن آئے نہ کر ہرگز دریغ ۔ کام جس کا تجھ سے نکلے تو نہ کر اس سے غدر
زندگی کا مدعا بس ہو یہی صبح و مسا ۔ میرا فیض عام ہو جس سے سب ہوں بہرہ ور
چاند سورج - ابر و باد - اشجار و دریا سب کے سب ۔ کہہ رہے ہیں تجھ سے کیا سن کان اپنے کھول کر

زندگی اس کی ہے جو جیتا ہے اوروں کیلئے
اس کا جینا ہیچ ہے جیتا ہے جو اپنے لئے

(کلام مہر)

بہت ضروری قابل غور مفید عام مضمون

شدھی - باقاعدگی اور پراوپکار کا مکمل قانون نمبر ۱

علم (سکھ) کی عظمت

(گذشتہ سے پیوستہ)

علم سے بڑھ کر کوئی سکھ نہیں ہے - نیتی شاستر میں لکھا ہے کہ

नास्ति काम समो व्याधि नास्ति मोह समो रिपुः। नास्ति क्रोध समो वन्हिर् नास्ति ज्ञानात्परं सुखम ॥

کو ایک بادشاہ کے دربار میں پہنچا دیا۔ سوداگر نے کھڑاؤں بادشاہ کی نظر کی۔
بادشاہ اس کی ساخت و بناوٹ کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ سوداگر سے دریافت کیا۔
کہ تم نے یہ نادر شے کہاں سے حاصل کی ہے۔ سوداگر نے جواب میں کہا۔ کہ ایک
بادشاہ میرا دوست ہے۔ اس نے یہ کھڑاؤں مجھے دی ہے۔ بادشاہ نے
کہا۔ کیا اس بادشاہ کے پاس اس قسم کی اور کھڑاویں بھی موجود ہیں۔ سوداگر
نے جواب دیا۔ ہاں ہیں۔ پھر بادشاہ نے پوچھا۔ کیا اس بادشاہ کے ہاں کوئی
لڑکا بھی ہے۔ سوداگر نے کہا ہاں۔ لڑکا بھی ہے۔ یہ سُن کر بادشاہ نے کہا۔ کہ
جاؤ۔ کہ میری لڑکی کی سگائی اس بادشاہ کے لڑکے سے کرا دو۔ یہ تمام باتیں
پرالبدھ کے زور سے سوداگر کہہ تو چکا۔ لیکن آخری حکم کو سن کر سہم گیا۔ کیونکہ
اسے معلوم تھا۔ کہ کھڑاویں تو گڈریئے سے لی ہیں نہ کہ بادشاہ سے لیکن جھوٹی
بات کے منہ سے نکل جانے پر اس نے سوچا۔ کہ اگر اس وقت اپنے جھوٹ کا
اقرار کرتا ہوں۔ تو بادشاہ نہ معلوم کیا سزا دے۔ یہ خیال کر کے اس نے ارادہ
کیا۔ جس قدر ممکن ہو سکے۔ بادشاہ کے دربار سے جلدی نکل جانا چاہیے۔ چنانچہ
بادشاہ کو یہ کہہ کر کہ میں آپ کی لڑکی کی سگائی کرنے جاتا ہوں۔ جس طرف سے آیا
تھا واپس لوٹ گیا۔ جب اس جنگل میں پہنچا۔ وہ گڈریئے کو سابقہ کھڑاؤں سے
بھی بیش قیمت نفیس اور عمدہ کھڑاویں پہنے پایا۔ سوداگر کو تعجب ہوا۔ اور اس
نے معلوم کیا۔ یہ کوئی سِدھ آدمی ہے۔ یہ سوچ کر گڈریئے کا حال دریافت
کرنے کے لیے اس نے وہاں ڈیرے ڈال دیئے۔ سوداگر کے پاس بہت سا
تانبا لدا ہوا تھا۔ وہ سب اکٹھا کر کے ایک درخت کے نیچے رکھ دیا۔ جب دوپہر
ہوئی۔ گڈریا دھوپ کا مارا آرام کرنے کے لیے اس درخت کے نیچے آیا۔ اور
تانبے کے ڈھیر کے ساتھ سر لگا کر سو گیا۔ گڈریئے کے چھونے سے پرالبدھ

قصہ ہے۔ کہ ایک دفعہ گیان اور پرالبدھ میں جھگڑا ہو پڑا۔ گیان اس بات کا دعوےدار تھا۔ کہ میری طاقت زبردست ہے۔ میں انسان کو جیسا چاہوں بنا سکتا ہوں۔ میرے بغیر کوئی بڑا نہیں بن سکتا۔ پرالبدھ نے کہا۔ میری شکتی زیادہ ہے۔ میں تیرے بغیر کام کر سکتی ہوں۔ لیکن تو میرے بغیر کچھ کام نہیں کر سکتا۔ ہر ایک نے اپنے اپنے پکش کی پشٹی میں بڑی شدومد سے دلیلیں دینی شروع کیں۔ لیکن جب یہ جھگڑا دلیلوں سے ختم ہوتا نظر نہ آیا۔ تو اس کے عملی حل کی تدبیر سوچی گئی۔ گیان نے پرالبدھ سے کہا۔ کہ اگر اس جاہل گڈریئے کو جو سامنے جنگل میں بھیڑیں چرا رہا ہے۔ تو میری مدد کے بغیر بادشاہ بنا دیوے تو میں مان لوں گا۔ کہ تیری طاقت واقعی زبردست ہے۔ اتنا سن کر پرالبدھ نے اس گڈریئے کو بادشاہ بنانے کی کوشش کرنی شروع کر دی۔ پرالبدھ نے ایک بیش قیمت کھڑاؤں جس میں لاکھوں روپے کے جواہرات جڑے تھے۔ لاکر گڈریئے آگے رکھ دی۔ گڈریا اس کو پہن کر پھرنے لگا۔ پھر پرالبدھ نے ایک سوداگر وہاں پہنچا دیا۔ سوداگر اس کھڑاؤں کو دیکھکر حیران رہ گیا۔ اس نے گڈریا سے کہا۔ کہ یہ کھڑاؤں میرے پاس فروخت کر دو۔ گڈریئے نے کہا خرید لو۔ سوداگر نے قیمت دریافت کی۔ گڈریئے نے کہا۔ دام کیا بتلاؤں۔ مجھے روز روٹی کھانے کے واسطے گاؤں میں جانا پڑتا ہے۔ اگر تم ایک من بھنے ہوئے چنے اس کھڑاؤں کی عوض میں دیدو۔ تو میں چنے چبا کر اور بھیڑوں کا دودھ پی کر گزارا کر لوں گا۔ اور گاؤں میں جانے کی تکلیف سے رہائی پاؤں گا۔ غرضیکہ اس بےعقل گڈریئے نے اس بیش قیمت کھڑاؤں کو جس میں لاکھوں روپے کے ہیرے و جواہرات جڑے ہوئے تھے صرف ایک من چنوں کے عوض فروخت کر دیا۔ یہ دیکھکر پرالبدھ نے زور دیا۔ اور سوداگر

کے کان میں کہا۔ کہ تم مجھے چھوڑ دو۔ دیکھو یہ سب لوگ مجھے گرفتار کرنے کی نیت سے آرہے ہیں۔ چونکہ بات کان میں کہی گئی تھی۔ کسی دوسرے کو معلوم نہ ہوسکی۔ لوگوں نے سوداگر سے دریافت کیا۔ کہ شاہزادہ صاحب کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ سوداگر نے بات کو ٹالنے کے لیئے کہا۔ حکم دیتے ہیں۔ کہ جس قدر آدمی پیشوائی کے لیئے آئے ہیں۔ سب کو پانچ پانچ لاکھ روپیہ انعام دیا جاوے۔ غرضیکہ ہر ایک آدمی کو پانچ پانچ لاکھ روپیہ انعام دیا گیا۔ شہر میں شاہزادہ صاحب کی بخشش و فیاضی کی دھوم مچ گئی۔ سب لوگ کہنے لگے۔ یہ تو کوئی بڑا بھاری شہنشاہ ہے۔ جو ہر ایک کو لاکھوں روپیہ انعام دیتا ہے۔ ہزاروں سینکڑوں کا نام تو جانتا ہی نہیں۔ بادشاہ کے دل میں بھی خوف طاری ہوگیا۔ کہ بڑے بھاری بادشاہ سے ہاتھ جوڑا ہے۔ پرمیشور ہی عزت رکھیگا۔ آخر کار شادی کی رسومات ادا کی گئیں۔ یہاں تک تو گیانی ارتھات عقلمند سوداگر کے زور سے پرالبدھ کامیاب ہوئی۔ لیکن رات کو وہ گڈریا اکیلا شاہی محل میں رہا۔ جب رات کو اُس نے جھاڑ فانوس جلتے دیکھے۔ تو اُسے خیال آیا۔ کہ جنگل میں بھوتوں کی آگ سُنی تھی۔ یہ وہی آگ ہے۔ میں اس میں جلکر مرجاؤں گا۔ وہ یہ سوچ ہی رہا تھا۔ کہ اتنے میں بادشاہ کی لڑکی زرق برق پوشاک پہنے گڈریئے کی طرف آئی۔ گڈریئے نے جب زیوروں کی آواز سُنی تو اُسے خیال آیا۔ یہ کوئی چڑیل ہے۔ جو میرے مارنے کی غرض سے آرہی ہے یہ کہکر وہ جھٹ پٹ ایک دروازے کی اوٹ میں چھُپ گیا۔ شاہزادی نے دیکھا۔ کہ شاہزادہ وہاں نہیں ہے۔ وہ دوسرے دروازے کے راستے اندر آئی۔ گڈریئے نے کہا۔ ایک چڑیل سے تو بچا ہوں۔ نا معلوم یہاں کتنی چڑیلیں اور آئینگی۔ اسلئیے یہاں سے بھاگ جانا ہی فائدہ مند ہے۔ خیال کرتے کرتے اُسے

بنے تانبے کا سارا ڈھیر سونے کا کر دیا۔ سوداگر نے جب دیکھا تو اس کی خوشی
کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اسے خیال آیا۔ کہ جس آدمی کے سر لگنے سے تانبا سونا
ہو جاتا ہے۔ اس کو بادشاہ بنانا کون بڑی بات ہے۔ چنانچہ سوداگر نے
وہاں بہت سی زمین خرید کر لی۔ قلعہ تعمیر کروایا۔ اور فوج نوکر رکھ لی۔
ایک دن گڈریے کو پکڑا اور شاہی کپڑے پہنا کر قلعہ میں داخل کر دیا۔ اور امیر
وزیر و خدمتگار اس کی خدمت کے لئے مقرر کر دیئے۔ اور پھر اس بادشاہ کو
چٹھی لکھی کہ ہمارے بادشاہ نے آپ کی لڑکی کی سگائی منظور فرمائی ہے۔
جو تاریخ مقرر کرو۔ برات اس دن پہنچ جاوے۔ بادشاہ نے تاریخ مقرر کر کے
لکھ بھیجا۔ ادھر شادی کی تیاریاں ہونے لگیں۔ ایک دن جب تمام اہلکاران
و معززین دربار میں حاضر تھے۔ اور گڈریا شاہی مسند پر تکیہ لگائے بادشاہ بنا
بیٹھا تھا۔ یکایک سوداگر سے یوں کہنے لگا۔ کہ تم مجھے چھوڑ دو۔ دیکھو میری
بکریاں کسی کھیت میں جا پڑیں گی۔ اور وہ مجھے پیٹے گا۔ یہ سن کر تمام حاضرین
دربار ہنس پڑے۔ اور سوداگر فکرمند ہوا۔ کہ اس کا کیا علاج کیا جاوے۔
اگر اس بادشاہ کے روبرو اس نے ایسا کہہ دیا۔ تو میں ناحق مارا جاؤں گا۔
آخر سوداگر نے گڈریے کو ایک سخت دھمکی دی۔ اور کہا۔ کہ اگر تم کچھ بھی
اونچی آواز سے بولو گے۔ تو تمہاری گردن تلوار سے کاٹ دی جاوے گی۔
جو کچھ کہنا ہو۔ میرے کان میں کہا کرو۔ غرضیکہ شادی کی تاریخ نزدیک آ گئی
اور سوداگر برات لے کر روانہ ہوا۔ جب بادشاہ کا شہر قریب آ گیا۔ اور ادھر
سے بادشاہ کا وزیر بڑے ہجوم کے ساتھ پیشوائی کو آیا۔ تو انہیں دیکھ کر
گڈریے نے خیال کیا۔ کہ شاید میری بھیڑیں ان لوگوں کے کھیت میں پڑی
ہونگی۔ اور یہ اکٹھے ہو کر میرے پکڑنے کے لئے آئے ہیں۔ اس نے سوداگر

منش بنانے کا مکمل قانون نمبر ۱۶

من کا مضمون (۱۵) گذشتہ سے پیوستہ

خیال اور تندرستی

(از مسٹر ڈپٹی لال نگم بی۔ اے۔ دہلوی)

بعض فلسفی دانا لوگوں نے یہ اصول ٹھیرایا ہے۔ کہ مادہ کا اثر مادے پر ہوتا ہے اور غیر مجسم اشیاء کا غیر مجسم اشیاء پر ہوتا ہے۔ اس اصول کی بنا پر ہم کو یہ کہنا پڑیگا کہ خیال جو غیر مجسم شے ہے۔ اُس کا اثر جسم پر جو مادی چیز ہے۔ کچھ نہیں ہوسکتا۔ لیکن یہ اصول مُنہ کے بل گر پڑتا ہے۔ جبکہ ہم اس کو تجربات اور واقعات کی کسوٹی پر کستے ہیں۔ ہم کو اپنے مشاہدوں سے یہ نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ جسم خیال کے تابع ہے۔ خیالات کی رَو جسم کو جس طرف چاہتی ہے۔ بہا کر لیجاتی ہے۔ جسم خیال کے پھندے میں اسی طرح پھنسا ہوا ہے۔ جیسے مرغ پر دار دام صیاد میں۔ اگر خیالات پاکیزہ ہونگے۔ تو جسم خوبصورتی اور جوانی کی دولت سے مالامال نظر آئیگا۔ برعکس اس کے اگر خیالات گندے اور ناپاک ہونگے۔ تو جسم بھی روز بروز گر کر بیماری کا شکار بنجائیگا ✦

بیماری اور تندرستی کی جڑ خیالات ہیں۔ اگر تمہارے خیالات ادنےٰ درجہ کے ہیں۔ تو وہ ضرور تمہارے جسم پر بھی اپنا اثر کرینگے۔ اور ایک دن گرے ہوئے خیالات

ایک زینہ اوپر کی طرف کو نظر آیا۔ وہ جھٹ اوپر چڑھ گیا۔ اور ایک طرف چھپے کو ہاتھ ڈال کر نیچے کود کر بھاگنے کا ارادہ کیا۔ اس وقت گیان سے نہ رہا گیا۔ اور پر لیدھ کو مخاطب کر کے یوں کہنے لگا۔ کہ دیکھ باوجود تیری کمال کوشش کے یہہ بادشاہ نہ بن سکا۔ اور اب جان کھونے لگا ؎

(باقی آیندہ)

مبارکباد سالگرہ حضور قیصر ہندوستان

شہ ذی جاہ برتھڈے مبارکباد

نسیم گلشن لندن جو ہند میں آ لی سنہ ۱۹۱۵ء تو برتھڈے کی بہر تیور ہیں خبر لائی
اگ دیا ہے ہمالیہ نے لیکے گنگا جل بدھائی مادر ہندوستان نے گائی
حضور جارج پنجم کا جنم دن ہے آج بہار ہند کو پھولوں کا ہار ہے لائی
ہوئی ہے سالگرہ آج شاہ والا کی کہ سال بھر سے تھے ہم جس کی سب تمنائی
جدھر کو دیکھو ادھر ہند میں ہیں رنگ رلیاں بہار گلشن عالم ہے آج چھائی
ہوئی ہے ایسی خوشی برتھڈے کی بھارت کو کہ جیسے نعمت کی دولت غریب نے پائی
ہوا سرور ہے ایسا دل رعیت میں کہ جیسے جنم کے اندھے نے پائی بینائی
ہمارے شاہ شہنشاہ ہفت کشور ہوں سب اہل ہند ہیں اس بات کے تمنائی
بڑھے پرتاپ دھک بل سوا ہو دشمن سنتاپ رہے ہمیشہ دمُوجا کیرتی کی پٹھورائی
سدا سہاگ کوئین کا بنا رہے یارب رہے مدام مسرت کی بزم آرائی
ہوئی تھی پہلے کسی عہد میں نصیب کہاں ہوئی ہے ہند کی اب جیسی عزت افزائی

تیو بادشاہ کا اقبال و ملک و عمر دراز
دعائیں دیتا ہے دل سے یہ ہر شہ ہندی

(از تیرتھ سنگھ لوہر شاہ ہیڈ ڈپٹی انسپکٹر مدارس ریاست بھرتپور)

تک کبھی صاف نہیں ہو سکتا۔ پہلے دل کو صاف کرو۔ پھر جسم کا صاف ہونا ممکن ہے
اگر جسم کی حفاظت چاہتے ہو۔ تو خیالات کو قابو میں رکھو۔ اگر جسم کو خوبصورت بنانا چاہتے
ہو۔ تو خیالات میں خوبصورتی پیدا کرو۔ نفرت۔ حسد۔ یاس و ناامیدی کے خیالات
جسم کی تندرستی اور خوبصورتی کو پامال کرتے ہیں۔ دیکھو تیوری میں بل خواہ مخواہ نہیں
پڑ گئے ہیں۔ بلکہ یہ چڑچڑے خیالات کا نتیجہ ہیں۔ انہی علامات سے ضد۔ بیوقوفی۔
اور غرور کا اظہار ہوتا ہے +

یہ امر مسلّمہ ہے۔ کہ وہی مکان صحت بخش ہوتا ہے۔ جس میں ہوا اور روشنی آزادی
سے دخل پا سکیں۔ اسی طرح وہی جسم تندرست اور خوش نظر آتا ہے۔ جس میں خوشی و
انبساط۔ بُردباری اور تحمل کے خیالات موجزن ہوں +

جسمانی بیماریوں کے دفع کرنے کے لئے خوشی کے خیالات سے بڑھکر کوئی
دوا نہیں۔ ہجوم غم و اندوہ کے منتشر کرنے کے لئے نیک نیتی سے زیادہ کوئی غمخوار
نہیں ہو سکتا۔ بدنیتی۔ کینہ۔ وہم اور حسد کے خیالات انسان کے لئے زنجیر جنون
ثابت ہوتے ہیں +

ایک ڈاکٹر کا بیان ہے۔ کہ جب چار بھیڑ کے بچوں کا خون ایک چھبیس سالہ ضعیف
گھوڑے کے جسم میں پیوست کیا گیا۔ تو اُس میں ازسرِ نو طاقت و توانائی آ گئی۔ اسی
طرح جو دل جہالت۔ بے پروائی۔ سستی۔ علالت۔ خطایا ناامیدی کا مغلوب ہو وہ
نئے خیال سے معاً اُٹھتا ہے۔ اور تمام جسم کو سابقہ ردی حالت سے رہائی دیتا ہے۔
اعلےٰ درجہ کے خیال سے کمزور شخص مضبوط بن جاتا ہے۔ ڈرپوک بہادر ہو جاتا ہے۔ اور
متلون مزاج کی طبیعت میں استقلال اور استحکام پیدا ہو جاتا ہے +

انسان پر خیالات کا فوری اثر ہوتا ہے۔ کہ وہ دم بھر میں کچھ کا کچھ بن جاتا ہے۔
موت کے خیالات اچھے بھلے آدمی کو مار ڈالتے ہیں۔ اس ضمن میں ایک واقعہ نہایت

کا نتیجہ یہ دیکھو گے۔ کہ تمہارا جسم بھی انواع و اقسام کی بیماریوں میں مبتلا ہو جائیگا اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ خوف و خطر کے خیالات نے لوگوں کی جان لے لی ہے۔ اور آئے دن ہزاروں آدمی خوف و خطر میں پھنسکر جان سے جاتے ہیں۔ بیماری کا اندیشہ جہاں دل پر حاوی ہوا۔ اُسی دم بیماری جسم پر غلبہ حاصل کر لیتی ہے۔ فکر و تردد تمام جسم کو ناکارہ بنا دیتے ہیں۔ فسق و فجور کے ناپاک غلیظ خیالات فسق و فجور کی زندگی بسر کرنے سے پہلے جسم کی طاقت و توانائی سلب کر دیتے ہیں +

مضبوط، پاک اور خوشگوار خیالات جسم میں طاقت پیدا کرتے ہیں۔ اور اُس کو خوبصورت اور سڈول بناتے ہیں۔ انسانی جسم ایک نازک اور لچکدار چیز ہے۔ اس کو جس قسم کے خیالات اپنی طرف جھکاتے ہیں۔ جھک جاتا ہے۔ اگر نیک خیالات جسم کو اپنی طرف جھکاتے ہیں۔ تو جسم نیکی کے نور سے منور ہو جاتا ہے۔ اگر خیالات بد اس کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں۔ تو یہ بدی کے نشانوں سے خراب ہو جاتا ہے۔ اگر ہمارا دل پاکیزہ ہے۔ تو ہمارا چلن بھی پاک ہوگا۔ اور ہمارا جسم بھی پاک از عیوب ہوگا۔ خیال ہی تمام اعمال زندگی اور مظاہر کی بنیاد ہے۔ اگر بنیاد پاک اور بے لوث ہے۔ تو ہمارے قول و فعل اور چال چلن کی تمام عمارت جسم یعنی منزہ من الخطا ہوگا +

اصلی طاقت ہمارے خیالات میں ہے۔ طاقت بخش ادویات میں نہیں۔ طاقت بخش ادویات کی شیشیاں چھوڑ ڈالو۔ ڈاکٹروں کے نسخے پھاڑ ڈالو۔ معالجوں کے جھوٹے دعاوی سے پرہیز کرو۔ اپنے دل میں ایسی قوت پیدا کرو۔ کہ کمزوری کا خیال آنے ہی نہ پائے۔ تم لاکھ طاقت ور دوائیاں استعمال میں لاؤ۔ اگر خیالات میں کمزوری ہے۔ تو یاد رکھو۔ کہ تمہارا جسم کبھی توانا و تندرست نہیں ہو سکتا +

مانا کہ تم نے نہا کر جسم صاف کر لیا۔ لیکن اگر دل میں کدورت ہے۔ تو جسم جنتر

ہاتھ لگانے سے بھی باز نہ آتا تھا۔ اُس کا مقولہ تھا۔ کہ نڈر شخص پلیگ کو بھی پچھاڑ سکتا ہے ؛

سر والٹر اسکوٹ جب پچپن سال کا ہوا۔ تو وہ نہایت ہی مہلک بیماری میں مبتلا ہوا۔ لیکن اس وقت وہ نہایت ہی مقروض تھا۔ اُس نے ارادہ کیا کہ مرنے سے پہلے میں قرض کی ایک ایک پائی ادا کر دونگا۔ چنانچہ اس خیال سے اُس کے مردہ رگ و پے میں از سرِ نو جان آگئی۔ ہمت سے کمربستہ ہو کر اُس نے ایسے غضب کے ناول لکھے۔ کہ وہ بازار میں آناً فاناً فروخت ہو گئے۔ اور اس طرح جیتے جی قرض سے سبکدوش ہوا۔ جس دل میں ایسی ہمت کے خیالات بسے ہوئے ہوں اُس میں بیماری کے قدم جمنے محال ہیں۔ ایسی ڈھیٹ طبیعت کے سامنے نہ صرف بیماری کی رفتار رک جاتی ہے بلکہ موت بھی اپنے سر پر پاؤں رکھکر بھاگتی ہے ؛

غصّہ کا خیال ہمارے دماغی فعل کو بڑا بھاری دھکا پہنچاتا ہے۔ غصّے کے وقت اوسان باختہ ہو جاتے ہیں۔ اپنی طبیعت پر قابو بالکل نہیں رہتا۔ جسم کے رگ و پے میں تھرتھراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ خون جوش میں آتا ہے۔ اور اس کا اثر دل اور دماغ پر بہت بُرا پڑتا ہے۔ اکثر حالتوں میں یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ غم و غصّے کی وجہ سے چند گھنٹوں کے اندر ہی انسان کے بال سفید ہو گئے۔ بلکہ بعض حالتوں میں موت اور دیوانگی بھی واقع ہو جاتی ہے۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے۔ کہ تمہارا خیال جس قسم کا ہوگا۔ اُسی قسم کا اثر تمہارے جسم پر پیدا ہوگا۔ اگر خوشی اور مسرت کا خیال یا لوگوں کے ساتھ نیکی کا جذبہ دل میں چکر لگا رہا ہے۔ تو تمہارا چہرہ بھی خوشی کی روشنی سے دمکتا ہوا نظر آئے گا۔ ضد۔ چڑچڑاپن۔ غصّہ۔ بے صبری۔ بے ایمانی۔ بد دیانتی۔ دروغ اور دغا۔ حسد اور خوف وغیرہ جسم اور چہرے کو بدنما اور بے ڈھنگا بنا دیتے ہیں۔ تم نے دیکھا ہوگا۔ کہ ایسے لوگوں کے چہرے سے شرارت برستی ہے۔ اگر تم اعلےٰ درجہ

حیرت انگیز ہے۔ پیرس واقع فرانس میں ایک غریب عورت رہا کرتی تھی۔ ایک دن ایک کتے نے اُس بڑھیا کی ٹانگ میں کاٹ لیا۔ لوگ اُس کو فوراً ہسپتال میں لے گئے۔ جہاں وہ معالجہ سے چند روز میں اچھی ہو گئی۔ چند ماہ بعد جبکہ وہ ایک دن بازار میں پھیر رہی تھی۔ اُس کو ایک طالب علم ملا۔ یہ طالب علم اُس بڑھیا کو زندہ دیکھ کر متعجب ہؤا۔ اور اُس سے کہا۔ کہ تمہیں تو یاد ہے کتے نے کاٹا تھا۔ تم اچھی ہو گئیں؟ یہہ سنکر بڑھیا کے دل پر ایسا اثر ہؤا۔ کہ وہ بیہوش ہو گئی اور فوراً ہی مر گئی +

لارڈ بائرن ابھی بچہ ہی تھا۔ کہ ایک نجومی نے بتایا۔ کہ وہ سینتیس سال کی عمر میں مریگا یہہ خیال اُس کے دل میں ہمیشہ بسا رہا۔ چنانچہ وہ ۳۷ سال کی عمر میں بیمار ہؤا۔ اور موت کے خیال سے وہ ایسا پست ہمت ہو گیا تھا۔ کہ بیماری سے جنگ و جدل کرنے کی سکت باقی نہ رہی تھی +

ہم نے بعض اشخاص ایسے دیکھے ہیں جن کو بیماری کے ایام میں دوائی استعمال کرنی قسم ہے۔ اُن کو یہ یقین ہوتا ہے۔ کہ بیماری خود بخود چلی جائے گی۔ چنانچہ اُن کا گمان درست ثابت ہوتا ہے۔ اور بیماری خود بخود جاتی رہتی ہے۔ ہم نے بعض نامور طبیبوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ دوا کے ساتھ مریضوں کے ساتھ مریضوں کے حق میں دعا بھی کرتے ہیں۔ اس دعا یا تشفی بخش خیال سے مریضوں کو بہت جلد صحت ہوتی ہے۔ یہ بات عام طور پر مشہور ہے۔ کہ متعدی بیماری کے ایام میں وہی لوگ زیادہ بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جو دل کے ہلکے ہوتے ہیں۔ یا ڈرپوک بزدل ہوتے ہیں۔ یا جن کی طبیعت میں تلوّن اور بیقراری ہوتی ہے۔ نپولین کی مضبوطی دل کا یہ عالم تھا۔ کہ وہ اُس زمانہ میں بھی پلیگ کے مریضوں کے اسپتالوں میں جاتا تھا۔ جبکہ ڈاکٹر تک وہاں جانے سے خوف کھاتے تھے۔ اور نپولین محض وہاں جانے پر ہی اکتفا نہیں کرتا تھا۔ بلکہ پلیگ کے مریضوں کے دست و پا کو چھونے اور

ہیں۔ جو زندگی کے لئے تباہ کن ثابت ہوتے ہیں +

شراب خوری اور حقہ نوشی کے علاوہ اور بہتیرے طریقے ہیں۔ جن سے جسم پر ابتری چھاتی ہے۔ نادرست خیالات اور ادنےٰ درجہ کی نفسانی خواہشات عام ممنوع اشیاء کی نسبت زیادہ مضرت رساں ہیں۔ چڑچڑے اور جلے بھنے لوگ کبھی فربہ نہیں ہونے پاتے۔ بدمزاج شخص کو تھکانے کے لئے تھوڑا سا کام بھی کافی ہے لیکن برعکس اس کے خوش مزاج شخص سخت سے سخت محنت سے بھی کبھی نہیں تھکتا +

طاقتور شخص ہمیشہ کامیاب کہلانے کا مستحق ہے۔ طاقتور شخص سے یہ مراد نہیں۔ کہ انسان صرف جسمانی طاقت رکھتا ہو۔ بلکہ طاقتور شخص سے یہ مطلب ہے۔ کہ وہ شخص جس میں اعلیٰ درجہ کی مضبوط اور مستقل قوت ارادی ہو۔ قوت ارادی جسم اور دماغ کے لئے دائمی صحت بخش ٹانک ہے۔ یہ انسان کو سب طرح سے چاق چوبند کر کے مشکلات۔ مصائب۔ بیماریوں اور ناامیدیوں کے سہنے کے قابل بنا دیتی ہے +

اگر انسانی جسم و دماغ کو ایک سلطنت فرض کرلیں تو قوت ارادی کو اس سلطنت کا بادشاہ ماننا پڑے گا۔ کیونکہ قوت ارادی کی بدولت جسم و دماغ کا مناسب نظم و نسق ہوتا ہے۔ اور ہماری تمام قوتیں اور اعضا قوت ارادی کے ماتحت رہ کر اپنا اپنا کام باقاعدہ طور پر کرتے ہیں۔ اگر قوت ارادی میں کمزوری ہے۔ تو جسمانی۔ دماغی اور اخلاقی سلطنت میں بھی ابتری اور بدنظمی ضرور پیدا ہوگی۔ پس جسم و دماغ کے افعال کو باقاعدہ اور درست رکھنے کے لئے یہ لازمی امر ہے۔ کہ ہماری قوت ارادی مضبوط اور اٹل ہو۔ یہ مشہور بات ہے کہ کمزور حاکم خواہ کتنے ہی عمدہ قوانین کیوں نہ بنائے۔ لوگ ان قوانین کی کچھ پرواہ نہیں کرتے

کے اداشناس ہو۔ تو لوگوں کا چہرہ دیکھکر اُن کے خیالات بتا سکتے ہو۔ بعض خیالات
معمولی سے معمولی آدمی بھی چہرہ دیکھکر بتا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر یوں سمجھو۔ کہ
تمہارے کسی دوست کے دل پر غم کا خیال چھایا ہوا ہے تم اُس کا چہرہ دیکھتے ہی
فوراً پوچھنے لگتے ہو "کیوں کیسی۔ آج تم غمگین نظر آرہے ہو۔ آخر سبب؟ باعث؟"
چہرہ دیکھتے ہی یہ الفاظ بے محابا تمہاری زبان سے نکلتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے
کہ تم نے چہرہ دیکھتے ہی دل کے خیالات معلوم کر لئے یا یوں کہو۔ کہ تمہیں چہرے پر خیالات
کے آثار صاف طور پر دکھائی دیئے۔ یہ بالکل ناممکن ہے۔ کہ ہمارے اندرونی حالات
کا اظہار جسم پر کچھ نہ ہو۔ پروفیسر جیمز امریکہ کے علم الخیال کے مالک یوں رقمطراز ہیں۔ کہ
نیکی اور بدی کا ذرا سا خیال بھی جسم پر اپنا لازوال اثر چھوڑتا ہے۔ ہمارے خیالی افعال
کا اثر جسمانی حرکات پر بہت بڑا پڑتا ہے +

تم شرابخور کی طرف متوجہ اور رحم آلودہ نظروں سے دیکھتے ہو۔ اس لئے کہ وہ شراب کے
استعمال سے اپنے جسم کا ستیاناس کر رہا ہے۔ لیکن ذرا غور سے دیکھو ممکن ہے کہ
تم بھی اپنے جسم کو تباہ کر رہے ہو۔ ممکن ہے۔ کہ جن گناہوں کو تم اپنے ذہن میں ضرر دیے
سمجھے ہوئے ہو۔ وہ تمہاری جسمانی حالت میں بلا کا تغیر پیدا کر رہے ہوں۔ شرابخوار
کی شرابخواری کی نسبت غصہ ور شخص کے غصہ کا ایک اُبال چال چلن اور جسم کے لئے
زیادہ تباہی کا موجب ہے +

شراب کی بوتل انسان کو ایسا قابل نفرت نہیں بناتی جیسا کہ نفرت کا خیال اُس
کی صاف و پاک چادر زندگی پر بدنما داغ معلوم ہوتا ہے۔ عمر بھر کی حقہ نوشی سے جسمانی
زندگی کی اس قدر بیخ کنی نہیں ہوتی جتنی نفرت، حسد اور غم و غصہ سے ہو سکتی
ہے۔ فکر، چڑچڑاپن اور لڑائی کی عادت جسم پر سگرٹ کے زہر سے بھی زیادہ زہریلا
اثر پیدا کرتی ہے۔ غصے کی حالت میں لعاب دہن کے اجزائے کیمیائی بدلکر زہر بنجاتے

ہی ہو جاؤ گے۔ اگر خوش قسمتی سے دوست با اخلاق۔ خدا ترس۔ پرہیزگار۔ نیک باطن۔ ملنسار۔ غیرت مند ملے ہیں۔ تو تم بھی جلدی یا دیر میں ویسے ہی اعلےٰ درجہ کے خوش چلن بن جاؤ گے۔ لیکن برعکس اس کے اگر خدانخواستہ دوست اعلےٰ درجہ کے "ذات شریف" ملے ہیں۔ تو تم بھی ایک دن قعر ذلالت میں گر پڑو گے۔ یہی حال خیال اور جسم کا ہے۔ جسم کا دوست خیال ہے۔ اگر خیال اچھا ہے۔ تو جسم بھی ضرور تندرست ہو گا۔ اگر خیال میں خرابی ہے۔ تو جسم بھی نقائص سے پُر نظر آئیگا۔ ہزار بات کی ایک بات یہ ہے۔ اس کو فراموش ہرگز نہیں کرنا چاہئے ؛

اگر بچہ کی ماں یا دُودھ پلائی چڑچڑی اور غصیل ہوگی تو بچہ بھی ضرور بیمار اور لاغر رہیگا۔ اس لئے ہمیشہ بچے کی دایہ یعنی دودھ پلائی اور ماں خوش مزاج اور ہنس مکھ ہونی چاہئے۔ ورنہ اُن کے غصے کا مہلک اثر بچے پر پڑنا لابدی ہے ۔ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ بعض لوگوں کو غصے کے مارے قے ہو جاتی ہے ۔ اور بعض حالتوں میں غصے اور خوف کی وجہ سے یرقان کی کیفیت پیدا ہوتی ہے ؛

بعض اوقات مہلک بیماریوں کا خیال ذہن نشین ہو کر مہلک ثابت ہوتا ہے ۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کو یہ خبر بھی نہیں ہوتی۔ کہ وہ کس بیماری میں مبتلا ہے۔ اور اس وجہ سے اُس کے دل میں موت کا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا لیکن کسی ڈاکٹر یا رشتہ دار کے کہدینے سے کہ وہ کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہے۔ اُس کا حال دن بدن متغیر ہوتا رہتا ہے۔ اور آخر وہ ایک دن اس جہان سے رُخصت ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اور لواحقین کی اس قسم کی غلطی سے راقم السطور کے ماموں زاد بھائی جناب لالہ جگن ناتھ پرشاد صاحب شوق دہلوی مرحوم شاعر بے بدل و مصنف دیوان "آئینہ شوق" کی وفات وقوع میں آئی۔ وہ عرصہ دراز سے مرض

اور اس لیئے اس کی سلطنت میں ہمیشہ دوعملی اور ابتری پھیلی رہتی ہے - ہمارا دل جن امیدوں کا برسوں سے جولانگاہ بنا ہوا ہے - اُنکے حاصل ہونے سے نہ صرف ہمیں خوشی ہوتی ہے بلکہ ہماری جسمانی تندرستی میں بھی نمایاں ترقی ہوتی ہے - اہل بصیرت سے یہ امر مخفی نہیں - کہ متوسط صحت رکھنے والے بلکہ بعض بیمار بھی جن میں ہمت اور استقلال نام کو نہیں تھا - وہ اتفاقیہ اعلیٰ درجہ کی کامیابی حاصل کرتے ہی نہایت ہی طاقتور اور غیر متوقع صحت کے مالک بن گئے +

ایک عجیب بات جو عام نظروں سے معرض اخفا میں ہے یہ ہے - کہ تعلیم بھی انسانی رگ وپے کے لئے طاقت بخش ذریعہ ہے - بعض والدین سمجھ بیٹھتے ہیں کہ ان کے بچے ایسے کمزور ہیں - کہ وہ پڑھائی کی محنت اور دباؤ کو برداشت نہیں کر سکتے - لیکن اِن حالتوں میں یہ دیکھا گیا ہے - کہ لڑکے مدرسے اور کالج میں جا کر غایت درجہ کے تندرست اور جفاکش بن گئے - تعلیم کی دُھن اور حصول علم کا شوق اُن کے جسم کو بارونق اور تندرست بنا دیتا ہے - ہر پاک اور بلند خیال - ہر نیکی اور سچائی کی عمدہ خواہش - ہر زندگی کو برتر اور بہتر بنانے والی تمنا جسم پر اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہتی - اور اس قسم کے صحت بخش اثر سے جسم پہلے کی نسبت زیادہ توانا و تندرست - خوش نما اور خوبصورت نکل آتا ہے +

یہ کبھی نہیں ہو سکتا - کہ کوئی شخص زناکاری اور گناہ گاری کی زندگی بسر کرنے کے باوجود چہرہ کے گرد خوشی و مسرت - امن اور اطمینان کا منور ہالہ دیکھے ذاتی عزت اور وقعت کے مفقود ہوتے ہی چہرے پر مُردنی طاری ہو جاتی ہے ہوائیاں اُڑنے لگتی ہیں - اور تمام چہرہ دیکھنے میں بھیانک معلوم ہوتا ہے یہ علامات خیالات بدکے - تمہارے جس قماش کے دوست ہونگے تم بھی ویسے

ایسا دھکا پہنچا۔ کہ اُسکے بال ایک روز میں سفید ہو گئے +

میری اینٹائیٹ کے سیاہ بھونرے سے کالے بال قتل سے پہلے خوف کے مارے سفید روئی کے گالے ہو گئے تھے +

ایک دفعہ ایک شرقی جاتری کو حضرت طاعون ملے۔ جاتری نے طاعون سے پُوچھا۔ کہئے حضرت! اب آپ جا کر کہاں نازل ہونگے" طاعون بولا "میں پانچہزار آدمیوں کے مارنے کے لئے بغداد جا رہا ہوں" چند روز کے بعد وہی طاعون جاتری کو واپس آتے ہوئے ملا۔ جاتری نے کہا "آپ مجھ سے کہتے تھے۔ کہ میں بغداد میں جا کر صرف پانچہزار آدمی ماروں گا۔ لیکن وہاں تو مر گئے پچاس ہزار" طاعون نے کہا۔ کہ "نہیں! میں نے تو صرف پانچہزار کی ہی جان لی تھی۔ لیکن باقی پینتالیس ہزار اشخاص خیالی خوف کے مارے مر گئے" اس میں سر موے فرق نہیں کہ پلیگ کے دنوں میں زیادہ اموات دہشت اور اندیشے ہی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ ورنہ خود بیماری اس قدر تباہی اور بربادی کا مُوجب نہیں ہو سکتی +

حسد اور رشک ایک فرشتہ خصلت انسان کو شیطان سیرت بنا دیتے ہیں باہمی خیال منافرت سے بنا بنایا گھر بگڑ کر تیپٹ ہو جاتا ہے۔ غلط فہمیوں کی وجہ سے خانہ جنگی جو آج کل گھر گھر دیکھی جاتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے بڑھتے چڑھتے گھروں کا گھر دِوالا ہو گیا ہے۔ اگر بنظر تعمق دیکھا جائے تو پتہ لگیگا۔ کہ اس کی تہ میں بجز خیال منافرت کے اور کوئی بات نہ تھی۔ پس اگر تم اپنے گھر کو بہشت کا نمونہ بنانا چاہتے ہو۔ اگر تم اپنے گھر کو بقول شاعر ؎

اگر فردوس بر رُوئے زمین است

ہمین است وہمین است وہمین است

کا مصداق بنانا چاہتے ہو۔ تو خیالات فاسد سے کنارہ کشی ہو۔ یگانہ اور بیگانے کے

سل وتپ دق میں مبتلا تھے۔ لیکن چونکہ اُن کے دل میں ایک ساعت کے لئے بھی کبھی خیال نہیں گزرا۔ کہ وہ ایسے موذی مرض میں مبتلا ہیں۔ اس لئے اس بیماری کے آثار ان کے چہرے سے کچھ ہویدا نہیں ہوتے تھے۔ ایک دن اُنہوں نے اتفاقیہ ایک ڈاکٹر کو اپنا سینہ بذریعہ آلات دکھایا۔ تو ڈاکٹر نے جیسے ہی اُن سے کہا۔ کہ اُن کو سل اور دق ہے۔ ویسے ہی وہ اُسی رات اِس جہان فانی سے دار جاودانی کو سدھارے۔ افسوس! خیال کے فوری اثر نے اُن کی جان لی۔ ورنہ نہیں معلوم کہ وہ اُسی حالت میں کب تک اور زندہ رہتے۔ اس لئے کبھی اپنی نسبت یہ خیال نہ کرو کہ تم بیمار ہو۔ کبھی کسی سے مت کہو۔ کہ تم بیمار ہو۔ تمہاری طبیعت لاکھ گری پڑی رہتی ہو۔ ہمیشہ اس خیال سے اپنے دل کو اُٹھائے رکھو۔ کہ تم تندرست اور بھلے چنگے ہو۔ دل کے پست ہونے کا نام ہی بیماری ہے۔ جس کا دل ہمیشہ تروتازہ ہے۔ جس کی طبیعت ہر وقت خوش اور بشاش ہے۔ وہ تندرست ہے۔ وہ ہرگز بیمار نہیں ہو سکتا۔ ایسی طبیعت کے ساتھ بیماری کا سنجوگ نہیں ہو سکتا۔ وہ لازوال تروتازگی کا مالک ہے۔ وہ ازلی اور ابدی خوشی کا حصہ دار ہے۔ وہ ان تھک ہے۔ اُس کی طاقت اور کام کرنے کی ہمت اٹل ہے +

ایک ساہوکار کے دل پر دیوالے کے نکلنے کا صدمہ ایسا ہوا۔ کہ اُس کے سر کے بال تین ہی دن میں سارے سفید ہو گئے۔ ایک اور شخص کی نسبت ذکر ہے کہ وہ ایک دن دریائے جمنا کے پل پر سے گزر رہا تھا۔ اتفاق اُس نے دیکھا کہ پل کے قریب دریا میں ایک لڑکا ڈبکیاں کھا رہا ہے۔ اور ڈوبا ہی چاہتا ہے۔ یہ دیکھکر اُس سے نہ رہا گیا۔ وہ فوراً دریا میں پھاند پڑا۔ اور لڑکے کو جو ڈوبا ہی چاہتا تھا باہر نکال لایا۔ دیکھا تو وہ اُس کا اپنا ہی لڑکا تھا۔ اس خیال سے اُس کے دل کو کچھ

بہادر اپنے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ اپنی صحت کی نسبت کبھی کوئی لفظ ایسا نہ کہو۔ جو تم جانتے ہو۔ یا جو تم چاہتے ہو۔ کہ درست نہ ہو۔ اپنی بیماری کا طول طویل ذکر نہ کرو۔ اور اپنی بیماری کے علامات کا خود مشاہدہ کرنا بھی ٹھیک نہیں۔ ہمیشہ اس امر کا اعتراف کرو۔ کہ تم بیماریوں پر بہمہ وجوہ غالب ہو۔ کبھی تمہارے دل میں کمزوری کا خیال پیدا نہ ہونے پائے +

بیماری سے بچنے کا سب سے بڑا اعلےٰ درجہ کا اور یقینی اُپاؤ یہہ ہے۔ کہ انسان بچپن سے ہی پرہیزگاری۔ خداترسی۔ اور ایثار نفسی کی عادت ڈال لے تاکہ عمر بھر اسی قسم کے خیالات اُس کے دل میں جولاں رہیں۔ اور اُس کے جسم پر ان کا صحت بخش اثر پڑتا رہے +

ڈاکٹر اور طبیب کو جسمانی بیماری کے لئے دوائی تجویز کرنے پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اُن کے لئے یہہ لازمی امر ہے۔ کہ وہ اپنے مریضوں کو اصولوں کی بھی تربیت کریں۔ ماں کو چاہیئے۔ کہ اپنے بچے کو یہ سکھائے کہ لوگوں کے ساتھ محبت اور ہمدردی کرکے غصے۔ نفرت اور بغض کے خیالات کو رفع کرے تمہاری بات کا اثر ڈاکٹروں کی ادویات سے زیادہ ابدان خلق پر دیکھا جائیگا۔ اگر تم اس امر کی تلقین کرو۔ کہ لوگ ہمیشہ خوش اور بشاش رہیں۔ جو کام کریں ایسا۔ کہ جس سے تندرستی اور صحت میں ترقی ہو۔ دل کی خوشی ادویات سے زیادہ صحت بخش ثابت ہوتی۔ پس یاد رکھو۔ کہ دل کی خوشی میں ہی بیماری سے سچی آزادی ملتی ہے۔ دل کی خوشی میں ہماری نجات ہے۔ اور دل کی خوشی بہشت کے دروازے ہمارے سامنے کھول دیتی ہے +

(روشنی لاہور)

ساتھ نفرت کی جگہ محبت ہو۔ کدورت کی بجائے اُلفت رکھو۔

ایک مصور کی نسبت ذکر ہے۔ کہ اُس نے ایک مرتبہ ایک نہایت ہی خوبصورت پیارے بچے کی تصویر کھینچی۔ وہ خود اُس تصویر پر ایسا مفتون ہُوا۔ کہ اُس کو اپنے کمرہ میں آویزاں کیا۔ اور وہ برابر گھنٹوں اس تصویر کی طرف ٹکٹکی جما کر دیکھتا رہتا تھا اُسکے بچے کے پیارے دلکش چہرے کو وہ اپنے لئے محافظ اور رہنما فرشتہ سمجھتا تھا اور غم و غصہ کے اوقات میں وہ اس تصویر کی طرف دیکھکر دل کو تسکین دیتا تھا۔ اس بات کو سالہا سال گزر گئے۔ اَب اُس کا ارادہ ہُوا۔ کہ اس خوبصورت چہرے کے بالکل برعکس بدصورت اور بھونڈے چہرے کی تصویر کھینچے۔ چنانچہ وہ اس تلاش میں ہر وقت سرگردان رہنے لگا۔ یہاں تک کہ ایک دن اُس کو جیلخانہ میں ایک شخص فرش پر پڑا ہُوا ملا۔ اُس نے خیال کیا۔ کہ اس شخص سے زیادہ بھونڈا چہرہ دُنیا میں کسی کا نہیں ہوسکتا۔ پس اُس نے اس شخص کے بھیانک چہرے کی تصویر کھینچی۔ اس کے بعد جب اُس کو یہ پتہ چلا۔ کہ یہ شخص وہی ہے جس کے خوبصورت چہرے کی تصویر مدتیں گذریں۔ کہ وہ کھینچ چُکا ہے۔ اور جو اُس کے لئے رہنما فرشتہ کا درجہ حاصل کر چکا ہے۔ تو اُس کو بہت تعجب ہُوا۔ معصُوم بچہ جوان ہو کر پرلے درجہ کا ریاکار۔ زناکار۔ اور عیاش ہو گیا تھا۔ لذائذ نفسانی میں گرفتار ہو کر فرشتہ شیطان بن گیا۔ جیسے جیسے خیالات میں تغیر ہوتا گیا۔ اُسی طرح جسم میں بھی بدزیبی اور بھونڈاپن آتا گیا۔

ہر دم ہماری خیالی آنکھوں کے سامنے تندرستی اور صحت کا اعلیٰ نصب العین ہونا چاہیئے۔ اُس نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے ہم کو ہمہ تن مصروف ہونا چاہیئے۔ اگر جرم کے ارتکاب کا خیال جو ہماری صحت میں مخل ہوتا ہے۔ ایک لمحہ کے لئے دل میں پیدا ہو۔ تو اُس کا ایسی مردانگی سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ جنگجو

نثّار و ناظموں پہ ہے منحصر بہت کچھ　　گر مرد از پئے معنی تازہ بحر سے نکلے
رو دیا پڑھو پڑھاؤ ودیا پڑھو پڑھاؤ　　نکلے تو تیس فندا یہ دیوار و در سے نکلے
جیسا کہ کام اے گُل شیریں بیاں سے نکلے
ویسا نہ کام ہرگز تیغ و تبر سے نکلے

امریکہ میں ترقی زراعت

امریکہ میں ایک چھوٹی سی کتاب چھپی ہے۔ جس میں مصنف نے ظاہر کیا ہے۔ کہ اہل امریکہ نے زراعت میں کس طرح حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ لکھا ہے۔ کیا کوئی تعجب کی بات ہے۔ کہ ہم اتنے گندم ہر سال پیدا کرتے ہیں۔ جو روس۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ مصر اور انگلستان کی مجموعی پیداوار سے زیادہ ہے۔ جبکہ ہم ۵۰۔ گھوڑوں کی طاقت والے دخانی انجنوں سے قلبہ رانی کرتے ہیں۔ جس سے آناً فاناً میں صدہا ایکڑ زمین میں تخم ریزی ہو جاتی ہے +

وادی سین جس کوئن میں گیہوں کے کھیت ۱۲ میل مربع ہیں۔ ان تمام کھیتوں کی کاشت کلوں کے ذریعہ سے خودبخود ایسی جلدی کاٹ لی جاتی ہے۔ اور صاف کر کے بوریوں میں بھر لی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک منٹ میں تین بوریاں بندھوا کر چالان کرنے کے قابل ہو جاتی ہیں۔ اب دیکھئے۔ کہ یہ تمام فصل غیر ملکوں کو کس طرح روانہ کی جاتی ہے۔ کیا کہیں دنیا بھر میں ایسی ریل گاڑیاں ہیں جو ۱۴ مربع میل اراضی کی فصل کو ایک دم سے لاد کر لیجائیں ؟ مگر امریکہ میں ہے۔ ایک ٹرین جو ایک میل لمبی ہوتی ہے۔ اور ۱۰ میل

غزل

ہمت کرو جوانو کشتی بھنور سے نکلے

(از پی۔ ڈی۔ یگل مصنف کتب متعدد نرائنگڑھوی)

سودائے خود نمائی جبتک نہ سر سے نکلے ۔ تب تک نہ کام کوئی یارو بشر سے نکلے

آہا یہ انکساری! جھکتا ہے نیچے نیچے ۔ جوں جوں کہ پھل زیادہ بہتر شجر سے نکلے

دو دن کی زندگی پر اتنا غرور ۔ یا نا ۔ ہے موت کی نشانی چیونٹی کے پر سے نکلے

بیوائیں رو رہی ہیں اور ہیں یتیم نالاں ۔ افسوس ایک کوڑی نہ اہل زر سے نکلے

کس کام کی وہ دولت کس کام کا غنی وہ ۔ پڑ کر ہزار جس کے کوڑی نہ گھر سے نکلے

دیکھو کہ آج کتنا پانی بھرا ہوا ہے ۔ حالانکہ کل کنوئیں سے تھے نا تھے چرسے نکلے

دولت کیلئے بخشش اک چیز لازمی ہے ۔ بخشش بغیر زر جوں خوشبو عطر سے نکلے

کیا قدر ہے گہر کی ساغر میں جو نہاں ہے ۔ ہوتی ہے قدر تب ہی جب بی کے گھر سے نکلے

کس کس کا ذکر کیجئے بگڑا ہے سارا نقشہ ۔ بھارت کی ناؤ کیسے جائے خطر سے نکلے

دو ہاتھ تم لگاؤ دو ہاتھ ہم لگائیں ۔ ہمت کرو جوانو کشتی بھنور سے نکلے

ہارو نہ حوصلہ تم رکھو سعی ہمیشہ ۔ کام آخرش تمہارا نکلے صبر سے نکلے

کیونکر اثر نہ ہووے کیونکر اثر نہ ہووے ۔ گر آہ حب وطنی قلب و جگر سے نکلے

اے ناصحو تمہاری نظمیں بناوٹی ہیں ۔ کیا کام قوم ایسی نظم و نثر سے نکلے

خود مطلبی بڑی ہے حرص و ہوا میں پھنسکر ۔ گا ہے ادھر سے نکلے گا ہے ادھر سے نکلے

جبتک نہیں ہے دل سے حب وطن و آنسو ۔ جبتک نہ حال قومی پہ چشم تر سے نکلے

تبتک نہ کام کوئی قومی اے لیکچرارو ۔ نہ تم سے اور نہ لیڈر نہ ایڈیٹر سے نکلے

کالرا (ہیضہ)

(از ڈاکٹر گرید ھردت صاحب ڈیانسٹریٹر اناٹومی لاہور میڈیکل کالج)

مرض ہیضہ ایک شدید دبائی متعدی بیماری ہے۔ جس کی عام طور پر مفصلہ ذیل علامات ہوا کرتی ہیں:۔

(۱)۔ بے رنگ اور پانی والے مادہ کا حد سے زیادہ اسہال اور قے کے ذریعہ سے خارج ہونا۔ (۲)۔ عضلات کا درد کے ساتھ سکڑنا۔ اور سخت بے چینی۔ (۳)۔ پیشاب کا مطلقاً بند ہو جانا۔ (۴) جسم کا ٹھنڈا اور پسینہ سے تر ہو جانا۔ رنگ کا سیاہ ہو جانا۔

یہ بیماری ایک خاص جرم کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جس کو کاما بے سلس (Comma Bacillus) کہتے ہیں۔ اور یہ اسہال اور قے میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے اگر قے یا اسہال کا مادہ پینے کے پانی ساتھ مل جاوے یا کسی دیگر اشیائے خوردنی سے لگے۔ تو اس کے استعمال سے مرض ہو جایا کرتی ہے۔ اور پھر وبائی طور پر پھیلتی ہے۔ یہ مرض ایک مریض سے دوسرے انسان کو چھونے اور ساتھ لگنے سے نہیں ہوتی۔ بلکہ مفصلہ ذیل طریقوں سے ہوتی ہے:

(۱)۔ اس پانی کا جو کہ پینے کے واسطے یا روٹی پکانے۔ سبزی دھونے۔ برتن صاف کرنے۔ کپڑے دھونے یا نہانے وغیرہ کے استعمال میں آتا ہو مریض ہیضہ کے اسہال یا قے سے کسی طرح مل جانا۔ (۲)۔ دودھ کا اس طرح سے اسہال والے مادہ کے ساتھ ملکر خراب ہونا۔ (۳)۔ اشیائے خوردنی خصوصاً مکھن۔ پنیر۔ ملائی کی برف

فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہے - ۴۸ مربع میل قطعہ اراضی کی تمام فصل ایک دفعہ میں لیجاتی ہے - امریکہ کا ایک معمولی کاشتکار اس قدر غلہ پیدا کرتا ہے - جتنا کہ انگلستان میں ۳ کسان - اور فرانس میں ۴ ۔ اور جرمنی میں ۵ - اور آسٹریا میں ۶ - ہندوستان تو بیچارہ کسی گنتی ہی میں نہیں - امریکہ کے چار کاشتکار اس قدر غلہ کاشت کرکے حاصل کر سکتے ہیں - جو ایک ہزار آدمیوں کی غذا کے لئے کافی ہو - اس کا مطلب یہ ہے - کہ ہندوستان میں اگر امریکہ کے طریقہ پر کاشتکاری ہو - تو صرف ۱۰ - لاکھ آدمی ۳ - کروڑ آبادی کے لئے خوراک کا سامان مہیا کر سکتے ہیں - اور باقی دوسرے کام تلاش کریں - اس صورت میں ملک جلد مالا مال ہو جائے - مگر ابھی عرصہ چاہیئے - کہ ہم ان طریقوں سے فائدہ اٹھا سکیں - جو امریکہ میں مروج ہیں +

راقم گنگارام زمیندار ڈیرہ اسمٰعیلخان

قطعہ تاریخ وفات مسٹر گوکھلے آنجہانی

لے گئی کس کو بعجلت آہ مرگِ ناگہاں ۔ ملک پرور سایۂ رحمت تھا مسٹر گوکھلے

اپنے محسن کا بھی اے مہر لکھ دو سال مرگ ۔ چل بسا اک حامیٔ بھارت تھا مسٹر گوکھلے

۱۹ ۱۷

ایضاً

خیر خواہِ ہند مسٹر گوکھلے نے کی قضا ۔ نیک نامی نیک کاموں کا صلہ خود لیگئے

ہو رہا ہے آہ ماتم بھر سارے ہند میں ۔ آج مسٹر گوکھلے تو داغ ہم کو دیگئے

۱۹ ۱۷ ۱

مہر اتھر تیورا سٹیٹ

Infected کپڑے کو ہاتھ لگا کر دوسرے آدمی بیمار ہو سکتے ہیں یا
ان کو دھونے سے کنوئیں وغیرہ کا پانی خراب ہو سکتا ہے۔ (۳)۔ یہ جرمز ۵۶ درجہ
سنٹی گریڈ کی حرارت سے ایک گھنٹہ میں اور ۱۰۰ درجہ سنٹی گریڈ کی حرارت پر
دس منٹ میں مر جاتے ہیں۔ (۴)۔ یہ سردی میں freezing point سے
سے کئی درجہ تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ اور برف وغیرہ Infect ہو سکتی
ہے۔ اس لئے برف نہیں پینی چاہئے۔ (۵)۔ میوہ جات اور سبزیات چونکہ
تر ہوتے ہیں۔ اُن پر کئی دن تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ (۶) اُبالے ہوئے پانی
میں مر جاتے ہیں۔ مگر قدرتی کنوؤں کے پانی میں کئی ہفتہ تک زندہ رہ سکتے ہیں
(۷)۔ ایسڈ (ترش) ری ایکشن کی اشیاء میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ اس لئے جب معدہ
پُر ہو تو بیماری کا ڈر کم ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس وقت معدہ کا ری ایکشن ترش ہوتا ہے
(ایسڈ ہائیڈرو کلورک کی وجہ سے) اور یہ وہاں مر جاتے ہیں۔ اور اثر نہیں کر سکتے۔
(۸)۔ ایک دفعہ اگر کوئی اس بیماری میں مبتلا ہو کر شفایاب ہو گیا ہو۔ تو پھر اُس کے
فضلہ میں کئی دن تک مثلاً ۸ سے ۵۰ دن تک پائے جاتے ہیں۔ اسلئے گو وہ آدمی
علامات سے ظاہرا طور پر تندرست ہے۔ مگر اس کے فضلہ کے ساتھ لگنے سے بیماری
ہو سکتی ہے +

مفصلہ ذیل اسباب ایسے ہیں۔ جو کہ انسان کو بیماری پر غلبہ پانے سے
روکتے ہیں۔ اور بیماری میں مبتلا ہونے کے لئے مدد کرتے ہیں۔
(۱) یکایک سردی کا لگ جانا۔ اسلئے کالرہ کے دنوں میں خاص طور پر خیال
رکھنا چاہئے۔ کہ رات کو پسینہ آتے ہوئے یکایک پنکھے کے نیچے نہ آوے۔ اور
کالر ابلٹ یعنی فلالین کا کپڑا پیٹ کے گرد باندھے۔ (۲)۔ فاقہ کشی یعنی بھوکا رہنا
چونکہ معدہ کے پُر ہونے سے اُس کا ری ایکشن ترش ہوتا ہے۔ اب جرم اگر اندر پائی

میوہ جات اور سبزیات کا ہونا مگر جن اشیاء کو ابالکر استعمال کیا جاوے اور گرم گرم کھایا جاوے۔ تو بیماری کا خطرہ کم ہوسکتا ہے۔ کچی سبزی نہیں کھانی چاہئے ✦

بیماری حسب ذیل طریقوں سے پھیلتی ہے:۔ (۱) اُن کپڑوں کو جو دست وغیرہ سے بھرے ہوئے ہوں۔ کنوئیں پر دھونا۔ اور اُن کی چھینٹوں کا کنوئیں میں جانا اور پھر وہ پانی پی کر تندرست انسان کا بیمار ہونا۔ (۲) ۔ بذریعہ مکھی کے دوسری اشیاء خوردنی تک پہنچنا ۔ (۳) ۔ دودھ میں ایسے پانی کا ملانا جو کہ کنوئیں میں سے لیا گیا ہو یا جس کو ایسے ہاتھ لگے ہوں۔ جو کہ پہلے ہیضہ کے مادہ اسہال اور قے سے کسی طرح پر چھوئے ہوں۔ (۴) ۔ غلیظ گڑھوں وغیرہ کی مٹی کا جن میں فضلہ وغیرہ ہوتا ہے اُڑ اُڑ کر بازار میں دکانوں پر پڑنا اور اشیاء کو ناقابل خوردنی کرنا کیونکہ ان میں کالرا بے سلس موجود ہوتے ہیں ✦

عام طور پر پنجاب میں یہ بیماری موسم گرما میں ہوتی ہے۔ مگر ہر موسم میں ہو سکتی ہے۔ ہر ایک عمر اور جنس کا آدمی مبتلا ہو سکتا ہے۔ جو شراب پیتے ہیں یا جن کے معدہ کی سوزش یا امعا کی سوزش ہوتی ہے۔ وہ زیادہ مبتلا ہوتے ہیں ۔ وہ آدمی جو کچے سڑے ہوئے پھل کھاتے ہیں۔ یا وہ جو بیماری سے بہت ڈرتے ہیں۔ اس بیماری میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں ✦

کالرا بے سلس کی نسبت مفصلہ ذیل باتیں ضرور یاد رکھو:۔ (۱) یہ خشکی نہیں سہار سکتے۔ اگر جگہ خشک رکھی جاوے تو یہ جلدی مر جاتے ہیں۔ (۲)۔ برعکس اس کے اگر کوئی چیز تر ہو تو یہ زیادہ دیر تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ مثلاً کوئی لتہ جو کہ اسہال وغیرہ سے بھرا ہوا ہو اور وہ کسی طرح سے ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچایا جاوے۔ تو اس میں وہ جرمز زندہ رہتے ہیں۔ اور پھر وہاں اس

(ب)۔ عام حفظ ماتقدم۔(۱)۔ پانی کے کنوؤں تالابوں وغیرہ کا خاص خیال کیا جاوے۔ اور ایام بیماری میں ایک ایک اونس ایک چاہ میں پوٹاسیم پرمنگناس کا ڈالا جاوے۔ وہ اس طرح کہ بالٹی میں پوٹاسیم پرمنگناس لیکر اس کو پانی سے بھر کر کنوئیں میں اُلٹایا جاوے۔ یہاں تک کہ کل پوٹاسیم پرمنگناس گھول کر کنوئیں میں ڈالا جاوے۔ پھر بعد ایک دو دن کے پانی استعمال کیا جاوے۔ جبکہ رنگ بالکل صاف ہوگیا ہوگا۔(۲)۔ بیماری کے گھروالوں کو بالٹی یا لوٹا وغیرہ کنوئیں میں ڈالنے کی اجازت نہ دیں۔ صاف برتن میں پانی نکالکر اُن کے لوٹوں میں اُلٹا دیویں۔(۳)۔ کپڑے دھونے یا برتن دھونے کی کنوئیں یا تالاب کے نزدیک اجازت نہ دیں۔(۴)۔ پانی نکالنے کے واسطے کنوئیں پر ایک خاص آدمی مقرر کر دیں۔(۵)۔ کچن اور نوکر کی صفائی کا خاص خیال رکھیں (۶)۔ پاخانوں اور ٹٹیوں وغیرہ کو روز فینائل لوشن سے دھویا کریں۔(۷)۔ تمام کپڑے جو اسہال یا قے وغیرہ سے بھرے ہوں۔ جلا دیئے جاویں۔(۸)۔ پینے کا پانی اُبالا جاوے۔(۹)۔ پاخانہ اور قے وغیرہ کو فینائل میں ڈالا جاوے۔ اور پھر جلد دبا دیا جاوے۔(۱۰)۔ اگر کسی آدمی کا ہاتھ دست وغیرہ سے بھر جاوے۔ تو وہ بھی کسی تیز لوشن سے صاف کرے۔(۱۱)۔ کمرہ جس میں بیمار رہتا ہو۔ صاف کیا جاوے۔ گندھک کی دھونی دیکر یا آگ جلا کر اور کاربالک لوشن سے۔ (بیمار کے گھر کیا کیا جاوے)۔(۱۲)۔ بیمار کو اگر ممکن ہو۔ ہسپتال لے جاویں۔ (۱۳)۔ وہ آدمی جو بیمار کو اُٹھا لیجاویں یا مُردہ کو اُٹھا لیجاویں۔ اچھی طرح سے نہلائے جاویں۔(۱۴)۔ تمام بچی ہوئی روٹی پھینک دیں۔(۱۵)۔ اُن آدمیوں کا بھی جنہوں نے بیمار کے ساتھ روٹی کھائی ہو۔ علاج کیا جاوے +

علامات مرض ہیضہ حسب ذیل ہیں:۔(۱) بیماری کا دورہ یکایک ہوا

وغیرہ کے ساتھ کسی طرح چلے جاویں - تو کچھ اثر نہیں ہوتا - اگر ایسے دنوں میں مسلمان صاحبان کا ماہ رمضان ہو - تو اُن کے لئے زیادہ خطرناک ہوا کرتا ہے -
(۳) مسہل اشیاء کا ایام بیماری میں استعمال ہرگز نہ چاہیئے - کیونکہ دستوں کے آنے سے کمزوری ہو کر مرض ہیضہ کا غلبہ ہو سکتا ہے +

صاحبان! مفصلہ بالا بیان (بیماری کے پھیلنے کے اسباب) سے حفظ ماتقدم آپ کو خود بخود معلوم ہو گیا ہوگا - مگر جمعی طور پر یکجا بیان کی غرض سے دوبارہ لکھا جاتا ہے +

حفظ ماتقدم - مرض کی تشخیص جلدی کرا کے بیماری کی اطلاع ہیلتھ آفیسر کو دینی چاہیئے - تاکہ وہ مکان وغیرہ کی صفائی کرا دیں - اور کنوؤں کا انتظام کریں -
(الف) - ذاتی حفظ ماتقدم (۱) بدہضمی یا کسی اور معدہ کی شکایت کو ایام ہیضہ میں درست کراؤ - (۲)، ہر وقت معدہ کا ری ایکشن ایمنڈر کھو اور وہ اس طرح سے ہو سکتا ہے - کہ خالی پیٹ مت رہو - (۳) - ایسی اشیاء مت کھاؤ - جن سے ہاضمہ خراب ہو - مثلاً کچے یا بہت پکے پھل - ایسی اشیاء جن میں سڑاند شروع ہو - مثلاً مچھلی وغیرہ - (۴) - کچھ مت کھاؤ یا پیو - جبکہ تم ریل پر سفر کرتے ہو - ٹھنڈی پوری حلوا - ملائی کی برف وغیرہ نہ کھاؤ - اور ہر چیز گرم گرم کھاؤ - (۵) - بازار کا لیمونیڈ یا سوڈا واٹر جو تازہ بنایا گیا ہو - مت پیو - کئی دن کا بنا ہوا بیشک پیو - کیونکہ کاربانک گیس چند روز کے عرصہ میں جرم کو مار دیتی ہے - (۶) - مسہل خصوصاً نمکین جن کے لینے سے پانی والا مادہ بہت نکلتا ہے - مت استعمال کرو - (۷) - پینے کا اور برتن دھونے کا پانی اُبالو - ہلکی چاہ - سکنجبین - دہی - لسی (چھاچھ) تھوڑی استعمال کر سکتے ہو - (۸) - ایام ہیضہ میں کارہ کا لو واکراسکتے ہو مگر ابھی تک اس کا مفید ہونا زیر سوال ہے +

مرجاتا ہے۔ بعض اوقات چند گھنٹوں یا دنوں کے اندر دست اور قے بند ہو جاتے ہیں۔ نبض درست ہو جاتی ہے۔ پیشاب کھل جاتا ہے۔ جسم گرم ہو جاتا ہے۔ اور عضلات کا درد گھٹ جاتا ہے۔ اور بیمار خود بخود اچھا ہو جاتا ہے۔ اس وقت ممکن ہے کہ تھوڑا بخار چڑھے۔ اس وقت بیمار کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ اس کو Stage of Reaction کی کہتے ہیں +

اس بیماری سے اموات ۳۰ سے ۸۰ فیصدی ہؤا کرتی ہیں +

علاج۔ (۱)۔ بیمار کو علیحدہ کر دو۔ (۲)۔ اس کے اسہال اور قے کو کاربالک لوشن سے disinfect کر کے جلا دو۔ (۳) بالکل آرام سے لٹاؤ۔ (۴)۔ اس کو کملوں کے درمیان گرم رکھو۔ (۵)۔ اس کے جسم پر فلالین کا کپڑا مارتے رہو۔ تاکہ پسینہ صاف آتا رہے۔ (۶) پہلے پہل کوئی خوراک نہ دو۔ صرف لیمونیڈ وغیرہ میں برف ملا کر دو۔ (۷)۔ ایام بیماری میں سلفیورک ایسڈ ایلیوٹ ۵ بوند ایک اونس پانی میں ملا کر کچھ کھا کر سویرے پی لیا کرو۔ پیاز میں کیونکہ سلفیورک ایسڈ ہوتا ہے۔ مفید ہے۔ (۸)۔ اصل علاج کے لئے کسی لائق ڈاکٹر کا مشورہ لیں +

چند مشہور و معروف داناؤں کے قول

(۱) بنجمن فرنکلن صاحب کا قول۔ محنت کے بغیر کمائی نہیں ہو سکتی۔ اگر تم کو کوئی بڑا دفینہ نہیں ملا۔ اور رشتہ داروں سے بڑا ترکہ نہیں پہنچا۔ تو کچھ مضائقہ

کرتا ہے۔(۲)۔پہلے پہل بیمار کو اسہال لگتے ہیں۔جو کہ زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔اور انکے آنے سے بیمار کو آرام معلوم ہوتا ہے۔یا پیٹ میں گڑگڑ لگی رہتی ہے۔اور پاخانہ کی حاجت ہر وقت رہتی ہے۔(۳)۔بعد میں ہر لحظہ پاخانہ جاتا ہے۔اور اسہال بالکل سفید چاولوں کے پانی کی طرح بے بو ہو جاتے ہیں۔(۴)۔پھر جلدی سے قے شروع ہو جاتی ہے۔پہلے پہل معدہ سے آتی ہے۔بعد میں قے بھی پاخانہ کی طرح چاولوں کے پانی کی طرح ہو جاتی ہے(۵)۔بیمار کو پیاس شدت کی لگتی ہے۔اور بعض اوقات ہچکی شروع ہو جاتی ہے۔(۶)۔اسہال اور قے کے آنے سے بیمار نڈھال ہو جاتا ہے اور اُس کا جسم جلدی ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔اور پسینہ سے تر ہو جاتا ہے۔مگر اگر تھرمامیٹر گدا میں لگایا جاوے تو حرارت ۱۰۵ یا ۱۰۶ ہوا کرتی ہے۔کیونکہ اس وقت وہاں سے دست آتے رہتے ہیں۔(۷)۔پانی کے بہت مقدار میں خارج ہونے کی وجہ سے (الف) جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔(ب)۔پیشاب مقدار میں کم ہو جاتا ہے۔اور سیاہ رنگ کا ہو جاتا ہے۔یا بالکل بند ہی ہو جاتا ہے۔(ج)۔عضلات میں سخت درد ہوتا ہے۔خاصکر ٹانگوں کی پنڈلیوں میں پیٹ پر اور پیٹھ پر اور عضلات کے سکڑنے سے ان میں گانٹھیں پڑی ہوئی نظر آتی ہیں۔(د)۔نبض کمزور اور بے معلوم ہو جاتی ہے۔(۸)۔سانس کمزور ہو جاتا ہے۔آواز کمزور اور بیٹھی ہوئی۔جلد نیلی۔حرارت کم ہو جاتی ہے۔(۹)۔مریض کی شکل ناص ہو جاتی ہے۔چہرہ پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔آنکھیں بیچ میں بیٹھ جاتی ہیں۔گالوں پر گڑھے پڑ جاتے ہیں۔پتلی سکڑی ہوئی۔آنکھ سرخ۔چہرہ لٹھے کے چمڑہ کی طرح سخت اور جھریاں دار معلوم ہوتا ہے۔(۱۰)زبان خشک اور بھوسے رنگ کی ہوتی ہے۔(۱۱)۔بیمار آخرکار بیہوش ہو جاتا ہے اور تھکان سے

(س) ہمیشہ رات کو بیٹھ کر اپنے قول و فعل کی پڑتال کرو۔ اور دل سے پوچھو کہ تو نے آج کس خراب خواہش کو روکا۔ اور شیطانی طبیعت سے جذبہ کو کھینچا *

بڑی عمر کے آدمی اور اُن کا چال چلن

نام	عمر	سنہ وفات	طریق گذران
طامسن پار	۱۵۲	سنہ ۱۶۳۵ء	پرہیزگار مزدور تھا۔
کالبٹر	۱۰۸	سنہ ۱۷۵۴ء	شراب نہیں پیتا تھا۔
میکفرسن (عورت)	۱۱۷	سنہ ۱۷۶۵ء	صرف روٹی و مکھن و ترکاری کھاتی تھی۔
کالفنٹ	۱۵۰	x	غذا معتدل کھاتا اور خوش مزاج رہتا۔
فلپ پوٹز	۱۱۵	x	دن میں دو بار اور زیادہ تر ترکاری کھاتا تھا۔
جوزف الکن	۱۰۳	سنہ ۱۷۸۰ء	زیادہ تر روٹی و دودھ و ترکاری کھاتا تھا۔
اریوسن	۱۱۸	x	آلو و روٹی دلیہ و اکثر اور گوشت کبھی کھاتا تھا۔ چاء و کافی نہیں پی۔
پربٹ	۱۱۹	سنہ ۱۸۰۳ء	گوشت کم و دودھ اکثر کھاتا اور تمام عادات معتدل تھیں۔
ہنری جنکنس	۱۶۹	x	غذا صاف و سادہ کھاتا۔ قبل طلوع آفتاب اُٹھتا۔
جان ویکس	۱۱۴	x	اکثر پکے ہوئے مٹر و روٹی کھاتا۔ اور سخت محنتی تھا۔

کی بات نہیں۔ کیونکہ محنت دولت کی ماں ہے۔ اور خدا محنت پر برکتیں نازل کرتا ہے +

(۲)۔ لیبرڈیر صاحب کا قول۔ جس شخص میں بولنے کا سلیقہ اور خاموش رہنے کی عادت نہیں ہے۔ وہ بڑا بیہودہ اور بدبخت ہے +

(۳)۔ کابیٹ کی نصیحت (اوّل) لباس صاف ستھرا رکھو۔ لیکن جہانتک ہو سکے کم قیمت کا ہو۔ (دوئم) تم جس کام کو کرو استقلال کے ساتھ کرو۔ ذرا سی مشکل کے پیش آتے ہی اُسے چھوڑ کر بیٹھ جانا بزدلی کی علامت اور ناکامی کا راستہ ہے۔ (سوئم) دولت کی آرزو بُری نہیں۔ لیکن مفلسی میں خوشحال سمجھے جانے کی خواہش مصیبتوں کی جڑ ہے +

(۴)۔ سینیکا کی نصیحت۔ (الف) کسی کام پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین باتوں کا خیال کرلینا ضروری ہے۔ اوّل یہہ کہ مجھہ میں اس کام کرنیکی طاقت ہے یا نہیں۔ دوئم یہہ کہ اس میں کیا کیا دقتیں پیش آئیں گی۔ سوئم یہہ کہ اس کام کے ضمن میں ہم کو کس کس سے پالا پڑے گا۔ اور سب سے ضروری بات یہہ ہے کہ اپنی طاقت کو جانچو +

(ب)۔ دوسروں کی ثروت کو دیکھکر جلنا بڑا عیب ہے۔ اور جو چیزیں ہماری پہنچ سے باہر ہیں اُن کی آرزو عبث ہے +

(ج)۔ آرزو انہی چیزوں کی ٹھیک ہے جن کی تعاقب میں دین و ایمان دیانت و امانت جانے کا خطرہ نہیں ہے +

(د)۔ دوسروں کا نقصان مقصود رکھکے اپنا فائدہ کرنا عاقبت خراب کرتا ہے +

(ڈ)۔ نفس امارہ کی غلامی سے بدتر جہان میں کوئی چیز نہیں ہے۔ اس سے بچنے کے لئے خواہشوں کا کم کرنا مجرب نسخہ ہے +

اُسنکر خوش ہونگے۔ کہ ہر سال مارتنڈ کے تین چار خاص نمبر بھی بڑی آب وتاب سے نکلا کرینگے۔ جن میں کسی ایک مفید عام خاص مضمون مثلاً سداچار۔ تندرستی برہم چریہ۔ پراُپکار۔ وید۔ ویدانت۔ یوگ وغیرہ پر بڑے بڑے یوگیہ ودوانوں کے عالمانہ لیکھ ہونگے۔ جن سے ناظرین کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ

ماہ جولائی کا مارتنڈ "سچے پریم" کے نام سے خاص نمبر ہوگا۔ اور دلچسپ مفید اخلاقی کہانیوں سے مرصّع ہوکر بڑی آب وتاب سے نکلیگا

سب کا سیوک
اڈیٹر مارتنڈ لاہور

آریہ ورت کی گذشتہ وموجودہ حالت

جس آریہ ورت کی پوتر بھومی میں کسی وقت ہَون کی سُگندھی گھر گھر سے نکلکر وایو۔ اَن۔ جل آدی کو شُدھ اور پوتر کرتی تھی۔ وہاں آج اُسکے ستھان میں چرس۔ گانجا اور تمباکو کا بدبودار دُھواں ہر ایک پدارتھ میں دُرگندھی پھیلا رہا ہے۔ جہاں کسی سمے آریہ ورت نِواسی۔ برہمی آدی اُتم اوشدھیوں کے رس کو پان کرتے تھے۔ وہاں آج ہندوستان کے باشندے شراب۔ رم برانڈی بھنگ آدی پیکر بدمست ہو رہے ہیں۔ جہاں بھارت ورش میں اہنسا پرم دھرم مانا جاتا تھا۔ وہاں انیک مُوکھ پکشیوں کا مانس کھانا دھرم اور دیش اُدّ جاتی کے ادھار کا ذریعہ مانا جاتا ہے۔ جہاں پراچین آریوں میں ۴۸ برس تک کے

عمر درازی کے طلبگار رہو۔ ایسے لوگوں کی عادات گرہن (اختیار) کرنے کے لئے اوشیہ ہمت دکھلاؤ۔ ان کی پیروی کرنے سے آپ آنند اور سکھ سے زندگی بسر کروگے۔ اور پیش از وقت موت کا شکار نہیں بنوگے*

بیسواگمن کی بُرائیاں

تن سے کام جائے۔ لوک میں سے نام جائے۔ گانٹھ میں سے دام جائے۔
رُوپ جائے رنگ سے (۱)
دھن جائے دھان جائے۔ دیہہ سے آرام جائے ۔ اور سب کام جائے۔
بھرم جائے تنگ سے (۲)
نیت جائے سیت جائے۔ پت اور پرتیت جائے۔ کل کی سرپت جائے۔
بل جائے انگ سے (۳)
روگی ہوئے بھوگی ہوئے۔ سُکھ سے بیوگی ہوئے۔ دُکھ بھارا بھوگی ہوئے
بیسوا کے سنگ سے (۴)

خوشی کی بات

اڈیٹر مارتنڈ مارتنڈ کا سچا عاشق ہے۔ رات دن اُسکے دماغ میں اپنے معشوق مارتنڈ کی اُنتی کے خیالات چکر لگاتے رہتے ہیں۔ اب آپ یہ خوشخبری

سے ہونے والی راکھ وغیرہ کھیتوں میں پڑتی تھی۔ وہاں آج کھیتوں میں پاخانہ ہی پڑ رہا ہے۔ جہاں پرانے زمانہ میں دیہات بلکہ شہروں میں بھی دودھ مفت ملتا تھا۔ وہاں آج چھاچھ بھی بغیر دام کے مشکل ملتی ہے۔ جہاں رشیوں کے زمانہ میں ایک ایشور سرو شکتیمان۔ سروگیہ۔ سرو آدھار ہی پوجنیہ اور اپاسنیہ مانا جاتا تھا۔ وہاں آج تینتیس کروڑ بلکہ انگنت دیوی دیوتاؤں۔ مڑھیوں۔ سمادھیوں اور قبروں وغیرہ کی پوجا اور پرستش جاری ہے۔ جہاں پتا۔ ماتا۔ آچاریہ اور دیگر بزرگوں کی پوجا کرنا ایک اعلےٰ فرض سمجھا جاتا تھا وہاں جیتے جی تو لوگ ان کو انیک دُکھ اور کلیش دیتے ہیں۔ اور مرنے کے بعد اُن کا شرادھ اور ترپن کرتے ہیں یعنی اُن کو پرسن کرتے ہیں۔ غرضیکہ پراچین سمے اور حال کے زمانہ کی حالت کا مقابلہ کرتے ہوئے ہم آسمان اور زمین کا فرق معلوم کرتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا ہم پہاڑ کی چوٹی سے گر کر زمین پر آپڑے ہیں ۞

ستیہ پرچار ہی سچا آنند ہے

(دھرم دیو اور کرم دیو کی دلچسپ بات چیت)

کرم دیو۔ پیارے دوست دھرم دیو! آپ بڑے گیانی دھیانی ہیں۔ آپ ساکھشات دھرم مورتی ہیں۔ آپ سچ مچ پارس پتھر ہیں۔ آپ کے ست سنگ سے سونا بن جاتا ہے۔ آپ کے ست سنگ سے میرے جیون میں بہت کچھ تبدیلی آگئی ہے۔ اب آپ کوئی ایسا اُتم اُپدیش کیجئے۔ جس سے میرا جیون سپھل ہو میرے تمام دُکھ کشٹ جاویں۔ اور میں آپ کا تاابد احسان نہ بھولوں ۔

برہم چریہ کی ریتی تھی۔ اور سینکڑوں رشی اور منی بال برہمچاری رہتے تھے وہاں آج
گربھ ہونے سے بھی پہلے بہت سے بچوں کی سگائیاں ہو جاتی ہیں۔ جہاں کسی سمے
ایشور کی آشیرواد اور رشیوں۔ منیوں۔ مہاتماؤں۔ سادھوؤں اور دیوتاؤں کی
آشیرواد آریہ ورت نواسیوں کے دکھ کو نوارن کرتی تھی۔ اور اُن کو آنند پہنچاتی تھی
وہاں آج ہزاروں مظلوم بال ودھواؤں کی سرد آہوں اور دلی بددعاؤں کا
دھواں آکاش میں پھیل رہا ہے۔ اور ہزاروں اور لاکھوں آتماؤں کو پیڑت
کر رہا ہے۔ جہاں پراچین سمے میں گن۔ کرم اور سوبھاؤ کے موافق وواہ سنکار
ہونے سے گرہست آشرم سورگ دھام بن رہا تھا وہاں آج کل دھن دولت
اور چھوٹی ذات کی بندگی اور بڑائی کا خیال اور لحاظ کرتے ہوئے پتا ماتا اپنی
سنتان کا وواہ کر کے گرہست آشرم کو نرک آشرم بنا رہے ہیں۔ اور روزمرہ
کے دیواسُر سنگرام کی بنیاد ڈال رہے ہیں۔ جہاں رشیوں کے زمانہ میں وید
آدی ست شاستروں کو پڑھنے اور پڑھانے والے یگیہ کرنے اور کرانے والے
دھارمک مہاتما اور برہم گیانی منشیہ برہمن کہلاتے تھے۔ وہاں آج برتن مانجھنے
والے۔ پانی بھرنے والے۔ میم صاحباؤں کی گاڑیاں کھینچنے والے غرضیکہ اسی
قسم کے اور شودروں کے کرم کرنے والے بھی برہمن کہلاتے ہیں۔ جہاں کسی سمے
میں آریہ لوگ پورن ودوان ہو کر سنسار کے سب بندھنوں کو توڑ کر اور پورن
ویراگی ہو کر سنیاس آشرم میں داخل ہوتے تھے۔ وہاں آج کمائی کر کے
روٹی نہ کما سکنے والے۔ کالا اکشر بھینس برابر سمجھنے والے مہا مورکھ۔ لوبھی۔
کامی اور کرودھی بھگوے کپڑے دھارن کر کے سنیاسی کہلاتے ہوئے جگت
کو ٹھگ رہے ہیں۔ اور ہزاروں گرہستیوں کی عزتوں کو مٹی میں ملا رہے ہیں
جہاں پراچین سمے میں ہون کی خوشبودار راکھ اور مرت شریروں کے جلانے

موکھش کا پرچار کرتا ہے۔ سنسار بھر میں کسی سے دویش بھاو نہیں رکھتا۔ پرانی ماتر سے پریم کرنا سکھلاتا ہے۔ نیائے اور دیا دھرم کا سچا حامی ہے۔ چہارم۔ باوجود اتنی خوبیوں کے بہت ستا رسالہ ہے۔ صرف عہ معہ محصولڈاک اس کی سالانہ قیمت ہے۔ پنجم۔ بچے بوڑھے۔ غریب امیر۔ عورت مرد سب کے پڑھنے کے یوگیہ ہے۔ سب کے اخلاق کو درست کرنے والا آسان رسالہ ہے۔ ششم ہر سال کوئی نہ کوئی مفید کتاب مثلاً کلام مہر۔ امرت جیون۔ آنند جیون وغیرہ مفت دیتا ہے۔ ہفتم معمہ حل کرنے والے اصحاب کو بھی کوئی نہ کوئی کتاب انعام میں ملتی ہے۔ ایسا ستا۔ اچھا۔ مفید عام اور باقاعدہ رسالہ کہیں نہیں دیکھا۔ لیکن افسوس کہ ایسے سچے رسالوں کی بہت کم لوگ قدر جانتے ہیں۔ ستیہ کے قدرشناس جواہرات کی شناخت کرنے والے جوہری معدوم ہوتے جاتے ہیں۔ اور سچے لعلوں کی کیچڑ میں بے قدری ہو رہی ہے۔ میرے جیون کو رسالہ مارتنڈ نے بنایا ہے۔ میرے اندر دھرم کی سپرٹ پھونکی ہے۔ مجھے اس سے سچا دلی پریم ہے۔ میں جب تک جیوں گا۔ اس کی تہ دل سے سیوا کرونگا۔ اس کا جگہ بہ جگہ پرچار کرونگا۔ آپ بھی اس کے خریدار بن جائیے۔ کم عقل۔ نادان لوگ یونہی بھنگ چرس۔ شراب۔ حقہ نوشی وغیرہ میں اپنا دھن۔ دھرم اور عقل برباد کرتے ہیں۔ لیکن آپ صرف عہ سالانہ خرچ کرنے میں نفع میں رہیں گے کیونکہ آپ کا اس سے اخلاق سدھرے گا۔ آپ سچائی کی قدر جانیں گے۔ ستیہ کا پرچار کرینگے۔ اور پورن آنند بھوگیں گے +

کرم دیو۔ معزز دوست! میں آپکے اس منوہر اپدیش کا بہت مشکور و ممنون ہوں۔ میں آج ہی خریداری کیواسطے خط لکھ دیتا ہوں۔ اس ستیہ پرچار میں میں خود حصہ لونگا۔ اور ساتھ ہی دوسروں کو بھی اس سچائی کی طرف دھیان دلاؤں گا +

دھرم دیو۔ سچ برابر تپ نہیں۔ جھوٹ برابر پاپ
جا کے ہردے سانچ ہے تا کے ہردے آپ

راستی موجب رضائے خدا ست
کس ندیدم کہ گم شد از راہِ راست

سچائی کو رکھو ہمیشہ عزیز کہ سچ کے برابر نہیں کوئی چیز

اے میرے پیارے کرم دیو! اس دنیا میں سچائی سے جے ہوتی ہے۔ سچائی میں ہی آنند ہے۔ میں ہمیشہ سچ کی قدر اور سچ کا پرچار کرتا ہوں۔ اسی واسطے میں ہمیشہ خوش رہتا ہوں۔ آپ بھی میری طرح بن جاویں۔ میری طرح سچائی کی قدر اور پرچار کریں۔ تو پھر آپ بھی جیون مکت ہو جاوینگے +

کرم دیو۔ پوجنیہ بھرآتا جی! آپ کرپا کر کے مجھے کوئی ایسی ترکیب بتاویں جس سے میں ستیہ کی قدر اور ستیہ کا پرچار کرنا سیکھوں +

دھرم دیو۔ عزیز من! اگر واقعی آپ کے اندر سچائی کا پیار ہے۔ تو میں آپ کو ایک ایسی ترکیب بتاتا ہوں جس سے آپ کی دلی مراد بر آئے گی۔ آپ کی منوکامنا پوری ہوگی۔ سب دانوں سے برہم دان سریشٹ ہے۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ میں سچائی کا بے دریغ پرچار کرتا ہوں۔ اور اب بھی بیدریغ کہتا ہوں۔ کہ رسالہ مارتنڈ جو ہر ماہ کی ۸ تاریخ کو لاہور شہر سے زیر اڈیٹری دھرم جگیا سو نکلتا ہے۔ وہ دھرم مجسم ہے۔ تمام سچائیاں اس کے اندر موجود ہیں۔ اول ہر مہینے باقاعدہ نکلتا ہے۔ جنم دن سے لگاتار مستقل مزاجی سے اپنا کام کر رہا ہے۔ دوم لکھائی چھپائی اور کاغذ کے لحاظ سے اس کا بیرونی رنگ روپ دلکش ہے۔ سوم۔ جیسا اس کا بیرونی روپ سندر اور دلکش ہے۔ اسی پرکار اس کی اندرونی خوبصورتی بھی من موہنی ہے۔ ہمیشہ دھرم ادھ کا کام

قیمت صرف دو پیسہ ہے۔ پنڈت وزیر چند شرما ویدک پستکالیہ لاہور سے مل سکتی ہے +

(۴)۔ شدھ بال منوسمرتی ناگری مصنفہ پنڈت شوشرما جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی۔ یہ پستک سرل ہندی بھاشا میں خاصکر چھوٹے بچوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ بھی عمدہ ہے۔ قیمت ۴؍ رہے +

ستیاپتی پتنی پریم ناگری۔ مصنفہ پنڈت نیلے دت شرما۔ اس پستک میں چند پتی برتا استریوں کے جیون چرتر دیکر ستیاپتی پتنی پریم دکھایا گیا ہے۔ خاصکر عورتوں کے پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت فی پستک ۵۔ رہے +

رسالہ بوٹی پٹھکنڈہ یعنی چرچٹہ۔ اس میں پٹھکنڈہ کے عجیب و غریب فوائد دکھلائے گئے ہیں۔ قیمت ا؍ ہے۔ مذکورہ بالا ہر سہ پستک ملنشی کلیان دت ویدیک سیلر ڈسٹرکٹ بورڈ دھام پور ضلع بجنور سے مل سکتی ہیں +

(۵) رسالہ غالب کنجاہ۔ یہ ماہواری رسالہ ماہ اپریل سے زیر اڈیٹری لالہ رام ناتھ صاحب خوشدل جاری ہوا ہے۔ ایک سے ایک نمبر بڑھکر ہے۔ مضامین اخلاقی و تمدنی قابل دید ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ بھی عمدہ ہے۔ سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے۔ منیجر صاحب رسالہ غالب کنجاہ سے درخواست کریں +

(۶) رسالہ ملاپ لاہور۔ یہ ماہواری رسالہ زیر اڈیٹری مہاشے رام لال جی سبھاسد آریہ سماج لاہور اس ماہ سے نکلنے لگا ہے۔ جس پوتر اودیش کو مد نظر رکھکر یہ رسالہ جاری ہوا ہے پرماتما کرے کہ وہ پورا ہو۔ مضامین اخلاقی۔ دلچسپ اور قابل دید ہیں۔ قیمت سالانہ عہ ہے۔ منیجر ملاپ لاہور روڈ لاہور سے درخواست کریں +

(۷)۔ راجپوت میگزین۔ یہ ماہواری رسالہ زیر اڈیٹری ٹھاکر گنیش رام پرمار ذیڈیہ ماہ اپریل سے جاری ہوا ہے۔ یہ دھرم۔ اخلاق۔ علم تواریخ۔ فلسفہ۔ صنعت و حرفت کا مفید عام رسالہ ہے قیمت سالانہ عہ ہے جو کسی قدر زیادہ معلوم ہوتی ہے منیجر صاحب راجپوت میگزین نزد آشرم دھرم شالہ پانشٹھہ ریاست کپورتھلہ (پنجاب) سے درخواست کریں +

رسید و ریویو

(۱) پرہلاد - یہ ہفتہ وار اخبار زیر اڈیٹری مہاشے گوبردھن بی-اے جو پہلے گورُوکل کانگڑی میں بہت عرصہ تک پروفیسر رہ چکے ہیں - آریہ بھاشا میں دہلی سے نکلنے لگا ہے اسکے دو نمبر ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں - مضامین دلچسپ دھارمک اور مفید عام ہیں - علاوہ چیدہ چیدہ تازہ خبروں کے انسان کی سوئی ہوئی رُوح کو جگانے والے اچھے اچھے لیکھ ہوتے ہیں خاصکر آریہ جاتی و ویدک دھرم کا سچا پرچارک ہے یہ لمبے چوڑے آٹھ صفوں کا پرچہ ہے چھپائی اور کاغذ بھی عمدہ ہے ہم اپنے نئے ہمعصر کا بڑی خوشی اور پریم سے سواگت کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ گھر گھر میں آریہ بھاشا کا پرچار ہو - اور پبلک ایسے دھرم ہتیشی اخباروں کی قدر کرے قیمت سالانہ تین روپے ہے - منیجر اخبار پرہلاد دہلی سے درخواست کریں ✣

(۲) - نوجیون یہ آریہ بھاشا کا باتصویر ماہواری رسالہ ہے - پہلے یہ زیر اڈیٹری پنڈت کیشو دیوجی شاستری بنارس سے نکلتا تھا - اور اُنکے امریکہ تشریف لیجانے کے کچھ عرصہ بعد بند ہوگیا تھا - لیکن اب ہم اسکے نئے رنگ نئے ڈھنگ اور نئے لباس کو دیکھکر بہت خوش ہوئے ہیں شری یت مہاشے دوارکا پرشاد جی سیوک نے اسکے دوبارہ نکالنے میں بڑا پریشرم کیا ہے لکھائی چھپائی کاغذ اور اعلےٰ مضامین کے لحاظ سے بہت اچھا قابل دید رسالہ ہے خاصکر آریہ دھرم کا سچا پرچارک ہے - ہر آریہ سجن کو ضرور اسکا خریدار بنکر اپنے پیارے ویدک دھرم کی سہائتا کرنی چاہیئے - اسکے بغور مطالعہ سے ضرور نوجیون پراپت ہوگا - سالانہ چندہ مبلغ تین روپے ہے مہاشے دوارکا پرشاد سیوک اڈیٹر نوجیون سرسوتی سدن کیمپ اندور سے درخواست کریں ✣

(۳) - ویدک پرارتھنا پنچ وِنشتی - مصنفہ سوامی اچیتانند جی سرسوتی اس میں ایشور پرارتھنا کے متعلق پچیس وید منتر معہ ارتھ کے دیئے ہوئے ہیں - روزانہ پاٹھ کرنیکے یوگیہ ہے

توگولیاں جنگلی بیر کے برابر خشک کریں - جب بالکل خشک ہوجاویں ایک بڑی آتشی شیشی میں ڈالکر منہ پر تاروں کا گچھا دیکر ۵ سیر بختہ میگنی کی آگ دیکر روغن کشید کریں اور اس روغن کو گندھک آملہ سار عمدہ قسم ایک چھٹانک پسی ہوئی کیساتھ ملاکر کھرل کریں - یعنی روغن نوشادر میں گندھک کو کھرل کریں اور جذب ہونے پر گولیاں بدستور اول بناکر پتال جنتر سے ۵ سیر میگنی کی آگ دیکر روغن کشید کریں اور نگاہ رکھیں اس کی خوراک نصف بوند ہے - مکھن یا بالائی کے ساتھ ان ہر دو ادویہ کے صبح و شام کے استعمال سے رنگت سرخ ہوجاتی ہے - بھوک غضب کی پیدا ہوتی ہے + (انتخاب لاجواب)

کیسری کیاری

(۱) - ایک بادشاہ نے منادی کی کہ میں سوال کرتا ہوں - جو شخص جواب دیگا اس کو امیر کردوں گا اور جو جواب دینے آئے گا - اور جواب نہ دیگا - اس کو قتل کر ڈالوں گا - بادشاہ کا سوال تھا "ہاتھ پر بال کیوں نہیں" - ایک شخص گیا - اور کہا سوال کیجئے - بادشاہ نے فرمایا - میرے ہاتھ پر بال کیوں نہیں ؟ اس شخص نے جواب دیا بخشش کرتے کرتے بال گھس گئے - بادشاہ نے کہا تیرے ہاتھ پر کیوں نہیں ؟ جواب دیا کہ میرے ہاتھ لیتے لیتے گھس گئے - بادشاہ نے کہا کہ ان کے ہاتھ پر کیوں نہیں ؟ مخاطب نے جواب دیا کہ آپ دیتے تھے اور میں لیتا تھا - اور سب دست افسوس ملتے تھے - اس واسطے ان کے ہاتھ پر بال نہیں - بادشاہ نے جواب پسند کیا - اور انعام دیا +

(۲) - ایک پہریدار نے دوسرے پہریدار سے جو نیا ہی ملازم ہوا تھا پہرا بدلتے وقت کہا کہ میں نے سات بجادیئے ہیں - اور اب تمہارا پہرہ ہے - ایک گھنٹہ کے بعد آٹھ بجادینا - پہریدار نے کہا بہت اچھا - چنانچہ ایک گھنٹہ گذرنے پر نئے پہریدار نے بجائے آٹھ کے ایک بجادیا - سردار صاحب نے جنکی کوٹھی پر اس کا پہرہ تھا - اسکو طلب کیا - اور پوچھا - کہ ایک کیوں بجایا ہے ؟ اس نے جواب دیا کہ جانے والے پہریدار نے سات بجائے تھے - اور مجھ کو آٹھ بجانے کے واسطے کہا تھا - میں نے ایک بجا دیا - سات اور ایک آٹھ ہوگئے +

دلچسپ مفید معلومات

(۱) حیوانات کا عجیب و غریب طریقہ علاج

ابابیل کو جب اندھاپے کا عارضہ لاحق ہوتا ہے تو دوسرا ابابیل اسکو پانی کے قریب لیجاکر چونچ سے پانی اسکی مقعد میں ڈال ڈال کر حقنہ (دستی کرم) کرتا ہے +

نیولے کو جب سانپ ڈس لیتا ہے۔ تو وہ اسی وقت سُداب کے پتے کھا کر آن واحد میں زہر کے اثر سے محفوظ ہو جاتا ہے +

سانپ تمام جاڑے کے دن جب زمین کے اندر بند رہتا ہے تو اسکی آنکھوں میں بینائی بالکل کم ہوجاتی ہے۔ پس باہر نکلتے ہی اپنی آنکھیں سبز بادیاں (سونف) پر رکھتا ہے۔ اور ان کی ضیا ر نو بنو ہو جاتی ہے +

بلی کے پیٹ میں درد ہوتا ہے تو وہ آپ کے دیسی تیل کے چراغ سے قدرے تیل چاٹ کر فوراً تندرست ہوجاتی ہے +

شیر کو جذام کا عارضہ لاحق ہو تو وہ دُور دُور تک تلاش کرکے بندر کو کھاتا ہے۔ اور اس ہلاک مرض سے نجات پاتا ہے +

بگلا جب بکثرت مچھلیاں کھا کر قبض سے لاچار ہوجائے تو پانی پر سے سبز کائی کھاتا ہے۔ اور دو پہر کے اندر کامل شفایاب ہوجاتا ہے +

باز کو خارش کا مرض پیدا ہو۔ تو وہ ۳۔۴ دن تک گوشت نہیں کھاتا۔ اور کبوتر کی پنجال (بیٹ) کھا کر شرطیہ صحت پاتا ہے +

(۲) کیمیائے جسم۔ درخت کیکر کی چھال ۳ سیر پختہ لیکر کوٹ کر دس سیر پختہ پانی میں جوش دیں یہاں تک کہ ایک سیر رہ جاوے۔ پھر چھان کر کھرل میں نوشادر دیسی آدھ پاؤ پیسکر یہ ایک سیر پانی ڈالکر دو کو کھرل کرنا شروع کریں جبکہ جذب ہوکر گولی بندھنے کے لائق ہو

شکریہ

ہم مفصلہ ذیل اصحاب کے جو خریداری مارتنڈ کے بڑھانے میں دل و جان سے کوشش فرما رہے ہیں۔ تہ دل سے ممنون و مشکور ہیں +

(۱)۔ بابو رام لال صاحب چوپڑہ سب پوسٹماسٹر شہداد پور ایک خریدار (۲)۔ لالہ دینا ناتھ صاحب پادھا سپیڈ ٹنگ اینڈ کو کرناہ ریاست کشمیر ایک خریدار (۳) لالہ درگا داس صاحب پٹواری حلقہ گنگ ایک خریدار (۴) لالہ چونتھ رام صاحب وثیقہ نویس دو خریدار۔ (۵)۔ لالہ مجو رام صاحب تحصیلدار سبی بلوچستان دو خریدار۔ (۶)۔ لالہ دسوندھی رام صاحب سیکنڈ ماسٹر ڈی لے وی سکول مکتسر ضلع فیروزپور ایک خریدار +

ضروری اطلاع

مارتنڈ فائل سنہ ۱۹۱۴ء مکمل مجلد۔ قیمت معہ محصولڈاک عہ ہے جس کو ضرورت ہو جلد منگا لے۔ پھر بمشکل ملیگا +

اشتہار دینے والوں کیواسطے نا دریوقعہ

میعاد	پورا صفحہ	نصف صفحہ
ایک سال	۲۱ لعہ	۱۲ عہ
ششماہی	۱۲ عہ	۷ مہ
سہ ماہی	۷ مہ	۴ للہ
ایک دفعہ	۶ ہمر	۳ عہ

مینیجر مارتنڈ لاہور

خریداران مارتنڈ ضرور دھیان دیں

جن اصحاب کا چندہ جون میں ختم ہوتا ہے اُن کے نام جولائی پرچہ معہ آننذ جیون اور تحفات شیونکلپ سن اُپنشد عہ کا وی پی کرکے بھیجا جاویگا۔ جن اصحاب کو کسی سبب سے خریداری سے انکار ہو وہ چٹ نمبر کا حوالہ دیکر مطلع کریں تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جاوے +

نئے خریداروں کیواسطے خاص رعایت اور حل طلب معمہ

جو اصحاب مارتنڈ کی خریداری منظور فرمادینگے اُن کو ۲۱۲ صفحہ کی ایک نہایت ہی مفید اخلاقی اور دلچسپ کتاب امرت جیون مفت دیجاویگی اور جو صاحب خریداری منظور کرنیکے ساتھ ہی معمہ بھی حل کرینگے ان کو علاوہ امرت جیون کے ایک مفید کتاب ہمیشہ کا نفع انعام دیجاویگی۔ نئے خریداران کے نام عہ کا اور معمہ حل کرنے والے خریداروں کے نام عہ کا وی پی ہوگا۔ مگر یاد رہے کہ وی پی وصول کرنیکے بعد حل کرنیوالوں کو انعام نہیں دیا جاویگا۔ صرف نئے خریدار کوشش کریں +

حل طلب معمہ

مَیں دیکھا اک اچرج سُوامی + گھٹ گھٹ کا انتریامی + دین بندھو سرو آدھارا
جگت بندھن سے رہے نیارا + ایسے سوامی کا جو نام بتاوے + اسی مہینے انعام پاوے
سئی کے معمہ کا حل برہمن ہے +

مفصلہ ذیل اصحاب نے معمہ حل کیا۔ (۱) چودھری پیر بخش صاحب پٹواری ڈاکخانہ بیلووال تحصیل و ضلع ہوشیارپور (۲)۔ ملک گنگا رام دت صاحب گوڈس کلرک کوہاٹ ریلوے اسٹیشن۔ (۳)۔ لالہ دیوان چند صاحب بزاز صراف حافظ ضلع سیالکوٹ (۴)۔ لالہ جمنا داس صاحب اگروال کھیرو ڈاکخانہ دھودری ریاست پٹیالہ۔ (۵)۔ لالہ رشی رام صاحب ودیارتھی فورتھ ہائی کلاس جگادھری ضلع انبالہ (۶) بابو رام رکھا مل صاحب ٹھیکیدار ڈیرہ غازیخاں۔ (۷)۔ بھگت دیوکی نندن صاحب راج اندر صاحب بزازان سرگودھا وغیرہ وغیرہ +

کر اطریفل زمانی سے ہی یہ سن سن بھی جاتی رہے۔ ایک ہفتہ درمیان میں چھوڑ کر دوبارہ ایک ہفتہ استعمال کریں۔ (د)۔ پہلے ایک بیماری سے خلاصی پا لیجئے۔ پھر ایسا نسخہ بھی بتا دیا جاوے گا ملپی۔ ڈی۔ گل۔ نرائن گڑھ) +

سوالات عام

(خریداران مارتنڈ ضرور دھیان دیں۔ سوال و جواب کا سلسلہ خریداران مارتنڈ کی بہتری کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اور یہ باہمی محبت سے جاری رہ سکیگا۔ جوابات جلدی ارسال فرماویں۔ ایڈیٹر) +

(۱۴)۔ بنگال میں ایک قسم کی ایسی مچھلی دریافت ہوئی ہے۔ کہ وہ مثل موم بتی کے رات کو جلائی جاتی ہے۔ اور اس کا عوض اچھی طرح سے انجام دیتی ہے آپ براہ عنایت اس کا پتہ جہاں سے کہ وہ بکفایت دستیاب ہو سکتی ہو تحریر فرما دیجئے گا اور یہ بھی تحریر کر دیجئے گا۔ کہ موم بتیاں کہاں سے بکفایت مل سکتی ہیں۔ (لالہ شیام لال پنسارجی سوہن بند ایل) +

(۱۵)۔ (الف)۔ دماغ کی کمزوری کا کوئی ایسا مجرب نسخہ تحریر فرمایا جاوے جو کہ گرمیوں میں استعمال کیا جا سکے۔ اور اپنا فوراً اثر دکھلاوے۔ (ب) گھی گرمی اور سردی کے کن کن مہینوں میں کتنے سے بڑھکر استعمال کرنا چاہئے۔ نیز ایسا طریقہ تحریر کیا جاوے جس سے دماغ کی طاقت بڑھتی جاوے۔ گویا گھی کس طرح کھانا چاہئے۔ (سردار لال سنگھ ناروی نائب مدرس ورنیکلر) +

(۱۶)۔ ایک عورت عمر ۱۸ سالہ جس کو حیض بڑی درد سے آتا ہے اور کم و بیش عرصہ میں آتا ہے یعنی وقت مقررہ پر نہیں آتا۔ بعد حیض بند ہونے کے ایک قسم کی رطوبت سفید جاری رہتی ہے۔ اگر اسکا کوئی مہاشے شرطیہ علاج کر سکتا ہو یا کوئی نسخہ شرطیہ آزمودہ بتلا سکتا ہو تو جواب سے سرفراز فرماویں یا مارتنڈ میں شایع کر دیں۔ مشکور ہونگا۔ (لالہ دھنی رام بیوپاری چوپ بابت سنگت)

جوابات عام

(۹) - مہاتما دتاتریے نے جو چوبیس گورو کئے ہیں - وہ حسب ذیل ہیں - پرتھوی - وایو - آکاش - جل - اگنی - چندرما - سورج - کبوتر - اجگر - سمندر - پتنگا - بھونرا - ہاتھی - شہد - ہرن - مچھلی - گنکا - چیل - بالک - کماری - اشوکار - سرپ - مکڑی - بھرنگی - (ب) اپنی سنتان سے زیادہ محبت کا ہونا قدرتی خاصہ ہے +

(۱۰) - کوئی منش مہاں پرش نہیں بن سکتا - جب تک وہ ست سنگی نہ ہو - جب تک اس کے اندر برہم چریہ - برہم ودیا - اور برہم دان کی اعلےٰ صفات نہ ہوں - شری کرشن جی مہاراج نے کبھی ان اعلےٰ صفات کے کارن اوچیہ پدوی پائی ہے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں - کہ ان صفات کی موجودگی کے بغیر کرشن جی نے اوچیہ پدوی پائی ہے - وہ غلطی پر ہیں +

(۱۱) - دہلی سے ہمدرد و کرزن گزٹ - آگرہ سے مسافر اور کلکتہ سے الہلال وغیرہ کئی اخبار نکلتے ہیں - (پی - ڈی - گل مصنف کتب نراین گڑھ) +

(۱۲) - (الف) - ایک ہفتہ تک کم از کم ۲ تولہ اطریفل زمانی شیر گاؤ یا دودھ کے ساتھ سوتے وقت استعمال کرا کریں - پھر سرمہ ذیل کام میں لاویں - سنگ کا پیج کی چوڑی - کباب چینی - دانہ الائچی - زعفران - رتن جوت - ریشہ ہلدی - داڑھی چھیل ہر ایک ۳ ماشہ - حرمل - افیون ہر ایک ½۱ ماشہ تین ہفتہ تک سبز سونف کے پانی میں حل کر کے سرمہ بنا دیں - یا ہم سے سرمہ عجیب بقیمت ۲ تولہ مل سکتا ہے لیکن چونکہ آپ غریب ہیں - کسی قدر سرمہ لطیفہ بیرنگ بھی منگوا سکتے ہیں - مگر بہتر ہو - کہ خود مذکورہ نسخہ بنا لو - (ب) یہہ دوا بنی بنائی نہیں مل سکتی (ج) ممکن ہے

کارخانہ آنند بھنڈار لاہور کے چند مفید تحفے

آشچریہ دانت منجن

دانت ہی انسان کے اخلاق و تندرستی کی نشانی ہیں۔ جسکے دانت میلے کچیلے۔ زرد پیلے کیڑا لگے کھوکھلے بن گئے ہیں اسکی زندگی بیزہ بن جاتی ہے۔ کیونکہ نہ تو وہ اپنے کھانے کو اچھی طرح چبا کر ہضم کرسکتا ہے۔ اور نہ طاقتور بن سکتا ہے۔ کمزور۔ بدصورت دانت بڑھاپے کی علامت ہیں۔ ہمارے آشچریہ دانت منجن سے دانت صاف چمکیلے - مضبوط ہوتے ہیں۔ خون جانا۔ دانتوں کا ہلنا۔ کیڑا لگنا وغیرہ تمام شکایات رفع ہوتی ہیں۔ اس کی سچائی کی نسبت ہمارے پاس کئی معتبر شہادتیں آچکی ہیں مشتے نمونہ از خروارے ایک یہ ہے:۔

تازہ سرٹیفکیٹ مسٹر بالا پرشاد اگروال صاحب۔ سرکار عالی یاقوت پورہ حیدرآباد دکن جناب من براہ کرم تین درجن آشچریہ دانت منجن کی ڈبیہ بذریعہ وی پی پارسل بہت جلد پتہ بالا پر بھیج دیجئے۔ اس میں مطلق کوئی شبہ نہیں۔ کہ آپکا ایجاد کردہ سنون بہت مفید ہے اور مسلسل استعمال سے دانتوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ لیکن اس منجن کو لگانیکے بعد ہرگز دوسرے منجن سے تسکین نہیں ہوتی۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا منہ دھویا ہی نہیں۔ بہرحال میرے بیشتر احباب و اعزا اسکے مداح ہیں۔

قیمت فی ڈبیہ ۶ آنہ علاوہ محصولڈاک

بال اڑانے کا پوڈر

یہ بینظیر پوڈر ہے۔ اسکے ذریعہ سے چند منٹوں میں بال صفا ہو جاتے ہیں قیمت فی پیکٹ ۶ آنہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ۔ منیجر آنند بھنڈار لاہور

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
ویدک دھرم اور سائنس	۸ر	قدرتی علاج	۱۰ر	کلید صحت	۳ر
متفرق		ہیمرہٹ	۳ر	زندہ کرامات	۸ر
مرہٹوں کا عروج	۱۲ر	گلدستہ مضامین	۴ر	سچا آریہ	۳ر
ہندو قوم مر رہی ہے	۲ر	مہاتما [illegible] کا جیون چرتر	۴ر	رتن بے بہا	۳ر
بچوں کی تربیت	۵ر	مہرشی دیبیندر ناتھ ٹھاکر کا جیون چرتر	۴ر	راجپوت جیون سندھیا	۷ر
آرین عظمت	۱۲ر	گلدستہ اخلاق	۳ر	آریہ گائن جلد دوم	۸ر
جیون چرتر سوامی [illegible]	۴ر	ایشور کا ملاپ	۴ر	پرتھی راج راسہ	[illegible]
سیتا بن باس با تصویر اردو	۵ر	کامل سنیاسی یا اسرار سینہ	۱۲ر	بھگوت گیتا منظوم	۴ر
جیون چرتر پنڈت گرودت	۱۲ر	خزانہ حکمت یا آئینہ روزگار	۴ر	بھگوت گیتا اردو مع مہاتم و تصویر	۴ر
عورت کی زندگی	۴ر	بیورک کی سیڑھی	۳ر	پنچ گرنتھی اردو	۴ر
مہابھارت شریف	[illegible]	آریہ جیون	۴ر	گیان پرکاش	۸ر
نو کمار شکشا	۶ر	مکتی کا سیدھا گیان اردو	۴ر	جیون چرتر [illegible]	۶ر
پراچین آرین تہذیب	۵ر	〃 〃 ہندی	۶ر	سوامی ویویکانند	۸ر
نل دمینتی	۶ر	یوگی	۴ر	دنیا کے نو مہاپرش	۵ر
جیون شکشا	۲ر	بھوجن ودھی اردو	۳ر	ہندو عظمت کا آخری نشان	۳ر
خونی بلا	۶ر	اپدیش منجری	۷ر	رامائن سار	۳ر
محافظ مستورات	۵ر	[illegible]	۴ر	روحانی عروج	۸ر
ہم کس طرح اپنا جسم خوبصورت بنا سکتے ہیں	۸ر	ادم پرکاش	۴ر	منو سمرتی اردو	۸ر
امرت جیون	۸ر	نرجیون ودیا ہندی	[illegible]	[illegible] اردو	[illegible]
آنند جیون	۴ر	لڑکا یا لڑکی	۴ر	[illegible]	۱۰ر

ملنے کا پتہ — امرت جیون پستکالیہ لاہور

چندر پربھا

ہر ایک شخص خوبصورتی کو چاہتا ہے۔ خاص کر جلال و جمال والا خوبصورت چہرہ
ہی اقبال و تندرستی کی نشانی ہے۔ بدصورت چہرہ سے نحوست ٹپکتی ہے۔ اگر آپ کو
خوبصورت تندرست و بارعب بننے کی سچی خواہش ہے تو ہماری چندر پربھا کا استعمال
کیجئے اس کے باقاعدہ حسب ہدایات استعمال کرنے سے چہرہ کے بدنما داغ۔ دھبے۔
چھائیاں۔ جھائیں وغیرہ تمام بدصورتی کے نشان دور ہو کر چہرہ کا رنگ و روغن نکھر
آتا ہے رخسارے گلاب کے پھول کی طرح ملائم و لال بن جاتے ہیں۔ اور چہرہ چاند کا ٹکڑا
نظر آتا ہے خاصکر عورتوں کیلئے یہ نعمت بے بہا ہے۔ اس کی خوبیوں کی نسبت ہمارے
پاس کئی تعریفی خطوط آچکے ہیں۔ مثلاً ایک تازہ سرٹیفکیٹ یہ ہے۔ شریمان جگت لال
گپتا فورتھ ماسٹر مڈل سکول مقام رچھپور تحصیل ہانسی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی چندر پربھا
کی ڈبی چار عدد پہنچی جس کی ہم نے اور ہمارے چند دوستوں نے آزمائش کی تو بہت
مفید ثابت پایا۔ اور چہرہ چند ہی روز میں بارونق اور خوبصورت نکل آیا۔ اور تمام
پھنسیاں و جھائیں وغیرہ جاتے رہے۔ جو تعریف کہ اس کی آپ نے اشتہار میں کی اُس سے دو
چند وصف اُسکے اندر موجود ہیں۔ آپ دیگر اشتہار بازوں کی طرح سے جھوٹ بولکر لوٹنا
نہیں چاہتے بلکہ اپنی سچائی کا پردہ کھولکر عام پبلک کو دکھاتے ہیں۔ میں اپنے دوستوں
سے پرزور سفارش کرتا ہوں۔ کہ جس قدر بھی چندر پربھا کی تعریف کی جائے تھوڑی ہی
ہے۔ زیادہ تعریف فضول آپ کر آزمائش کرنے سے پتہ لگ جاویگا۔ قیمت فی ڈبیہ
چار ماشہ کی ڈبی ۱۲ علاوہ محصولڈاک ۵

المشتہر منیجر آنند بھنڈار لاہور

جون ۱۹۱۵ء
۶۲
بغیر کسی الوپان اور بلا پرہیز کی ایک ذائقہ مند اور خوشبودار دوا
سدھا سندھ
جو کہ ۱۴ سال سے مجرب اور سرکار سے رجسٹری شدہ ہے۔ اس ایک ہی دوا
سے کف۔ کھانسی۔ دست سردی کی کھانسی۔ کالی کھانسی۔ ہیضہ۔ درد قولنج۔
شول۔ سنگرہنی۔ آنوں۔ لہو کے دست۔ جی متلانا۔ ہاتھ پیروں کا درد۔ گٹھیا
کا درد۔ غش آنا۔ سردی کا بخار۔ بالکوں کے ہرے پیلے دست۔ دودھ پھینکنا۔
ان سب بیماریوں کی میٹھی اور ذائقہ دار دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸؍ آٹھ آنہ۔
ڈاک خرچ ایک سے چھ شیشی ۳؍ ۱۲؍ لینے سے ایجنٹوں میں نام لکھا جاتا ہے
جتنی تعریف اس دوا کی اخباروں نے کی ہے ہندوستانی کسی دوا کی نہیں
ہوئی۔ پورا حال جاننے کے واسطے بڑی فہرست منگا کر دیکھو۔ دوافروشوں
کو نمونہ مفت
داد کی دوا
یہ ایک سفوف ہے جس کو پانی میں ملا کر لگانے سے بغیر کسی طرح کی جلن
اور تکلیف کے داد دو تین دن میں جڑ سے آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی
۴؍ ۱۲ لینے سے
منگانے کا پتہ
مینیجر سکھ سنچارک کمپنی متھرا

نیا خون پیدا کرنے اور زندگی حاصل کرنیکا اوتم ذریعہ بزرگوں کے جیون کا مطالعہ ہے

کوئی ہندو گھر ان متبرک کتب سے خالی نہ رہے

اگر آپ کو اپنے بزرگوں کی اعلیٰ عظمت و شان و شوکت پرانے بہادروں کی بہادری کے کارنامے اور پراچین رشی منیوں کے گن کرم سوبھاؤ غرضیکہ پرانے مہاتماؤں کے مہتو سمجھنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے اور آنند بھوگنے کا شوق ہے اور پرانے بزرگوں کی بڑی بڑی دلیریوں اور بہادریوں کو سن کر خود دلیر اور شیر مرد بنا اور ان کی اوتم سنتان کہلانا چاہتے ہو۔ تو مفصلہ ذیل کتب کو ضرور ملاحظہ فرمائیے انکے مطالعہ سے آپ کے اندرون بدن نیا خون پیدا ہوگا اور زندہ دلی حاصل ہوگی ؀

ستیارتھ پرکاش ~~~ اتہاس مجلد دو جلدوں میں ۲۰۶۸ صفحوں پر قیمت .. ۶ سے ر

مہابھارت اردو مکمل ۱۸۳۶ صفحوں پر قیمت ... ... ۶ سے ر

راماین بالمیکی اردو مکمل ۱۰۳۴ ؍؍ ؍؍ ... ... عـہ

ان ہر سہ کتب کے یکجا خرید کرنے والوں کو عـہ میں سب کتب دی جاوینگی محصول ڈاک علاوہ ہوگا ؀

مہابھارت سنسکرت بھی دو جلدوں میں مجلد قیمت ... ... لعہ ر

ویدک دھرم اور سائنس قیمت ۸ ر قانون کرم قیمت ... ... ۸ ر

گنگا بھگوت گیتا معہ تصویر و مہاتم مجلد ؍؍ ... ... ۴ ر

اپنا دین آسمان پر جمع کرو قیمت ۸ ر روحانی دولت قیمت ۱۲ ر

المشتہر

مینیجر امرت جیون پستکالیہ لاہور